غسل کے مسائل

کا انسائیکلوپیڈیا

حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دارالافتاء جامعة العلوم الاسلامية
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

غُسل کے مسائل

کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب: غسل کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف: مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

طباعت: طبع اول ۱۴۳۷-۲۰۱۶

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ، مارسٹن روڈ کراچی۔ 74400

فون: 0302-2205466, 0333-3136872,
0333-3845224, 0304-2191710,

ای میل: baitulammar2004@gmail.com
qaasmiesencyclopedia2004@gmail.com

ملنے کے دیگر پتے

کراچی:

[illegible] پبلشرز بنوری ٹاؤن۔	0314-2139797
اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن۔	021-34727159
[illegible] بنوری ٹاؤن۔	0334-2659744
ادارۃ الانور بنوری ٹاؤن۔	0324-2855000
مکتبۃ القرآن بنوری ٹاؤن۔	021-34856701
زمزم پبلشرز اردو بازار۔	021-32729089
مکتبہ [illegible] اردو بازار۔	0321-8938511
مکتبۃ المعارف دارالعلوم کراچی۔	021-35032020

لاہور:

مکتبہ [illegible]	042-37224228
[illegible] پبلشرز۔	0333-4101085
مکتبہ [illegible]	0321-9233714
[illegible]	0333-8335011

خیبر پختونخواہ (KPK):

مکتبہ عمر فاروق [illegible] بازار پشاور۔	0311-9845717
مکتبہ بنوری ٹاؤن [illegible]	0336-9731158
مکتبہ [illegible]	0334-8825488
مکتبہ [illegible]	0337-7445290
مکتبہ [illegible]	0312-9430416
مکتبہ [illegible]	0313-8880501
[illegible]	0334-8414860

کوئٹہ:

مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ۔	081-2662263
مکتبہ [illegible]	0333-7434142

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
عرض مؤلف........	۵۵
مقدمہ........	۵۹
طہارت میں بے شمار فوائد ہیں........	۵۹
آخری امت کا حساب کتاب سب سے پہلے........	۶۱
غسل کی تاریخ........	۶۱
یہودی لوگ ننگے ہو کر غسل کرتے تھے........	۶۳
قرآن مجید میں غسل کی کیفیت کا ذکر نہیں ہے........	۶۴
جاہلیت کے زمانے میں بھی جنابت کا غسل کیا جاتا تھا........	۶۵
غسل کب فرض ہوا؟........	۶۵
ابتداء میں ہر نماز کے لئے غسل ضروری تھا........	۶۶
جنابت والے کو مردہ کے پاس نہیں جانا چاہیے........	۶۷
جنابت کا غسل نہ کرنے والا........	۶۷
جنابت کا غسل نہ کرنے کی سزا........	۶۸
لاش مکہ مکرمہ سے کفرستان پہنچ گئی........	۶۸
جنابت سے انسان فرشتوں سے دور ہو جاتا ہے........	۷۱
جنابت کے بعد غسل کا حکم کیوں دیا؟........	۷۱
غسل جنابت کا طبی فائدہ........	۷۲

عنوان	صفحہ نمبر
منی نکلنے سے غسل واجب ہونے کی وجہ	۷۲
رحمت کے فرشتے گھر میں داخل نہیں ہوتے	۷۴
آ	
آپریشن کے ذریعے ولادت کی صورت میں نفاس کا حکم	۷۵
آدم علیہ السلام کو غسل کس نے دیا	۷۶
آگ میں جل کر مر جائے	۷۶
آنکھ	۷۶
آیت الکرسی حیض میں پڑھنا	۷۶
ا	
ابتدا سے خون جاری ہوا بند نہیں ہوا	۷۷
اٹیچ باتھ روم	۷۷
اٹیچ واش روم (بیت الخلاء) نہیں	۷۸
احتلام	۷۸
احتلام بھول جانے کی صورت میں پڑھی گئی نمازوں کا حکم	۸۰
احتلام عورت کو ہو جائے	۸۱
احتلام میں منی کو روک لیا	۸۱
احتلام نفاس کی حالت میں ہو جائے	۸۲
احتلام والا کپڑا	۸۲

عنوان	صفحہ نمبر
احتلام والے کا ہاتھ	۸۲
احرام کے لیے غسل کرنا	۸۳
استحاضہ	۸۳
استحاضہ کا خون بند ہونے کے بعد غسل کرنا	۸۴
استحاضہ کی صورتیں	۸۴
استحاضہ کے خون کو روکنا	۸۷
استحاضہ والی عورت	۸۷
استحاضہ والی عورت کا حکم	۹۱
استسقاء	۹۱
استعمال کیا ہوا پانی	۹۲
استغفار حیض میں پڑھنا	۹۲
استغفار نفاس میں پڑھنا	۹۲
اسقاط اندھیرے میں ہو	۹۲
اسقاط کے بعد کا خون	۹۲
اسلام لانے کے لیے غسل کرنا	۹۳
اسلام نے عورت کو خاص رعایت دی ہے	۹۴
اغلام بازی	۹۴
افشاں	۹۴

عنوان	صفحہ نمبر
...مد شریف حیض میں پڑھنا	۹۴
...ا نام حیض میں لینا	۹۵
...کا نام نفاس میں لینا	۹۵
...ن کے درمیان حیض آجائے	۹۵
...ن کے ذریعے عورت کے رحم میں منی پہنچانا	۹۵
...خود بخود ہو جائے	۹۶
...ہو جائے	۹۶
...خل کرنا	۹۷
...م گاہ میں داخل کرنے سے غسل کا حکم	۹۷
...ت نے خود شرم گاہ میں ڈالی	۹۷
...	۹۷
ANEM) حقنہ	۹۸
...ی کے سامنے دوسری بیوی سے صحبت کرنا	۹۸
...ٹھ سونے میں غسل کس پر ہے؟	۹۸
...'' سے غسل فرض ہوتا ہے	۹۹
ب	
...	۱۰۲
...مرنے والے کو غسل دینا	۱۰۲

عنوان	صفحہ نمبر
❁ بائی کو غسل دینا	۱۰۲
❁ بال	۱۰۳
❁ بالٹی میں نل سے پانی گر کر بہنے لگے	۱۰۵
❁ بال صفا صابن	۱۰۵
❁ بالغ ہوتے ہی خون جاری ہوا اور بند نہیں ہوا	۱۰۵
❁ بالغ ہونا غسل واجب ہونے کے لیے ضروری ہے	۱۰۵
❁ بال کٹے ہوئے	۱۰۵
❁ بالوں پر گوند لگا ہے	۱۰۵
❁ بالوں میں رنگ لگانا	۱۰۵
❁ بالوں میں کنگھی کرنا میت کے	۱۰۶
❁ بالی	۱۰۶
❁ بچہ آدھے سے زیادہ نکل آیا	۱۰۶
❁ بچہ پیدائش کے وقت مر گیا	۱۰۷
❁ بچہ پیدا ہونے کے بعد خون نہیں آیا	۱۰۷
❁ بچہ زندہ پیدا ہوا پھر مر گیا	۱۰۷
❁ بچہ مرا ہوا پیدا ہوا	۱۰۸
❁ بچے دو پیدا ہوں	۱۰۸
❁ بچے کے تمام اعضاء کٹ کٹ کر نکلیں	۱۰۸

عنوان	صفحہ نمبر
● بچے نے پانی میں ہاتھ :۱۱۱	۱۰۸
● بدعتی کی میت میں کوئی بری بات دیکھے	۱۰۹
● بدن کا ملنا	۱۰۹
● برتن	۱۱۰
● برہنہ ہو کر غسل کرنا	۱۱۱
● بغل کے بال	۱۱۲
● بوسہ لینا	۱۱۳
● بیت الخلاء میں باتیں کرنا	۱۱۳
● بیٹھ کر غسل کرنا	۱۱۴
● بیدار ہو کر خون دیکھا	۱۱۴
● بیٹ	۱۱۴
● بیری کے پتے ڈالنے کی وجہ	۱۱۵
● بے نمازی کا غسل دینا	۱۱۵
● بیوی سے چند بار صحبت کرے	۱۱۶
● بیوی شوہر کو غسل دے سکتی ہے یا نہیں؟	۱۱۶
● بیوی کا کفن	۱۱۶
● بیوی کو غسل دینا	۱۱۷
● بیوی کے سامنے بیوی سے صحبت کرنا	۱۱۷

عنوان	صفحہ نمبر
● بیوی کے غسل کے پانی کی قیمت	۱۱۷
● بیوی کے وضو کے پانی کی قیمت	۱۱۸
● بیوی مر جائے	۱۱۸
● بے ہوش	۱۱۸
● بے ہوشی	۱۱۹
پ	
● پاک کپڑا ناپاک کپڑے سے لگ جائے	۱۲۰
● پاک کرنے کے لیے کوئی آیت نہیں ہے	۱۲۰
● پاک کرنے والی دو چیزیں	۱۲۰
● پاک گیلا کپڑا ناپاک خشک کپڑے سے لگ جائے	۱۲۱
● پاکی پندرہ دن سے کم رہی	۱۲۱
● پاکی کا زمانہ لمبا بھی ہو سکتا ہے	۱۲۳
● پان	۱۲۳
● پانی استعمال کیا ہوا	۱۲۴
● پانی پہنچانا مشکل ہو	۱۲۴
● پانی پی لیا	۱۲۴
● پانی سے صرف استنجا ہو سکتا ہے	۱۲۵
● پانی میں ڈوبنے والے کو غسل دینا	۱۲۶

عنوان	صفحہ
میں سونے کی چیز ڈال کر غسل کرنا	۲
نہ ہونے کی وجہ سے تیمم کرایا پھر پانی مل گیا	۲
ہومیت پر	۲
ن سال کے بعد	۲
لگوانے کے بعد غسل کرنا	
کی جگہ پر	
ن منہ میں لینا	
ر ہومیت پر	
ہ سال کی عمر	
کے بال	
زہ حصے کو دیکھنا	
مرتبہ خون جاری ہوا اور بند نہیں ہوا	
گئی میت	
دبانے سے نجاست نکلے	
ش کے وقت زندگی کے آثار ہوں	
لنا	
ب کا قطرہ	

عنوان	صفحہ نمبر
● پیشاب کرنا............	۱۳۳
● پیشاب کرنے پر پاکی کا مدار نہیں ہے............	۱۳۳
● پیشاب کرنے سے پہلے غسل کرنا............	۱۳۴
● پیشاب کے بعد غسل کا حکم نہ ہونے کی وجہ............	۱۳۵
● پیشاب کے بعد غسل واجب کیوں نہیں ہوتا؟............	۱۳۵
● پیشاب کے بعد منی نکلی............	۱۳۵
● پیشاب کے بعد نکلنے والا مادہ............	۱۳۶
● پیشاب کے قطرات کو روکنا............	۱۳۶
ت	
● تار سے دانت کو باندھا ہے............	۱۳۷
● تالاب............	۱۳۷
● ترجمۂ قرآن............	۱۳۷
● تری دیکھی............	۱۳۸
● تری کپڑوں پر............	۱۳۹
● تری محسوس کرنا............	۱۴۰
● تصور سے منی کا نکلنا............	۱۴۰
● تعویذ پاک حالت میں استعمال کرنا............	۱۴۰
● تفریحی تالاب............	۱۴۱

عنوان

ری کتاب جنبی کے لیے چھونا..........
یبات میں جانے کے لیے غسل کرنا..........
ت میت کے پاس..........
رنے کے لیے غسل کرنا..........
نا پاک ہے..........

لگا ہوا ہے..........
کرانے کا طریقہ..........
کرایا پھر پانی مل گیا..........
دن سے کم خون آیا..........
دن سے کم خون حیض نہیں ہے..........

ث

ے طے..........
ٹ ٹیوب بے بی سے غسل واجب ہوگا یا نہیں؟..........

ج

بہ..........
بہ کے اوپر پاک کپڑا پہن لیا..........
رے وطی کی..........

صفحہ نمبر	عنوان
۱۴۷	جذامی کو غسل کون دے؟
۱۴۸	جڑواں بچے
۱۴۸	جسم سے کوئی چیز ازخود گر جائے
۱۴۸	جسم کے بال
۱۴۹	جسم کے حصے ملے
۱۴۹	جسم میں کہیں سوراخ ہوگیا
۱۴۹	جگہ سوکھی رہ گئی
۱۵۰	جلق
۱۵۰	جل کر مر جائے
۱۵۰	جل گئی میت
۱۵۰	جماع کا دوبارہ ارادہ ہو
۱۵۱	جماع کی لذت جن چیزوں سے حاصل نہیں ہوتی ہے
۱۵۲	جماع کے بعد فوراً غسل کرنا
۱۵۲	جماع متعدد بار کرے
۱۵۳	جمعہ کا غسل
۱۵۴	جنابت (ناپاکی)
۱۵۵	جنابت کا غسل فوراً کرنا ضروری نہیں
۱۵۶	جنابت کی حالت میں بال کاٹنا

عنوان

ابت کی حالت میں ترجمہ قرآن چھونا
ابت کی حالت میں تعویذ پہننا
ابت کی حالت میں جانور ذبح کیا......
ابت کی حالت میں درود شریف پڑھنا......
ابت کی حالت میں روزہ رکھنا......
ابت کی حالت میں سلام کا جواب دینا......
ابت کی حالت میں سلام کرنا......
ابت کی حالت میں سونا......
ابت کی حالت میں عیدگاہ جانا......
ابت کی حالت میں قرآن پڑھنا منع ہونے کی وجہ......
بت کی حالت میں قرآن سننا......
بت کی حالت میں قرآن لکھنا......
بت کی حالت میں کسی سے ملنا......
بت کی حالت میں کلمہ طیبہ پڑھنا......
بت کی حالت میں کھانا پینا وغیرہ......
بت کی حالت میں مجبوراً مسجد میں جانا......
بت کی حالت میں ناخن کاٹنا......
ت کی حالت میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ......

عنوان	صفحہ نمبر
جنابت کی حالت میں یہ کام منع ہیں	۱۶۲
جنابت کے بعد غسل کا فائدہ	۱۶۳
جنابت میں پورے بدن کے غسل کی حکمت	۱۶۴
جنابت میں غسل کی حکمت	۱۶۵
جنابت والا شخص مردہ کے پاس نہ رہے	۱۶۶
جنابت والی میت کے منہ میں پانی ڈالنا	۱۶۶
جنازہ گاہ میں جنابت کی حالت میں جانا	۱۶۶
جنازہ میں امام کی تکبیر کے بعد آئے	۱۶۷
جنبی کا تفسیر کی کتاب کو چھونا	۱۶۸
جنبی کا حدیث کی کتاب پڑھنا	۱۶۸
جنبی کا ہاتھ	۱۶۹
جنبی کے لیے سونا	۱۶۹
جنبی کے لیے فقہ کی کتاب چھونا	۱۶۹
جنبی کے لیے قرآن دیکھنا	۱۷۰
جنبی کے لیے کھانا	۱۷۰
جنبی کے لیے مسجد کے اندر جانا منع ہونے کی وجہ	۱۷۰
جنبی مر جائے	۱۷۱
جنبی نے پانی کی بالٹی میں ہاتھ ڈال دیا	۱۷۱

عنوان	صفحہ نمبر
جن چیزوں سے جماع کی لذت حاصل نہیں ہوتی ہے	۱۷۲
جن کی عورت سے صحبت کرنا	۱۷۲
جن نے کسی عورت سے صحبت کی	۱۷۲
جنون ختم ہونے کے بعد غسل کرنا	۱۷۳
جنیہ سے صحبت کرنا	۱۷۳
چ	
چاروں قل حیض میں پڑھنا	۱۷۴
چالیس دن سے پہلے خون بند ہو جائے	۱۷۴
چاند گرہن	۱۷۴
چھپکلی جسم پر گر جائے	۱۷۴
چھ مہینے کے اندر دو بچے پیدا ہوں	۱۷۵
چھینٹا	۱۷۵
ح	
حائضہ پر دم کرنا	۱۷۷
حائضہ پر روزہ کی قضا لازم ہونے کی وجہ	۱۷۷
حائضہ کے لیے قرآن پڑھنا منع ہے	۱۷۸
حائضہ کے لیے نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ	۱۷۹
حائضہ کے ہاتھ کا کھانا پینا	۱۷۹

عنوان	صفحہ نمبر
❁ حائضہ میت کے منہ میں پانی ڈالنا........................	۱۷۹
❁ حجامہ کے بعد غسل کرنا........................	۱۸۰
❁ حدث اصغر........................	۱۸۰
❁ حدث اکبر........................	۱۸۱
❁ حدث اکبر میں قرآن کی تلاوت کرنا........................	۱۸۱
❁ حدث اکبر میں مسجد میں داخل ہونا........................	۱۸۱
❁ حدیث کی کتاب جنبی کے لیے پڑھنا........................	۱۸۲
❁ حدیث کی کتاب جنبی کے لیے چھونا........................	۱۸۲
❁ حفظ کرتے ہوئے مخصوص ایام شروع ہو جائیں........................	۱۸۲
❁ حمل کے زمانے میں جو خون آتا ہے........................	۱۸۳
❁ حمل گر جائے........................	۱۸۳
❁ حمل گر جائے اور مدت معلوم نہ ہو........................	۱۸۳
❁ حیض........................	۱۸۳
❁ حیض آ گیا صحبت کے بعد........................	۱۸۴
❁ حیض آور دوا........................	۱۸۴
❁ حیض بند ہونے کے بعد صحبت کا حکم........................	۱۸۴
❁ حیض روزہ کی حالت میں آ جائے........................	۱۸۷
❁ حیض روزہ میں آ جائے........................	۱۸۷

عنوان	صفحہ نمبر
حیض سے پاک کبھی جائے گی	۱۸۷
حیض شروع ہونے کے لیے خون کہاں تک آنا ضروری ہے؟	۱۸۸
حیض کا حکم کب دیا جائے گا؟	۱۸۸
حیض کا خون	۱۹۰
حیض کا خون آگے کی راہ سے خارج ہو	۱۹۱
حیض کا خون بند ہونے پر نماز فرض ہونے کا حکم	۱۹۱
حیض کا خون بند ہونے کے بعد غسل کرنا فرض ہے	۱۹۲
حیض کا خون بند ہونے کے بعد غسل لازم ہونے کی وجہ	۱۹۴
حیض کا خون پہلی مرتبہ آیا	۱۹۵
حیض کا مطلب	۱۹۵
حیض کب شروع ہوتا ہے؟	۱۹۶
حیض کو روکنا	۱۹۶
حیض کی حالت میں احتلام ہو جائے	۱۹۷
حیض کی حالت میں جانور ذبح کیا	۱۹۷
حیض کی حالت میں خانقاہ میں جانا	۱۹۷
حیض کی حالت میں روئی رکھنا	۱۹۷
حیض کی حالت میں مدرسہ میں جانا	۱۹۷
حیض کی حالت میں مر جائے	۱۹۷

عنوان	صفحہ نمبر
حیض کی حالت میں مسجد نبوی میں نہ جائے..........	۱۹۸
حیض کی حالت میں یہ کام جائز ہیں..........	۱۹۸
حیض کی عادت مقرر ہوتی ہے..........	۱۹۹
حیض کی مدت..........	۱۹۹
حیض کے احکام..........	۲۰۰
حیض کے ایام میں امتحان دینا پڑے..........	۲۰۱
حیض کے ایام میں خصوصی رعایتیں..........	۲۰۱
حیض کے ایام میں قرآن نہ پڑھے..........	۲۰۳
حیض کے ایام میں کورس کی کتابوں کا حکم..........	۲۰۳
حیض کے ایام میں ناف سے گھٹنے تک کا حکم..........	۲۰۳
حیض کے بعد غسل لازم ہونے کی وجہ..........	۲۰۳
حیض کے درمیان وقفہ..........	۲۰۳
حیض کے دنوں میں اضافہ ہو جائے..........	۲۰۴
حیض کے دوران قرآن کیسے یاد کرے؟..........	۲۰۴
حیض کے دوران مہندی لگانا..........	۲۰۴
حیض کے زمانے میں صحبت کرنا..........	۲۰۴
حیض کے غسل کے بعد خوشبو استعمال کرنا..........	۲۰۵
حیض لانے والی دوا..........	۲۰۵

عنوان	صفحہ نمبر
...نے والی دوالینا	۳۰۵
...یں آیت الکرسی پڑھنا	۳۰۵
...یں استغفار	۳۰۵
...یں اللہ کا نام لینا	۳۰۵
...یں پیڈ رکھنا	۳۰۶
...یں تلاوت سننا	۳۰۶
...یں درود شریف پڑھنا	۳۰۶
...یں دعائے قنوت پڑھنا	۳۰۶
...یں دعائیں پڑھنا	۳۰۶
...یں دینی کتابوں کو ہاتھ لگانا	۳۰۶
...یں صحبت کرنا	۳۰۷
...یں صحبت کرنے کے نقصانات	۳۰۷
...یں قرآنی دعا پڑھنا	۳۰۸
...یں کھانا پکانا	۳۰۹
...یں وظیفہ پڑھنا	۳۰۹
...از پڑھتے ہوئے آگیا	۳۰۹
...از کے آخر وقت میں آیا	۳۰۹
...لی عورت کا جھوٹا	۳۰۹

عنوان	صفحہ نمبر
❁ حیض والی عورت کا غسل دینا..............	۲۱۰
❁ حیض والی عورت کے لیے قرآن دیکھنا..............	۲۱۰
❁ حیض والی عورت مردہ کے پاس نہ رہے..............	۲۱۱
❁ حیض والی کا حکم..............	۲۱۱
❁ حیض والی کے لیے کلمہ پڑھنا..............	۲۱۱
خ	
❁ خاص ایام میں تلاوت سننا..............	۲۱۲
❁ خاص ایام میں خواتین کا حکم..............	۲۱۳
❁ خاص ایام میں صحبت کرنا..............	۲۱۴
❁ خاص ایام میں دعائیں پڑھنا..............	۲۱۴
❁ خاص ایام میں کورس کی کتابوں کا حکم..............	۲۱۴
❁ خاص ایام میں معلمات کیسے پڑھائیں؟..............	۲۱۵
❁ خاص ایام میں ناف سے گھٹنے تک ہاتھ نہ لگائے..............	۲۱۶
❁ خاص حصہ کا سرکٹ گیا..............	۲۱۶
❁ خاص حصہ کو کپڑے وغیرہ سے لپیٹا ہو..............	۲۱۶
❁ خانقاہ..............	۲۱۶
❁ خانقاہ میں جنابت کی حالت میں جانا..............	۲۱۶
❁ ختنہ..............	۲۱۷

عنوان	صفحہ نمبر
...ک رد کیا	۴۱۷
...ے کٹ گئے	۴۱۷
...ساب	۴۱۷
...ں	۴۱۸
...ں کی تعریف	۴۲۰
...ں مشکل	۴۲۰
...ں مشکل پر غسل نہیں ہے	۴۲۱
...ں مشکل سے برے فعل کا حکم	۴۲۲
...ں مشکل سے ہوا خارج ہو	۴۲۳
...ں مشکل کا کفن	۴۲۳
...ں مشکل کی تعریف	۴۲۳
...ں مشکل نابالغ کے جنازہ کی دعا	۴۲۳
...دکشی کرنے والے کو غسل دینا	۴۲۳
...شبو استعمال کرنا غسل کے بعد	۴۲۵
...ف کی نماز کے لیے غسل کرنا	۴۲۵
...ل چڑھا ہوا ہو	۴۲۶
...ن آتا ہے اور بند ہوتا ہے	۴۲۶
...ن بند ہونے پر نماز روزہ فرض ہونے کا حکم	۴۲۶

عنوان	صفحہ نمبر
خون پہلی مرتبہ آیا	۲۲۷
خون پہلی مرتبہ آیا اور بند نہیں ہوا	۲۲۷
خون تین دن سے کم آیا	۲۲۸
خون چالیس دن سے بڑھ گیا	۲۲۹
خون عادت سے پہلے بند ہو گیا	۲۳۰
خون عادت سے زیادہ آئے	۲۳۰
خون عادت کے ایام کے بعد آتا ہے	۲۳۱
خون کا دھبہ دیکھا	۲۳۱
خون کا رنگ	۲۳۱
خون نفاس میں چالیس دن سے پہلے بند ہو جائے	۲۳۲
خون وقفہ وقفہ سے آتا رہا	۲۳۲
د	
داخل کرنا	۲۳۳
داڑھی	۲۳۳
داغ دھبہ	۲۳۳
دانت	۲۳۳
دانت پر خول چڑھا ہوا ہو	۲۳۵
دانت مصنوعی ہے	۲۳۶

عنوان	صفحہ نمبر
ت میں مسالا بھر دیا	۲۳۶
ں کے اندر کوئی چیز پھنسی ہوئی ہو	۲۳۷
ں کے درمیان پھنسی ہوئی چیز	۲۳۷
ں کو تار سے باندھا ہے	۲۳۸
۔ لگایا	۲۳۸
ں میں تہہ جم جاتی ہے	۲۳۸
	۲۳۸
ر مر گیا	۲۳۸
ریف جنابت کی حالت میں پڑھنا	۲۳۹
ریف حیض میں پڑھنا	۲۳۹
ریف نفاس میں پڑھنا	۲۳۹
ن حیض آیا	۲۳۹
ن سے کم حیض آیا	۲۴۰
ھنا حیض میں	۲۴۰
ھنا نفاس میں	۲۴۰
قنوت حیض میں پڑھنا	۲۴۰
قنوت نفاس میں پڑھنا	۲۴۱
نے سے پہلے میت کو غسل نہیں دیا	۲۴۱

عنوان	صفحہ نمبر
ـہ پر	۲۳۱
ں والی عورت پر	۲۳۱
ں کر جائے	۲۳۱
ھ سوئے تو غسل کس پر ہے؟	۲۳۲
اہوں	۲۳۲
ل واجب ہے	۲۳۲
	۲۳۲
ا	۲۳۳
	۲۳۳
ں کو حیض کے دوران ہاتھ لگانا	۲۳۳
نیچے دب کر مر گیا	۲۳۳
ڈ	
ں دینا	۲۳۴
	۲۳۴
لے کو غسل دینا	۲۳۴
ذ	
	۲۳۶

عنوان	صفحہ نمبر
ر	

عنوان	صفحہ نمبر
رانوں کے بال	۲۴۷
رحم میں انجکشن سے منی پہنچانا	۲۴۷
رطوبت جو شرمگاہ سے نکلتی ہے	۲۴۸
رمضان کے دن میں پاک ہوئی	۲۴۸
رمضان میں رات کو پاک ہوئی	۲۴۸
رنڈی بازی	۲۴۹
رنگ بالوں میں لگایا	۲۵۰
رنگ ریز	۲۵۰
رنگنے والا	۲۵۰
روٹی پکانے والا	۲۵۱
روزہ کی حالت میں بچہ پیدا ہو جائے	۲۵۱
روزہ کی حالت میں بوسہ لیا	۲۵۱
روزہ کی حالت میں حیض آجائے	۲۵۱
روزہ کی قضا لازم ہونے کی وجہ	۲۵۲
روزہ میں حیض آجانے	۲۵۲
ریزہ	۲۵۳

عنوان	صفحہ نمبر
ز	
زخم پر پٹی لگی ہو	۲۵۴
زنا کاری	۲۵۴
زیر ناف	۲۵۴
س	
سات میتوں کو غسل دینا	۲۵۷
سپاری	۲۵۷
سپاری داخل ہو جائے دونوں پر غسل واجب ہے	۲۵۷
ستر	۲۵۸
سر پر پانی ڈالنا نقصان کرے	۲۵۸
سرخی	۲۵۹
سر پر مسالا لگانا	۲۵۹
سر کا درد	۲۵۹
سر کا دھونا نقصان کرتا ہے	۲۶۰
سر کا مسح کرنا کافی نہیں ہے	۲۶۰
''سر'' ملا	۲۶۰
سرمہ لگانا میت کی آنکھوں میں	۲۶۱
سفر سے وطن پہنچ کر غسل کرنا	۲۶۱

عنوان	صفحہ نمبر
❁ سلام کا جواب دینا..................	۲۶۲
❁ سلام کرنا..................	۲۶۲
❁ سلس البول..................	۲۶۲
❁ سنت کے مطابق غسل نہیں کیا..................	۲۶۲
❁ سنتیں غسل کی..................	۲۶۳
❁ سوراخ ہوگیا..................	۲۶۳
❁ سورج گرہن..................	۲۶۳
❁ سوکر اٹھنے کے بعد تری معلوم ہو..................	۲۶۴
❁ سونا جنابت کی حالت میں..................	۲۶۵
❁ سونے کی چیز پانی میں ڈال کر غسل کرنا..................	۲۶۵
❁ سوئمنگ پول میں غسل کرنا..................	۲۶۵
❁ سیلاب میں مرنے والے کو غسل دینا..................	۲۶۶
❁ سینے کے بال..................	۲۶۷
ش	
❁ شب براءت میں غسل کرنا..................	۲۶۸
❁ شب قدر میں غسل کرنا..................	۲۶۸
❁ شرم گاہ سے جو رطوبت نکلتی ہے..................	۲۶۸
❁ شرم گاہ کو بوسہ دینا..................	۲۶۸

عنوان	صفحہ نمبر
شرم گاہ کے دو سر ہوں........	۲۶۹
شرم گاہ کے کس حصے کو دھونا فرض ہے؟........	۲۶۹
شرم گاہ میں انگلی داخل کرنے سے غسل کا حکم........	۲۶۹
شوہر بیوی کو مجبوری میں غسل دے سکتا ہے یا نہیں........	۲۷۰
شوہر کو غسل دینا........	۲۷۰
شہوت انگیز اسباب سے منی نکلنا........	۲۷۰
شہوت سے منی خارج ہونا........	۲۷۱
شہوت کے ساتھ منی جدا ہونے کے بعد نکلنے نہیں دیا........	۲۷۲
شہید کو غسل دینا........	۲۷۳
شیعہ کو غسل دینا........	۲۷۳
ص	
صابن........	۲۷۴
صحبت اور نفاس........	۲۷۴
صحبت کا حکم حیض بند ہونے کے بعد........	۲۷۴
صحبت کرنا حیض بند ہونے کے بعد........	۲۷۴
صحبت کرنا حیض کے زمانے میں........	۲۷۴
صحبت کے بعد حیض آگیا........	۲۷۴
صحبت ننگے ہو کر نہ کرے........	۲۷۵

صفحہ نمبر	عنوان
۲۷۵	❁ صدمہ سے منی نکلی........................
	ط
۲۷۶	❁ طواف زیارت کے لیے غسل کرنا........................
۲۷۶	❁ طواف کرنا........................
۲۷۶	❁ طوفان کے پانی سے مرنے والے کو غسل دینا........................
۲۷۶	❁ طہر پندرہ دن سے کم رہا........................
	ع
۲۷۷	❁ عادت بھول گئی........................
۲۷۷	❁ عادت سے پہلے خون بند ہو گیا........................
۲۷۸	❁ عادت سے زیادہ خون آئے........................
۲۷۸	❁ عادت سے نفاس کا خون بڑھ جائے........................
۲۷۸	❁ عادت کے ایام کے بعد خون آنا........................
۲۷۹	❁ عادت مقرر نہ ہو نفاس والی کی........................
۲۷۹	❁ عادت مقرر نہیں........................
۲۸۰	❁ عادت مقرر نہیں ہوئی خون جاری ہے........................
۲۸۰	❁ عادت مقرر ہوتی ہے........................
۲۸۱	❁ عادت میں تبدیلی........................
۲۸۲	❁ عادت والی عادت بھول گئی........................

صفحہ نمبر	عنوان
۲۸۴	دت والی عورت کا خون بند نہ ہوتو..........
۲۸۴	دت والی عورت کو عادت سے زیادہ خون آئے..........
۲۸۴	دت یاد نہیں..........
۲۸۴	رفہ کے دن غسل کرنا..........
۲۸۵	ضو کو دبالیا..........
۲۸۵	ضو مخصوص..........
۲۸۵	رت کا کفن..........
۲۸۶	رت کو غسل دینے کے لیے کوئی نہ ملے..........
۲۸۷	رت کو غسل دینے کے لیے کوئی عورت نہیں..........
۲۸۸	رت کے مرنے کے بعد..........
۲۸۸	رت مرجائے..........
۲۸۸	رت نے خود شرم گاہ میں انگلی ڈالی..........
۲۸۹	رتوں کو احتلام ہو..........
۲۸۹	رتوں کی شہوت سے منی نکلے..........
۲۸۹	ید کا غسل..........
۲۹۰	یدگاہ میں جنبی کے لیے جانا..........
	غ
۲۹۱	غرہ..........

صفحہ نمبر	عنوان

غسل............	۲۹۱
غسل ان صورتوں میں فرض نہیں............	۲۹۱
غسل بیٹھ کر کرے یا کھڑے ہو کر............	۲۹۲
غسل چار چیزوں سے فرض ہوتا ہے............	۲۹۷
غسل خانہ............	۲۹۷
غسل خانے میں باتیں کرنا............	۲۹۸
غسل خانے میں پیشاب کرنا............	۲۹۸
غسل دیتے وقت غسل دینے والے کے علاوہ دوسرے لوگ نہ ہوں..	۲۹۸
غسل دیتے وقت کیسے لٹائے؟............	۲۹۹
غسل دینا نہ آئے اور وہ غسل دے دے............	۲۹۹
غسل دینے کا پانی............	۳۰۰
غسل دینے کا پانی ناپاک تھا............	۳۰۱
غسل دینے کا طریقہ میت کو............	۳۰۱
غسل دینے کی جگہ............	۳۰۱
غسل دینے کی شرطیں............	۳۰۲
غسل دینے کے بعد تری کو خشک کرے............	۳۰۳
غسل دینے کے بعد دن یا رات گزر گئی............	۳۰۳
غسل دینے کے بعد میت سے نجاست خارج ہو............	۳۰۳

عنوان	صفحہ نمبر
غسل دینے کے لیے کوئی عورت نہیں	۳۰۴
غسل دینے کے لیے کوئی مرد نہیں	۳۰۴
غسل دینے والا بھی غسل کرے	۳۰۵
غسل دیے بغیر میت کو دفن کر دیا	۳۰۵
غسل سنت کے مطابق نہیں کیا	۳۰۵
غسل سنت ہے	۳۰۶
غسل صحیح ہونے کی شرطیں	۳۰۶
غسل فرض ہونے کے اسباب	۳۰۷
غسل کا سامان	۳۰۸
غسل کا طریقہ	۳۰۹
غسل کرانا فرض کفایہ ہے	۳۱۱
غسل کرتے وقت جہاں پانی پہنچانا مشکل ہو	۳۱۱
غسل کرتے وقت درود شریف پڑھنا	۳۱۱
غسل کرتے وقت کلمہ پڑھنا	۳۱۲
غسل کرتے وقت کلمۂ طیبہ پڑھنا	۳۱۲
غسل کرتے وقت کلمہ طیبہ پڑھنا	۳۱۲
غسل کرتے وقت ننگے ہونے کی حالت میں وضو کرنا	۳۱۲
غسل کرنا ان صورتوں میں واجب ہے	۳۱۲

عنوان	صفحہ نمبر
غسل کرنا نفاس کی حالت میں	۴۱۲
غسل کرنے کا باپردہ انتظام نہیں	۴۱۳
غسل کرنے میں تاخیر کرنا	۴۱۳
غسل کھڑے ہوکر کرے یا بیٹھ کر	۴۱۴
غسل کی سنتیں	۴۱۴
غسل کے بعد خوشبو استعمال کرنا	۴۱۵
غسل کے بعد دوبارہ وضو کا حکم	۴۱۵
غسل کے بعد منی خارج ہوئی	۴۱۶
غسل کے بعد منی نکلنے پر غسل کا حکم	۴۱۶
غسل کے بعد منی نکلی	۴۱۷
غسل کے بعد وضو کرنا	۴۱۷
غسل کے بغیر جماع کرنا	۴۱۸
غسل کے دوران باتیں کرنا	۴۱۹
غسل کے دوران دعا پڑھنا	۴۱۹
غسل کے دوران قبلہ رو ہونا	۴۲۰
غسل کے دوران قبلہ کی طرف پیٹھ کرنا	۴۲۰
غسل کے فرائض	۴۲۰
غسل کے لیے ستر کھولنا	۴۲۱

عنوان	صفحہ نمبر
❁ غسل کے لیے کشف عورت کا حکم........	۳۲۲
❁ غسل کے مستحبات........	۳۲۲
❁ غسل کے معنی........	۳۲۳
❁ غسل کے مکروہات........	۳۲۴
❁ غسل کے واجبات........	۳۲۵
❁ غسل کے وقت میت کے کپڑے کو پاک کرنا........	۳۲۵
❁ غسل کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کس طرف تھے؟..	۳۲۵
❁ غسل لڑکی کو کون دے؟........	۳۲۶
❁ غسل مستحب ہے........	۳۲۶
❁ غسل میت میں ڈھیلے سے استنجاء کرانا........	۳۳۰
❁ غسل میں پورا بدن دھونا فرض ہے........	۳۳۰
❁ غسل میں سر کا مسح کافی نہیں........	۳۳۱
❁ غسل میں نیت........	۳۳۱
❁ غسل نہیں دیا گیا میت کو........	۳۳۱
❁ غسل واجب ہو پردہ کا انتظام نہ ہو........	۳۳۱
❁ غسل واجب ہونے کی شرطیں........	۳۳۲
❁ غسل واجب ہے........	۳۳۳
❁ غسل واجب ہونے کے لیے بالغ ہونا ضروری ہے........	۳۳۳

عنوان	صفحہ نمبر
....	۳۳۳
وں کی صفائی........................	۳۳۵

ف

عنوان	صفحہ نمبر
عنہا کو غسل کس نے دیا؟........................	۳۳۷
دونوں پر غسل واجب ہے........................	۳۳۷
دھونا فرض ہے........................	۳۳۷
دھونا فرض نہیں........................	۳۳۸
دینا........................	۳۳۸
ی اور منی میں........................	۳۳۸
جنبی کا پڑھنا........................	۳۳۹
ری نہیں........................	۳۳۹

ق

عنوان	صفحہ نمبر
دینا........................	۳۴۰
....	۳۴۰
منہ کرنا........................	۳۴۰
نے والے آدمی کا غسل کرنا........................	۳۴۰
....	۳۴۱
کی حالت میں لکھنا........................	۳۴۱

عنوان	صفحہ نمبر
❁ قرآن حیض کے دوران کیسے یاد رکھے؟........	۳۳۱
❁ قرآن خاص ایام میں نہ پڑھے........	۳۳۱
❁ قرآن سننا جنابت کی حالت میں........	۳۳۱
ک	
❁ کافر رشتہ دار مر جائے........	۳۳۲
❁ کافور ملنے کی وجہ........	۳۳۲
❁ کان........	۳۳۳
❁ کان کے سوراخ........	۳۳۳
❁ کپڑا رکھنا........	۳۳۴
❁ کپڑا رنگنے والا........	۳۳۴
❁ کپڑا لپیٹ کر جماع کیا........	۳۳۴
❁ کپڑوں پر تری........	۳۳۵
❁ کپڑوں پر نجاست نہیں لگی........	۳۳۵
❁ کپڑے پر پسینہ لگ جائے........	۳۳۶
❁ کپڑے کے ایک حصے پر منی کا اثر ہے........	۳۳۶
❁ کٹے ہوئے بال........	۳۳۶
❁ کٹے ہوئے ناخن........	۳۳۷
❁ کفن........	۳۳۷

عنوان	صفحہ نمبر
کفن پہنانا	۳۴۷
کفن پہنانے کا طریقہ	۳۴۷
کفن پہنانے کے بعد نجاست نکلی	۳۴۹
کفن سنت	۳۵۰
کفن ضرورت	۳۵۱
کفن کا خرچہ	۳۵۱
کفن کا کپڑا میسر نہ ہو	۳۵۲
کفن کفایہ	۳۵۲
کفن کم سے کم	۳۵۳
کفن کو دھونی دینا	۳۵۴
کفن کی تین قسمیں ہیں	۳۵۴
کفن کیسے دیا جائے؟	۳۵۴
کلمہ پڑھنا	۳۵۶
کلمہ پڑھنا حیض میں	۳۵۶
کلمہ طیبہ	۳۵۷
کلمہ طیبہ جنابت کی حالت میں پڑھنا	۳۵۷
کلمہ طیبہ غسل کرتے وقت پڑھنا	۳۵۷
کلی	۳۵۸

عنوان	صفحہ نمبر
❁ کلی پانی پینے سے ہو جاتی ہے	۳۵۹
❁ کلی کرنا یاد نہیں رہا	۳۵۹
❁ کم سے کم کفن	۳۵۹
❁ کم عمر عورت	۳۵۹
❁ کنڈوم	۳۵۹
❁ کنگھا کرنا سر میں	۳۶۰
❁ کوا	۳۶۰
❁ کورس کی کتابوں کا حکم خاص ایام میں	۳۶۱
❁ کھانا پینا جنابت کی حالت میں	۳۶۱
❁ کھڑے ہو کر غسل کرنا	۳۶۲
❁ کئی بار جماع کے بعد غسل کا حکم	۳۶۲
گ	
❁ گر جانے والے حمل کی مدت معلوم نہ ہو	۳۶۳
❁ گرنے سے منی نکلی	۳۶۳
❁ گلے ملنا	۳۶۳
❁ گناہ سے توبہ کے لئے غسل کرنا	۳۶۳
❁ گوند	۳۶۳

عنوان	صفحہ نمبر
ل	

عنوان	صفحہ نمبر
لباس پہننے کے لیے غسل کرنا	۳۶۴
لپسٹک	۳۶۴
لڑکی کو غسل کون دے؟	۳۶۴
لنگی	۳۶۵
لواطت	۳۶۶
لوطی پر غسل واجب ہے	۳۶۶
لیلۃ القدر کی رات میں غسل کرنا	۳۶۶
م	
ماتھے پر افشاں لگی ہے	۳۶۷
متحیرہ	۳۶۷
متعدد بار جماع کرنے کے بعد ایک غسل کافی ہے	۳۶۷
مجلس میں شرکت کرنے کے لیے غسل کرنا	۳۶۷
مُحرم کا کفن	۳۶۸
مخنث میت	۳۶۸
مدرسہ	۳۶۹
مدرسے کے کمرے کو مسجد بنا دیا گیا	۳۶۹
مدرسہ میں جنابت کی حالت میں جانا	۳۷۰

عنوان	صفحہ نمبر
مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا	۳۷۰
مذی	۳۷۰
مذی اور منی میں فرق	۳۷۲
مرتد مر جائے	۳۷۲
مرد کا کفن	۳۷۲
مرد کو غسل دینے کے لیے کوئی مرد نہ ملے	۳۷۲
مردہ بچہ	۳۷۳
مردہ پیدا ہونے والے بچے کے غسل کا حکم	۳۷۳
مردہ عورت کو غسل دینے میں ستر کی حد	۳۷۴
مردہ کا عضو خشک رہ گیا	۳۷۵
مردہ کو غسل جو بھی چاہے دے سکتا ہے	۳۷۵
مردے کو غسل دینے کی شرطیں	۳۷۵
مردے کو غسل دینے کی شرعی حیثیت	۳۷۶
مردہ کو غسل دینے والا	۳۷۶
مردہ کو غسل دینے والا کیسا ہو؟	۳۷۶
مردہ کو غسل دینے والے کے لیے غسل کرنا	۳۷۶
مردے کو غسل کیوں دیتے ہیں؟	۳۷۷
مردے کو نہلانے کے بعد غسل کرنا	۳۷۸

صفحہ نمبر	عنوان
۲۷۹	❁ مرنے کے بعد
۲۷۹	❁ مرنے والے کی وصیت
۲۸۰	❁ مزدلفہ میں ٹھہرنے کے لیے غسل کرنا
۲۸۰	❁ مسالا دانت میں بھر دیا
۲۸۰	❁ مسالا لگانا
۲۸۱	❁ مست
۲۸۱	❁ مستحاضہ
۲۸۲	❁ مستحاضہ خون روکنے کی کوشش کرے
۲۹۲	❁ مستحاضہ مبتدیہ
۲۸۳	❁ مستحاضہ معتادہ
۲۸۴	❁ مستحبات غسل
۲۸۴	❁ مسجد
۲۸۴	❁ مسجد کے اندر جانے کے لیے تیمم کرنا
۲۸۶	❁ مسجد میں جنابت کی حالت میں جانا پڑے
۲۸۶	❁ مسجد نبوی
۲۸۶	❁ مسلمانوں اور کافروں کی نعشیں مل جائیں
۲۸۷	❁ مستی
۲۸۷	❁ مشت زنی

صفحہ نمبر	عنوان
۳۸۸	مصافحہ کرنا..........
۳۸۸	مصنوعی بالوں کا غسل میں حکم..........
۳۸۹	مصنوعی دانت..........
۳۹۰	مصنوعی دانت میت کے منہ میں..........
۳۹۰	معیت کی نماز کے لیے غسل کرنا..........
۳۹۱	معانقہ کرنا..........
۳۹۱	معتادہ مستحاضہ..........
۳۹۱	معذور عورت کے لیے غسل کا حکم..........
۳۹۲	معلمات خاص ایام میں کیسے پڑھائیں؟..........
۳۹۲	مکروہات غسل..........
۳۹۲	منہ میں کوئی ریزہ ہو..........
۳۹۲	منی..........
۳۹۳	منی انجکشن کے ذریعے رحم میں پہنچانا..........
۳۹۳	منی اور مذی میں فرق..........
۳۹۳	منی عورتوں سے شہوت سے نکلے..........
۳۹۳	منی غسل کے بعد خارج ہوئی..........
۳۹۴	منی غسل کے بعد نکلی..........
۳۹۴	منی کا دھبہ..........

عنوان	صفحہ نمبر
کا شہوت سے جدا ہوتا........	۳۹۴
روک لیا احتلام میں........	۳۹۵
ت کے بغیر نکلی........	۳۹۵
کلتے وقت شہوت نہیں تھی........	۳۹۵
ل جائے........	۳۹۶
لنے سے غسل فرض ہوتا ہے........	۳۹۶
لنے سے غسل کیوں واجب ہوتا ہے؟........	۳۹۸
....	۳۹۹
....	۴۰۰
....	۴۰۰
پر پٹی ہو........	۴۰۱
پر پلاسٹر ہو........	۴۰۱
ول گئی........	۴۰۱
س گئی........	۴۰۲
سے نجاست خارج ہو........	۴۰۲
بال........	۴۰۲
پیٹ دبانے سے نجاست نکلے........	۴۰۲
ناخن........	۴۰۲

عنوان	صفحہ نمبر
❀ میت کو تیمم کرانے کا طریقہ	۴۰۲
❀ میت کو جس جگہ غسل دیا جائے	۴۰۳
❀ میت کو ڈھیلے سے استنجاء کرانا	۴۰۳
❀ میت کو غسل دیتے وقت کیسے لٹائے؟	۴۰۴
❀ میت کو غسل دینا	۴۰۴
❀ میت کو غسل دینا کب فرض ہے؟	۴۰۴
❀ میت کو غسل دینے سے پہلے کیا کرے؟	۴۰۴
❀ میت کو غسل دینے کا پانی	۴۰۵
❀ میت کو غسل دینے کا سامان	۴۰۶
❀ میت کو غسل دینے کا طریقہ	۴۰۶
❀ میت کو غسل دینے کا مقصد	۴۱۰
❀ میت کو غسل دینے کی شرطیں	۴۱۰
❀ میت کو غسل دینے کی اجرت لینا	۴۱۰
❀ میت کو غسل دینے کی اصل	۴۱۱
❀ میت کو غسل دینے کی جگہ	۴۱۱
❀ میت کو غسل دینے کی شرطیں	۴۱۱
❀ میت کو غسل دینے کے برتن	۴۱۱
❀ میت کو غسل دینے میں اعلیٰ درجہ	۴۱۱

صفحہ نمبر	عنوان
۴۱	❁ میت کو غسل دینے والا کون ہو؟
۴۲	❁ میت کو غسل دیے بغیر قبر میں رکھ دیا
۴۲	❁ میت کو غسل کے بغیر دفن کر دیا
۴۲	❁ میت کو نہلانے کے بعد غسل کرنا
۴۳	❁ میت کو غسل نہیں دیا گیا
۴۳	❁ میت کو نہلانے کے بعد غسل کرنا
۴۳	❁ میت کو نہلانے کے لیے پانی دستیاب نہ ہو
۴۴	❁ میت کو نیت کے بغیر غسل دیا
۴۴	❁ میت کو وضو کرانا
۴۵	❁ میت کی آنکھوں میں سرمہ لگانا
۴۵	❁ میت کی زلفیں
۴۵	❁ میت کے بالوں میں کنگھی کرنا
۴۶	❁ میت کے پاس تلاوت کا حکم
۴۶	❁ میت کے پاس یہ لوگ نہ رہیں
۴۷	❁ میت کے جسم سے کوئی چیز از خود گر جائے
۴۷	❁ میت کے سر میں کنگھا کرنا
۴۸	❁ میت کے غسل کی ابتداء
۴۸	❁ میت کے غسل کے مستحبات

عنوان	صفحہ نمبر
میت کے کپڑے کو پاک کرنا	۴۲۲
میت کے منہ میں مصنوعی دانت	۴۲۳
میت میں کوئی بری بات دیکھے تو	۴۲۳
میت میں کوئی عمدہ بات دیکھے تو	۴۲۳
میت نہلانے کے قابل نہ ہو	۴۲۳
میدان میں غسل	۴۲۳
مینڈھی	۴۲۴
ن	
نابالغ کا کفن	۴۲۵
نابالغ کو غسل دینے والا	۴۲۵
نابالغہ	۴۲۵
ناپاک تہبند باندھ کر غسل کرنا	۴۲۶
ناپاک شخص کا غسل دینا	۴۲۶
ناپاک شخص کا مسجد میں داخل ہونا	۴۲۶
ناپاک کپڑا	۴۲۸
ناپاک کپڑے سے کپڑا الگ جائے	۴۲۹
ناپاک ہونے کے بعد کے احکام	۴۳۰
ناپاک نے پانی میں ہاتھ ڈال دیا	۴۳۱

عنوان	صفحہ نمبر
ناپاکی کے دنوں میں نہانا	۴۳۱
ناتمام بچہ	۴۳۲
ناخن	۴۳۲
ناخن پالش	۴۳۳
ناخن کاٹنے کی ترتیب	۴۳۴
ناخن کٹے ہوئے	۴۳۴
ناف	۴۳۵
ناف سے گھٹنے تک	۴۳۵
ناف میں جماع کیا	۴۳۵
ناک میں پانی ڈالنا	۴۳۵
ناک میں پانی ڈالنا یاد نہ رہا	۴۳۶
نامحرم غسل دے	۴۳۶
نان بائی	۴۳۶
ناول پڑھنے سے منی نکلنا	۴۳۶
نتھ	۴۳۷
نجاست خارج ہوئی میت سے	۴۳۷
نجاست کی معافی کا مطلب	۴۳۷
نجاست نکلی کفن پہنانے کے بعد	۴۳۸

صفحہ نمبر	عنوان
۴۳۸	نجاست نکلے پیٹ دبانے سے ....
۴۳۸	نجس کپڑا ....
۴۳۸	نصف بدن سے کم ملے ....
۴۳۹	نصف بدن ملے ....
۴۳۹	نصف سے زیادہ بدن ملے ....
۴۳۹	نعشیں مل جائیں ....
۴۳۹	"نفاس" ....
۴۴۰	نفاس کا خون بند ہونے کے بعد غسل کرنا فرض ہے ....
۴۴۳	نفاس کا خون چالیس دن سے بڑھ گیا ....
۴۴۳	نفاس کا خون چالیس دن سے پہلے بند ہو جائے ....
۴۴۴	نفاس کا خون عادت سے بڑھ جائے ....
۴۴۴	نفاس کا خون نہیں آیا ....
۴۴۴	نفاس کو روکنا ....
۴۴۴	نفاس کی حالت میں جانور ذبح کیا ....
۴۴۴	نفاس کی حالت میں غسل کرنا ....
۴۴۵	نفاس کی حالت میں مرجائے ....
۴۴۵	نفاس کی حالت میں مسجد نبوی میں نہ جائے ....
۴۴۵	نفاس کی حالت میں یہ کام جائز ہیں ....

عنوان	صفحہ نمبر
ں کی عادت مقرر ہوتی ہے..........	۴۳۶
ں کی مدت..........	۴۳۶
ں کی مدت میں خون جاری اور بند ہو..........	۴۳۶
، کے ایام میں کورس کی کتابوں کا حکم..........	۴۳۷
کے دنوں کی پہلے سے عادت نہ ہو..........	۴۳۸
کے دنوں میں غسل کرنا..........	۴۳۸
کے دوران مہندی لگانا..........	۴۳۸
میں احتلام ہوجائے..........	۴۳۸
یں استغفار پڑھنا..........	۴۳۹
یں اللہ کا نام لینا..........	۴۳۹
یں پیڈ رکھنا..........	۴۳۹
ں تلاوت سننا..........	۴۳۹
ں جماع کرنا..........	۴۳۹
ں چالیس دن سے پہلے خون بند ہوگیا..........	۴۵۰
ں دعائیں پڑھنا..........	۴۵۱
ں درود شریف پڑھنا..........	۴۵۱
ں دعائے قنوت پڑھنا..........	۴۵۱
ں دعائے قنوت پڑھنا..........	۴۵۱

عنوان	صفحہ نمبر
ں صحبت کرنا........................	۵۱
ں عادت پوری ہو جانے کے بعد..............	۵۱
ں قرآن پڑھنا منع ہونے کی وجہ..............	۵۲
ں قرآنی دعا پڑھنا.......................	۵۲
ں کھانا پکانا...........................	۵۲
ں نماز...............................	۵۲
ں نماز منع ہونے کی وجہ...................	۵۲
ں وظیفہ پڑھنا..........................	۳
لی سے صحبت کرنا کب جائز ہے؟.............	۳
لی عورت پر دم کرنا......................	۳
لی عورت کا حکم.........................	۳
لی عورت کا غسل دینا.....................	۳
لی عورت کی عادت مقرر نہ ہو...............	
لی عورت کے لیے قرآن دیکھنا...............	
لی عورت مردہ کے پاس نہ رہے..............	
لی کے لیے کلمہ پڑھنا.....................	
لی میت کے منہ میں پانی ڈالنا...............	
....	

عنوان	صفحہ نمبر
نل میں سے پانی بالٹی میں تر کر بہنے لگے........	۴۵۵
نماز پڑھتے ہوئے حیض آ گیا........	۴۵۶
نماز کے آخر وقت میں حیض آیا........	۴۵۶
ننگے ہو کر صحبت نہ کرے........	۴۵۷
ننگے ہونے کی حالت میں غسل کرنا........	۴۵۷
ننگے ہونے کی حالت میں وضو کرنا........	۴۵۷
نو سال سے پہلے........	۴۵۷
نہانے کا طریقہ........	۴۵۸
نیا لباس پہننے کے لئے غسل کرنا........	۴۵۸
نیت........	۴۵۸
نیت کے بغیر میت کو غسل دے دیا........	۴۵۸
نیکر........	۴۵۹
نیکر کے اوپر پاک کپڑا پہن لیا........	۴۵۹
نیل پالش........	۴۵۹
نیند سے بیدار ہو کر کپڑوں میں تری دیکھی........	۴۵۹
و	
واجبات غسل........	۴۶۰
ودی........	۴۶۰

عنوان	صفحہ نمبر
وصیت مرنے والے کی	۴۶۰
وضو غسل کے بعد کرنا	۴۶۱
وضو میں نیت	۴۶۱
وطن پہنچ کر غسل کرنا	۴۶۱
وظیفہ حیض میں پڑھنا	۴۶۱
وظیفہ نفاس میں پڑھنا	۴۶۱
ہ	
ہمبستری حیض میں کرنا	۴۶۲
ہمبستری کے بعد نیکر کے اوپر پاک کپڑا پہن لیا	۴۶۲
ہمبستری کے بعد غسل	۴۶۲
ہاتھ ملانا	۴۶۲

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مؤلف

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الطھور شطر الایمان

طہارت اور پاکیزگی ایمان کا آدھا حصہ ہے۔

طہارت اور پاکیزگی کے بغیر بندہ کا تعلق اللہ تعالیٰ سے قائم نہیں ہوسکتا، اور وہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں اور خاص بندوں میں شامل نہیں ہوسکتا، اللہ تعالیٰ کی مقدس ذات پاک ہے اور ہر قسم کے کمالات اور خوبیوں سے متصف ہے، اس کے دوستوں میں شامل ہونے کیلئے طہارت اور پاکیزگی لازمی ہے۔

گندے لوگوں کو ہم قریب بیٹھنے نہیں دیتے، اللہ رب العزت ساری کائنات کے خالق و مالک ہیں، وہ بادشاہوں کے بادشاہ، اور احکم الحاکمین ہیں، وہ بھی اپنے بندے کے بارے میں یہ پسند کرتے ہیں کہ وہ بھی پاک وصاف ہوں، اور اس کے پسندیدہ محبوب بندوں میں شامل ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام قرآن مجید میں فرمایا:

اِنّ اللّٰہ یحب التّوابین ویحبّ المتطھرین. [البقرۃ : ۲۲۲]

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے، اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

طہارت اور پاکیزگی کا دائرہ اتنا زیادہ عام اور وسیع ہے کہ وہ ہر چیز کو شامل ہے، مثلاً عقیدہ سب سے اہم چیز ہے، اس کی درستگی کے بغیر اللہ کو راضی رکھنا اور جنت میں داخل ہونا ممکن نہیں ہے، اس عقیدے کو شرک وبدعت اور نفاق سے پاک رکھنا ضروری ہے، ورنہ دنیا وآخرت میں کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی۔

دل کو بری آرزو سے پاک رکھنا ضروری ہے، تاکہ دل گناہوں کی خواہشات سے پاک ہوجائے، ورنہ گناہوں کی خواہشات باطنی طور پر دل کو ناپاک کردیتی ہیں، اس لئے ہمیں دنیا کی آرزوؤں کو بدل کر دل کے رخ کو ٹھیک کر لینا چاہیے۔ اپنے رب کی معرفت اور تعلق حاصل کرنے کو اپنی آرزو بنالینا چاہیے، دین وشریعت کے مطابق زندگی گزارنے کو اپنا مقصد بنانا چاہیے، سنت کی اتباع کو کامیابی کا ذریعہ سمجھنا چاہیے، کفار کی تقلید اور پیروی کو بدقسمتی اور ناکامی کا راستہ سمجھنا چاہیے، تب جاکے ہمارا دل پاک ہوجائے گا، اور اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہونے کے قابل بنے گا، آخرت کی فکر، اور اللہ کا ذکر ہمارا مطلوب اور مقصود بنے گا۔

زبان کو جھوٹ، غیبت، بہتان، چغل خوری، الزام تراشی اور غلط پروپیگنڈے سے بچانا ضروری ہے تاکہ زبان پاک ہوجائے، اور اس سے نکلی ہوئی بات میں اثر پیدا ہوجائے۔

کانوں کو غیر ضروری باتیں، جھوٹ، غیبت، گانے، ساز وآواز اور موسیقی وغیرہ سننے سے بچانا ضروری ہے، تاکہ کان پاک ہوجائیں، خاص طور پر گانا اور موسیقی سننے سے بہت زیادہ دور رہنا چاہیے کیونکہ اس سے دل میں زنا اور قتل وقتال کی خواہش جنم لیتی ہے۔

آنکھ کو غیر محرم عورت، بے ریش لڑکے اور سنیما، ٹی وی، وی سی آر اور موجودہ دور کے گناہوں کے جدید ذرائع بننے والی چیزوں کو دیکھنے سے بچانا ضروری ہے، تاکہ آنکھ پاک ہوجائے، جب آنکھ پاک ہوجائے گی تو نظر بھی پاک ہوجائے گی، اس وقت گناہوں کی ہوس دل سے ختم ہوجائے گی، دل میں سکون آجائے گا، زندگی پر لطف بن جائے گی، عبادات، ذکر واذکار، دین کے کام، اور کار خیر میں حصہ لینے میں مزہ آئے گا، ورنہ ہمیشہ حیران، پریشان، ڈیپریشن میں مبتلا رہیگا، اور لاشعوری طور پر ڈر اور خوف میں مبتلا ہونے کی وجہ سے زندگی اجیرن بن جائے گی۔

ہاتھوں کو چوری، ڈاکے، بھتے، سود، رشوت، مار پیٹ، غصب، ظلم، ناحق قتل اور

حرام مال لینے سے بچانا ضروری ہے، تاکہ وہ پاک رہیں۔

پاؤں کو گناہ کے کام، گناہ کے علاقے، گناہ کے مقامات، نائٹ کلب اور مجرا وغیرہ میں جانے سے بچانا ضروری ہے، تاکہ یہ پاک رہیں۔

ناک کو بھی ناجائز اور حرام چیزوں کو سونگھنے سے بچانا لازم ہے، ورنہ یہ پاک نہیں رہے؟۔

جس طرح ان تمام چیزوں کو پاک رکھنا لازم ہے، اسی طرح کپڑوں اور بدن کو بھی پاک رکھنا ضروری ہے، ورنہ ہماری عبادتیں صحیح نہیں ہوں گی، اور اللہ کے دربار میں قبول نہیں ہوں گی، اعمال ضائع ہو جائیں گے، ثواب سے محروم ہو جائیں گے، آخرت میں سخت عذاب ہوگا، اس لئے باطنی پاکیزگی کے ساتھ ساتھ ظاہری پاکیزگی حاصل کرنا ضروری ہے، اور اس سلسلے میں ضروری مسائل کو جاننا نہ صرف لازم ہے بلکہ فرض ہے۔

اور بدن کی پاکی میں ایک غسل بھی ہے، اس کے فرائض اور سنن وغیرہ سے واقف ہونا اور اس کو اہمیت کے ساتھ مستقل طور پر سیکھنا ایک فریضہ ہے، اور مسنون طریقے سے غسل کرنے کا علم ہونا بھی ضروری ہے، ورنہ زندگی گزر جائے گی، سنت طریقہ کے مطابق غسل کرنا نصیب ہی نہیں ہوگا، یہ بہت بڑی افسوس کی بات ہوگی۔

چونکہ غسل کے مسائل دوسرے مسائل سے ہر اعتبار سے مختلف ہیں اور شرم وحیاء کی بات بھی ہے، اس لئے عام طور پر وعظ وخطابت میں ان مسائل کو بیان نہیں کیا جاتا، اور لوگ بھی پوچھنے میں شرماتے ہیں اس لئے زندگی کا ایک بڑا حصہ گزر جاتا ہے، اور غسل کے مسائل سے واقف نہیں ہوتے، یوں اپنی مرضی سے غسل کر لیتے ہیں، حالانکہ ان کا غسل شریعت کے مطابق نہیں ہوتا، کتنے لڑکے اور لڑکیاں ہیں، بالغ ہو جاتے ہیں، ان پر غسل فرض ہوتا ہے، لیکن دینی مسائل معلوم نہ ہونے کی وجہ سے یا تو غسل ہی نہیں کرتے، ایک عرصہ تک اچھے سے اچھے کپڑوں میں بھی ناپاک ہی رہتے ہیں، یا غسل تو کرتے ہیں لیکن

مسائل معلوم نہ ہونے کی وجہ سے شریعت کے حکم کے مطابق غسل نہیں کرتے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ زندگی گزر جاتی ہے، مگر جنابت سے پاک ہونا نصیب نہیں ہوتا۔

اس لئے بندے نے نابالغ بچوں کے لئے نہیں صرف بڑوں کے لئے غسل کے مسائل کو حروف تہجی کی ترتیب سے اس کتاب میں جمع کر دیا ہے تاکہ اگر کسی مفتی، عالم یا استاد سے سیکھنے کا موقع نہ ملے تو خود اس کتاب کو پڑھ کر غسل کا طریقہ درست کرلیں، اور پاک صاف ہو کر دنیا میں عبادت کرسکیں، اور آخرت میں اللہ کے دوستوں میں شامل ہوسکیں۔

اور آخر میں ان تمام حضرات کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جو اس کتاب کی تخریج، کمپوزنگ، تصحیح اور سیٹنگ میں شریک رہے ہیں، خاص طور پر مفتی کامران اجمل صاحب جو تخریج میں شریک رہے، مفتی زبیر شمس الضحیٰ صاحب اور مفتی ذوالقرنین صاحب جو کمپوزنگ میں شریک رہے، مفتی محمد ولی اللہ حسین صاحب تصحیح میں شریک رہے اور عزیزم مولوی محمد مرزوق انعام سلمہ سیٹنگ میں شریک رہے، میں ان سب کا شکر گزار ہوں، اللہ تعالیٰ ان سب کی محنتوں کو قبول فرمائیں، اور ان سب کو اجر عظیم عطا فرمائیں۔

آخر میں اللہ رب العزت سے عاجزانہ دعا یہ ہے کہ اس کتاب کو بھی قبول فرمائیں اور ہدایت کا ذریعہ بنائیں، اور دنیا و آخرت میں کامیابی اور کامرانی کا وسیلہ بنائیں آمین بحرمۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

کتبہ

محمد انعام الحق

دار الافتاء جامعہ علوم اسلامیہ

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، کراچی

۷/۱۱/۳۷ھ - - ۱۰/۸/۲۰۱۶ء

مقدمہ

ایمانیات کے بعد اسلام کے اعمال میں سب سے اہم عمل نماز ہے، اور نماز صحیح ہونے کے لئے طہارت شرط ہے، اور طہارت انسان کا کمال ہے، اور ایمان کا آدھا حصہ ہے، اللہ تعالیٰ طہارت اور پاکیزگی کی حالت کو پسند فرماتے ہیں مسواک کے بارے میں حدیث شریف میں ہے کہ وہ منہ کی صفائی کا اور پروردگار کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔

طہارت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور انسان فرشتوں کے رنگ میں رنگ جاتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی مقدس بارگاہ کے انوارات سے ہم کنار ہو جاتا ہے، جس سے دل میں خوشی اور سرور کی ایک کیفیت حاصل ہو جاتی ہے۔

طہارت میں بے شمار فوائد ہیں

طہارت میں بے شمار فوائد ہیں ان میں سے چند یہ ہیں:

① ۔طہارت ایک فطری چیز ہے، کیونکہ وہ ترقی یافتہ شہری تمدن وتہذیب کا ایک اہم مسئلہ ہے

② ۔طہارت فرشتوں کے قریب کرنیوالی اور شیاطین سے دور کرنے والی ایک صفت ہے، اور انسان کی معراج کا کمال یہ ہے کہ وہ فرشتوں میں شامل ہو جائے اور شیاطین سے دور ہو جائے، اس کی وجہ یہ ہے کہ فرشتے پاک مخلوق ہیں، وہ پاکی کا اہتمام کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں، ناپاک رہنے والوں کو پسند نہیں کرتے، اور شیطان پاک نہیں ہے اس لئے وہ ناپاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

③ ۔طہارت قبر کے عذاب کو ہٹاتی ہے، اور ناپاکی قبر کے عذاب میں گرفتار کرتی ہے، حدیث شریف میں ہے کہ پیشاب سے بچو کیونکہ قبر کا زیادہ تر عذاب اس

کی وجہ سے ہوتا ہے۔

③۔طہارت کے اہتمام کی وجہ سے بندہ اللہ تعالیٰ کامحبوب بن جاتا ہے،اور اسے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوجاتا ہے،سورۃ التوبۃ آیت نمبر (۱۰۸) میں ہے ''اوراللہ تعالیٰ خوب پاک ہونے والوں کو پسند فرماتے ہیں'' اور تمام اعمال سے اصل مطلوب اللہ تعالیٰ کا خاص قرب حاصل کرنا ہے،لہٰذا ہمیشہ طہارت اور پاکی کا اہتمام کرنا چاہیے۔

⑤۔وضوغسل کی طہارت کی وجہ سے نیکیاں لکھی جاتی ہیں،اور گناہ معاف ہوجاتے ہیں،متعدد احادیث میں اس کا تذکرہ موجود ہے،کیونکہ جب طہارت کی صفت انسان کی فطرت بن جاتی ہے تو انسان میں ملکوتی انوار کا ایک بڑا حصہ جمع ہوجاتا ہے،یہی نیکیاں ہیں،اور حیوانیت اور بہیمیت کی تاریکی کا بڑا حصہ مغلوب ہوجاتا ہے،یہی گناہوں کا معاف ہونا ہے۔

⑥۔طہارت سعادت اور نیک بختی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے،اور طہارت کا اہتمام دنیا کے کاموں میں مشغول ہوکرآخرت کو بھولنے سے بچاتا ہے۔

⑦۔طہارت کے اہتمام سے طبیعت عقل کے تابع ہوجاتی ہے۔

. والطهارة: باب من أبواب الارتفاق الثاني، الذي يتوقف كمال الإنسان عليه، وصار من جبلتهم، وفيها قرب من الملائكة، وبعد من الشيطان، وتدفع عذاب القبر، وهو قوله صلى الله عليه وسلم: "استنزهوا من البول، فإن عامة عذاب القبر منه" ولها مدخل عظيم في قبول النفس لون الإحسان، وهو قوله تعالى: ﴿والله يحب المطهرين﴾ وإذا استقرت في النفس وتمكنت منها، تنورت فيها شعبة من نور الملائكة، وانبهرت شعبة من ظلمة البهيمية وهو معنى كتابة الحسنات، وتكفير الخطايا، وإذا جعلت رسما نفعت من غوائل الرسوم، وإذا حافظ صاحبها على ما فيها من هيئات يؤاخذ الناس بها أنفسهم عند الدخول على الملوك، وعلى النية المستطابة والأذكار، نفعت من سوء المعرفة، وإذا عقل الإنسان: ان هذه كماله، فأداب جوارحه حسب عقل، من غير داعية حسية، وأكثر من ذلك، كانت تمرينا على انقياد الطبيعة للعقل. والله أعلم
(حجة الله البالغة: (ص: ۱/۶۲) باب أسرار الوضوء والغسل، ط: كتب خانه رشيديه دهلي)

آخری امت کا حساب کتاب سب سے پہلے

ایک حدیث میں ہے کہ:

ہم دنیا والوں کے لحاظ سے آخری امت ہیں، مگر قیامت میں ہم سب سے پہلے لوگ ہوں گے کہ تمام مخلوق سے پہلے ہمارا حساب و کتاب کیا جائے گا۔

ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

ہم آخری امت ہیں، لیکن ہمارا حساب کتاب سب سے پہلے ہوگا، دوسری تمام امتیں ہمارے لیے راستہ چھوڑ کر ایک طرف ہو جائیں گی اور ہم پاکیزگی اور طہارت کے اثر سے بڑی آسانی سے وہاں سے گزریں گے۔

اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ: وضو کی برکت اور اثر سے ہم وہاں سے سہولت سے گزر جائیں گے، تب دوسری امتیں کہیں گی، یہ ساری امت تو ایسی ہے جیسے سب نبی ہوں۔(۱)

غسل کی تاریخ

جنابت کے غسل کی ابتداء کب سے ہوئی، اس کی صحیح تاریخ تو معلوم نہیں، البتہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت میں جس طرح حج اور نکاح کا حکم تھا اسی طرح جنابت کے بعد غسل کرنے کا حکم بھی تھا۔(۲)

---

(۱) وفي رواية نحن الآخرون من أهل الدنيا والأولون يوم القيامة، المقضي لهم قبل الخلائق.

وفي رواية: نحن آخر الأمم، وأوّل من يحاسب، تنفرج لنا الأمم عن طريقنا فنمضي غرّاً محجلين من أثر الطهور.

وفي رواية من آثار الوضوء، فتقول الأمم: كادت هذه الأمة أن تكون أنبياء كلها.

(السيرة الحلبية: (۱/۳۲۹) باب بيان حين المبعث، وعموم بعثته صلى الله على وسلم، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

(۲) ولما كان الغسل من الجنابة معلوماً قبل الإسلام، بقية من دين إبراهيم وإسماعيل عليهما السلام — كما بقي الحج والنكاح — لم يحتاجوا إلى تفسيره، بل خوطبوا بقوله تعالى =

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد یہودی اور نصاریٰ کا وجود دنیا میں ہوا تب اس لئے جنابت کے بعد غسل کرنے کا حکم یہودیوں اور عیسائیوں کے دین میں تھا. البتہ عیسائیوں میں ''پولس'' نامی ایک شخص پیدا ہوا، اس نے توریت اور اس کے احکامات کے منسوخ ہونے کا اعلان کیا، اس کے بعد عیسائیوں میں جنابت کے بعد غسل کا حکم بھی منسوخ ہوگیا، اس لئے عیسائی لوگ جنابت کے بعد غسل نہیں کرتے. اور یہ لوگ تقریباً ہمیشہ ناپاک رہتے ہیں۔(۱)

بعض لوگ ان کی ظاہری صفائی اور پرفیوم وغیرہ کے استعمال کی وجہ سے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بڑی صاف ستھری قوم ہے، اور اس کو اخبارات، مضامین اور تقریر وغیرہ میں بڑی فخر کے ساتھ بتاتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس طرح گائے بکرے کتے وغیرہ جنابت کا غسل نہیں کرتے یہ بھی نہیں کرتے پھر ان میں اور جانوروں میں کیا فرق ہے، جس طرح جانور ننگے رہتے ہیں، صرف دم کے ذریعہ اپنی شرمگاہ کو چھپاتے ہیں، یہ لوگ بھی اسی طرح ہیں پھر ان کی صفائی ستھرائی تہذیب وتمدن اور ترقی کے بارے میں فخر کرکے بتانا کتنی ہی گری ہوئی بات ہے۔

جن کو پاکی ناپاکی کی تمیز نہیں، طہارت ونجاست کا فرق نہیں ان کو ''آئیڈیل'' بتانا عقلمندی نہیں۔

= ﴿وإن كنتم جنبا فاطهروا﴾ وهي دليل الباب، ولذلك نذر ابو سفيان: ان لايمس رأسه ماء من جنابة، حتى يغزو رسول الله صلى الله عليه وسلم.

ولنا الحدث الأصغر فلم يكن معروفا عندهم قبل الإسلام فلذلك بين اعضاءه وكيفه والسبب الموجب له. (النجم الوهاج في شرح المنهاج: (۱/ ۳۶۳) باب الغسل، ط: دار المنهاج)

(۱) ثالثا: الغسل وانواع غسل الجماع، لقد اوجبت الشريعة اليهودية على معتنقيها شريعة توافق الفطرة من حيث الطهارة والنظافة هذه الشريعة تتصل بطهارة البدن بعد اتمام عملية الجماع بين الرجل والمرأة، فلقد جاء في سفر اللاويين والمرأة التي يضطجع معها رجل اضطجاع زرع يستحمان بماء ويكونان نجسين إلى المساء. (سفر اللاويين: (۱۵/ ۱۸)

ولانرى مثل هذه الشرائع في المسيحية، لأنه المسيحية هي بمثابة امتداد لليهودية، الا =

یہودی لوگ ننگے ہوکر غسل کرتے تھے

دین اسلام پاکیزہ دین ہے، شرم وحیاء ایمان کا ایک شعبہ ہے، اس لئے کسی کو ستر دکھانا اور دوسروں کیلئے قصداً دیکھنا جائز نہیں ہے، بھرے مجمع میں ننگے ہوکر غسل کرنے کی اجازت نہیں ہے، اگر مجمع عام میں غسل کرنا ہے تو کپڑے سے ستر چھپا کر غسل کرسکتا ہے، ننگے ہوکر نہیں، ورنہ دکھانے والے، اور دوسروں کا ستر دیکھنے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے۔

یہودیوں کے بارے میں حدیث شریف میں ہے کہ بھرے مجمع میں ننگے ہوکر غسل کرنے کے عادی تھے، اس لئے مسلمانوں پر ضروری ہے کہ جب سوئمنگ پول، سمندر کے ساحل وغیرہ میں جائیں تو سب کے سامنے ننگے ہوکر غسل نہ کریں بلکہ کپڑے وغیرہ سے ستر چھپا کر غسل کریں۔

بخاری اور مسلم میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر شرم وحیاء کا بہت زیادہ غلبہ تھا یہاں تک کہ وہ اپنے برہنہ بدن کے کسی حصہ پر بھی نگاہ نہیں پڑنے دیتے تھے، اس کے برعکس بنی اسرائیل مجمع عام میں برہنہ ہوکر غسل کرنے کے عادی تھے، اس لئے وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تنگ کرتے اور ان کا مذاق اڑاتے تھے، کبھی کہتے کہ ان کے جسم کے خاص حصے پر برص کے داغ ہیں، کبھی کہتے کہ ان کو "اُدرہ" (فوطوں میں ورم ہوکر بڑھ جانا) کا مرض ہے یا کوئی اور اس قسم کا خراب

= ان بولس جاء و نادى بنسخ التوراة واحكامها فنسخ مثل هذه الأحكام . لذلك نرى أن النصارى لايعتنون بمثل هذه الاحكام التي استقرت في أهل الإسلام ، فالمعاشرة بين الأزواج تنتهي بقضاء الشهوة عندهم ولا يتما التطهر بالغسل بخلاف أهل الإسلام ، فقد سن الله لهم ماهو الحق الفطرة حيث امرهم بغسل سائر البدن مما لحق به او الوزه اثناء الجماع وبعده ، فمثل هذه الشرائع تدلّ على عظمة هذا الدين و رقي أهله المتبعين لاحكامه الخ. ايضا.

مرض ہے، تب ہی تو چھپ کر علیحدہ نہاتے ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام سنتے اور خاموش رہتے، آخر اللہ تعالیٰ کی یہ مرضی ہوئی کہ ان کو اس تہمت سے پاک اور بری کریں، چنانچہ ایک دن وہ علیحدہ آڑ میں نہانے کی تیاری کررہے تھے، کپڑے اتار کر پتھر پر رکھ دیئے، پتھر اللہ کے حکم سے اپنی جگہ سے سرکا، اور جہاں مجمع میں بنی اسرائیل برہنہ نہا رہے تھے وہاں چل کر پہنچ گیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام گھبراہٹ اور غصہ میں اس کے پیچھے یہ کہتے ہوئے دوڑے: "ثوبی حجر ثوبی حجر" (اے پتھر! میرے کپڑے، اے پتھر! میرے کپڑے) پتھر جب مجمع کے سامنے ٹھہر گیا تو سب نے دیکھ لیا کہ موسیٰ علیہ السلام ان تمام عیوب سے پاک وصاف ہیں جن کا دعویٰ بنی اسرائیل نے کیا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اس اچانک واقعہ کا ایسا اثر پڑا کہ کپڑے پہننے کے بعد آپ نے غصہ میں جھنجھلا کر پتھر پر لاٹھی کے چند وار کردیئے، جس سے اس پر نشان پڑ گئے اور پتھر سے چند دن تک رونے کی آواز آتی رہی۔(۱)

قرآن مجید میں غسل کی کیفیت کا ذکر نہیں ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں غسل کرنے کا حکم دیا ہے لیکن اس کی کیفیت کے بارے میں ذکر نہیں کیا، حالانکہ وضو کے بارے میں تمام اعضاء کی تفصیل بتادی، اس کی

---

(۱) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان موسی کان رجلا حییا ستیرا لا یری من جلدہ شیء استحیاء منہ فآذاہ من آذاہ من بنی اسرائیل فقالوا ما یستتر ھذا التستر الا من عیب بجلدہ إما برص وإما أدرۃ وإما آفۃ وإن اللہ عزّوجلّ اراد ان یبرأہ مما قالوا لموسی فخلا یوما وحدہ فوضع ثیابہ علی الحجر ثم اغتسل، فلما فرغ اقبل إلی ثیابہ لیأخذھا وإن الحجر عدا بثوبہ فأخذ موسیٰ عصاہ وطلب الحجر فجعل یقول ثوبی حجر ثوبی حجر حتی انتھی إلی ملأ من بنی اسرائیل فرأوہ عریانا احسن ما خلق اللہ وأبرأہ مما یقولون وقام الحجر فأخذ ثوبہ فلبسہ وطفق بالحجر ضربا بعصاہ فو اللہ إن بالحجر لندبا من اثر ضربہ ثلثا او اربعا او خمسا فذلک قولہ : ﴿ یاایھا الذین آمنوا لاتکونوا کالذین آذوا موسیٰ فبرّأہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیھا﴾. (صحیح البخاری: (۴۸۳/۲) باب کتاب احادیث الأنبیاء، ط: قدیمی)

وجہ یہ ہے کہ عرب میں حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کے دین وشریعت کی بعض چیزیں موجود تھیں، مثلاً حج، نکاح وغیرہ، اسی طرح جنابت کے بعد غسل کرنے کا طریقہ عرب کی قوم کو معلوم تھا اور اس کا رواج بھی تھا اس لئے قرآن مجید میں غسل کرنے کی کیفیت بیان نہیں کی، بلکہ صرف اتنا کہا: ﴿وإن كنتم جنبا فاطهروا﴾ البتہ وضو کا طریقہ عربوں میں رائج نہیں تھا، لوگ اس کو بالکل بھول گئے تھے، اس لئے قرآن مجید نے وضو کے بارے میں پوری تفصیل بیان کردی، اعضاء کتنے ہیں، اور کیفیت کیا ہے، اور اس کے فرض ہونے کے اسباب کیا کیا ہیں؟(۱)

جاہلیت کے زمانے میں بھی جنابت کا غسل کیا جاتا تھا

بعض علماء نے لکھا ہے کہ جاہلیت کے زمانے میں بھی عرب ناپاکی کی حالت میں غسل کیا کرتے تھے، اور غسل کے دوران کلی کرنے، ناک میں پانی ڈالنے اور مسواک کرنے کی پابندی کیا کرتے تھے۔(۲)

غسل کب فرض ہوا؟

علامہ ابن عبدالبر نے لکھا ہے کہ تمام سیرت نگاروں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ناپاکی کی حالت میں غسل کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مکے ہی میں فرض ہو چکا تھا۔

(۱) ولما كان الغسل من الجنابة معلومًا قبل الإسلام، بقية من دين إبراهيم وإسماعيل عليهما السلام — كما بقي الحج والنكاح — لم يحتاجوا إلى تفسيره، بل خوطبوا بقوله تعالى ﴿وإن كنتم جنبا فاطهروا﴾ وهي دليل الباب، ولذلك نذر أبو سفيان: ان لايمس رأسه ماء من جنابة، حتى يغزو رسول الله صلى الله عليه وسلم.

ولما الحدث الأصغر … فلم يكن معروفا عندهم قبل الإسلام فلذلك بين أعضاءه وكيفيته والسبب الموجب له. (النجم الوهاج في شرح المنهاج: (۱/۳۷۳) باب الغسل، ط: دار المنهاج)

(۲) وفي كلام بعضهم: كانت العرب في الجاهلية يغتسلون من الجنابة، ويداومون على المضمضة والاستنشاق والسواك، والله أعلم. (السيرة الحلبية: (۱/۳۷۶) باب ذكر وضوئه وصلاته صلى الله عليه وسلم أول البعثة، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ غسل کی فرضیت معراج کی رات میں نمازوں کے ساتھ ساتھ ہوئی، ان سے روایت ہے کہ:

معراج کی رات میں ابتداء میں روزانہ پچاس نمازیں فرض ہوئیں اور ناپاکی دور کرنے کے لئے سات مرتبہ غسل واجب ہوا، مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بار بار اللہ تعالی سے اس میں سہولت اور آسانی کی درخواست کرتے رہے، یہاں تک کہ آخر پانچ نمازیں اور ایک مرتبہ غسل رہ گیا۔

اس حدیث کے بارے میں بعض شافعی فقہاء نے لکھا ہے کہ اس کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے، اور اسے کمزور بھی نہیں بتایا اس لئے یہ حدیث یا تو صحیح ہے یا پھر حسن ہے۔(۱)

ابتداء میں ہر نماز کے لئے غسل ضروری تھا

شافعی فقہاء نے لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر نماز سے پہلے غسل کرنا واجب تھا لیکن بعد میں یہ حکم اس طرح منسوخ ہو گیا کہ اگر کوئی ایسی بات پیش آجائے جو وضو توڑنے والی ہے تو غسل کرنے کی ضرورت نہیں صرف وضو کر لینا کافی ہوگا، اس طرح گویا بعد میں وضو، غسل کے قائم مقام بن گیا تھا، پھر بعد میں ہر نماز

(۱) وهو ظاهر ما ذكره ابن عبد البر من اتفاق أهل السير على أن الغسل من الجنابة فرض عليه صلى الله عليه وسلم وهو بمكة.

وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما ما يقتضي ان فرض الغسل كان مع فرض الصلوات ليلة الإسراء ، فقد جاء عنه " كانت الصلاة خمسين ، والغسل من الجنابة سبع مرات ، فلم يزل رسول الله صلى الله عليه وسلم يسأل حتى جعل الصلاة خمسا ، والغسل من الجنابة مرة " . قال بعض فقهائنا : رواه أبو داود ولم يضعفه ، وهو إما صحيح أو حسن الخ . (السيرة الحلبية : (۳۶۸/۱) باب ذكر وضوئه و صلاته صلى الله عليه وسلم أول البعثة ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

کے لئے علیحدہ وضو کرنے کا حکم بھی اٹھالیا گیا۔(۱)

جنابت والے کو مردہ کے پاس نہیں جانا چاہیے

جنابت والا مرد یا عورت جب تک خود غسل نہ کرلیں مردہ کے پاس رہنا بہتر نہیں ہے، اس لئے ایسی حالت میں پہلے خود غسل کر کے پاک ہو جانا چاہیے، پھر اس کے بعد مردہ کے پاس جانا چاہیے، ورنہ رحمت کے فرشتے حاضر نہیں ہوں گے۔(۲)

جنابت کا غسل نہ کرنے والا

علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر "الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور" میں نقل کیا ہے کہ عبد بن حمید نے نقل کیا ہے کہ وہب ذماری نے فرمایا کہ زبور میں لکھا ہوا ہے کہ جس نے جنابت کا غسل کیا وہ یقیناً میرا بندہ ہے، اور جس نے جنابت کا غسل نہیں کیا وہ قطعاً میرا دشمن ہے۔(۳)

---

(۱) وذكر فقهائنا أن الغسل كان واجبا عليه صلى الله عليه وسلم لكل صلاة، فنسخ بالسنة للحدث الأصغر تخفيفا، فصار الوضوء بدلاً عنه، ثم نسخ الوضوء لكل صلاة. (السيرة الحلبية: (۱/ ۳۷۹) باب ذكر وضوئه وصلاته صلى الله عليه وسلم أول البعثة، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

(۲) ويخرج من عنده الحائض والنفساء والجنب. (البحر الرائق: (۲/ ۱۷۱) كتاب الجنائز، ط: سعيد)

الدر المختار مع الرد: (۲/ ۱۹۳) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في أطفال المشركين، ط: سعيد.

(واختلفوا في إخراج الحائض والنفساء والجنب من عنده) وجه الإخراج امتناع حضور الملائكة محلاً به الحائض والنفساء (قوله: وجه الإخراج الخ) إخراجهم على سبيل الأولوية إذا كان عن حضورهم غنى. (مراقي الفلاح على حاشية الطحطاوي: (ص: ۵٦۳) كتاب الصلوة، باب أحكام الجنائز، ط: قديمي)

(۳) وأخرج عبد بن حميد عن وهب الذماري قال: مكتوب في الزبور من اغتسل من الجنابة فإنه عبدي حقا، ومن لم يغتسل من الجنابة فإنه عدوي حقا. (الدر المنثور في التفسير بالمأثور للسيوطي: (۵/ ۲۱۰) تحت قوله تعالى: ﴿وإن كنتم جنبًا فاطهروا﴾، ط:)

جنابت کا غسل نہ کرنے کی سزا

علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے "شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور" نامی کتاب میں نقل کیا ہے کہ حضرت ابان بن عبداللہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ میرا ہمسایہ مرگیا، میں اس کے غسل اور کفن ودفن میں شریک ہوا، جب قبر میں اتارنے کا قصد کیا تو ایک جانور بلی کے مثل دیکھا، ہر چند کے اس کے دفع کرنے کی کوشش کی، مگر وہ دفع نہ ہوا ناچار دوسری قبر میں دفن کرنے کا ارادہ کیا، اس میں بھی اسی جانور کو دیکھا، اس جگہ سے بھی وہ دفع نہ ہوسکا، پھر تیسری قبر میں دفن کرنا چاہا، یہاں بھی اسی جانور کو دیکھا، اور وہ بھی کسی طرح دفع نہ ہوسکا، ناچار اسی میں دفن کردیا، جب مٹی کو برابر کیا تو قبر سے ایک خوفناک آواز سنی، لوگوں نے اس کی بیوی سے اس واقعہ کو بیان کیا، اور دریافت کیا کہ وہ کیا عمل کرتا تھا اس نے جواب دیا کہ وہ جنابت کے بعد غسل نہیں کرتا تھا۔ (ص:۲۲۶) باب عذاب القبر، ط: المکتبۃ التوفیقیہ، مصر)۔(۱)

لاش مکہ مکرمہ سے کفرستان پہنچ گئی

حکیم الامت، مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے وعظ کے دوران فرمایا:

---

(۱) قال الحافظ ابن رجب، وروى الهيثم بن عدى، حدثنا أبان بن عبد الله البجلي، قال: هلك جار لنا، فشهدنا غسله وكفنه وحمله إلى قبره، وإذا في قبره شبه بالهر، فزجرناه، فلم ينزجر فضرب الحفار جبهته بمسحاة، فلم يبرح فتحول إلى قبر آخر فلما لحد فإذا ذلك الهر فيه، فصنعوا به مثل ما صنعوا أولاً فلم يلتفت، فرجعوا إلى قبر ثالث، فلما لحد فإذا ذلك الهر فيه، فصنعوا به مثل ما صنعوا، فلم يلتفت، فقال القوم: ياهؤلاء، ان هذه الأمر ما مر بنا مثله، فادفنوا صاحبكم، فدفنوه فلما سوى عليه باللبن، سمعنا قعقعة عظيمة، فنهضوا إلى امرأته فقالوا: يا هذه! ما كان عمل زوجك؟ وحدثوها ما رأوا، فقالت: كان لايغتسل من الجنابة.

القعقعة: حكاية صوت السلاح، أو الشيء اليابس الصلب). (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: (ص ۲۲۶) باب عذاب القبر، ط: المكتبة التوفيقية، ط: مصر)

''چنانچہ میں آپ کو ایک عجیب عبرت انگیز، دکایت سناتا ہوں جو میں نے مولانا فتح محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے سنی تھی، مولانا فرماتے ہیں کہ:'' شیخ دہان'' (تاجر روغن) نے جو مکہ مکرمہ کے ایک بڑے عالم تھے، فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں ایک بڑے عالم کا انتقال ہوا اور ان کو دفن کر دیا گیا کچھ عرصہ کے بعد کسی دوسرے شخص کا انتقال ہوا تو اس کے وارثوں نے ان عالم صاحب کی قبر میں ان کو دفن کرنا چاہا، مکہ مکرمہ میں یہ دستور ہے کہ ایک قبر میں کئی کئی مردوں کو دفن کر دیتے ہیں چنانچہ ان عالم صاحب کی قبر کھودی گئی تو دیکھا کہ ان کی لاش کے بجائے ایک نہایت حسین لڑکی کی لاش رکھی ہوئی ہے اور صورت دیکھنے سے وہ لڑکی یورپین معلوم ہوتی تھی، سب کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا معاملہ ہے، اتفاق سے اس مجمع میں یورپ سے آنے والا ایک شخص بھی موجود تھا، اس نے جو لڑکی کی صورت دیکھی تو اس نے کہا کہ میں اس لڑکی کو پہچانتا ہوں، یہ لڑکی فرانس کی رہنے والی ایک عیسائی کی بیٹی ہے، یہ مجھ سے اردو پڑھتی تھی، اور در پردہ مسلمان اور نیک تھی، میں نے اس کو دینیات کے چند رسالے بھی پڑھائے تھے، اتفاق سے بیمار ہو کر انتقال کر گئی، اور میں دل برداشتہ ہو کر نوکری چھوڑ کر یہاں چلا آیا، لوگوں نے کہا کہ اس کے یہاں منتقل ہونے کی وجہ تو معلوم ہو گئی کہ یہ مسلمان اور نیک تھی، لیکن اب یہ بات دریافت طلب ہے کہ ان عالم صاحب کی لاش کہاں گئی، بعض لوگوں نے کہا کہ شاید ان عالم صاحب کی قبر اس لڑکی کی قبر میں منتقل کر دی گئی ہو، اس پر لوگوں نے اس سیاح سے کہا کہ تم حج سے واپس ہو کر یورپ جاؤ تو اس لڑکی کی قبر کھود کر ذرا دیکھنا کہ اس میں مسلمان عالم کی لاش ہے یا نہیں، اور کوئی صورت شناس بھی ساتھ کر دیا، چنانچہ وہ شخص یورپ واپس گیا، اور لڑکی کے والدین سے اس کا یہ حال بیان کیا اس پر ان کو بڑی حیرت ہوئی کہ بھلا یہ کیسے ممکن ہے، کہ لڑکی کو دفن تو کیا جائے فرانس میں اور تم اس کی لاش مکہ مکرمہ میں دیکھ لو، اخیر

رائے یہ قرار پائی کہ اس لڑکی کی قبر کھودو، چنانچہ اس کے والدین اور چند لوگ اس حیرت انگیز معاملہ کی تفتیش کیلئے قبرستان چلے، اور لڑکی کی قبر کھودی گئی، تو واقعی اس تابوت میں اس کی لاش نہ تھی، بلکہ اس کے بجائے وہ مسلمان عالم مقطع صورت، پڑے دھرے ہوئے تھے جن کو مکہ مکرمہ میں دفن کیا گیا تھا'' شیخ وہاں'' نے فرمایا کہ اس سیاح نے کسی ذریعہ سے ہم کو اطلاع دی کہ اس عالم کی لاش یہاں فرانس میں موجود ہے، اب مکہ مکرمہ والوں کو فکر لاحق ہوئی کہ لڑکی کا مکہ مکرمہ پہنچ جانا تو اس کے مقبول ہونے کی علامت ہے، اور اس کے مقبول ہونے کی وجہ بھی معلوم ہوگئی، لیکن اس عالم کا مکہ مکرمہ سے کفرستان میں پہنچ جانا کس بنا پر ہوا اور اس کے مردود ہونے کی کیا وجہ ہے؟ سب نے کہا کہ انسان کی اصلی حالت گھر والوں کو معلوم ہوا کرتی ہے، اس کی بیوی سے پوچھنا چاہیے، چنانچہ لوگ اس کے گھر گئے اور دریافت کیا کہ تیرے شوہر میں اسلام کے خلاف کوئی بات تھی؟ اس نے کہا کچھ بھی نہیں، وہ تو بڑا نمازی اور قرآن کا پڑھنے والا، تہجد گزار تھا، لوگوں نے کہا سوچ کر بتلاؤ، کیونکہ اس کی لاش دفن کرنے کے بعد مکہ مکرمہ سے کفرستان پہنچ گئی ہے، کوئی بات اسلام کے خلاف اس میں ضرور تھی، اس پر بیوی نے کہا کہ ہاں! میں اس کی ایک بات پر ہمیشہ کھٹکتی تھی، وہ یہ کہ جب وہ مجھ سے مشغول ہوتا اور فراغت کے بعد غسل کا ارادہ کرتا تو یوں کہا کرتا تھا کہ نصاریٰ کے مذہب میں یہ بات بڑی اچھی ہے کہ ان کے یہاں غسل جنابت فرض نہیں، لوگوں نے کہا بس یہی بات ہے، جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے اس کی لاش کو مکہ مکرمہ سے اسی قوم کی جگہ پھینک دیا جن کے طریقہ کو وہ پسند کرتا تھا''۔

حضرات آپ نے دیکھا کہ یہ شخص ظاہر میں عالم، متقی اور پورا مسلمان تھا مگر تفتیش کے بعد معلوم ہوا کہ اس میں ایک بات کفر کی موجود تھی کہ وہ کفار کے ایک طریقے کو اسلامی حکم پر ترجیح دیتا تھا، اور استحسانِ کفر کفر ہے، اسلئے وہ شخص پہلے ہی سے

مسلمان نہ تھی، یہ ضروری نہیں کہ ہر جگہ اثر منتقل ہو جایا کرے، مگر اللہ تعالیٰ کبھی ایسا بھی کر کے دکھا دیتے ہیں تاکہ لوگوں کو عبرت ہو کہ بدحالی کا نتیجہ یہ ہے۔ (ماہنامہ بینات، محرم ۱۴۰۳ھ شمارہ نمبر ۱۱، جلد ۵۳ مطابق ماہ نومبر ۱۹۸۲ء، ۱۰۰۰ واقعات، (۳۲۲،۳۲۱/۲) مکتبہ نعمانیہ کراچی)

جنابت سے انسان فرشتوں سے دور ہو جاتا ہے

جنابت کی وجہ سے انسان کو فرشتوں سے بُعد اور دوری پیدا ہو جاتی ہے اور جب غسل کرتا ہے تو وہ بعد اور دوری ہٹ جاتی ہے، اس لئے بہت سے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ "جب انسان سوتا ہے تو اس کی روح آسمان کی طرف چڑھتی ہے، اگر پاک ہو تو سجدہ کرنے کی اجازت ملتی ہے اور اگر جنابت میں ہو تو سجدہ کرنے کی اجازت نہیں ملتی"، اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "جنبی جب سونے لگے تو وضو کر لے"۔(۱)

جنابت کے بعد غسل کا حکم کیوں دیا؟

جنابت سے جسم میں گرانی، کاہلی، سستی، کمزوری اور غفلت پیدا ہو جاتی ہے اور غسل سے دل میں قوت، نشاط اور سرور پیدا ہوتا ہے اور بدن ہلکا ہو جاتا ہے۔

چنانچہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "جنابت کے غسل کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے گویا اپنے اوپر سے ایک پہاڑ اتار دیا"

(۱) الثاني: ان الانسان إذا كان طاهرًا من الجنابة وكان نائمًا مثلا صعدت روحه إلى العالم العلوي، وشاهدت غرائب واسرار صنع الخالق، واما إذا كان جنبًا فإن روحه تحتجب عن مشاهدة هذه الغرائب والأسرار؛ لأنّ الطهارة هي السر لصعودها واختلاطها بعالم الملائكة العلوي. (حكمة التشريع وفلسفته: (۱۰۳/۱)، حكمة موجبات الغسل من الجنابة وغيرها، ط الغفاري كتب خانه، كابل)

یہ ایسی چیز ہے جس کو ہر سمجھدار صحیح فطرت والا شخص محسوس کرتا ہے۔(۱)

غسل جنابت کا طبی فائدہ

منی نکلنے سے بدن کے تمام مسامات کھل جاتے ہیں، اور کبھی بدن سے پسینہ نکلتا ہے، اور پسینہ کے ساتھ بدن کے اندرونی حصے کے گندے مواد بھی خارج ہوتے ہیں جو کہ مسامات پر آکر ٹھہر جاتے ہیں۔ اور اگر ان کو دھویا نہ جائے تو خطرناک امراض پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے، اس لئے ڈاکٹری اعتبار سے بھی جنابت کے بعد غسل کر لینا ضروری ہے۔(۲)

منی نکلنے سے غسل واجب ہونے کی وجہ

منی اور پیشاب دنوں ایک ہی راستہ سے نکلتے ہیں، لیکن منی نکلنے کی صورت میں غسل واجب ہوتا ہے اور پیشاب نکلنے کی صورت میں غسل واجب نہیں ہوتا، اس کی وجہ یہ ہے کہ منی سارے بدن کے ہر ہر جز سے نکلتی ہے، اس لئے اللہ تعالی نے منی کا نام سلالہ رکھا ہے، چنانچہ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں فرمایا:

ولقد خلقنا الإنسان من سلالة من طين. (المؤمنون: ۱۲)

---

(۱) ولذا نرى ونبصر الانسان إذا فرط في الجماع ضعفت قوة بدنه، وهذا مصداق قوله صلى الله عليه وسلم "ما هو الا نور عينك ومخ ساقك" فالغسل بالماء كما قلنا يعيد إلى البدن هذه القوة المفقودة بخروج المني.

وأيضا لفقدان هذه القوة من الجسم بسبب الكسل وعدم أداء العبادة على الوجه المطلوب ولذا قال ابو ذر رضي الله عنه: لما اغتسل من الجنابة كأني ألقيت عني حملا. وإن هذا الحمل الثقيل مجموع امرين ـ الأول ـ زوال الكسل عن الجسم وان الكسل من اثقل الأحمال الخ. (حكمة التشريع وفلسفته: (۱/۱۰۴)، حكمة موجبات الغسل من الجنابة وغيرها، ط: انصاری کتب خانه، کابل)

(۲) وهناك حكمة اخرى تتعلق بالصحة، وهي إزالة الرائحة الكريهة التي تصدر بجسمها بعد الذي يجامعها وعند الاغتسال لزوال كل بواعث القاذورات و مضعفات الصحة. (حكمة التشريع وفلسفته: (۱/۱۰۴)، حكمة موجبات الغسل من الجنابة وغيرها، ط: انصاری کتب خانه، کابل)

ترجمہ: اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ (یعنی غذا) سے بنایا۔ (بیان القرآن ص ۳۰۹، تاج کمپنی)

منی انسان کے سارے بدن کا جوہر اور خلاصہ ہے، جو پورے بدن کے ہر ہر جز سے نکل کر پیٹھ کے راستے سے نیچے آتی ہے، اور عضو تناسل سے خارج ہوتی ہے، اس کے نکلنے سے بدن میں ضعف اور کمزوری طاری ہوتی ہے، اور پیشاب پاخانہ صرف کھانے اور پانی کے فضلے ہوتے ہیں، پانی کا فضلہ پیشاب، مثانہ میں اور کھانے کا فضل پاخانہ، معدہ میں جمع رہتا ہے، اس لئے پیشاب پاخانہ سے جسم میں کمزوری لاحق نہیں ہوتی بلکہ خوشی ہوتی ہے، اور منی نکلنے سے بہت زیادہ کمزوری لاحق ہوتی ہے، اور پانی سے غسل کرنے کی صورت میں وہ کمزوری دور ہو جاتی ہے، اس لئے جنابت میں پورے کے پورے بدن پر پانی پہنچانا ضروری ہے۔

اور پیشاب پاخانہ خود پورے بدن سے نہیں آتا، بلکہ تمام بدن میں جانے والی غذا کا بچا ہوا بے کار حصہ ہوتا ہے، اور بچے ہوئے بے کار حصے کا اثر بدن کے کناروں پر ہوتا ہے پورے بدن پر نہیں، اس لئے پیشاب پاخانہ خارج ہونے کے بعد بدن کے کناروں کو دھونا ضروری ہے، پورے بدن کو نہیں۔ (۱)

(۱) قال الثعلبي في تفسير هذه الآية: قال علي رضي الله عنه أقبل عشرة من أحبار اليهود، فقالوا: يا محمد لماذا أمر الله بالغسل من الجنابة ولم يأمر من البول والغائط وهما أقذر من النطفة، فقال صلى الله عليه وسلم: إن آدم لما أكل من الشجرة تحول في عروقه وشعره، فإذا جامع الإنسان نزل من أصل كل شعرة، فافترضه الله علي وعلى أمتي تطهيرًا و تكفيرًا وشكرًا لما أنعم الله عليهم من اللذة التي يصيبونها. (تفسير روح المعاني: (ص: ۹۹۹) وقال رواه الطبراني في الأوسط، وإسناده حسن)

☜ قال في بدائع الصنائع في أحكام الشرائع: إنما وجب غسل جميع البدن بخروج المني ولم يجب بخروج البول والغائط، وإنما وجب غسل الأعضاء المخصوصة لا غير بوجوه: أحدها أن قضاء الشهوة بإنزال المني استمتاع بنعمة يظهر أثرها في جميع البدن وهي اللذة، فأمر بغسل جميع البدن شكراً لهذه النعمة، وهذا لا يتقدر في البول والغائط، والثاني: أن الجنابة تأخذ =

رحمت کے فرشتے گھر میں داخل نہیں ہوتے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مکان میں (جاندار کی) تصویر ہوتی ہے، اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے، جس گھر میں کتا ہوتا ہے، فرشتے اس میں داخل نہیں ہوتے اور جس گھر میں جنابت والا آدمی ہو وہاں بھی (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ان تمام چیزوں سے فرشتوں کو نفرت ہے۔(۱)

محمد انعام الحق قاسمی

دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

= جميع البدن ظاهره و باطنه ، لأن الوطء الذي هو سببها لايكون الا باستعمال جميع ما في البدن من القوة حتى يضعف الانسان بالإكثار منه ، ويقوى بالامتناع عنه واذن اخذت الجنابة جميع البدن الظاهر والباطن بقدر الامكان ولا كذلك الحدث فإنه لايأخذ الا الظاهر من الأطراف لأن سببه يكون بظواهر الأطراف من الأكل والشرب ولايكون باستعمال جميع البدن، فلوجب غسل ظاهر الأطراف لا سائر البدن. (تفسير روح البيان: (۲/ ۳۳۰) ط: دار إحياء التراث العربي)

☐ بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع : (۱/ ۳٦) مطلب آداب الوضوء ، فصل : ولنا انه لاالكلام فيه الخ ، ط: سعيد)

☐ ان الشارع الحكيم فرض الاغتسال بعد خروج المني ولم يفرضه بعد خروج البول مع انهما خارجان من مكان واحد وعضو واحد ، لحكمة بالغة وسر عجيب واليك البيان :

ان البول عبارة عن فضلة الماكول والمشروب ، اما المني فهو عبارة عن مادة مكونة من جميع اجزاء الجسم ، وكذا نرى الجسم يتأثر بخروجه ولا يتأثر بخروج البول ؛ لأن المني كما قلنا تحلل من جميع اجزاء البدن ولذا نرى ونلاحظ الانسان إذا افرط في الجماع ضعف قواه بسببه. وهذا مصداق قوله صلى الله عليه وسلم : "ما هو الا نور عينيك ومخ ساقيك". والغسل بالماء كما قلنا يعيد إلى البدن هذه القوة المفقودة بخروج المني ، وايضا فقدان هذه القوة من الجسم بسبب الكسل وعدم اداء العبادة على الوجه المطلوب الخ . (حكمة التشريع وفلسفته (۱/ ۱۰۳)، حكمة موجبات الغسل من الجنابة وغيرها، ط :انصاري كتب خانه، كابل)

(۱) عن علي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم : لاتدخل الملائكة بيتا فيه صورة ولا كلب ولا جنب. (سنن ابي داود: (۱/ ۳۲) باب في الجنب يؤخر الغسل، كتاب الطهارة، ط رحمانيه)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أ

آپریشن کے ذریعے ولادت کی صورت میں نفاس کا حکم

☆ ...اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد خون نظر نہیں آیا تو معتمد قول کی بنا پر وہ عورت نفاس والی ہے، اس پر احتیاط کی بنا پر غسل کرنا واجب ہے، کیونکہ ولادت کے بعد کچھ نہ کچھ خون کا آنا ضروری ہے، خواہ وہ دیکھنے میں آئے یا نہ آئے۔(۱)

☆......اگر کسی عورت کا بچہ اس کی ناف سے پیدا ہوا، اس طرح کہ اس کی ناف میں زخم تھا، ولادت کے وقت زور لگنے سے وہ پھٹ گیا اور بچہ اس سے نکل آیا، یا پیٹ کاٹ کر بڑے آپریشن سے ہوا، تو اس وقت دیکھا جائے گا کہ اگر خون بچہ دانی سے نکلا ہے تو وہ عورت نفاس والی ہے، اور اگر خون بچہ دانی سے نہیں نکلا تو وہ نفاس والی نہیں ہوگی بلکہ زخم والی کہی جائے گی، اگر چہ اس کے لیے بچہ کے احکام ثابت ہوں گے، مثلاً اس کی عدت بچہ ہونے پر ختم ہو جائے گی، غسل بھی واجب ہوگا وغیرہ۔(۲)

---

(۱) ولو ولدت ولم تر دما لا یجب الغسل عند أبی یوسف وهو روایة عن محمد وعند أبی حنیفة رحمه الله یجب الغسل وأکثر المشایخ أخذوا بقوله وبه کان یفتی الصدر الشهید هکذا فی المحیط وقال ابو علی الدقاق : وبه نأخذ کذا فی المضمرات وفی الفتاوی وهو الصحیح هکذا فی الجوهرة النیرة (الفتاوی الهندیه :(۱/ ۳۷)، کتاب الطهارة ،الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء ،الفصل الثانی فی النفاس ،ط: رشیدیه کوئٹه)

فتح القدیر : (۱/ ۱۸۸)، کتاب الطهارات ،فصل فی النفاس ،ط: رشیدیه کوئٹه.

البحر الرائق : (۱/ ۲۱۸)، کتاب الطهارة ، باب الحیض ،ط: سعید.

(۲) لو ولدت من قبل سرتها بأن کان ببطنها جرح فانشقت وخرج الولد منها تکون صاحبة جرح سائل لا نفساء وتنقضی به العدة وتصیر الأمة أم ولد به، ولو علق طلاقها بولادتها. (فتح القدیر :(۱/ ۱۸۸)، کتاب الطهارات ،فصل فی النفاس ،ط: رشیدیه کوئٹه) =

آدم علیہ السلام کو غسل کس نے دیا

''میت کے غسل کی ابتداء'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۴۱۸)

آگ میں جل کر مر جائے

''جل کر مر جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۵۰)

آنکھ

☆... فرض غسل میں بھی آنکھ کے اندر کی سطح کا دھونا فرض نہیں ہے، اگرچہ اس میں ناپاک سرمہ لگا ہوا ہو، (واضح رہے کہ جسم کے اس حصہ کو دھونا لازم نہیں ہے جس کو دھونے سے تکلیف یا ضرر ہو، جیسے آنکھ کے اندر کا حصہ)(۱)

آیت الکرسی حیض میں پڑھنا

''حیض میں آیت الکرسی پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۰۵)

= البحر الرائق: (۱/ ۲۱۸)، كتاب الطهارة، باب الحيض، مبحث النفاس، ط: سعيد.

◻ الفتاوى الهندية: (۱/ ۳۷) كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء. الفصل الثاني في النفاس، ط: رشيدية كوئته.

(۱) ولا يجب ايصال الماء إلى داخل العينين كذا في محيط السرخسي.

الفتاوى الهندية: (۱/ ۱۳)، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول في فرائضه. ط: رشيدية كوئته)

◻ واسم البدن يقع على الظاهر والباطن الا ان ما يتعذر ايصال الماء اليه ... وكذا ما يتعسر لان المتعسر منفي كالمتعذر كداخل العينين فان في غسلهما من الحرج ما لا يخفى فان العين شحم لا تقبل الماء وقد كف بصر من تكلف له من الصحابة كابن عمر وابن عباس ولهذا لا تغسل لو اكتحل بكحل نجس.

البحر الرائق: (۱/ ۳٦)، كتاب الطهارة، [فرائض الغسل]، ط: سعيد)

◻ الفتاوى التاتارخانية: (۱/ ۱۱۲)، كتاب الطهارة، الفصل الثالث في الغسل نوع منه في تعليم الاغتسال، ط: قديمي.

ابتدا سے خون جاری ہوا بند نہیں ہوا

''عادت مقرر نہیں ہوئی خون جاری ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۸۰)

اٹیچ باتھ روم

☆ اٹیچ باتھ روم عام طور پر صاف نہیں ہوتا، اس لیے باتھ روم کی طرح غسل خانہ میں بھی داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں اندر رکھے، اور نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں نکالے، غسل سے پہلے "بسم اللہ" پڑھنا مسنون ہے، مگر اٹیچ باتھ روم کے غسل خانہ میں داخل ہونے سے پہلے پڑھے، اور فارغ ہونے کے بعد غسل خانہ سے باہر نکل کر وضو والی دعا پڑھے۔ (۱)

☆......اگر اٹیچ باتھ روم پاک ہے اور ناپاک جگہ سے چھینٹیں بھی نہیں آتی ہیں، تو اس میں غسل کرنا صحیح ہے، اگر وہ جگہ مشکوک ہے تو پانی بہا کر پہلے اس کو پاک کرلیا جائے، پھر غسل کیا جائے۔ (۲)

---

(۱) ويستحب له عند الدخول في الخلاء أن يقول: اللهم اني اعوذبك من الخبث والخبائث ويقدم رجله اليسرى وعند الخروج يقدم اليمنى كذا في التبيين. (الفتاوى الهندية: (۱/ ۵۰)، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة واحكامها، الفصل الثالث في الاستنجاء، ط: رشيدية كوئته).

ويستحب ان لايتكلم بكلام قط من كلام الناس او غيره، أما كلام الناس فلما تقدم .... وأما غيره من الذكر والدعاء فلأنه في مصب الماء المستعمل ومحل الأوساخ والأقذار (حلبي كبير: ۵۲، كتاب الطهارة، الغسل، ط: مكتبه نعمانيه كوئته)

احسن الفتاوى: ۲/ ۳۷، كتاب الطهارة، باب الغسل، غسل خانه ميں دخول وخروج كا طريقه اور دعا، ط: ايچ ايم سعيد كمپنى كراچى.

(۲) وكذا يكره ان يبول قائما .... او يغتسل فيه، قال الشامي: قيل للاغتسال بای مكان استحمام وانما نهى عن ذلك اذا لم يكن له مسلك يذهب فيه البول او كان المكان صلبا فيوهم المغتسل انه اصابه منه شيء فيحصل به الوسواس. (رد المحتار على الدر: (۱/ ۳۴۲- ۳۴۴)، ...

اٹیچ واش روم (بیت الخلاء) نہیں

اگر غسل خانہ صاف ستھرا ہے اور اس کے اندر اٹیچ واش روم (بیت الخلاء) نہیں ہے، تو اس میں داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت جو پاؤں چاہے رکھے اور "بسم اللہ" غسل خانہ کے اندر کپڑے اتارنے سے پہلے پڑھے۔(۱)

احتلام

مرد کی منی سفید اور گاڑھی ہوتی ہے، اور عورت کی منی زرد اور پتلی ہوتی ہے۔ مرد کی منی لمبائی میں گرتی ہے، اور عورت کی پھیل کر گرتی ہے۔(۲)

= کتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، فروع، ط: سعيد).

اذا اراد ان يبول وكانت الارض صلبة دقها بحجر او حفر حفيرة حتى لا يترشرش عليه البول. الفتاوى الهندية: (۱/ ۵۰)، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة واحكامها، الفصل الثالث في الاستنجاء، ط: رشيدية

ويكره ان يبول في المغتسل لقوله عليه السلام الا لايبولن احدكم في مستحمه ثم يتوضأ به فان عامة الوسواس منه وذلك اذا لم يكن لم منفذ ينفذ منه البول والماء. (الفقه الاسلامي وادلته: ۱/ ۲۰۵، الباب الاول الطهارات، الفصل الثالث الاستنجاء، ط: بيروت.)

(۱) والسنة بالتسمية قولا (قبل الاستنجاء وبعده) الا حال انكشاف. قال الشامي: (قوله: الا حال انكشاف) الظاهر ان المراد انه يسمي قبل رفع ثيابه ان كان في غير المكان المعد لقضاء الحاجة (ردالمحتار على الدر: ۱/ ۱۰۹، كتاب الطهارة، مطلب سائر بمعنى باقي لا بمعنى جميع، ط: سعيد)

ولا يسمي في حال الانكشاف ولا في محل النجاسة. (الفتاوى الهندية: ۱/ ۶، كتاب الطهارة، الباب الاول في الوضوء، الفصل الثاني في سنن الوضوء ط: رشيدية).

واختلفوا ايضا في وقت التسمية والاصح انه يسمي مرتين مرة قبل كشف العورة مرة بعد الفراغ من الاستنجاء وستر العورة. (الفتاوى الخانية على هامش الهندية: ۱/ ۳۲، كتاب الطهارة، باب الوضوء والغسل، فصل في صفة الوضوء، ط: رشيدية).

(۲) المني وهو ماء ابيض ثخين ينكسر الذكر بخروجه يشبه رائحة الطلع ومني المرأة رقيق اصفر. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (۹۲)، كتاب الطهارة، فصل في مايوجب الغسل، ط: قديمي كراچي)

إن بعضهم قال: ان وقع طولا فمن الرجل وان وقع عرضا فمن المرأة. =

اب اگر سونے کے بعد بستر پر منی نظر آئے تو جس کی علامت پائی جائے گی اور جس کو احتلام یاد ہوگا اس پر غسل واجب ہوگا۔ (۱)

اور جب منی میں تمیز نہ ہو، اور بستر پر پہلے ان کے علاوہ کوئی اور سویا بھی نہ ہو تو دونوں پر غسل لازم ہوگا، اور اگر کوئی پہلے سویا ہے، اور بستر کی منی خشک ہو چکی ہے تو ظاہری طور پر یہ علامت ہوگی کہ پہلے کی ہے، لہٰذا ان دونوں میں سے کسی پر غسل واجب نہیں ہوگا، کیونکہ کسی کو احتلام ہونا یاد نہیں۔ (۲)

= (البحر الرائق: (۱/ ۵٦)، كتاب الطهارة، [المعاني الموجبة للغسل]، ط: سعيد)

الفتاوى التاتارخانية: (۱/ ۱۱۹)، كتاب الطهارة، ومما يتصل بخروج المني مسائل الاحتلام، ط: قديمي كراچي.

حلبي كبير، ص: (۴۰)، كتاب الطهارة، مبحث الغسل، ط: نعمانية كوئٹه

(۱) لو وجد الزوجان بينهما ماء دون تذكر ولا مميز بأن لم يظهر غلظه ولا رقته ولا بياضه وصفرته يجب عليهما الغسل ... وقيل إذا كان غليظا أبيض فعليه أو رقيقا أصفر فعليها ... بعضهم قال إن وقع طولا فمن الرجل وإن وقع عرضا فمن المرأة. (البحر الرائق: (۱/ ۵٦)، كتاب الطهارة، [المعاني الموجبة للغسل]، ط: سعيد كراچي)

لو وجد الزوجان في فراشهما منيا ولم يتذكرا احتلاما فقيل إن كان أبيض غليظا فمني الرجل، وإن كان أصفر رقيقا فمني المرأة.

ردالمحتار على الدر: (۱/ ۱٦۳)، كتاب الطهارة، مبحث الغسل، ط: سعيد كراچي.

فتح القدير: (۱/ ٦۷)، كتاب الطهارات، فصل في الغسل، [المعاني الموجبة للغسل]، ط: رشيديه كوئٹه

الفتاوى التاتارخانية: (۱/ ۱۱۹)، كتاب الطهارة، ومما يتصل بخروج المني مسائل الاحتلام، ط: قديمي كراچي

(۲) لو وجد الزوجان بينهما ماء دون تذكر ولا مميز ... يجب عليهما الغسل ... هذا كله فيما إذا لم يكن الفراش قد نام عليه غيرهما قبلهما وأما إذا كان قد نام عليه غيرهما وكان المني المرئي يابسا فالظاهر أنه لا يجب الغسل على واحد منهما.

(البحر الرائق: (۱/ ۵٦)، كتاب الطهارة، [المعاني الموجبة للغسل]، ط: سعيد كراچي)

لو وجد بين الزوجين ماء ولا مميز ولا تذكر ولا نام قبلهما غيرهما اغتسلا

قال الشامي: فلو كان قد نام عليه غيرهما وكان المني يابسا فالظاهر أنه لا يجب الغسل على واحد منهما. (ردالمحتار على الدر: (۱/ ۱٦۴)، كتاب الطهارة، مبحث الغسل، ط: سعيد كراچي) =

اگر احتلام (بدخوابی) کی وجہ سے منی خارج ہو جائے تو غسل فرض ہوگا، اور یہ حکم مرد اور عورت دونوں کے لیے برابر ہے۔ (۱)

احتلام بھول جانے کی صورت میں پڑھی گئی نمازوں کا حکم

اگر آدمی کو احتلام ہوا اور وہ بھول گیا، اس لیے غسل کے بغیر نماز ادا کرنا شروع کردی، پھر اس کے بعد یاد آیا کہ چند روز پہلے احتلام ہوا تھا، تو اس دوران پڑھی گئی نمازوں کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر احتلام کس دن ہوا تھا وہ یقینی طور پر معلوم ہے تو اسی دن سے یاد آنے تک تمام نمازوں کی قضاء کرے، اور اگر احتلام ہونے کا متعین دن معلوم نہ ہو تو آخری نیند سے جنبی شمار ہوگا، اور اس کے بعد جتنی نمازیں پڑھی گئی ہوں گی ان کی قضا لازم ہوگی۔ (۲)

اور قضا کرتے وقت فجر کی دو رکعت فرض، ظہر کی چار رکعات فرض، عصر کی چار رکعات فرض، اور مغرب کی تین رکعات فرض اور عشاء کی چار رکعت فرض اور تین

= ◻ الفتاوی الهندية (۱۵/۱)، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية كوئته.

(۱) المرأة في الاحتلام كالرجل (فتاوی قاضي خان على هامش الهندية: (۴۳/۱)، كتاب الطهارة، فصل في ما يوجب الغسل، ط: رشيدية).

◻ الدر المختار مع الرد: (۱۶۳/۱)، كتاب الطهارة، بحث الغسل، ط: ايچ ايم سعيد كراچی

◻ حلبي كبير، ص: (۳۹)، كتاب الطهارة مبحث الغسل، ط: نعمانية كوئته.

◻ البناية: (۲۲۸/۱)، كتاب الطهارات، المعاني الموجبة للغسل، ط: حقانية ملتان

(۲) وجد في ثوبه منيا او بولا او دما اعاد من آخر احتلام او بول او رعاف. قال الشامي: (قوله اعاد من آخر احتلام الخ) لف نشر مرتب، وفي بعض النسخ من آخر نوم وهو المراد بالاحتلام لان النوم سببه كما نقله في البحر.

الدر مع الرد: ۲۲۰/۱-۲۱۹، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، ط: سعيد.

◻ [illegible]

رکعت وتر کی قضا کرے۔(۱)

احتلام عورت کو ہو جائے

اگر عورتوں کو احتلام (بدخوابی) کی وجہ سے منی نکلے گی تو غسل فرض ہوگا۔(۲)

احتلام میں منی کو روک لیا

☆ اگر احتلام کے دوران منی کو روک لیا ایک آدھ قطرہ بھی نہیں نکلا تو غسل واجب نہیں ہوگا۔ اور اگر ایک آدھ قطرہ بھی منی نکلنے کا یقین ہوگا تو غسل واجب ہوگا۔

☆......اور اگر احتلام کو روکنے کے بعد شہوت کے بغیر قطرہ نکل آیا تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک غسل واجب نہیں ہوتا۔ لیکن امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور

---

(۱) یجب ترتیب قضاء الفوائت عند الجمہور قال الحنفیۃ: الترتیب بین الفروض الخمسۃ والوتر وبین الفائتۃ والوقتیۃ مستحق لازم ومن فاتتہ صلوات رتبہا فی القضاء کما وجبت علیہ فی الاصل لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم شغل عن اربع صلوات یوم الخندق فقضاھن مرتبا، ثم قال صلوا کما رأیتمونی اصلی.

الفقہ الاسلامی وادلتہ: ۱۳۸/۲، الباب الثانی الصلاۃ، المبحث الثانی قضاء الفوائت، الفصل الخامس الترتیب فی قضاء الفوائت، ط: دار الفکر.

☆ وقد قالوا انما تقضی الصلوات الخمس والوتر علی قول ابی حنیفۃ.

البحر الرائق: (۸۰/۲)، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، ط: سعید.

وجبت وجبت الاعادۃ علی قولہ فالمعاد الصلوات الخمس والوتر وسنۃ الفجر.

البحر الرائق: ۱۲۵/۱، کتاب الطہارۃ، [مسائل العرق والسور]، ط: سعید.

(۲) والمرأۃ فی الاحتلام کالرجل وفی احتلام الرجل لابد من خروج المنی فکذا احتلام المرأۃ.

الفتاوی لقاضی خان علی ہامش الہندیۃ: (۴۳/۱)، کتاب الطہارۃ فصل فی ما یوجب الغسل، ط رشیدیۃ)

☆ الدر المختار مع الرد: (۱۶۴/۱)، کتاب الطہارۃ، بحث الغسل، ط: ایچ ایم سعید کراچی

☆ البنایۃ (۲۲۸/۱)، کتاب الطہارات، المعانی الموجبۃ للغسل، ط: حقانیۃ ملتان.

☆ حلبی کبیر، ص: (۴۹)، کتاب الطہارۃ، [مبحث الغسل]، ط: نعمانیۃ کوئٹہ.

امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک غسل واجب ہے۔ اور اسی پر فتویٰ ہے۔(۱)

احتلام نفاس کی حالت میں ہوجائے

''نفاس میں احتلام ہوجائے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۴۸)

احتلام والا کپڑا

''ناپاک کپڑا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۲۸)

احتلام والے کا ہاتھ

اگر احتلام والے کے ہاتھ میں منی وغیرہ کی گندگی نہیں ہے تو پاک ہے، جس برتن کو چھوئے گا وہ پاک ہے۔(۲)

---

(۱) لو احتلم او نظر بشهوة فامسک ذکره حتی سکنت شهوته ثم ارسله فانزل وجب عندهما لا عنده وكذا ... وبقول ابی یوسف ناخذ ... قال الشامی رحمه الله: " ظاهره المیل الی اختیار ما فی النوازل، ولکن اکثر الکتب علی خلافه حتی البحر والنهر، ولاسیما قد ذکروا ان قولهما قیاس وقوله استحسان وانه الاحوط فینبغی الافتاء بقوله فی مواضع الضرورة فقط تأمل "
(الدر المختار مع رد المحتار: (۱/۱۵۹، ۱۶۰)، کتاب الطهارة، مطلب فی تحریر الصاع والمد والرطل، ط: ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)
"اذا احتلم فلما انفصل المنی عن مکانه عن شهوة استیقظ واخذ باحلیله حتی انکسرت شهوته ثم خرج المنی ... کان علیه الغسل فی قول ابی حنیفة ومحمد رحمهما الله وهو الاحوط". (الفتاوی التاتارخانية: (۱/۱۱۸)، کتاب الطهارة، بیان اسباب الغسل، ط: قدیمی کتب خانه کراچی)
☜ الفتاوی الهندية: (۱/۱۴)، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل، ط: رشیدیة کوئٹه

(۲) ان المؤمن لا ینجس ... ای لا یصیر عینه نجسا، وهذا غیر مختص بالمؤمن بل الکافر کذلک، ... وفی شرح السنة فیه جواز مصافحة الجنب ومخالطته ".
(مرقاة المفاتیح: (۲/۱۵۳)، کتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب، الفصل الاول، ط: حقانیة ملتان، (۲/۴۱)، ط: امدادیة ملتان)
☜ المحیط البرهانی: (۱/۲۸۳)، کتاب الطهارات، الفصل الرابع فی المیاه، بیان حکم الاسآر، ط: ادارة القرآن کراچی.
☜ البحر الرائق: (۱/۱۸)، کتاب الطهارة، [سنن الوضوء]، ط: سعید.

احرام کے لیے غسل کرنا

حج یا عمرہ کا احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا سنت ہے۔(۱)

استحاضہ

عورتوں کو حیض ونفاس کے علاوہ تیسرا خون جو آتا ہے وہ ''استحاضہ'' ہے۔(۲)
اور یہ بچہ دانی کے اندر کسی باریک رگ کے پھٹ جانے سے جاری ہوتا ہے اور اکثر مسلسل ہوتا ہے۔اور کبھی کبھار وقفہ کے ساتھ بھی جاری ہوتا ہے۔(۳)
مزید ''مستحاضہ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۸۱)

---

(۱) اما انواع الغسل فتسعة ... واربعة سنة وهي غسل يوم الجمعة ويوم العيدين ويوم عرفة وعند الاحرام (الفتاوى الهندية: (۱/۱۶)، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية).
ح وسن للجمعة والعيدين والاحرام وعرفة اى وسن الغسل لاجل هذه الاشياء.
البحر الرائق: (۱/۶۳)، كتاب الطهارة، [ابحاث الغسل]، ط: سعيد
ح بدائع الصنائع: (۱/۳۵)، كتاب الطهارة فصل صفة الغسل، ط: سعيد
(۲) الدم اما ان يكون دم حيض او نفاس او استحاضة.
البحر الرائق: (۱/۱۹۲)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.
ح الدماء المختصة بالنساء وهي ثلاثة: حيض ونفاس واستحاضة. (الفتاوى الهندية: (۱/۳۶)، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، ط: رشيدية كوئته).
يخرج من الفرج حيض ونفاس استحاضة. (مراقي الفلاح، ص: (۵۷)، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمي).
(۳) دم الاستحاضة ... دم عرق لا دم رحم ..... يقال استحاضت المرأة اذا استمر بها الدم بعد ايامها فهي مستحاضة وفي الشرع اسم لما نقص عن اقل الحيض او زاد على اكثره. (البناية: (۱/۵۱۲)، كتاب الطهارات، باب الحيض والاستحاضة، ط: حقانية ملتان، (۱/۲۰۳-۲۰۴)، ط: دار الفكر)
ح البحر الرائق: (۱/۱۹۲)، كتاب الطهارة باب الحيض، ط: سعيد.
ح المحيط البرهاني: (۱/۲۹۳)، كتاب الطهارات، الفصل التاسع في الحيض، نوع منه في تفسيره، ط: ادارة القرآن كراچی.

استحاضہ کا خون بند ہونے کے بعد غسل کرنا

استحاضہ کا خون بند ہونے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔(۱)

استحاضہ کی صورتیں

۱ نو سال سے کم عمر والی لڑکی کو جو خون آئے وہ استحاضہ ہے۔ بیاری کا خون ہے، حیض کا نہیں ہے۔ خواہ تین دن تین رات آئے یا اس سے کم یا زیادہ۔(۲)

۲ ...... پچپن سال یا اس سے زیادہ عمر والی عورت کو جو خون آئے اگر وہ خالص سرخ یا سیاہی مائل سرخ نہ ہو تو وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔(۳)

۳ ...... حاملہ عورت کو حمل کے دوران جو خون آئے وہ استحاضہ ہے حیض نہیں

---

(۱) وللمستحاضة اذا انقطع دمها.

(البحر الرائق :(۱/۶۶)، كتاب الطهارة، [المعاني الموجبة للغسل]، ط: سعيد)

ويندب للتائب من ذنب وللمستحاضة اذا انقطع دمها. (مراقي الفلاح :(۲۶)، كتاب الطهارة، فصل يسن الاغتسال لاربعة اشياء، ط: قديمي).

الفقه الاسلامي وادلته :(۱/۵۴۴)، الفصل الخامس الغسل، المطلب السابع الاغسال المسنونة، ط: رشيدية.

(۲) ماتراه الصغيرة فانه دم استحاضة. (البحر الرائق :(۱/۱۹۰)، كتاب الطهارة، باب الحيض. ط: سعيد)

الاستحاضة ومنه ماتراه صغيرة. الدر المختار مع الرد : (۱/۲۸۳)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

تبيين الحقائق :(۱/۱۵۸)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد

(۳) الاستحاضة، ومنه ماتراه صغيرة وآيسة ومشكل. (الدر المختار مع الرد :(۱/۲۸۳)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد).

البحر الرائق :(۱/۱۹۰)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

فتح القدير :(۱/۲۹۵)، كتاب الطهارة، باب الحيض والاستحاضة، (قوله :وان كنت كبيرة)، ط. رشيدية كوئته

ہے۔(۱)

۴ تین دن اور تین رات سے کم جو خون آئے وہ استحاضہ ہے حیض نہیں ہے۔(۲)

۵ دس دن اور دس رات سے زیادہ جو خون آئے وہ استحاضہ ہے حیض نہیں۔(۳)

۶ عادت والی عورت کو اس کی عادت سے زیادہ جو خون آئے وہ استحاضہ ہے، حیض نہیں، بشرطیکہ دس دن دس رات سے بڑھ جائے۔مثال کے طور پر کسی عورت کو پانچ دن حیض آنے کی عادت ہو اس کو گیارہ دن خون آئے تو جس قدر اس کی عادت سے بڑھ گیا ہے یعنی زائد چھ دن استحاضہ میں شمار ہوں گے۔(۴)

۷ اگر کسی عورت کو دس دن حیض ہو کر بند ہو جائے اور پندرہ دن سے کم

---

(۱) ودم الحامل استحاضة لانسداد فم الرحم بالولد .
البحر الرائق :(۲۱۸/۱)، كتاب الطهارة ، باب الحيض ,(احكام النفاس) ، ط: سعيد
والدم الذى تراه الحامل أو ماتراه المرأة فى حال ولادتها قبل خروج الولد استحاضة .
(الجوهرة النيرة :(۴۴/۱)، كتاب الطهارة ،باب الحيض ، (دم النفاس)، ط: مير محمد كراچى
ح ودم الحامل استحاضة .(تبيين الحقائق :(۱۸٦/۱)، كتاب الطهارة ، بحث النفاس ، ط: سعيد)
(۳،۲) الناقص عن اقله والزائد على اكثره ..... استحاضة.
الدر المختار مع الرد :(۲۸۴/۱-۲۸۵)، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد.
ح الاستحاضة دم نقص عن ثلاثة ايام او زاد على عشرة فى الحيض (حاشية الطحطاوى
(۱۴۰-۱۴۱)، كتاب الطهارة ، باب الحيض والنفاس والاستحاضة ، ط: قديمى)
ح البحر الرائق :(۱۹۱/۱-۱۹۲) ، كتاب الطهارة باب الحيض ،ط: سعيد
ح الجوهرة النيرة :(۴۷/۱) ، كتاب الطهارة ، باب الحيض ،ط:مير محمد كراچى
(۴) ولو زاد الدم على أكثر الحيض والنفاس فمازاد على عادتها استحاضة .
(البحر الرائق :(۲۱۲/۱)،كتاب الطهارة ، باب الحيض، ط: سعيد)
ح العناية :(۱۷۸/۱) ، كتاب الطهارة ، باب الحيض والاستحاضة ، ط: رشيدية .
ح فتح القدير :(۱۷۹/۱)، كتاب الطهارة ، باب الحيض والاستحاضة ، ط: رشيدية

بند رہے اس کے بعد پھر خون آئے تو یہ دوسرا خون استحاضہ ہے، حیض نہیں۔ اس لیے کہ دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پندرہ دن کا فاصلہ ہوتا ہے۔ (۱)

۸ بچے کے آدھا حصہ باہر نکلنے سے پہلے جو خون آئے وہ استحاضہ ہے۔ نفاس نہیں۔ کیوں کہ نفاس اسی وقت سے شروع ہوتا ہے جب بچے کا آدھا حصہ یا اس سے زیادہ حصہ باہر آجاتا ہے۔ (۲)

۹ چالیس دن نفاس ہو کر بند ہو جائے، اور پندرہ دن سے کم بند رہے، اور پھر خون آئے تو یہ دوسرا خون استحاضہ ہے، حیض نہیں۔ اس لیے کہ نفاس بند ہونے کے بعد کم سے کم پندرہ دن تک حیض نہیں ہوتا۔ (۳)

۱۰..... بچہ کے پیدا ہونے کے بعد چالیس دن سے زیادہ خون آئے تو اگر اس

---

(۱) ان الطهر المتخلل بين الدمين اذا كان الدم دون الثلاثة لايكون فاصلا بالاتفاق ومادون خمسة عشر كذلك عند ابي يوسف. (العناية على هامش فتح القدير: (۱/۱۷٦)، كتاب الطهارة، باب الحيض والاستحاضة، ط: رشيدية)

الجوهرة النيرة: (۱/۳۱)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: مير محمد كراچی.

البناية: (۱/۵۴۸)، كتاب الطهارات، باب الحيض والاستحاضة، ط: حقانية ملتان.

(۲) لو خرج اكثر الولد تكون نفساء والافلا.

الفتاوى الهندية: (۱/۳۷)، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثاني في النفاس، ط: رشيدية كوئٹه

البحر الرائق: (۱/۲۱۸)، كتاب الطهارة، باب الحيض [النفاس]، ط: سعيد.

الجوهرة النيرة: (۱/۳۴)، كتاب الطهارة باب الحيض [دم النفاس]، ط: مير محمد كراچی

(۳) الطهر المتخلل في مدة النفاس ان كان خمسة عشر يوما فصل بين الدمين فيجعل الاول نفاسا والثاني حيضا ان امكن بان كان ثلاثة بلياليها فصاعدا او يومين واكثر الثالث عند ابي يوسف والا كان استحاضة.

البحر الرائق: (۱/۲۰۵)، كتاب الطهارة، باب الحيض [الطهر المتخلل]، ط: سعيد.

الجوهرة النيرة: (۱/۳۵)، كتاب الطهارة باب الحيض [دم النفاس]، ط: مير محمد كراچی

المحيط البرهاني: (۱/۳٦۷)، كتاب الطهارات، الفصل التاسع في الحيض، قسم آخر في الطهر المتخلل بين الاربعين في النفاس ط. ادارة القرآن كراچی

عادت پہلے سے مقرر نہ ہو تو چالیس دن سے جتنے دن زیادہ ہوں گے وہ استحاضہ ہے نفاس نہیں۔ اور اگر عادت مقرر ہو تو جس قدر عادت سے زیادہ ہوں گے وہ سب استحاضہ ہے۔ مثال کے طور پر اگر بے عادت والی عورت کو اکتالیس دن خون آئے تو چالیس دن نفاس ہوگا اور ایک دن استحاضہ ہوگا، یا جس عورت کو بیس دن نفاس کی عادت ہو اس کو اکتالیس دن خون آئے، تو بیس دن کا نفاس ہوگا اور اکیس دن استحاضہ۔(۱)

۱۱ جس عورت کے دو بچے پیدا ہوں اور دونوں میں چھ ماہ سے کم وقفہ ہو اور دوسرا بچہ چالیس دن کے بعد پیدا ہو تو جو خون اس کے بعد آئے گا وہ استحاضہ ہوگا، نفاس نہیں۔(۲)

استحاضہ کے خون کو روکنا

جس عورت کو استحاضہ کے خون کے قطرات آتے رہتے ہیں اور وہ کسی دوا اور

(۱) وإن جاوز الدم الاربعين وكانت ولدت قبل ذلك ولها عادة في النفاس ردت الى ايام عادتها وان لم تكن لها عادة فابتداء نفاسها اربعون يوما. (الهداية مع فتح القدير: ۱/ ۱۹۱، كتاب الطهارة، باب الحيض والاستحاضة، فصل في النفاس، ط: رشيدية.

وان زاد الدم على الاربعين فالاربعون في المبتدأة والمعروفة في المعتادة نفاس.

الفتاوى الهندية: ۱/۳۷، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثاني في النفاس، ط: رشيدية كوئته

البحر الرائق: ۱/۲۱۲، كتاب الطهارة، باب الحيض، (بحث الاستحاضة)، ط: سعيد.

(۲) ونفاس التوأمين من الاول، وهما الولدان اللذان بين ولادتيهما اقل من ستة اشهر ... = وافاد المصنف ان ماتراه عقب الثاني ان كان قبل الاربعين فهو نفاس الاول لتمامها واستحاضة بعد تمامها (البحر الرائق: ۱/۲۲۰، كتاب الطهارة، باب الحيض، (احكام النفاس)، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية: ۱/۳۷، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثاني في النفاس، ط: رشيدية كوئته

الدر المختار مع الرد: ۱/۳۰۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في حكم وطء المستحاضة، ط: سعيد.

تدبیر وغیرہ کے ذریعے سے نکلنے نہ دے تو اس کا وضو اور نماز درست ہو جائے گی۔ لیکن اگر حیض کو روکنے کے لئے دوا وغیرہ کے ذریعہ اس طرح کی تدبیر کی گئی، اور اس سے خون عارضی طور پر رک بھی گیا تب بھی اس کا اعتبار نہیں ہوگا، اور نماز پڑھنا درست نہیں ہوگا، ہاں اگر خون بالکل بند ہو جائے یعنی عادت کے ایام پورے ہو جائیں اور خون نہ آئے تو غسل کر کے نماز پڑھے۔(۱)

استحاضہ والی عورت

جن عورتوں میں حیض کی باقاعدگی ہوتی ہے وہ کئی طرح کی عورتیں ہوتی ہیں:

☆......بعض تو بالغ ہوتے ہی استحاضہ کی بیماری میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔

☆......بعض کو شروع میں تو باقاعدہ معمول کے مطابق حیض آتا ہے، لیکن بعد میں استحاضہ میں مبتلا ہو جاتی ہیں، پھر یہ عورتیں دو طرح کی ہوتی ہیں:

☆......بعض کو اس بیماری سے قبل اپنے معمول کے مطابق آنے والے حیض کے ایام یاد ہوتے ہیں۔

☆......اور بعض کو یاد نہیں رہتے ہیں بلکہ بھول جاتے ہیں، اس لئے استحاضہ کے بارے میں تین قسم کے احکام ہیں:

۱......اگر استحاضہ والی عورت کو حیض دن اور پاکی کے دن معلوم ہیں تو اس کا

(۱) سئل في الحمصة التي توضع على الكي ثم تربط بما يمنع السيلان هل يكون صاحبها صاحب عذر ام لا ؟ اجاب لا يكون صاحب عذر كما هو صريح كلام الخلاصة وغيره وصاحب الجرح لو منع الجرح من السيلان يخرج من ان يكون صاحب الجرح السائل فافاد ان كل صاحب عذر اذا منع نزوله بدواء او غيره خرج عن كونه صاحب عذر بخلاف الحائض. (الفتاوى الخيرية: ۵/۱، كتاب الطهارة ومطالبه، مطلب في الحمصة على الكي، ط: مير محمد)

☐ المرأة اذا حبست الدم عن الدرور لاتخرج من ان يكون حائضا.

(الفتاوى السراجية :۸، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس، ط: سعيد.)

☐ فتاوى رحيمية :۶۵/۴، كتاب الطهارت، احكام المعذورين، ط: دار الاشاعت.

معاملہ سب سے آسان ہے کہ وہ مقررہ ایام میں حیض سمجھ کر (۱) نماز نہ پڑھے، روزے نہ رکھے، قرآن نہ پڑھے، طواف نہ کرے، مسجد میں نہ جائے اور جماع نہ کرے (۲) پھر =

(۱) وعم کلامه المبتدأة والمعتادة

ومن نسيت عادتها وتسمى المتحيرة والمضلة. وإضلالها إما عددا أو مكانا أو بهما كما بسط في البحر والحاوي

وحاصله أنها تتحرى. ومتى ترددت بين حيض ودخول فيه وطهر توضأت لكل صلاة، وإن بينهما والدخول فيه تغتسل لكل صلاة، وتترك غير مؤكدة ومسجدا وجماعا وتصوم رمضان، ثم تقضي عشرين يوما إن علمت بدايته ليلا وإلا فاثنين وعشرين، وتطوف للركن ثم تعيده بعد عشرة وللصدر ولا تعيده، وتعتد لطلاق بسبعة أشهر على المفتى به (الدر المختار مع الرد ۱/ ۲۸۶ - ۲۸۸)، باب الحيض، مبحث في مسائل المتحيرة، ط. سعيد)

☜ صاحب العادة المعروفة في الحيض إذا رأت الدم زيادة على معروفتها يجعل ذلك كله حيضا ما لم يجاوز العشرة وإن جاوز العشرة ردت إلى معروفتها والباقي يكون استحاضة". (الفتاوى التاتارخانية ۱/ ۲۶۸، كتاب الطهارة، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في الزيادة والنقصان في أيام الحيض، ط: قديمي)

☜ الفتاوى الهندية: ۱/ ۳۷ - ۳۸، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثالث في الاستحاضة، ط: رشيدية كوئٹہ

☜ البحر الرائق: ۱/ ۲۱۳، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: ايچ ايم سعيد كراچی.

☜ (والزائد) على أكثره (استحاضة) لو مبتدأة. أما المعتادة فترد لعادتها وكذا الحيض. الدر المختار (قوله وكذا الحيض) بمعنى أن زاد على عشرة في المبتدأة فالزائد استحاضة وترد المعتادة لعادتها. (رد المحتار على الدر: (۱/ ۳۰۰)، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في حكم وطء المستحاضة ومن بذكره نجاسة، ط: سعيد).

(۲) حدثنا محمد بن بشار نا أبو عامر العقدي نا زهير بن محمد عن عبد الله ابن محمد بن عقيل عن إبراهيم بن محمد بن طلحة عن عمه عمران بن طلحة عن أمه حمنة بنت جحش قالت كنت أستحاض حيضة كثيرة شديدة، فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم أستفتيه وأخبره، فوجدته في بيت أختي زينب بنت جحش، فقلت يا رسول الله إني أستحاض حيضة كثيرة شديدة فما تأمرني فيها، فقد منعتني الصيام والصلاة، قال: أنعت لك الكرسف فإنه يذهب الدم. قالت: هو أكثر من ذلك. قال: فتلجمي، قالت: هو أكثر من ذلك، قال: فاتخذي ثوبا، قالت: أكثر من ذلك، إنما أثج ثجا، فقال النبي صلى الله عليه وسلم سآمرك بأمرين أيهما صنعت أجزأ عنك فإن قويت عليهما فأنت أعلم. فقال إنما هي ركضة من الشيطان، فتحيضي ستة أيام أو سبعة أيام في علم الله، ثم اغتسلي فإذا رأيت أنك قد طهرت واستنقأت فصلي أربعة وعشرين ليلة =

ایام گزر جانے کے بعد غسل کر لے، پھر ہر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد نیا وضو کر کے نماز ادا کرے، اور پورے وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھ سکتی ہے، بشرطیکہ اس دوران کوئی اور ناقض وضو پیش نہ آئے، اگر پیش آجائے تو دوبارہ وضو کرے، مثلاً استحاضہ والی عورت نے وقت داخل ہونے کے بعد وضو کیا، ابھی تک دوسری نماز کا وقت داخل نہیں ہوا تھا کہ اس نے پیشاب کیا تو دوبارہ وضو کرنا لازم ہوگا۔ پھر جب دوسری نماز کا وقت داخل ہو تو دوبارہ نیا وضو کرے (۱) یہ تو نماز کا مسئلہ تھا، اسی طرح اگر رمضان ہے تو روزے بھی رکھے اور باقی کام بھی جو منع ہو گئے تھے اب کرنا جائز ہوں گے۔

۲..... اگر استحاضہ والی عورت کو اپنے حیض کے مقررہ ایام یاد نہیں ہیں اور خون وقفہ وقفہ سے جاری ہوتا ہے تو ایسی عورت ظہر، عصر ایک غسل سے، اور مغرب، عشاء کی نمازیں

= او ثلاثة وعشرين ليلة وايامها وصومى وصلى، فان ذلك يجزئك، وكذلك فافعلى كما تحيض النساء، وكما يطهرن لميقات حيضهن وطهرهن فان قويت على ان تؤخرى الظهر وتعجلى العصر ثم تغتسلين حين تطهرين وتصلين الظهر والعصر جميعا، ثم تؤخرين المغرب وتعجلين العشاء ثم تغتسلين وتجمعين بين الصلاتين فافعلى، وتغتسلين مع الصبح تصلين، وكذلك فافعلى وصومى ان قويت على ذلك. فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو اعجب الامرين الى.

قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح. (جامع الترمذى: (۱/۳۳)، ابواب الطهارة، باب فى المستحاضة انها تجمع بين الصلاتين بغسل واحد، ط: قديمى).

الحيض يمنع صلاة وصوما... ودخول مسجد والطواف ... وقربان ماتحت الازار. (تبيين الحقائق: ۱/ ۱۶۱-۱۶۳، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد).

البحر الرائق: ۱/ ۱۹۳-۱۹۷، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

"اما حكم الحيض والنفاس فمنع جواز الصلاة والصوم وقراءة القرآن ومس المصحف الا بغلاف ودخول المسجد والطواف بالبيت". (بدائع الصنائع: ۱/۴۳، كتاب الطهارة، فصل فى الحيض والنفاس [حكم الحيض]، ط: سعيد).

"المستحاضة تدع الصلاة ايام اقرائها اى ايام حيضها ولان ما رأت فى ايامها حيض بيقين وما زاد على العشرة استحاضة بيقين ومابين ذلك متردد بين ان يلحق بما قبله فيكون حيضا فلا تصلى وبين ان يلحق بما بعده فيكون استحاضة فتصلى فلاتترك الصلاة بالشك". (بدائع الصنائع ۱/ ۴۱، كتاب الطهارة، فصل فى الحيض والنفاس، ط: سعيد)

(۱) انظر الى الحاشية السابقة، رقم: ۲، على الصفحة: ۸۹، (حاشيتنا محمد بن بشارنا)

...نئے غسل سے ادا کرے اور فجر کی نماز ادا کرنے کے لئے الگ غسل کرے۔

استحاضہ والی عورت کا حکم

استحاضہ والی عورت کا حکم حیض ونفاس والی عورت کا نہیں ہے۔ یہ عورت نماز پڑھ سکتی ہے، روزے رکھ سکتی ہے لہذا قضا نہ کرے، قرآن پاک کو چھو سکتی ہے، قرآن مجید کی تلاوت کرسکتی ہے، مسجد میں داخل ہوسکتی ہے، طواف کرسکتی ہے۔ اور شوہر کے ساتھ مباشرت کرسکتی ہے۔ کیوں کہ یہ ایک قسم کی بیماری ہے جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''کسی رگ کے پھٹ جانے سے یہ خون بہتا ہے اور یہ حیض نہیں، جب تمہارے حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دو، جب حیض کے دن گزر جائیں تو غسل کرو اور پھر نماز پڑھو۔''(۱)

استسقاء

استسقاء (پانی کی طلب کے لیے) نماز پڑھنے سے پہلے غسل کرنا مستحب ہے۔(۲)

(۱) عن عائشة رضي الله عنها انها قالت قالت فاطمة بنت ابي حبيش لرسول الله صلى الله عليه وسلم يا رسول الله اني لا اطهر افادع الصلاة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما ذلك عرق وليس بالحيضة فاذا اقبلت الحيضة فاتركي الصلاة فاذا ذهب قدرها فاغسلي عنك الدم وصلي.
(صحيح البخاري: ۱/۴۴، كتاب الطهارة، باب الاستحاضة، ط: قديمي)
☆ الصحيح لمسلم: ۱/۱۵۱، كتاب الطهارة، باب المستحاضة وغسلها وصلاتها، ط: قديمي.
☆ سنن ابي داؤد: ۱/۵۰، كتاب الطهارة، باب من قال اذا اقبلت الحيضة تدع الصلاة، ط: رحمانية لاهور.

(۲) "يستحب الاغتسال لصلاة الكسوف وفي الاستسقاء وفي كل ما كان في معنى ذلك كاجتماع الناس" (رد المحتار على الدر المختار: ۱/۱۷۰، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد)
☆ "وفي شرح المهذب من الغسل المسنون غسل الكسوفين وغسل الاستسقاء". (البحر الرائق: ۱/۶۶، كتاب الطهارة، [مبحث الغسل]، ط: سعيد). =

استعمال کیا ہوا پانی

وضو یا غسل میں استعمال کیا ہوا پانی پاک ہے، لیکن اس سے وضو اور غسل کرنا درست نہیں ہے۔ البتہ اس سے ناپاک چیزیں دھوئی جائیں تو پاک ہو جائیں گی۔(۱)

استغفار حیض میں پڑھنا

''کلمہ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵۶)

استغفار نفاس میں پڑھنا

''کلمہ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵۶)

اسقاط اندھیرے میں ہو

''نا تمام بچہ'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۳۲)

اسقاط کے بعد کا خون

☆......اگر چار ماہ یا اس سے زیادہ مدت کا حمل گر جائے تو اس کے بعد آنے

= حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۱۰۸، ۱۰۹، کتاب الطهارة، فصل یس الاغتسال لاربعة اشیاء، ط: قدیمی۔

(۱) "لایجوز بماء استعمل لاجل قربة وهو طاهر ولو من جنب وهو الظاهر لکن یکره شربه والعجن به تنزیها للاستقذار وعلی روایة نجاسة تحریما وحکمه انه لیس بطهور لحدث بل لخبث علی الراجح المعتمد۔

قال الشامی رحمه الله: قوله علی الراجح مرتبط بقوله بل لخبث: ای نجاسة حقیقیة فانه یجوز ازالتها بغیر الماء المطلق من المائعات خلافا لمحمد". (الدر المختار مع الرد: ۱/ ۱۹۷-۲۰۱، کتاب الطهارة، مبحث الماء المستعمل، ط: ایچ ایم سعید کراچی)

تبیین الحقائق: ۱/ ۸۶، کتاب الطهارة، مبحث المیاه، ط: سعید۔

حلبی کبیر: ۱۳۱، کتاب الطهارة، فصل فی الانجاس والنجاسة الحقیقة، ط: نعمانیة کوئٹہ

الفتاوی السراجیة: ۳، کتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: ایچ ایم سعید کراچی

والا خون نفاس ہے اور اگر گرنے والے حمل کی مدت چار ماہ سے کم ہے تو اس کے بعد آنے والا خون حیض کا ہے، بشرطیکہ تین دن رات یا اس سے زیادہ آئے، اور اگر تین دن سے کم آیا تو استحاضہ ہے۔

مسئلہ: اگر گرنے والے حمل کی مدت چار ماہ سے کم تھی اور اس کے بعد خارج ہونے والے خون کو نفاس سمجھ کر نمازیں چھوڑ دیں تو نفاس سمجھ کر جتنی نمازیں چھوڑی ہیں ان کی قضا پڑھنا فرض ہے۔(۱)

اسلام لانے کے لیے غسل کرنا

اسلام لانے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے، اگرچہ جنابت سے پاک ہو۔(۲)

---

(۱) "وسقط ظهر بعض خلقه كيد أو رجل أو اصبع أو ظفر أو شعر، ولا يستبين خلقه الا بعد مائة وعشرين يوما ولد حكما فتصير المرأة به نفساء، فان لم يظهر له شيئ فليس بشيئ، والمرئي حيض ان دام ثلاثا وتقدمه طهر تام والا استحاضة".

(الدر المختار مع الرد: ۱/۳۰۲-۳۰۳، كتاب الطهارة، باب الحيض مطلب في احوال السقط واحكامه، ط: سعيد)

☆ تبيين الحقائق: ۱/۱۸۷-۱۸۸، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

☆ الفتاوى الهندية: ۱/۳۷، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثاني في النفاس، ط: رشيدية كوئته (احسن الفتاوى: ۲/۷۲، كتاب الطهارة، اسقاط کے بعد آنے والے خون کا حکم، ط: ايچ ايم سعيد كراچی)

(۲) "ويجب على الاحياء المسلمين كفاية ان يغسلوا الميت كما يجب على من اسلم جنبا أو حائضا والا بان اسلم طاهرا أو بلغ بالسن فمندوب". (الدر المختار مع الرد: ۱/۱۶۷-۱۶۹، كتاب الطهارة مطلب في ابحاث الغسل، ط: ايچ ايم سعيد كراچی)

☆ خزانة الفقه: ۳۸، كتاب الطهارات، مطلب الغسل مفروض ومسنون وواجب ومستحب، ط: ايچ ايم سعيد كراچی

☆ الفتاوى الهندية: ۱/۱۶، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية كوئته.

اسلام نے عورت کو خاص رعایت دی ہے

''حیض کے ایام میں خصوصی رعایتیں'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۰۱)

اغلام بازی

اغلام بازی، زنا کاری اور رنڈی بازی وغیرہ سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ اور یہ تمام کام ناجائز، حرام اور کبیرہ گناہ ہیں ان تمام افعال سے توبہ کرنا ضروری ہے۔ اور جنابت کا غسل حلال فعل سے ہو یا حرام فعل سے دونوں کا طریقہ ایک ہے۔(۱)

افشاں

اگر ماتھے پر افشاں لگی ہے، یا بالوں پر اتنا گوند لگا ہے کہ بال اچھی طرح گیلے نہ ہوں تو گوند کو اچھی طرح الگ کر لیں، اور افشاں کو دھو ڈالیں۔ اگر گوند کے نیچے پانی نہیں پہنچے گا اور پانی اوپر ہی اوپر سے بہہ جائے گا تو غسل صحیح نہیں ہوگا۔(۲)

الحمد شریف حیض میں پڑھنا

''حیض میں آیت الکرسی پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۰۵)

---

(۱) " ان الغسل یجب علی الفاعل والمفعول به ان کان من اهل وجوب الاغتسال رجلا کان او امرأة لتیقن الایلاج من غیر انزال اما عندهما فانه للزنا " (البنایة : ۱/ ۲۳۳، کتاب الطهارات المعانی الموجبة للغسل ،ط: حقانیة ملتان ، و ۱/ ۲۷۷-۲۷۸،ط: دار الفکر)

فتح القدیر : ۱/ ۶۹، کتاب الطهارات فصل فی الغسل ،ط: رشیدیة کوئٹه

الفتاوی التاتارخانیة : ۱/ ۱۱۵، کتاب الطهارة نوع آخر فی بیان اسباب الغسل ،ط: قدیمی کراچی

(۲) ویجب غسل کل ما یمکن من البدن بلا حرج مرة وشعر راس ولو ملبدا .

(الدر المختار مع الرد : ۱/ ۱۵۲، کتاب الطهارة ، مطلب فی ابحاث الغسل ، ط: سعید)

حاشیة الطحطاوی علی الدر : ۱/ ۸۷، کتاب الطهارة ، ابحاث الغسل ، ط: رشیدیة .

حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح : ۱۰۳ ، کتاب الطهارة ، فصل لبیان فرائض الغسل ط: قدیمی .

اللہ کا نام حیض میں لینا

''کلمہ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۵۶)

اللہ کا نام نفاس میں لینا

''کلمہ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۵۶)

امتحان کے درمیان حیض آجائے

خاص ایام میں امتحان دینا پڑے یا امتحان کے درمیان میں حیض آجائے تو پرچہ وغیرہ میں قرآن مجید کی آیت لکھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ البتہ ترجمہ، تفسیر، تشریح اور شان نزول وغیرہ لکھنے کی اجازت ہوگی۔ اور اگر آیت لکھنا ہی پڑے تو اس کا حوالہ دے کر اس کا ترجمہ لکھ دیں۔ مثلاً: فلاں سورت کی فلاں آیت ہے، اور اس کا ترجمہ یہ ہے۔ (۱)

انجکشن کے ذریعے عورت کے رحم میں منی پہنچانا

اگر انجکشن کے ذریعے عورت کے آگے کے راستہ سے رحم (بچہ دانی) میں مادہ منویہ پہنچایا گیا، اور اس عمل سے عورت میں شہوت پیدا ہوئی تو غسل واجب ہوگا۔ اور اگر اس عمل سے شہوت بالکل پیدا نہیں ہوئی تو غسل واجب نہیں ہوگا، لیکن غسل کر لینے

---

(۱) وهل يجوز للجنب كتابة القرآن قال في منية المصلي لايجوز وفي الخجندي يكره للجنب والحائض كتابة القرآن اذا كان مباشرا اللوح والبياض وان وضعهما على الارض وكتبه من غير ان يضع يده على المكتوب لا بأس به.

(الجوهرة النيرة ۱/۳۹، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: مير محمد)

(۲) الفتاوى التاتارخانية ۱/۴۴۹، كتاب الطهارة، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في الاحكام التي تتعلق بالحيض، ط: قديمي.

(۳) حلبي كبير ۱۵، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، فروع، ط: نعمانية كوئته.

میں احتیاط ہے۔(۱)

انزال خود بخود ہو جائے

کسی کو ارادہ کے بغیر چلتے پھرتے یا بیٹھے ہوئے خود بخود انزال ہو جائے (منی نکل جائے) تو غسل واجب نہیں ہوگا۔ اور اگر شہوت سے منی خارج ہو تو غسل واجب ہوگا۔(۲)

انزال ہو جائے

اگر کوئی عورت شہوت کے غلبہ میں اپنے خاص حصے میں کسی بے شہوت مرد یا جانور کے خاص حصے کو یا کسی لکڑی وغیرہ کو یا خنثیٰ یا میت کے عضو مخصوص کو یا اپنی انگلی داخل کرے اور عورت کو انزال ہو جائے تو غسل فرض ہو جائے گا۔(۳)

(۱) لا عند ادخال اصبع وما يصنع من نحو خشب في الدبر او القبل على المختار.
قال الشامي: وقيد بالدبر لان المختار وجوب الغسل في القبل اذا قصدت الاستمتاع لان الشهوة فيهن غالبة فيقام السبب مقام المسبب دون الدبر لعدمها. (رد المحتار مع الدر: ۱/ ۱۶۶، كتاب الطهارة مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد)
حاشية الطحطاوي على الدر: ۱/۹۳، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: رشيدية.
حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۱۰۱، كتاب الطهارة، فصل عشرة اشياء لايغتسل منها، ط: قديمي.

(۲) وفرض الغسل عند خروج مني منفصل عن مقره بشهوة وان لم يخرج بها (قوله بشهوة) متعلق بقوله منفصل احترز به عما لو انفصل بضرب او حمل ثقيل على ظهره فلا غسل عندنا.
(رد المحتار على الدر: ۱/۱۵۹–۱۶۰، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع والمد والرطل، ط: سعيد)
الفتاوى الهندية: ۱/ ۱۴، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية كوئٹه
البحر الرائق: ۱/۵۵، كتاب الطهارة [مبحث الغسل]، ط: سعيد.

(۳) لايجب الغسل بالحقنة او ادخال اصبع ونحوه في الدبر، درر، او القبل تنوير وهو المختار، در، لكن يخالفه من جهة الترجيح في القبل ماذكره نوح آفندي لان المختار وجوب الغسل في القبل الخ. (فتح المعين شرح ملا مسكين على الكنز: ۱/۵۸، كتاب الطهارات، تتمه، ط: سعيد)
حاشية الطحطاوي على الدر: ۱/۸۵، كتاب الطهارة [موجب]، ط: رشيدية.=

انگلی داخل کرنا

''ایلاج سے غسل فرض ہوتا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۹۹)

انگلی شرم گاہ میں داخل کرنے سے غسل کا حکم

''شرم گاہ میں انگلی داخل کرنے سے غسل کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۶۹)

انگلی عورت نے خود شرم گاہ میں ڈالی

اگر کوئی عورت شہوت کے بغیر خود ہی اپنی شرم گاہ میں انگلی ڈالے تو اس پر غسل واجب نہیں ہوگا۔(۱)

انگوٹھی

اگر انگوٹھی تنگ ہے، ہلائے بغیر پانی جسم تک نہیں پہنچتا تو فرض غسل میں اس کو ہلا کر جسم تک پانی پہنچانا فرض ہے۔(۲)

مزید ''نتھ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۲۷)

= ☐ ردالمحتار علی الدر : ۱۶۶/۱ ، کتاب الطهارة مطلب فی رطوبة الفرج ، ط: سعید

☐ عمدة الفقه : ۳۰/۳ ، کتاب الطهارات ، ط: دارالاشاعت کراچی

(۱) لایجب الغسل بالحقنة او ادخال اصبع ونحوه فی الدبر ، درر ، او القبل تنویر وهو المختار ، در ، لکن یخالفه من جهة الترجیح فی القبل ماذکره نوح آفندی لان المختار وجوب الغسل فی القبل الخ.

(فتح المعین شرح ملا مسکین علی الکنز : ۵۸/۱ ، کتاب الطهارات متمه ، ط: سعید)

☐ رد المحتار مع الدر : ۱۶۶/۱ ، کتاب الطهارة مطلب فی ابحاث الغسل ، ط: سعید .

☐ حاشیة الطحطاوی علی الدر : ۹۴/۱ ، کتاب الطهارة مطلب ابحاث الغسل ، ط: رشیدیة .

☐ حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح : ۱۰۱ ، کتاب الطهارة ، فصل عشرة اشیاء لایغتسل منها ، ط: قدیمی .

(۲) وجب تحریک القرط والخاتم الضیقین. (الفتاوی الهندیة : ۱۴/۱ ، کتاب الطهارة ، الباب الثانی فی الغسل ، الفصل الاول فی فرائضه ، ط: رشیدیة).

☐ الدر المختار : ۱۵۵/۱ ، کتاب الطهارة ، مطلب فی ابحاث الغسل ، ط: سعید .

☐ البحر الرائق : ۴۷/۱ ، کتاب الطهارة ، [فرض الغسل] ، ط: سعید

انیما(ANEMA)حقنہ

''انیما'' کے عمل سے غسل واجب نہیں ہوتا، مگر نکلنے والا پانی چوں کہ ناپاک ہوتا ہے اس لیے بدن اور کپڑوں پر نجاست لگ جاتی ہے، اس کا دھونا ضروری ہے، نجاست سے پاکی حاصل کرنے کے بعد وضو کر کے نماز پڑھنا درست ہے۔(۱)

ایک بیوی کے سامنے دوسری بیوی سے صحبت کرنا

''بیوی کے سامنے بیوی سے صحبت کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۱۷)

ایک ساتھ سونے میں غسل کس پر ہے؟

اگر دو مرد یا دو عورتیں یا ایک مرد اور ایک عورت ایک ہی بستر پر لیٹیں اور سو کر اٹھنے کے بعد اس بستر پر منی کا نشان پایا جائے، اور کسی طریقے سے یہ معلوم نہ ہو کہ یہ کس کی منی ہے اور اس بستر پر ان سے پہلے کوئی اور سویا نہ ہو تو اس صورت میں دونوں پر غسل فرض ہوگا۔ اور اگر ان سے پہلے کوئی اور شخص اسی بستر پر سو چکا ہے اور منی خشک ہے تو اس صورت میں کسی پر غسل فرض نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) اذا احتقن الرجل بدهن ثم عاد فعليه الوضوء لانه لاينفک عن نجاسة. (الفتاوى التاتارخانية ۱/ ۹۵، كتاب الطهارة، الفصل الثاني مايوجب الوضوء، نوع آخر، ط: قديمى).

☐ المحيط البرهاني: ۱/ ۱۹۷، كتاب الطهارات، الفصل الثاني في بيان مايوجب الوضوء، نوع آخر، ط: ادارة القرآن كراجي.

☐ رد المحتار على الدر: ۱/ ۱۴۹، كتاب الطهارة، مطلب في ندب مراعاة الخلاف اذا لم يرتكب مكروه مذهبه، ط: سعيد.

(۲) "لو وجد الزوجان في فراشهما منيا ولم يتذكرا احتلاما فقيل ان كان ابيض غليظا فمن الرجل، وان كان اصفر رقيقا فمن المرأة والاصح انه يجب عليهما احتياطا فلو كان نام عليه غيرهما وكان المني المرئي يابسا فالظاهر انه لايجب الغسل على واحد منهما" (رد المحتار على الدر: ۱/ ۱۶۴، كتاب الطهارة، (بحث الغسل) مطلب في تحرير الصاع والمد، ط: سعيد

☐ البحر الرائق: ۱/ ۵۶، كتاب الطهارة، (المعاني الموجبة للغسل)، ط: سعيد

☐ الفتاوى التاتارخانية: ۱/ ۱۱۹، كتاب الطهارة، الفصل الثالث في الغسل، ومما يتصل بخروج المني مسائل الاحتلام، ط: قديمى.

''ایلاج'' سے غسل فرض ہوتا ہے

☆ ''ایلاج'' یعنی کسی شہوت والے مرد کے خاص حصے کی سپاری کی زندہ عورت کے خاص حصے میں، یا کسی دوسرے زندہ آدمی کے مشترک حصہ میں داخل ہو، خواہ مرد ہو یا عورت یا مخنث، منی گرے یا نہ گرے، اس صورت میں اگر دونوں میں غسل صحیح ہونے کی شرطیں پائی جاتی ہیں تو دونوں پر، ورنہ جس میں غسل صحیح ہونے کی شرطیں پائی جاتی ہیں اس پر غسل فرض ہو جائے گا۔(۱)

☆ اگر عورت غیر شادی شدہ کنواری ہے تو اس میں غسل فرض ہونے کے لیے بکارت کا پردہ دور ہو جانا شرط ہے، ورنہ غسل فرض نہیں ہوگا۔(۲)

☆ ..... اگر عورت کم عمر ہے، مگر ایسی کم عمر نہ ہو کہ اس کے ساتھ جماع کرنے سے اس کے خاص حصے اور مشترک حصے کے مل جانے کا خوف ہو تو اس کے خاص حصے میں مرد کے خاص حصے کا سر داخل ہونے سے مرد پر غسل فرض ہو جائے گا اگر اس میں

---

(۱) "اذا توارت الحشفة يوجب الغسل على الفاعل والمفعول به أنزل او لم ينزل". (الفتاوى الهندية: ۱/ ۱۵، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية كوئته

☐ الفتاوى التاتارخانية: ۱/ ۱۱۵، كتاب الطهارة، الفصل الثالث في الغسل، نوع آخر في بيان اسباب الغسل، ط: قديمي.

☐ البحر الرائق: ۱/۵۸، كتاب الطهارة، [بحث المعاني الموجبة للغسل]، ط: سعيد.

(۲) "ان بقاء البكارة دليل على عدم الايلاج فلا يجب الغسل". (البحر الرائق: ۱/ ۶۰، كتاب الطهارة، [المعاني الموجبة للغسل]، ط: سعيد)

☐ اذا اتى المرأة وهي بكر فلا غسل عليه مالم ينزل، لان البكارة تمنع من التقاء الختانين وبدونه لايجب الغسل مالم ينزل". (الفتاوى التاتارخانية: ۱/ ۱۱۶، كتاب الطهارة، الفصل الثالث في الغسل، نوع آخر في بيان اسباب الغسل، ط: قديمي.

☐ "لا غسل لو اتى عذراء، ولم يزل عذرتها بضم لكون البكارة فانها تمنع التقاء الختانين. (الدر المختار مع الرد: ۱/ ۱۶۷، كتاب الطهارة، مطلب في رطوبة الفرج، ط: سعيد)

غسل صحیح ہونے کی شرطیں موجود ہیں۔(۱)

☆ جس مرد کے خصیے کٹ گئے ہوں اس کے خاص حصہ کا سرا اگر کسی کے مشترک حصے یا عورت کے خاص حصے میں داخل ہو تب بھی غسل فرض ہو جائے گا، اگر دونوں میں غسل صحیح ہونے کی شرطیں موجود ہیں تو دونوں پر غسل فرض ہوگا، ورنہ جس میں غسل صحیح ہونے کی شرطیں موجود ہوں اس پر غسل فرض ہوگا۔(۲)

☆ اگر کسی مرد کے خاص حصے کا سر کٹ گیا ہے تو اس کے باقی ماندہ خاص حصے کے داخل کرنے میں عضو خاص کے سر کی اتنی مقدار ہی کا اعتبار کیا جائے گا۔(۳)

☆...... اگر کوئی مرد اپنے خاص حصے کو کپڑے وغیرہ سے لپیٹ کر داخل

---

(۱) "اذا امکن الایلاج من محل الجماع من الصغیرۃ ولم یفضہا فھی ممن تجامع فیجب الغسل".
(البحر الرائق: ۱/ ۲۰، کتاب الطہارۃ، المعانی الموجبۃ للغسل)، ط: سعید)
☐ رد المحتار علی الدر: ۱/ ۱۶۲ کتاب الطہارۃ مطلب فی تحریر الصاع والمد والرطل.
ط: ایچ ایم سعید کراچی
☐ الفتاوی الهندیۃ: ۱/ ۱۵، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعانی الموجبۃ للغسل، ط: رشیدیۃ کوئٹہ

(۲) "جماع الخصی یوجب الغسل علی الفاعل والمفعول بہ". (الفتاوی التاتارخانیۃ: ۱/ ۱۱۲، کتاب الطہارۃ، الفصل الثالث فی الغسل، نوع آخر فی بیان اسباب الغسل، ط: قدیمی
☐ الفتاوی الهندیۃ: ۱/ ۱۵، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعانی الموجبۃ للغسل، ط: رشیدیۃ کوئٹہ
☐ منحۃ الخالق علی هامش البحر الرائق: ۲/ ۲۷۶، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، ط: سعید.

(۳) "لو کان مقطوع الحشفۃ یجب الغسل بایلاج مقدارها من الذکر".
الفتاوی الهندیۃ: ۱/ ۱۵، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعانی الموجبۃ للغسل، ط: رشیدیۃ کوئٹہ
☐ البحر الرائق: ۱/ ۵۸، کتاب الطہارۃ، (بحث المعانی الموجبۃ للغسل)، ط: سعید.
☐ رد المحتار علی الدر: ۱/ ۱۶۱، کتاب الطہارۃ، مطلب فی تحریر الصاع والمد والرطل.
ط: ایچ ایم سعید کراچی

کرے تو اگر جسم کی حرارت محسوس ہو تو غسل فرض ہو جائے گا۔(۱)

مسئلہ.....اگر کوئی عورت شہوت کے غلبہ میں اپنے خاص حصے میں کسی بے شہوت مرد یا جانور کے خاص حصے کو یا کسی لکڑی وغیرہ کو یا اپنی انگلی کو داخل کرے تب بھی اس پر غسل فرض ہو جائے گا، منی نکلے یا نہ نکلے۔(۲)

---

(۱) "لو لف علی ذکرہ خرقة وأولج ولم ينزل..... الأصح إن كانت الخرقة رقيقة بحيث يجد حرارة الفرج واللذة وجب الغسل وإلا فلا".

الفتاوی الهندية: ۱/ ۱۵، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية كوئٹه

◌ البحر الرائق: ۱/ ۶۰، كتاب الطهارة، [بحث المعاني الموجبة للغسل]، ط: سعيد.

◌ الدر المختار مع الرد: ۱/۱۶۳-۱۶۵، كتاب الطهارة، الغسل، ط: ايچ ايم سعيد كراچی

(۲) "لا عند مذی أو ودی..... ولا عند ادخال اصبع ونحوه كذكر غير آدمي وذكر خنثى وميت وصبي لا يشتهى وما يصنع من نحو خشب".

"الأصبع ليس آلة للجماع فصار بمنزلة الخشبة..... وقيد بالدبر لأن المختار وجوب الغسل في القبل إذا قصدت الاستمتاع، لأن الشهوة فيهن غالبة فيقام السبب مقام المسبب دون الدبر".

(رد المحتار: ۱/۱۶۵-۱۶۶، كتاب الطهارة، سنن الغسل، مطلب في تحرير الصاع والمد، ط: سعيد)

◌ حاشية الطحطاوي على الدر: ۱/۹۳، كتاب الطهارة، مباحث الغسل، ط: رشيدية.

◌ فتح المعين شرح ملا مسكين على الكنز: ۱/۵۸، كتاب الطهارات، تتمة، ط: سعيد.

ب

باتیں کرنا

غسل خانہ اور بیت الخلاء میں ضرورت کے بغیر باتیں نہیں کرنی چاہئیں، البتہ ضرورت کی صورت میں بات کرنا منع نہیں ہے۔(۱)

بارش سے مرنے والے کو غسل دینا

"ڈوبنے والے کو غسل دینا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۴۴)

باغی کو غسل دینا

اگر باغی لوگ عین لڑائی کے وقت مارے جائیں تو ان کو غسل نہ دیا جائے؛ تاکہ دوسروں کو عبرت ہو۔ اور اگر بعد میں مارے جائیں تو غسل دیا جائے گا۔(۲)

---

(۱) ويستحب ان لا يتكلم بكلام قط من كلام الناس او غيره اما كلام الناس فلما تقدم في الوضوء واما غيره من الذكر والدعاء فلانه في مصب الماء المستعمل ومحل الاوساخ والاقذار. ((حلبي كبير : ۴۵، كتاب الطهارة ، ابحاث الغسل ، ط: نعمانية كوئٹہ)

رد المحتار على الدر : ۴۱۸/۶، كتاب الحظر والاباحة ، فروع ، ط:سعيد .

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۵۲، كتاب الطهارة، (ابحاث الغسل)، ط: قديمي.

(۲) لا لبغي وقطع طريق اي لا من قتل لاجل بغي بان كان مع البغاة ولا من قتل لاجل قطع طريق فانهما لا يغسلان ، ولا يصلى عليهما ايضا اهانة لهما ، وقيل يغسلان ولا يصلى عليهما للفرق بينهما وبين الشهيد وقيل هذا اذا قتلا في حالة المحاربة قبل ان تضع الحرب اوزارها واما اذا قتلا بعد ثبوت يد الامام عليهما فانهما يغسلان ويصلى عليهما وهذا تفصيل حسن اخذ به الكبار من المشايخ. (تبيين الحقائق : ۵۹۶/۱، كتاب الصلاة ، باب الشهيد . ط: سعيد).

رد المحتار على الدر :۲۱۰/۲ ، كتاب الجنائز ، مطلب هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي، ط: سعيد .

فتح القدير :۱۰۹/۲ ، كتاب الصلاة ، باب الشهيد، ط: رشيدية.

بال

☆......فرض غسل میں سر کے بالوں کا بھگونا فرض ہے، اگرچہ ان میں گوند وغیرہ لگا ہو۔(۱)

☆......اگر عورتوں کے گندھے ہوئے بالوں کی جڑوں میں کھولے بغیر پانی نہیں پہنچتا ہو تو بالوں کو کھول کر جڑوں تک پانی پہنچانا ضروری ہوگا۔ اور اگر کھولے بغیر بالوں کی جڑیں بھیگ جائیں تو گندھے ہوئے بالوں کو کھولنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

☆......اگر بالوں میں گرہ پڑ گئی ہے تو اس کا کھولنا ضروری نہیں۔(۳)

☆......بعض فقہاء کرام نے جنابت کی حالت میں بال کٹوانے کو مکروہ تنزیہی لکھا ہے؛ اس لیے جنابت کی حالت میں بال کٹوانے سے پرہیز کرنا چاہیے۔(۴)

(۱) ویجب غسل کل ما یمکن من البدن بلا حرج مرۃ ...... وشعر رأس ولو متلبدا.
(الدر المختار مع الرد: ۱/۱۵۲، کتاب الطہارۃ، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید.)
☐ حاشیۃ الطحطاوی علی الدر: ۱/۸۷، کتاب الطہارۃ، ابحاث الغسل، ط: رشیدیۃ.
☐ حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۱۰۳، کتاب الطہارۃ، فصل لبیان فرائض الغسل، ط: قدیمی.

(۲) وکفی بل اصل ضفیرتہا ای شعر المرأۃ المضفور للحرج اما المنقوض فیفرض غسل کلہ اتفاقا ولو لم یبتل اصلہا یجب نقضہا مطلقا ہو الصحیح. (الدر المختار مع الرد: ۱/۱۵۳، کتاب الطہارۃ، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید)
☐ حاشیۃ الطحطاوی علی الدر: ۱/۸۸، کتاب الطہارۃ، ابحاث الغسل، ط: رشیدیۃ.
☐ حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۱۰۳، کتاب الطہارۃ، فصل لبیان فرائض الغسل، ط: قدیمی.

(۳) یؤخذ من مسألۃ الضفیرۃ انہ لایجب غسل عقد الشعر المنعقد بنفسہ، لان الاحتراز عنہ غیر ممکن، ولو من شعر الرجل، ولم ار من نبہ علیہ من علمائنا.
(رد المحتار علی الدر: ۱/۱۵۲، کتاب الطہارۃ، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید.)

(۴) وعن ابی حنیفۃ...... وحلق الشعر وقص الاظفار حال الجنابۃ مکروہ. (الفقہ الاسلامی وادلتہ: ۱/۳۶۶، الباب الاول، الطہارات، الفصل الرابع الوضوء، المبحث الثانی السواک، ط: رشیدیۃ.
☐ حلق الشعر حالۃ الجنابۃ مکروہ وکذا قص الاظافیر. (الفتاوی الہندیۃ: ۵/۳۵۸، کتاب الکراہیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان والخصاء وقلم الاظفار ...، ط: رشیدیۃ).
☐ امداد الفتاویٰ: ۱/۸۵، کتاب الطہارۃ، بحالت جنابت بال کٹوانا مکروہ ہے، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

☆..... پاک ہونے کی حالت میں داڑھی کے علاوہ پورے جسم کے بالوں کو مونڈنا یا کسی دوا وغیرہ سے صاف کرنا جائز ہے۔(۱)

☆..... اگر عورت کے سر کے بال کھلے ہوں تو فرض غسل میں بالوں کو تر کرنا فرض ہے، جڑوں تک پانی پہنچانا ضروری ہے۔ اور اگر عورت کے بال گندھے ہوئے ہوں تو ان کو کھولنا ضروری نہیں، صرف جڑوں کا تر کرنا فرض ہے۔ البتہ اگر بالوں کو کھولے بغیر جڑوں تک پانی پہنچانا مشکل ہو تو سارے بالوں کو کھول کر دھونا فرض ہوگا۔(۲)

☆..... عورت کے لیے غسل کے دوران سر کی مینڈیوں کو کھولنا ضروری نہیں ہے، جب کہ بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچ جائے۔(۳) اور جڑوں تک پانی پہنچانے

---

(۱) یجوز حلق الرأس..... الافضل ان یقلم اظفاره ویحفی شاربه ویحلق عانته وینظف بدنه بالاغتسال کل اسبوع مرة ولو عالج بالنورة فی العانة یجوز...... ویاخذ شاربه حتی یصیر مثل الحاجب..... ولایحلق شعر حلقه وعن ابی یوسف لاباس بذلک باخذ الحاجبین وشعر وجهه مالم یتشبه بالمخنثین. (الفتاوی الهندیة :۳۵۸/۵، کتاب الکراهیة ، الباب التاسع عشر فی الختان والخصاء وقلم الاظفار وقص الشارب وحلق الرأس ،ط: رشیدیة).

☐ ولاباس باخذ الحاجبین وشعر وجهه مالم یشبه المخنث. (ردالمحتار علی الدر : ۴۰۶/۶، کتاب الحظر والاباحة ، فرع بعد الفصل فی البیع ، ط: سعید).

(۲) قوله ولاتنقض ضفیرة ان بل اصلها ای لایجب علی المرأة ان تنقض ضفیرتها ان بلت فی الاغتسال اصل شعرها. (البحرالرائق ۵۲/۱، کتاب الطهارة ،[ابحاث الغسل]، ط: سعید).

☐ ولیس علی المرأة أن تنقض ضفائرها فی الغسل اذا بلغ الماء اصول الشعر ولیس علیها بل ذوائبها هو الصحیح ، ولو کان شعر المرأة منقوضا یجب ایصال الماء الی اثنائه. (الفتاوی الهندیة: ۱۳/۱ ، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضه، ط: رشیدیة).

☐ الدر المختار مع الرد : ۱۵۲/۱ ، کتاب الطهارة ، مطلب فی ابحاث الغسل ، ط: سعید کراچی.

(۳) "اذا اغتسلت المرأة من الجنابة ولم تنقض رأسها الا انه بلغ الماء اصول شعرها اجزأها".
(الفتاوی التاتارخانیة : ۱۱۲/۱ ، کتاب الطهارة ، الفصل الثالث فی الغسل ، نوع آخر فی بیان اسباب الغسل ، ط: قدیمی)

☐ الفتاوی الهندیة : ۱۳/۱ ، کتاب الطهارة ، الباب الثانی فی الغسل ، الفصل الاول فی فرائضه، ط: رشیدیة

☐ الدر المختار مع الرد: ۱۵۲/۱ ، کتاب الطهارة ، مطلب فی ابحاث الغسل ، ط: ایچ ایم سعید کراچی.

کا طریقہ یہ ہے کہ سر پر پانی ڈال کر بالوں کو ہاتھوں سے دبائے تاکہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔

مزید ''میت کے بال'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۰۲)

بالٹی میں نل سے پانی گر کر بہنے لگے

''نل میں سے پانی بالٹی میں گر کر بہنے لگے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۵۵)

بال صفا صابن

''صابن'' کے عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۷۴)

بالغ ہوتے ہی خون جاری ہوا اور بند نہیں ہوا

''خون پہلی مرتبہ آیا اور بند نہیں ہوا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۲۷)

بالغ ہونا غسل واجب ہونے کے لیے ضروری ہے

''غسل واجب ہونے کے لیے بالغ ہونا ضروری ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۲۴)

بال کٹے ہوئے

''کٹے ہوئے بال'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۴۶)

بالوں پر گوند لگا ہے

''افشاں'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۹۴)

بالوں میں رنگ لگانا

بالوں میں رنگ لگانے کا فیشن مناسب نہیں ہے، تاہم اگر مہندی جیسا پتلا

رنگ ہے تو اس پر غسل ہو جائے گا۔(۱)

بالوں میں کنگھی کرنا میت کے

میت کے بالوں میں کنگھی کرنا درست نہیں، اس لیے کنگھی نہ کرے۔(۲)

بالی

''نتھ'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۳۷)

بچہ آدھے سے زیادہ نکل آیا

اگر بچہ آدھے سے زیادہ باہر نکل آیا، لیکن ابھی پورا باہر نہیں نکلا، تو اس وقت جو خون آئے گا وہ ''نفاس'' شمار ہوگا۔ اور اگر بچہ آدھے سے کم نکلا، اور عورت کو خون آ گیا تو وہ استحاضہ شمار ہوگا، بیماری کا خون کہلائے گا، نفاس کا نہیں۔(۳)

---

(۱) فتاوی رحیمیہ: ۴/۳۳، کتاب الطہارت، بالوں میں مشکی رنگ لگایا ہو تو غسل ہوگا یا نہیں؟، ط: دار الاشاعت۔

ولا یمنع الطهارة ونيم...... وحناء ولو جرمه، به يفتى.

قال الشامي: صرح به في المنية عن الذخيرة في مسألة الحناء والطين والدرن معللا بالضرورة. قال في شرحها ولان الماء ينفذه لتخلله وعدم لزوجته وصلابته والمعتبر في جميع ذلك نفوذ الماء ووصوله الى البدن. (رد المحتار على الدر: ۱۵۴/۱، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد)

☐ حاشية الطحطاوي على الدر: ۸۸/۱، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: رشيدية.

☐ الفتاوى التاتارخانية: ۱۴۳/۱، كتاب الطهارة، الفصل الثالث في الغسل، نوع آخر في بيان فرائضه وسننه، ط: قديمي.

(۲) "لا يسرح شعر الميت ولا لحيته" (الفتاوى الهندية: ۱۵۸/۱، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية).

☐ تبيين الحقائق: ۵۶۷/۱، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: سعيد

☐ كتاب الآثار: ۲۱۰/۱، باب الجنائز، باب غسل الميت، ط: رحيم اكيڈمى كراچى.

(۳) "لو خرج اكثر الولد تكون نفساء، والا فلا". (الفتاوى الهندية: ۳۷/۱، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثاني في النفاس، ط: رشيدية).

☐ تبيين الحقائق: ۱۸۷/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد. =

بچہ پیدائش کے وقت مر گیا

"پیدائش کے وقت زندگی کے آثار ہوں" عنوان کے تحت دیکھیں (۱۳۱)

بچہ پیدا ہونے کے بعد خون نہیں آیا

اگر کسی عورت کو بچہ پیدا ہونے کے بعد بالکل خون نہیں آیا تو وہ پاک ہے، لیکن غسل کرنا واجب ہے۔ اور وہ غسل کرکے نماز پڑھے، رمضان ہے اور اسے طاقت بھی ہے تو روزہ بھی رکھے ورنہ بعد میں رکھے۔(۱)

بچہ زندہ پیدا ہوا پھر مر گیا

جو بچہ زندہ پیدا ہوا پھر تھوڑی ہی دیر میں مر گیا یا فوراً پیدا ہوتے ہی مر گیا تو اس کو بھی سنت طریقے سے غسل دیا جائے گا، اور کفن پہنا کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کیا جائے گا۔(۲)

"والدم الخارج عقب خروج اکثر الولد کالخارج عقب کله فیکون نفاسا وان خرج الاقل لایکون حکمها حکم النفساء ولایسقط عنها الصلاة". (البحر الرائق: ۲۱۸/۱، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید).

(۱) "لو ولدت ولم تر دما لایجب الغسل عند ابی یوسف ... وعند ابی حنیفة رحمه الله یجب الغسل واکثر المشایخ اخذوا بقوله وبه کان یفتی الصدر الشهید".

الفتاوی الهندیة: ۳۷/۱، کتاب الطهارة، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثانی فی النفاس، ط: رشیدیة.

تبیین الحقائق: ۱۸۸/۱، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید.

البحر الرائق: ۲۱۸/۱، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید.

(۲) "ومن استهل بعد الولادة سمی وغسل وصلی علیه".

(الفتاوی الهندیة: ۱۵۹/۱، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیة.)

الجوهرة النیرة: ۱۲۲/۱، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: میر محمد کراچی.

فتح القدیر: ۹۲/۲، کتاب الصلاة، فصل فی الصلاة علی المیت، ط: رشیدیة کوئٹه.

بچہ مرا ہوا پیدا ہوا

جو بچہ مرا ہوا پیدا ہو یا حمل ساقط ہو جائے، تو اس کو صرف ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دینا کافی ہے۔ مسنون کفن دینے کی ضرورت نہیں۔ (۱)

بچے دو پیدا ہوں

''جڑواں بچے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۴۸)

بچے کے تمام اعضاء کٹ کٹ کر نکلیں

کسی بچے کے تمام اعضاء کٹ کٹ کر نکلیں تو اس کے اکثر اعضاء نکل جانے کے بعد جو خون آئے گا وہ بھی نفاس کا خون ہوگا۔ (۲)

بچے نے پانی میں ہاتھ ڈالا

☆...... اگر بچے کے ہاتھ میں نجاست لگی ہوئی تھی اور اس نے پانی میں ہاتھ ڈال دیا تو پانی ناپاک ہو جائے گا، اور اگر بچے کے ہاتھ میں نجاست لگی ہوئی نہیں تھی،

---

(۱) "اذا تم ولم يستهل، او استهل وقيل ان يخرج اكثره مات فظاهر الرواية لايغسل ولا يسمى، والمختار خلافه ولاخلاف في عدم الصلاة عليه وعدم ارثه ويلف في خرقة ويدفن وفاقا اما من تم فلا خلاف في انه يغسل". (ردالمحتار على الدر: ۱/۳۰۳، كتاب الطهارة، مطلب في احكام السقط واحكامه، ط: سعيد)

🗀 وان لم يستهل ادرج في خرقة ولم يصل عليه ويغسل في غير الظاهر من الرواية وهو المختار". (الفتاوى الهندية: ۱/ ۱۵۹، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية).

🗀 البحر الرائق: ۲/۱۷۷، كتاب الجنائز، (كفن الميت)، ط: سعيد.

(۲) "وكذا لو تقطع فيها وخرج اكثره تصير به نفساء". (الفتاوى الهندية: ۱/۳۷، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثالث في النفاس، ط: رشيدية)

🗀 تبيين الحقائق: ۱/۱۸۷، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

🗀 البناية على الهداية: ۱/۵۷۸، كتاب الطهارات، باب الحيض والاستحاضة، ط: حقانية ملتان.

…ں کے بچے نے پانی میں ہاتھ ڈال دیا تو پانی ناپاک نہیں ہوگا۔ البتہ بچہ نے جس وقت…
…ہے انہیں پاکی اور ناپاکی میں تمیز نہیں ہوتی، اس لیے ایسے پانی سے…
…یسے پانی سے وضو اور غسل کرنا بہتر نہیں ہے۔ (۱)

بدعتی کی میت میں کوئی بری بات دیکھے

اگر کوئی شخص "بدعتی" مشہور ہو اور اس کی میت کو غسل دیتے وقت غسل دینے والے کوئی بری بات دیکھیں تو ظاہر کر دیں؛ تاکہ اور لوگوں کو عبرت ہو، اور بدعت سے باز رہیں۔ (۲)

بدن کا مَلنا

☆ اگر جسم پر کوئی نجاست حقیقیہ نہیں ہے تو فرضِ غسل میں بدن کا ملنا ضروری نہیں ہے۔ (۳)

---

(۱) "ولو ادخل الصبي يده في الاناء ان علم انها طاهرة بان كان معه من يراقبه جاز التوضي بذلك وان علم ان فيها نجاسة لم يجز وان حصل الشك لايتوضأ به استحسانا اي لأجل التنزه والاحتياط". (حلبي كبير، ص: ٩٠، كتاب الطهارة، فصل في احكام الحياض، ط: نعمانية كوئته).
☆ البحر الرائق: ١/١٨، كتاب الطهارة، سنن الوضوء، ط: سعيد
☆ المبسوط للسرخسي: ١/٢١٣، كتاب الطهارة، باب الوضوء والغسل، ط: رشيديه كوئته
(۲) "وينبغي للغاسل وللحاضر اذا رأى من الميت شيئا مما يجب على الميت ستره ان يستره ولا يحدث به الا اذا كان مشهورا ببدعة فلا بأس بذكر ذلك تحذيرا للناس من بدعته".
(حلبي كبير: ٦٠٩، كتاب الصلاة، فصل في الجنائز، الثاني في غسله، ط: مكتبه نعمانيه كوئته
☆ الفتاوى الهندية: ١/١٥٩، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية.
☆ رد المحتار على الدر: ٢/٢٠٢، كتاب الجنائز، خاتمة، (قبيل مطلب في الكفن)، ط: سعيد.
(۳) "لايفترض دلك بدنه في الغسل". (البحر الرائق: ١/٤٨، كتاب الطهارة، مبحث الغسل، ط: سعيد).
☆ الفتاوى التاتارخانية: ١/١١٢، كتاب الطهارة، الفصل الثالث في الغسل، ط: قديمي كراچي.
☆ تبيين الحقائق: ١/٦١، كتاب الطهارة، مبحث الغسل، ط: سعيد

☆ اور اگر بدن پر کوئی ایسی نجاست ہے جو ملنے سے بغیر دور نہیں ہوتی ہے تو اس صورت میں بدن کو مل کر نجاست کو دور کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

برتن

میت کو غسل دینے کے لیے گھر کے پاک برتنوں میں پانی گرم کرنا اور غسل دینا درست ہے۔ (۲)

☆ میت کو نئے برتن وغیرہ سے غسل دینا ضروری نہیں ہے، کسی بھی پاک برتن سے غسل دینا درست ہے۔ (۳)

---

(۱) (وان يزيل النجاسة) الحقيقية كالمني ونحوه (عن بدنه ان كانت) اى ان وجدت على بدنه نجاسة (ثم يصب الماء على رأسه وسائر جسده ثلاثا) لما في الصحيحين من حديث ابن عباس قال قالت ميمونة وضعت للنبي صلى الله عليه وسلم غسلا فسترته بثوب فصب على يديه فغسلهما ثم ادخل يمينه في الاناء فافرغ بها على فرجه ثم غسله بشماله، ثم ضرب بشماله الارض فدلكها دلكا شديدا ثم غسلها الخ. (حلبي كبير، ص: (۵۰) كتاب الطهارة، سنن الغسل، ط: سهيل)

(۲) ثم قد كان امر الغاسل قبل ذلك ان يغلي الماء بالسدر فان لم يكن سدر فحرض فان لم يكن واحد منهما فالماء القراح. (بدائع الصنائع: ۱/۳۰۰، كتاب الصلاة، فصل في بيان كيفية الغسل، ط: سعيد).

☐ الفتاوى الهندية: ۱/۱۵۸، كتاب الطهارة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية.

☐ العناية مع فتح القدير: ۲/۱۱۰، كتاب الصلاة، باب الجنائز، فصل في الغسل، ط: رشيدية.

☐ فتاوی دار العلوم دیوبند: ۵/۲۱۶، کتاب الجنائز، مسائل غسل میت، میت کے غسل کے لئے گھر کے برتنوں میں پانی گرم کرنا، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

(۳) سامان غسل و کفن میں سے اگر کوئی چیز گھر موجود ہو اور پاک صاف ہو تو اس کے استعمال میں حرج نہیں۔ بہشتی زیور، ص: ۱۸۶، حصہ دوم، غسل اور کفنانے کا طریقہ۔

☐ گھر کے پاک برتنوں میں پانی گرم کرنے اور غسل دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (فتاوی دار العلوم ۵/۱۹۰، کتاب الجنائز، ط: دار الاشاعت، کراچی)۔

برہنہ ہو کر غسل کرنا

کوئی کپڑا وغیرہ باندھ کر غسل کرنا بہتر ہے، اگر پ... ہ کا پورا انتظام ہے تو
ہو کر غسل کرنا بھی بلا کراہت جائز ہے۔(۱)

... ن التستر افضل كمقاله ، وبجواز الغسل عريانا في الخلوة قال مالك ، الشافعي
... العلماء . (عمدة القاري ۳/۲۲۸، كتاب الغسل ، باب من اغتسل عريانا وحده في
... ط دار الكتب العلمية بيروت)
... ۱/۵۰۸، باب من اغتسل عريانا وحده ، ط. قديمي
... روى البخاري عن أم هانئ رضي الله عنها بنت أبي طالب أنها ذهبت الى رسول الله صلى الله
... عام الفتح فوجدته يغتسل وفاطمة تستره . وعن ميمونة رضي الله عنها قالت سترت
... صلى الله عليه وسلم وهو يغتسل من الجنابة فغسل يديه الخ (صحيح البخاري ۱ ۴۲،
... باب من اغتسل عريانا ، ط: قديمي كتب خانه كراچي)
(صحيح لمسلم ۱/۱۵۳ ، كتاب الطهارة ، باب تستر المغتسل بثوب ، ط: قديمي
... مسند احمد ۲/۴۲۵، حديث ام هانئ بنت ابى طالب رضى الله عنها ، ط: المكتب الاسلامي
... الاغتسال هي آداب الوضوء الا انه لايستقبل القبلة حال اغتساله لانه تكون غالبا مع كشف
... عورة، ويستحب ان يغتسل بمكان لايراه فيه احد لايحل له النظر لعورته لاحتمال ظهورها في حال
... او لبس ثوب . (حاشية الطحطاوى على المراقي (ص: ۱۰۶) آداب الاغتسال، ط: قديمي
... الا لغرض صحيح) كغوط والاستنجاء ، وحكى في القنية قولا الا في تجرده للاغتسال
... منها انه يكره، ومنها انه انه يعذر ان شاء الله ومنها لاباس به، ومنها يجوز في المدة اليسيرة،
... يجوز في بيت الحمام الصغير . (شامى : ۱/۴۰۴، شروط الصلاة في ستر العورة، ط: سعيد).
... حلبي كبير، ص: ۵۱ سنة الغسل ، ط سهيل.
... وسنته كسنن الوضوء سوى الترتيب ، وآدابه كآدابه سوى استقبال القبلة ، لانه يكون غالبا
... مع كشف عورة فلو كان متزرا ، فلا باس به. (الدر المختار مع الرد : ۱/۱۵۶، كتاب الطهارة ،
... مطلب سنن الغسل، ط: سعيد).
... حلبي كبير ، ص : ۵۱، سنن الغسل ، ط: سهيل .
... قال القارى: (يخشى) من الثوب او الجدار او الحجر او الشجر . قال ابن حجر : وحاصل
... حكم من اغتسل عاريا انه اذا كان بمحل خال لايراه احد ممن يحرم عليه نظر عورته، حل له
... ذلك لكن الافضل التستر حياء من الله تعالى، وان كان بحيث يراه احد يحرم عليه نظر عورته،
... وجب عليه التستر منه اجماعا . (مرقاة المفاتيح: ۲/۱۳۹ ، كتاب الطهارة، باب الغسل، رقم
الحديث ۴۴۶، ط: رشيدية)

بغل کے بال

☆ بغل کے بال صاف کرنا سنت ہے۔(۱)

☆ عورتوں کو بال صفا پاؤڈر، کریم، لوشن وغیرہ سے بغل کے بال صاف کرنا جائز ہے، بلکہ بہتر ہے؛ کیوں کہ ان چیزوں میں کھال کٹنے کا احتمال نہیں ہوتا۔ استرہ اور بلیڈ میں کھال کٹنے کا احتمال ہوتا ہے۔(۲)

☆ چالیس دن کے اندر اندر ہی بغل کے بالوں کو صاف کر لینا چاہیے۔ اس سے زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے۔(۳)

☆ میت کے بغل کے بالوں کو دور کرنا مکروہ ہے۔ شریعت کا تقاضہ

(۱) السنة نتف الابط (مجمع الانهر: ۲۲۲/۸، كتاب الكراهية، فصل في المتفرقات. ط: بيروت)
البحر الرائق ۴۷/۱، كتاب الطهارة، [فرائض الغسل]، ط: سعيد
☐ ذكر في الابط النتف في الاصل، وهو اشارة الى ان السنة فيه النتف
☐ ردالمحتار على الدر: ۴۰۶/۶-۴۰۷، كتاب الحظر والاباحة، فرع بعد فرع البيع. ط: سعيد
☐ الفتاوى الهندية: ۳۵۸/۵، كتاب الكراهية، الفصل التاسع عشر في الختان والخصاء وقلم الاظفار، ط: رشيدية.

(۲) ويستحب حلق العانة ويبتدئ من تحت السرة ولو عالج بالنورة يجوز كذا في الغرائب وفي الاشباه: والسنة في عانة المرأة النتف. (رد المحتار على الدر ۴۰۶/۶-۴۰۷، كتاب الحظر والاباحة، فصل في البيع، ط: سعيد كراجي).
☐ الفتاوى الهندية: ۳۵۸/۵، كتاب الكراهية، الفصل التاسع عشر في الختان والخصاء وقلم الاظفار، ط: رشيدية.

(۳) ويستحب حلق عانته وتنظيف بدنه بالاغتسال في كل اسبوع مرة والافضل يوم الجمعة وجاز في كل خمسة عشر وكره تركه وراء الاربعين. قال الشامي: قوله: وكره تركه اي تحريما. (ردالمحتار على الدر: ۴۰۶/۶، كتاب الحظر والاباحة، فصل في البيع، ط: سعيد)
☐ الافضل ان يقلم اظفاره ويحفي شاربه ويحلق عانته وينظف بدنه بالاغتسال في كل اسبوع وفي الابط يجوز الحلق والنتف اولى. (الفتاوى الهندية ۳۵۷/۵-۳۵۸، كتاب الكراهية، الفصل التاسع عشر في الختان والخصاء وقلم الاظفار، ط: رشيدية)
☐ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ۵۲۴، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: قديمي

ہے کہ جس طرح وفات ہوئی اسی حال میں دفن کیا جائے۔(۱)

بوسہ لینا

اگر میاں اور بیوی نے روزہ کی حالت میں بوسہ لیا تو دونوں میں سے جس کو انزال ہوگا یعنی منی خارج ہوگی اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا قضا لازم ہوگی اور غسل بھی فرض ہوگا۔ اگر دونوں سے منی خارج ہوئی تو دونوں کا روزہ ٹوٹ جائے گا اور دونوں پر غسل فرض ہوگا۔(۲)

بیت الخلاء میں باتیں کرنا

بیت الخلاء میں باتیں نہیں کرنی چاہییں۔ تاہم اگر کوئی شدید ضرورت ہو تو باتیں کرنے کی اجازت ہوگی۔(۳)

---

(۱) ولایقص ظفره ولاشعره ولایقص شاربه، ولایحلق شعر عانته، ویدفن بجمیع ما کان علیه (الفتاوی الهندیة: ۱۵۸/۱، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیة)

○ المبسوط للامام السرخسی: ۹۲/۲، کتاب الصلاة باب الجنائز، باب غسل المیت، ط: رشیدیة

○ بدائع الصنائع: ۳۰۱/۱، کتاب الصلاة صلاة الجنازة، فصل بیان کیفیة الغسل للمیت، ط: سعید

(۲) واذا قبل امرأته وأنزل فسد صومه من غیر کفارة، وکذا تقبیل الامة والغلام وتقبیلها زوجها ان رأت بللا وان وجدت لذة ولم تر بللا فسدت عند ابی یوسف خلافا لمحمد.

الفتاوی الهندیة: ۲۰۳/۱، کتاب الصوم، الباب الرابع فیما یفسد الصوم ومالایفسد، النوع الاول ما یوجب القضاء دون الکفارة، ط: رشیدیة

○ العنایة مع فتح القدیر: ۳۳۵/۲، کتاب الصوم، باب مایوجب القضاء والکفارة، ط: رشیدیة

○ الهدایة مع فتح القدیر: ۳۳۵/۲، کتاب الصوم، باب مایوجب القضاء والکفارة، ط: رشیدیة

(۳) "وآدابه کآداب الغسل سوی استقبال القبلة

قال الشامی رحمه الله: ویستحب أن لا یتکلم بکلام مطلقا، أما کلام الناس فللکراهة حال الکشف، وأما الدعاء فلانه فی مصب المستعمل ومحل الأقذار والأوحال" (رد المحتار علی الدر: ۱۵۶/۱، کتاب الطهارة، مطلب سنن الغسل، ط: سعید کراچی)

○ الفتاوی الهندیة: ۵۰/۱، کتاب الطهارة، الباب السابع فی النجاسة واحکامها، =

بیٹھ کر غسل کرنا

بیٹھ کر غسل کرنا بہتر ہے کیوں کہ اس میں پردہ زیادہ ہے۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر غسل فرماتے تھے۔(۱)

بیدار ہو کر خون دیکھا

اگر کوئی عورت سو کر اٹھنے کے بعد حیض کا خون دیکھے تو اس کا حیض بیدار ہونے کے وقت سے شروع ہوگا۔(۲)

بیٹ

تیل لگے ہوئے سر پر کوئی پرندہ بیٹ کردے تو غسل جنابت کے دوران پرندہ کی بیٹ چھڑا لینی چاہیے، باقی تیل چھڑانا ضروری نہیں ہے۔ اور پرندہ کی بیٹ کی چکناہٹ زائل کرنا ممکن ہو دور کرنی چاہیے اور جس کا ازالہ مشکل ہو وہ معاف

= الفصل الثالث في الاستنجاء ، ط: رشيدية.

☐ البحر الرائق: ۱/۲۲۳، كتاب الطهارة ، باب الانجاس، [فروع في الاستنجاء] ، ط سعيد

☐ ولا يتكلم الا لضرورة (الفقه الاسلامي وادلته: ۱/۳۵٦، كتاب الطهارة ، الفصل الثالث الاستنجاء، خامسا آداب قضاء الحاجة، ط: رشيدية).

(۱) عن معاذة قالت : قالت عائشة رضي الله عنها : كنت اغتسل انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من اناء واحد بيني وبينه فيبادرني حتى اقول : دع لي ،دع لي ،قالت :وهما جنبان متفق عليه (مشكاة المصابيح : ۴۸، كتاب الطهارة ،باب الغسل ، الفصل الاول ،ط: قديمي)

☐ عن يعلى قال : ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يغتسل بالبراز فصعد المنبر فحمد الله واثنى عليه ثم قال : ان الله حيي ستير يحب الحياء والستر فاذا اغتسل احدكم فليستتر (مشكاة المصابيح : ۴۹،كتاب الطهارة ، باب الغسل ،الفصل الثاني ،ط. قديمي)

(۲) لونامت طاهرة وقامت حائضة حكم بحيضها مذ قامت وبعكسه مذ نامت احتياطا.

الدر المختار مع الرد : ۱/۲۹۱، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد

☐ فتح المعين على الكنز : ۱/۱۱۳ ، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد

☐ الدر المختار ۱/۲۹۱، كتاب الطهارة ، باب الحيض، ط: سعيد

ہے۔(۱)

بیری کے پتے ڈالنے کی وجہ

میت کو غسل دینے کے لیے پانی گرم کرتے وقت بیری کے پتے ڈالنے سے مردے کا میل کچیل صاف ہوجاتا ہے، اور اس کی وجہ سے مردہ جلدی خراب نہیں ہوتا۔(۲)

بے نمازی کا غسل دینا

بے نمازی میت کو غسل دے سکتا ہے، مگر شریعت کی پابندی کرنے والے نمازی آدمی کا میت کو غسل دینا زیادہ بہتر ہے۔(۳)

---

(۱) ولا یمنع الطہارۃ ونیم ای خرء ذباب وکذا دھن ودسومۃ وفی الرد ای کزیت ونحوہ بخلاف نحو شحم وسمن جامد. (الدر المختار مع الرد: ۱/۱۵۴، کتاب الطہارۃ، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید)

○ الفتاوی الہندیۃ: ۱/۱۴، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضہ، ط: رشیدیۃ.

○ واذا ادھن فامر الماء فلم یصل یجزی. (الفتاوی الہندیۃ: ۱/۱۴، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضہ، ط: رشیدیۃ).

(۲) والغسل بالماء الحار افضل عندنا ویغلی الماء بالسدر او بالحرض، فان لم یکن فالماء القراح". (الفتاوی الہندیۃ: ۱/۱۵۸، کتاب الطہارۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیۃ).

○ العنایۃ مع فتح القدیر: ۲/۱۱۱، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، فصل فی الغسل، ط: رشیدیۃ

○ فتح القدیر: ۲/۱۱۰، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، فصل فی الغسل، ط: رشیدیۃ

(۳) "الاولی کونہ اقرب الناس الیہ، فان لم یحسن الغسل فاھل الامانۃ والورع". (رد المحتار علی الدر: ۲/۲۰۲، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، ط: ایچ ایم سعید کراچی).

○ "ویستحب للغاسل ان یکون اقرب الناس الی المیت فان لم یعلم الغسل فاھل الامانۃ والورع". (الفتاوی الہندیۃ: ۱/۱۵۹، کتاب الجنائز، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل ط: رشیدیۃ).

○ البحر الرائق: ۱/۱۷۵، کتاب الجنائز، [غسل المیت]، ط: سعید

بیوی سے چند بار صحبت کرے

بیوی سے چند بار صحبت کرنے کے بعد آخر میں ایک بار غسل کرنا کافی ہوتا ہے، لیکن ہر بار کم از کم اپنا عضو دھو لے اور وضو کر لے۔ (۱)

بیوی شوہر کو غسل دے سکتی ہے یا نہیں؟

اگر شوہر کا انتقال ہو جائے اور اس کو غسل دینے کے لیے کوئی مرد موجود نہیں ہے تو بیوی شوہر کو غسل دے سکتی ہے۔ لیکن شوہر بیوی کو غسل نہیں دے سکتا۔ (۲)

بیوی کا کفن

اگر میت کسی کی بیوی ہو اور اس کے ترکہ میں مال موجود ہو تب بھی مالدار شوہر پر اپنی بیوی کا کفن دینا واجب ہے۔ (۳)

---

(۱) عن انس رضی الله عنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يطوف على نسائه بغسل واحد (مشكوٰة المصابيح، ص ۴۹، كتاب الطهارة، باب الغسل، الفصل الثالث، ط: قديمی كتب خانه كراچی)

ولابأس للجنب ان ينام او يعاود اهله قبل ان يتوضأ وان توضأ قبل ان ينام فهو افضل

المبسوط للسرخسی: ۱/۱۹۳، كتاب الطهارة، باب الوضوء والغسل، ط: رشيدية كوئٹه

البحر الرائق: ۱/۴۷، كتاب الطهارة، فرائض الغسل، ط: سعيد

(۲) ويجوز للمرأة أن تغسل زوجها اذا لم يحدث بعد موته ما يوجب البينونة ولما هو لا يغسلها عندنا. (الفتاوى الهندية: ۱/۱۶۰، كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشيدية كوئٹه)

البحر الرائق: ۲/۱۷۴، كتاب الصلاة باب الجنائز، [غسل الميت]، ط: سعيد

الجوهرة النيرة: ۱/۲۰۴، كتاب الصلاة، باب الجنائز، (قوله: ولا يعيد غسله ولا وضوءه، ط: قديمی

(۳) يجب الكفن على الزوج وان تركت مالا وعليه الفتوى. (الفتاوى الهندية: ۱/۱۶۱، كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون، الفصل الثالث فی التكفين، ط: رشيدية كوئٹه)

البحر الرائق ۲/۱۷۷، كتاب الصلاة باب الجنائز، [تكفين الميت]، ط: سعيد

حاشية رد المحتار على الدر: ۲/۲۰۶، كتاب الجنائز، مطلب فی كفن الزوجة على الزوج، ط: سعيد

بیوی کو غسل دینا

"شوہر بیوی کو مجبوری میں غسل دے سکتا ہے یا نہیں؟" عنوان کے تحت دیکھیں (۲۷۰)

بیوی کے سامنے بیوی سے صحبت کرنا

ایک بیوی سے دوسری بیوی کے دیکھتے ہوئے صحبت کرنا بے حیائی ہے اور دوسری بیوی کا دل دکھانا ہے، نیز ایک عورت کے لیے دوسری عورت کا پوشیدہ حصہ دیکھنا بھی گناہ ہے؛ اس لیے اس سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔(۱)

بیوی کے غسل کے پانی کی قیمت

بیوی کے غسل اور وضو کے پانی کی قیمت ادا کرنا شوہر پر لازم ہے، خواہ بیوی مال دار ہی کیوں نہ ہو۔ جس طرح بیوی کے پینے کے پانی کا انتظام کرنا شوہر پر ضروری ہے۔(۲)

---

(۱) وطیء زوجته بحضرة ضرتها او امته يكره.
(الفتاوى الهندية: ۳۲۸/۵، كتاب الكراهية، الباب الثامن فيما يحل للرجل النظر اليه وما لا يحل، ط: رشيدية.)
☐ وشمل الثالث زوجته الاخرى وهو المذهب بناء على كراهة وطئها بحضرة ضرتها.
البحر الرائق: ۱۵۲/۳، كتاب النكاح، باب المهر، ط: سعيد (قوله والخلوة بلا مرض احدهما)
☐ ودخل فيه الزوجة الاخرى وهو المذهب بناء على كراهة وطئها بحضرة ضرتها.
ردالمحتار على الدر: (۱۱۵/۳)، كتاب النكاح، مطلب في احكام الخلوة، ط: سعيد
(۲) ثمن ماء الاغتسال على الزوج وكذا ماء وضوئها عليه، غنية كانت او فقيرة. (المحيط البرهاني ۲۳۳/۱، كتاب الطهارات، الفصل الثالث في الغسل، نوع من هذا الفصل في المتفرقات، ط: ادارة القرآن كراجي)
☐ الفتاوى السراجية، ص: ۳، كتاب الطهارة، باب الغسل، ط: سعيد
☐ الجوهرة النيرة: ۱۳/۱ كتاب الطهارة، مبحث الغسل، ط: مير محمد كراجي

بیوی کے وضو کے پانی کی قیمت

اگر وضو کرنے کے لیے پانی خریدنے کی ضرورت پڑے تو بیوی کے وضو کے پانی کی قیمت ادا کرنا شوہر پر لازم ہے۔(۱)

بیوی مر جائے

شوہر کو بیوی کے مر جانے کے بعد صرف منہ دیکھنے کی اجازت ہے، ہاتھ لگانے کی اجازت نہیں ہے۔ شوہر کے لیے بیوی کو غسل دینے کی بھی اجازت نہیں ہے۔ میت کو کندھا دینا محرم اور غیر محرم سب کے لیے درست ہے۔ اگر ضرورت ہو تو قبر میں بھی اتار سکتا ہے۔(۲)

بے ہوش

بے ہوش کی بے ہوشی ختم ہونے کے بعد غسل کرنا ضروری نہیں ہے، مستحب

(۱) ثمن ماء الاغتسال على الزوج، وكذا ماء وضوئها عليه، غنية كانت او فقيرة (المحيط البرهاني ۱/۲۲۳، كتاب الطهارات، الفصل الثالث في الغسل، نوع من هذا الفصل في المتفرقات، ط: ادارة القرآن كراچی)

الفتاوى السراجية ص ۳، كتاب الطهارة، باب الغسل، ط: سعيد

الجوهرة النيرة ۱/۱۳، كتاب الطهارة، سنن الطهارة، ط: مير محمد كراچی

(۲) ويجوز للمرأة أن تغسل زوجها إذا لم يحدث بعد موته ما يوجب البينونة ... وأما هو فلا يغسلها عندنا (الفتاوى الهندية ۱/۱۶۰، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية كوئٹہ)

وذو الرحم المحرم أولى بإدخال المرأة من غيرهم كذا في الجوهرة النيرة، وكذا ذو الرحم غير المحرم أولى من الأجنبي فإن لم يكن فلا بأس للأجانب وضعها كذا في البحر الرائق (الفتاوى الهندية ۱/۱۶۶، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون، الفصل السادس في القبر والدفن، ط: رشيدية كوئٹہ)

بدائع الصنائع ۲/۳۰۴، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فصل بيان الكلام فيمن يغسل، ط: سعيد

ہے۔(۱)

بے ہوشی

بے ہوشی سے ہوش میں آنے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔(۲)

(۱) يندب الاغتسال في ستة عشر شيئا ... ولمن افاق من جنون وسكر واغماء (مراقي الفلاح، ص ۶۶، كتاب الطهارة، فصل يسن الاغتسال لاربعة اشياء، ط: قديمي)

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۱۰۸، كتاب الطهارة، فصل يسن الاغتسال لاربعة اشياء، ط: قديمي

والاغسال المسنونة هي ما يأتي: ... سابعاً - للافاقة من جنون أو اغماء أو سكر: يندب الغسل لمن افاق من جنون ونحوه. (الفقه الاسلامي وادلته ۱/۵۳۵، الفصل الخامس في الغسل، المطلب السابع الاغسال المسنونة، ط: رشيدية.

(۲) يندب الاغتسال في ستة عشر شيئا ... ولمن افاق من جنون وسكر واغماء.
مراقي الفلاح ۶۶، كتاب الطهارة، فصل يسن الاغتسال لاربعة اشياء، ط: قديمي
حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ۱۰۸، كتاب الطهارة، فصل يسن الاغتسال لاربعة اشياء، ط: قديمي
والاغسال المسنونة هي ما يأتي: ... سابعاً - للافاقة من جنون أو اغماء أو سكر: يندب الغسل لمن افاق من جنون ونحوه. (الفقه الاسلامي وادلته ۱/۵۳۵، الفصل الخامس في الغسل، المطلب السابع الاغسال المسنونة، ط: رشيدية)

پ

پاک کپڑا ناپاک کپڑے سے لگ جائے

اگر پاک گیلا کپڑا ناپاک خشک کپڑے کے ساتھ لگ گیا تو یہ ناپاک نہ ہوگا، البتہ اگر اتنا گیلا ہو کہ اس کا پانی خشک کپڑے کو بھی ایسا گیلا کر دے کہ دونوں کی رطوبت برابر دکھائی دے تو پاک کپڑا بھی ناپاک ہو جائے گا۔(۱)

پاک کرنے کے لیے کوئی آیت نہیں ہے

"پاک کرنے والی دو چیزیں" عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۲۰)

پاک کرنے والی دو چیزیں

ناپاک مرد اور عورت کو پاک کرنے والی دو چیزیں ہیں: پانی سے غسل کرنا، یا پانی استعمال کرنے پر قادر نہ ہونے کی صورت میں مٹی سے تیمم کرنا۔

بعض عورتوں میں یہ جو مشہور ہے کہ فلاں فلاں آیتیں یا کلمے پڑھنے سے عورت پاک ہو جاتی ہے یہ بات سراسر غلط ہے۔ ناپاک مرد اور عورت پانی یا تیمم سے

(۱) لف طاهر في نجس مبتل بماء ان بحيث لو عصر قطر تنجس والا لا ، ولو لف في مبتل ببول، وان ظهر نداوته او اثره تنجس والا لا". (الدر المختار: ۱/ ۳۴۶- ۳۴۸، كتاب الطهارة، باب الانجاس مطلب في الفرق بين الاستبراء والاستنقاء، ط: سعيد)

قوله: لف طاهر: اعلم انه اذا لف طاهر جاف في نجس مبتل واكتسب الطاهر منه اختلف فيه المشائخ فقيل يتنجس الطاهر.

واختار الحلواني انه لا يتنجس ان كان الطاهر بحيث لا يسيل منه شئ ولا يتقاطر لو عصر وهو الاصح كما في الخلاصة وغيرها وهو المذكور في عامة كتب المذهب متونا وشروحا (رد المحتار على الدر: ۱/ ۳۴۶-۳۴۷، كتاب الطهارة، باب الانجاس، مطلب في الفرق بين الاستبراء والاستنقاء، ط: ايچ ايم سعيد كراچي.)

(۲) حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۱۵۹، كتاب الطهارة، باب الانجاس والطهارة عنها، ط: قديمي

پاک ہوتے ہیں، آیتوں یا کلموں سے پاک نہیں ہوتے۔(۱)

پاک گیلا کپڑا ناپاک خشک کپڑے سے لگ جائے

"پاک کپڑا ناپاک کپڑے سے لگ جائے" عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۲۰)

پاکی پندرہ دن سے کم رہی

☆ اگر کسی عورت کو ایک دن یا چند دن خون آیا، پھر پندرہ دن سے کم پاک رہی، پھر خون آیا، تو درمیان کی پاکی کا کچھ اعتبار نہیں ہوتا، بلکہ یوں سمجھا جائے گا کہ شروع سے آخر تک برابر خون جاری رہا، تو اس صورت میں جتنے دن حیض آنے کی عادت ہے اتنے دن حیض کے ہیں باقی سب استحاضہ ہے۔

مثال کے طور پر کسی عورت کو ہر مہینہ کی پہلی، دوسری اور تیسری تاریخ کو حیض آنے کی عادت ہے پھر کسی مہینہ میں ایسا ہوا کہ پہلی تاریخ کو خون آیا، پھر چودہ دن پاک رہی، پھر ایک دن خون آیا تو ایسا سمجھا جائے گا کہ سولہ دن گویا برابر خون جاری رہا، اب ان میں سے شروع کے تین دن حیض کے شمار ہوں گے اور باقی تیرہ دن

---

(۱) ثبت بالدلیل القطعی المجمع علیه ان الطهارة واجبة شرعا وان المفروض منها هو الوضوء والغسل من الجنابة والحیض والنفاس بالماء واتفق الفقهاء علی جواز التطهیر بالماء الطهور او المطلق وهو ما یسمی ماء (الفقه الاسلامی وادلته ۱/۲۲۲، الفصل الاول الطهارة، المبحث الثالث انواع المطهرات، ط: رشیدیة)

☐ ومن لم یجد الماء وهو مسافر المراد من الوجود القدرة علی الاستعمال حتی انه لو کان مریضا او علی رأس بئر بغیر دلو او کان قریبا من عین وعلیها عدو او سبع او حیة لا یستطیع الوصول الیه لا یکون واجدا (الجوهرة النیرة ۱/۲۶، کتاب الطهارة، باب التیمم، ط: میر محمد کراچی)

☐ البحر الرائق ۱/۲۶۱، کتاب الطهارة، الوضوء بالماء ولو خالطه شیء، ط: سعید

☐ (آپ کے مسائل ۲/۶۸، غسل کے مسائل، حیض سے پاک ہونے کی کوئی آیت نہیں، ط: مکتبہ لدھیانوی ۱۹۹۵ء۔

استحاضہ کے ہوں گے۔(۱)

☆ اور اگر چوتھی، پانچویں، چھٹی تاریخ حیض کی عادت تھی تو یہی تاریخیں حیض کی شمار ہوں گی۔ اور شروع کے تین دن اور بعد کے دس دن استحاضہ کے ہوں گے۔

☆ اور اگر اس عورت کی عادت نہیں تھی بلکہ بالغ ہونے کے بعد پہلی دفعہ خون آیا تو شروع کے دس دن حیض ہوں گے اور بعد کے چھ دن استحاضہ ہوں گے۔(۲)

نوٹ: ان صورتوں میں کتنے دن حیض ہے اور کتنے دن استحاضہ، سولہویں دن سے پہلے معلوم نہیں ہوا، اس لیے اگر بالغ ہونے کے بعد پہلی بار خون دیکھا تو نماز نہ پڑھے کیوں کہ یہ حیض کا خون ہونا ظاہر ہے، پھر جب ایک دن کے بعد خون بند ہوا تو اس میں دونوں باتوں کا احتمال پیدا ہوگیا ہے، ہوسکتا ہے یہ حیض کا خون ہو، ہوسکتا ہے استحاضہ کا خون ہو، اس لیے قاعدہ کی رو سے اس ایک دن کی نماز کی قضا پڑھے، پھر جب چودہ دن کے بعد خون آیا تو اس سے معلوم ہوا کہ شروع کا خون حیض کا خون تھا، اس لیے اس وقت تک کی نمازیں بے کار گئیں جن میں سے تین دن حیض ہونے کی وجہ سے نمازیں معاف ہوگئیں اور تین دن سے زائد استحاضہ ہونے کی وجہ سے ان

(۱) ان الطهر المتخلل بين الدمين اذا كان اقل من خمسة عشر يوما لايصير فاصلا بل يجعل كالدم المتوالي . لانه لا يصلح للفصل بين الحيضتين فلا يصلح للفصل بين الدمين ثم ان كان في احد طرفيه ما يمكن جعله حيضا فهو حيض والا فهو استحاضة وطهره طهر (البحر الرائق ۱/ ۲۰۵، كتاب الطهارة، باب الحيض [الطهر المتخلل بين الدمين]، ط: سعيد)
☐ الجوهرة النيرة ۱/ ۱۲۵، كتاب الطهارة، باب الحيض، [الطهر المتخلل]، ط: مير محمد
☐ المبسوط للسرخسي: ۲/ ۲۸، كتاب الصلاة، باب صلاة المستحاضة، ط: رشيدية كوئته

(۲) فلو رأت مبتدأة يوما واربعة عشر طهرا ويوما دما كانت العشرة الاولى حيضا ويحكم ببلوغها (البحر الرائق ۱/ ۲۰۶، كتاب الطهارة، باب الحيض، [الطهر المتخلل بين الدمين]، ط: سعيد)
☐ فان ابتدأت مع البلوغ مستحاضة فحيضها عشرة ايام من كل شهر والباقي استحاضة (الجوهرة النيرة ۱/ ۴۲، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: مير محمد
☐ المحيط البرهاني: ۱/ ۲۹۲، كتاب الطهارة، الفصل الثامن في الحيض نوع آخر من هذا ... ط: بيروت

ایام کی نمازوں کی قضا پڑھے۔
پھر یہ دیکھنا ہے کہ ان تین دن کے بعد اس نے غسل کیا تھا یا نہیں، اگر غسل
کر کے نمازیں پڑھیں تو ان تیرہ دنوں کی نمازیں سب درست ہوگئیں، اور اگر غسل
نہیں کیا تھا تو باقی تیرہ دنوں کی نمازیں درست نہیں ہوئیں، اس لیے غسل کرنے کے
بعد ان تیرہ دنوں کی نمازوں کی قضا کرے۔(۱)
(حاشیہ بہشتی زیور ۲/۹۵-حیض اور استحاضہ کا بیان ،ط: دارالاشاعت کراچی)

پاکی کا زمانہ لمبا بھی ہوسکتا ہے

"عادت والی عورت کا خون بند نہ ہو" عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۸۴)

پان

جولوگ پان کھانے کے عادی ہیں ان کے دانتوں میں چونہ کی تہہ جم جاتی ہے، اگر اسے صاف کرنے میں دشواری ہو تو پھر صاف کیے بغیر بھی وضو اور غسل درست ہے۔(۲)

---

(۱)

(۲) ولا یمنع الطهارة (ونیم) ای خرء ذباب وبرغوث لم یصل الماء تحته (وحناء) ولو جرمه به یفتی
قال الشامی: صرح به فی المنیة عن الذخیرة فی مسألة الحناء والطین والدرن معللا بالضرورة
قال فی شرحها ولان الماء ینفذه لتخلله وعدم لزوجته وصلابته والمعتبر فی جمیع ذلک
نفوذ الماء ووصوله الی البدن. (رد المحتار علی الدر: ۱/۱۵۴، کتاب الطهارة، مطلب فی
ابحاث الغسل، ط: سعید)
☐ حاشیة الطحطاوی علی الدر: ۱/۸۸، کتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: رشیدیة.
☐ الفتاوی التاتارخانیة: ۱/۱۱۴، کتاب الطهارة، الفصل الثالث فی الغسل، نوع آخر فی بیان
فرائضه وسننه، ط: قدیمی.
☐ امداد الفتاوی ۱/۷۷، کتاب الطہارۃ، دانتوں کے اندر اگر منجن گھس جاوے ط مکتبہ دارالعلوم کراچی۔

پانی استعمال کیا ہوا

''استعمال کیا ہوا پانی'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۹۲)

پانی پہنچانا مشکل ہو

غسل کرتے وقت جہاں پانی پہنچانا مشکل ہو وہاں بدن کے ظاہر پر پانی ڈالنے سے غسل صحیح ہو جائے گا، ایسی تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت نہیں جن میں حرج اور تکلیف ہو، جیسے ختنہ کے وقت بعض اوقات حشفہ کے اردگرد چمڑا رہ جاتا ہے جس کی وجہ سے غسل کے وقت حشفہ تک پانی پہنچانا مشکل ہو جاتا ہے بلکہ سخت کوشش کے باوجود پانی داخل نہیں ہوتا، اسی طرح کانوں کے سوراخ کے ظاہر پر پانی ڈالنے سے غسل صحیح ہو جاتا ہے۔(۱)

پانی پی لیا

اگر کسی نے منہ بھر کر پانی پی لیا تو یہ کلی کے قائم مقام ہو جائے گا۔ پھر مستقل الگ سے کلی کرنے کی ضرورت نہیں ہے، مگر پھر بھی کلی کر لینا بہتر ہے۔(۲)

---

(۱) امرأة اغتسلت هل تتكلف في ايصال الماء الى ثقب القرط ام لا، قال محمد في الاصل تتكلف فيه، اي: في ايصال الماء الى ثقب القرط كماتتكلف في تحريك الخاتم ان كان ضيقا. المعتبر فيه غلبة الظن بالوصول ان غلب على ظنها ان الماء لايدخله الا بتكلف تتكلف وان غلب انه وصله لاتتكلف والاقلف الذى لم يختتن اذا اغتسل ولم يدخل الماء داخل الجلدة قال بعضهم يجوز غسله وقال بعضهم لايجوز وهو الاصح لان له حكم الظاهر - (كبرى: ۴۲ - ۴۳، كتاب الطهارة، فرائض الغسل، مكتبه حقانيه كوئته)

الفتاوى الهندية: ۱۳/۱، كتاب الطهارة، الباب الثانى فى الغسل الفصل الاول فى فرائضه، ط رشيديه)

البحر الرائق: ۴۷/۱، كتاب الطهارة، باب الغسل، ط سعيد

(۲) "(غسل) كل (فمه) ويكفى الشرب عبا لان المج ليس بشرط فى الاصح وفى الشامية ويكفى الشرب عبا اى لا مصا "فتح" وهو بالعين المهملة والمراد به هنا الشرب بجميع الفم والمبالغة بشرب معا كما هو السنة (لان المج) اى طرح الماء من الفم ليس بشرط للمضمضة =

اگر کسی نے منہ میں پانی لیا اور نگل لیا اور وہ پورے منہ میں پہنچ گیا تو کلی کا فرض ادا ہو جائے گا۔(۱)

پانی سے صرف استنجا ہو سکتا ہے؟

اگر پانی صرف اتنا ہو کہ اس سے صرف استنجا ہو سکتا ہے، غسل نہیں ہو سکتا تو پانی سے استنجا کرنا ضروری ہے، غسل کے لیے تیمم کی نیت سے تیمم کرے۔(۲)

ملی لما ذکرہ فی الخلاصۃ نعم وهو الاحوط من حیث الخروج عن الخلاف وبلعه اباه
مکروہ" (رد المحتار: ۱/ ۱۵۱، کتاب الطهارة مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید)
ولكن شرب الماء ان شرب علی وجه السنة
☆وفی الخلاصۃ: رجل اغتسل ونسی المضمضة وفی واقعات الناطفی الی قوله ماله
یخرج عن الجنابة وان شرب علی غیر وجه السنة یخرج
بعد وهذا احوط". (خلاصۃ الفتاوی: ۱/ ۱۵-۱۴، کتاب الطهارة، ط: رشیدیة)
☆المحیط البرهانی: ۱/ ۷۱، کتاب الطهارات، الفصل الثالث فی تعلیم الاغتسال، ط: بیروت
(۱) روی عن جنب شرب الماء، قال: ان کان الشرب اتی علی جمیع فمه یجزئه عن المضمضة
وان کان مص الماء مصا فلم یات جمیع فمه لم تجزئه عن المضمضة. (المحیط البرهانی ۱
۲۲، کتاب الطهارات، الفصل الثالث فی الغسل، نوع منه فی بیان فرائضه وسننه، ط: ادارة
القرآن کراچی۔
☆ویکفی الشرب عبا ای لا مصا والمراد به هنا الشرب بجمیع الفم ان شرب علی
غیر وجه السنة یخرج عن الجنابة والا فلا، وبما قیل ان کان جاهلا جاز وان کان عالما فلا ای
لان الجاهل یعب والعالم یشرب مصا کما هو السنة. (رد المحتار علی الدر ۱ ۱۵۱، کتاب
الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید).
☆البحر الرائق: ۱/ ۴۶، کتاب الطهارة، باب الغسل، ط: سعید
فاما المضمضة فانها عبارة عن وضع الماء الطهور فی الفم، ولو لم یحرک فمه او یطرح الماء
بعد وضعه فی فمه، فمن وضع ماء فی فمه، ثم ابتلعه، فقد اتی بفرض المضمضة فی الغسل،
شرط ان یصیب الماء جمیع فمه (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة (۱/ ۱۱۱)، کتاب
الطهارة، فرائض الغسل، ط: دار احیاء التراث العربی، بیروت)
(۲) مسافر محدث بحدث الجنابة، معه ماء یکفی لاحدهما یغسل به النجاسة ویتیمم للحدث ولو تیمم
اولا ثم غسل النجاسة یعید التیمم لانه تیمم وهو قادر علی ما یتوضأ به کذا فی محیط السرخسی
(الفتاوی الهندیة ۱/ ۲۹، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثانی فیما ینقض التیمم، ط: رشیدیة) =

پانی میں ڈوبنے والے کو غسل دینا

''ڈوبنے والے کو غسل دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۴۴)

پانی میں سونے کی چیز ڈال کر غسل کرنا

پانی میں سونے کی چیز ڈال کر غسل کرنا جائز ہے، اس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔(۱)

پانی نہ ہونے کی وجہ سے تیمم کرایا پھر پانی مل گیا

''تیمم کرایا پھر پانی مل گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۱۴)

پٹی ہو میت پر

''میت پر پلاسٹر ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۰۱)

پچپن سال کے بعد

عام طور پر پچپن سال کے بعد حیض نہیں آتا، اس لیے اگر پچپن سال کے بعد کچھ خون نکلے تو اگر خون خوب لال یا کالا ہے تو وہ حیض ہے، اور اگر پیلا یا سبز یا مٹیالا رنگ ہے تو حیض نہیں بلکہ ''استحاضہ'' ہے۔ البتہ اگر کسی عورت کو پچپن سال سے پہلے بھی پیلے یا سبز یا مٹیالے رنگ کا خون آتا تھا تو پچپن سال کے بعد بھی یہ رنگ حیض =

= مسافر محدث على ثوبه نجاسة اكثر من قدر الدرهم ومعه ماء يكفى لاحدهما غسل به الثوب. ويتيمم للحدث عند عامة العلماء ان الصرف الى النجاسة بجعله مصليا بطهارتين حقيقة وحكمية فكان اولى من الصلاة بطهارة واحدة. ويجب ان يغسل ثوبه من النجاسة ثم يتيمم (بدائع الصنائع ۱/۵۷، كتاب الطهارة، فصل واما بيان ما ينقض التيمم . ط سعيد)

طحطاوى على مراقى الفلاح، ص ۱۹۵، كتاب الطهارة . باب الانجاس والطهارة عنها . ط قديمى

المحيط البرهانى ۱/۱۹۵، كتاب الطهارة . الفصل الخامس فى التيمم . ط دار احياء التراث العربى

(۱) (آپ کے مسائل اور ان کا حل ۲/۵۳، طہارت کے مسائل، پانی میں سونا ڈال کر نہانا، ط مکتبہ لدھیانوی ۱۹۹۵ء)

ہو جائیں گے۔ اور اگر عادت کے خلاف ایسا ہوا تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہوگا۔ (۱)

پچھنے لگوانے کے بعد غسل کرنا

پچھنے لگوانے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔ (۲)

پردہ کی جگہ پر

پردہ کی جگہ پر کپڑے اتار کر غسل کرنا جائز ہے۔ (۳)

پستان منہ میں لینا

شہوت کے جوش میں اپنی بیوی کا پستان منہ میں لینے پر مجبور ہو جائے تو گناہ

(۱) "الاقل مقدر بخمس وخمسین سنة وهو المختار" (الفتاوى الهندية ۱/۳٦، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الاول في الحيض ط رشيدية)

◎ "المرأة اذا رأت بعد ذلك (بعد الاياس) دما هل يكون حيضا ... الدم المرئي بعد هذه المدة انما يكون حيضا اذا كان احمر او اسود اما اذا كان احضر او أصفر فلايكون حيضا" (الفتاوى التاتارخانية ۱/۲۲۵-۲۲٦، كتاب الطهارة، الفصل التاسع في الحيض، ط قديمي كتب خانه كراچي

◎ المحيط البرهاني ۱/۳۹۷، كتاب الطهارات، الفصل التاسع في الحيض نوع آخر في بيان الدماء الفاسدة التي لاتتعلق بها حكم الحيض، ط: ادارة القرآن كراچي

(۲) "والغسل المستحب اربعة: غسل الحجامة" (الفتاوى التاتارخانية ۱/۱۲۲، كتاب الطهارة، الفصل الثالث في الغسل، نوع آخر من هذا الفصل في المتفرقات، ط قديمي).

◎ البحر الرائق ۱/٦٦، كتاب الطهارة، [موجبات الغسل]، ط سعيد

◎ حلبي كبير، ص (۴۸)، كتاب الطهارة، فرائض الغسل، [الاغتسال على احد عشر وجها]،

نہیں ہوگا۔ البتہ دودھ پینا حرام ہے۔ اس لیے اگر دودھ منہ میں آجائے تو باہر

دے۔ تاہم اگر دودھ حلق میں اتر گیا تو رضاعت کی حرمت ثابت نہیں ہوگی

کہ یہ رضاعت کی مدت میں نہیں ہوا۔ (۱)

نوٹ: اگر اس صورت میں منی نکل آئی تو غسل واجب ہوگا۔ اور اگر مذ

مذی نکلی تو غسل واجب نہیں ہوگا، البتہ وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۲)

پسینہ

اگر بیوی سے صحبت کے دوران پسینہ نکلے اور وہ پسینہ کپڑوں پر لگ جائے تو صرف

پسینہ لگنے سے کپڑا ناپاک نہیں ہوتا؛ کیوں کہ انسان کا پسینہ پاک ہے۔ لہٰذا اگر ان کپڑوں

پر حقیقی نجاست نہیں لگی ہے تو وہ کپڑے پاک ہیں ان کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے۔ (۳)

(۱) مص رجل ندی زوجته لم تحرم (شامی ۳/۲۲۵)، باب الرضاع، ط سعید کراچی)

☐ ووقت الرضاع فی قول ابی حنیفة رح مقدر بثلاثین شهرا اذا ارتضع فی هذه المدة ثبت

الحرمة قال ابو یوسف و محمد والشافعی وانه مقدر بحولین ان ارتضع فی حولین ثبت

الحرمة، فطم اولم یفطم وبعد الحولین لاثبت اذا مص الرجل ندی امرأته وشرب لبنها لم

تحرم علیه امرأته۔ (الفتاوی الخانیة ۱/۴۱۷، باب الرضاع، ط رشیدیة)

☐ الفتاوی الهندیة ۱/۳۴۲، کتاب الرضاع، ط رشیدیة)

☐ الفتاوی السراجیة: ۴۰، باب الرضاع، ط سعید

(۲) (وفرض) الغسل عند خروج منی لاعند (مذی او ودی) بل الوضوء منه (تنویر الابصار

مع الرد ۱/۱۵۹-۱۶۵، کتاب الطهارة، ط: سعید)

(۳) عرق کل شیء معتبر بسؤره سؤر الآدمی طاهر، ویدخل فی هذا الجنب والحائض

والنفساء والکافر (الفتاوی الهندیة ۱/۲۳، الباب الثالث فی المیاه، الفصل الثانی فیما لایجوز

به التوضؤ، ط رشیدیة کوئٹه)

☐ وذکر الکرخی والطحاوی رحمهما الله تعالی فی مختصریهما ان عرق کل شیء مثل سؤره

فی النجاسة والطهارة والحرمة والکراهة (المحیط البرهانی ۱/۲۹۱، کتاب الطهارات،

الفصل الرابع فی المیاه، ومما یتصل بهذا الفصل بیان حکم عرق الحیوانات ولعابها، ط ادارة

القرآن کراچی)

☐ رد المحتار علی الدر ۱/۲۲۸، کتاب الطهارة، مطلب فی السؤر، ط سعید کراچی

☆ جنابت کی حالت میں جو پسینہ نکلتا ہے وہ ناپاک نہیں ہے اس سے کپڑا ناپاک نہیں ہوتا۔(۱)

پلاسٹر ہو میت پر

"میت پر پلاسٹر ہو" عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۰۱)

پندرہ سال کی عمر

اگر کسی مرد یا عورت کی عمر پندرہ سال ہو جائے اور جوانی کی کوئی علامت اس میں ظاہر نہ ہو تو اس وقت غسل کرنا مستحب ہے۔(۲)

پنڈلی کے بال

پنڈلی کے بال خود صاف کرنے میں مضائقہ نہیں ہے، لیکن دوسرے سے

(۱) سؤر الآدمي مطلقا ولو جنبا او كافرا او امرأة طاهر وحكم عرق كسؤر (رد المحتار على الدر (۲۲۸/۱)، كتاب الطهارة، مطلب الكراهة اذا اطلقت فالمراد منها التحريم، ط سعيد

☆ "واتفقوا على طهارة عرق الجنب والحائض الخ" (مرقاة المفاتيح ۴۱/۲، كتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب وما يباح له، الفصل الاول، ط امدادية ملتان)

☆ واذا عرق الجنب او الحائض في ثوب لم يضره. (المبسوط للسرخسي ۱۲۵/۱، كتاب الطهارت، باب الوضوء والغسل، ط بيروت)

☆ ولو عرق الجنب والمحدث في ثيابهم لم تنجس ثيابهم. (المحيط البرهاني ۲۷۸/۱، كتاب الطهارات، الفصل الرابع في المياه التي لايجوز الوضوء بها، [الماء المستعمل] ط ادارة القرآن كراچی)

(۲) "اما انواع الغسل فتسعة ومن المندوب على ما ذكره بعض المشايخ رحمهم الله الاغتسال لدخول مكة والصبي اذا بلغ بالسن كذا في التبيين" (الفتاوى الهندية ۱۶/۱، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط رشيدية)

☆ البحر الرائق ۶۶/۱، كتاب الطهارة، [موجبات الغسل]، ط سعيد

☆ تبيين الحقائق ۷۴/۱، كتاب الطهارة، [موجبات الغسل]، ط سعيد

صاف نہ کرائے، تاہم صاف نہ کرنا ہی بہتر ہے۔(۱)

پوشیدہ حصے کو دیکھنا

مردہ کے ستر کو ڈھانکنا واجب ہے۔لہٰذا نہلانے والے کو یا کسی اور شخص کو ستر کا حصہ دیکھنا جائز نہیں ہے۔اسی طرح اسے ہاتھ لگانا بھی جائز نہیں ہے۔اس لیے غسل دینے والے پر واجب ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں پر کپڑا وغیرہ لپیٹ کر اس کے ساتھ ستر کے مقام کو دھوئے۔اور ستر کا مقام ناف سے گھٹنوں تک کے حصے کو کہتے ہیں۔رہا باقی جسم تو اسے ہاتھ پر کپڑا لپیٹے بغیر بھی دھونا درست ہے۔(۲)

---

(۱) وفي حلق شعر الصدر والظهر ترك الادب كذا في القنية. (ردالمحتار على الدر: ۶/ ۴۰۷، كتاب الحظر والاباحة، فصل في البيع، ط: سعيد)

▭ اس کے علاوہ تمام بدن کے بالوں کا مونڈنا، رکھنا دونوں درست ہیں۔ بہشتی زیور، مسئلہ نمبر ۵، ص ۸۳۰، بالوں کے متعلق احکام، ط دارالاشاعت۔

▭ آپ کے مسائل اور ان کا حل ۲/ ۵۸، غسل کے مسائل، پنڈلیوں اور رانوں کے بال خود صاف کرنا یا نائی سے صاف کروانا، ط مکتبہ لدھیانوی ۱۹۹۵ء۔

(۲) "عن علي قال: قال لي النبي صلى الله عليه وسلم: لاتبرز فخذك ولا تنظر الى فخذ حي ولا ميت" (سنن ابن ماجة، ص (۱۰۵)، رقم الحديث: ۱۴۶۰، ابواب الجنائز، باب ما جاء في غسل الميت، ط: قديمي)

▭ وتستر عورته بخرقة، لان حرمة النظر الى العورة باقية بعد الموت ... ثم الخرقة ينبغي ان تكون ساترة ما بين السرة الى الركبة، لان كل ذلك عورة ... ثم تغسل عورته تحت الخرقة بعد ان يلف على يده خرقة كذا ذكره البلخي لان حرمة مس عورة الغير فوق حرمة النظر" (بدائع الصنائع ۱/ ۳۰۰، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فصل بيان كيفية الغسل، ط: سعيد)

▭ ويجب ستر عورة الميت، فلا يحل للغاسل ولا غيره ان ينظر اليها، وكذلك لا يحل لمسها، فيجب ان يلف الغاسل على يده خرقة ليغسل بها عورته، سواء كانت مخففة او مغلظة، اما باقي بدنه فيصح للغاسل ان يباشر بدون خرقة وهذا متفق عليه (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة ۱/ ۳۹۰، كتاب الصلاة، حكم النظر الى عورة الميت ولمسها وتغسيل الرجال النساء، وبالعكس، ط مكتبة الصفا)

▭ الفتاوى الهندية ۱/ ۱۵۸، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط رشيدية كوئته

پہلی مرتبہ خون جاری ہوا اور بند نہیں ہوا

''خون پہلی مرتبہ آیا اور بند نہیں ہوا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۲۷)

پھول گئی میت

''میت پھول گئی'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۰۱)

پیٹ دبانے سے نجاست نکلے

اگر میت کو غسل دیتے وقت میت کا پیٹ دبانے سے کوئی نجاست نکلے تو اس کو دھونا ضروری ہے مگر اس کی وجہ سے وضو اور غسل نہیں دہرایا جائے گا۔(۱)

پیدائش کے وقت زندگی کے آثار ہوں

☆ اگر بچہ کے بدن کا اکثر حصہ باہر آنے تک زندگی کے آثار باقی رہیں تو وہ بچہ زندہ شمار ہوگا۔ اور اس کو مسنون طریقے سے غسل دے کر کفن پہنا کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کیا جائے گا۔

☆ بدن کا اکثر حصہ باہر آنے سے مراد یہ ہے کہ اگر سر کی طرف سے پیدا ہوا تو سینہ تک اور اگر پاؤں کی طرف سے پیدا ہوا تو ناف تک نکلے، اور اس وقت تک زندہ ہونے کے آثار باقی رہیں، پھر اس کے بعد اگر زندہ ہونے کے آثار باقی نہ بھی رہیں تب بھی وہ بچہ زندہ شمار ہوگا، اور مسنون طریقے سے اس کو غسل دے کر مسنون

(۱) ثم يجلسه ويسنده إليه ويمسح بطنه مسحا رفيقا تحرزا عن تلويث الكفن، فإن خرج منه شيء غسله ولا يعيد غسله ولا وضوءه ثم ينشفه بثوب" (الفتاوى الهندية ١/١٥٩، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط رشيدية)

(۲) الجوهرة النيرة ١/١٣٣، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط مير محمد

(۳) المحيط البرهاني ٣/٢٨، كتاب الصلاة، الفصل الثاني والثلاثون في الجنائز، مسألة أخرى في بيان كيفية الغسل، ط ادارة القرآن كراچی

طریقے سے کفن پہنا کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کیا جائے گا۔

اور اگر بدن کا اکثر حصہ باہر نکلنے سے پہلے مرجائے تو وہ مردہ شمار ہوگا۔ اس کو دھو کر صاف کپڑے میں لپیٹ کر جنازہ کی نماز کے بغیر دفن کردیا جائے۔(۱)

پیڈ رکھنا

☆ عورتوں کو حیض ونفاس کے وقت اپنے خاص حصہ پر پیڈ یا روئی یا کپڑا رکھنا سنت ہے۔(۲)

(۱) ومن ولد فمات يغسل ويصلى عليه، ويرث ويورث، ويسمى (ان استهل) وحد ما يدل على حياته بعد خروج اكثره حتى لو خرج رأسه فقط، وهو يصيح (والا يستهل غسل وسمى) واذا استبان بعض خلقه، غسل وحشر، هو المختار، (وادرج في خرقة ودفن ولم يصل عليه) قوله بعد خروج اكثره) فلو خرج رأسه وهو يصيح ثم مات لم يرث ولم يصل عليه مالم يخرج اكثر بدنه حيا، وحد الاكثر من قبل الرجل سرته ومن قبل الرأس صدره وقوله والا يستهل غسل وسمى شمل ماتم خلقه، ولا خلاف في غسله وما لم يتم ففيه خلاف. والمختار انه يغسل ويلف في خرقة ولا يصلى عليه". (رد المحتار على الدر ٢/ ٢٢٧، ٢٢٨، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في كراهة صلاة الجنازة في المسجد، ط: سعيد)

ومن استهل بعد الولادة سمي وغسل وصلى عليه، وان لم يستهل ادرج في خرقة ولم يصل عليه، ويغسل في غير الظاهر من الرواية السقط الذي لم تتم اعضائه لا يصلى عليه باتفاق الروايات والمختار ان يغسل ويدفن ملفوفا في خرقة". (الفتاوى الهندية: ١/ ١٥٩، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في الغسل، ط. رشيدية).

الجوهرة النيرة ١/ ١٣٢، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: مير محمد

(٢) وضع الكرسف مستحب للبكر في الحيض وللثيب في كل حال وموضعه موضع البكارة ويكره في الفرج الداخل

وفي غيره انه سنة مؤكدة للثيب حالة الحيض مستحبة حالة الطهر ولو صلتا بغير كرسف جاز (البحر الرائق ١/ ١٩٣، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

ان اتخاذ الكرسف سنة عند الحيض ... الثيب يستحب لها اتخاذ الكرسف بكل حال واما البكر فيستحب لها وضع الكرسف في حالة الحيض ولا يستحب لها في غير حالة الحيض (المحيط البرهاني ١/ ٣٠٠-٣٠١، كتاب الطهارات، الفصل التاسع في الحيض، ومما يتصل بهذا النوع من المسائل، ط. ادارة القرآن)

رد المحتار على الدر ١/ ٢٨٩، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب لو افتى مفت بشيء من هذه الاقوال في موضع الضرورة طلبا للتيسير، ط سعيد

☆ خواہ کنواری ہو یا شادی شدہ، اور جو کنواری نہ ہو ان کو حیض و نفاس کے بغیر بھی روئی رکھنا مستحب ہے۔(۱)

پیشاب کا قطرہ

وضو کرنے کے بعد پیشاب کا قطرہ آنے پر وضو ٹوٹ جاتا ہے، نماز سے پہلے دوبارہ استنجا کر کے وضو کرنا ضروری ہے، دوبارہ غسل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔(۲)

پیشاب کرنا

☆ اگر غسل خانہ کچا ہے اس میں سے پیشاب بہہ کر نہیں نکلتا، تو ایسے غسل خانہ میں پیشاب کرنا مکروہ تحریمی ہے۔(۳)

☆...... اگر غسل خانہ پختہ ہے، پانی کے ساتھ پیشاب بھی بہہ کر نکل جاتا ہے، تو ایسے غسل خانے میں پیشاب کرنا مکروہ نہیں ہے، جیسا کہ آج کل عام طور پر شہروں میں غسل خانے پکے بنے ہوئے ہوتے ہیں، ان میں پانی نکلنے کی نالی بھی بنی ہوئی ہوتی ہے۔

☆...... آج کل اکثر دیہاتوں میں بھی پکے غسل خانے بنتے ہیں، اگر پیشاب کرنے کے لیے الگ انتظام نہیں ہے تو ضرورت کے وقت پکے غسل خانے

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة، رقم ۲، علی الصفحة: ۱۳۲ (وضع الکرسف مستحب)

(۲) "ولو نزل البول ... وخرج الی القلفة نقض الوضوء" (الفتاوی الهندیة: ۱/ ۹، ۱۰، کتاب الطهارة، الفصل الخامس فی نواقض الوضوء، ط: رشیدیة)

☐ فتح القدیر ۱/ ۳۹، کتاب الطهارة، فصل فی نواقض الوضوء، ط: رشیدیة

☐ رد المحتار ۱/ ۱۳۵، کتاب الطهارة، مطلب نواقض الوضوء، ط: ایچ ایم سعید

(۳) وکذا یکره ... ان یبول قائما او مضطجعا او مجردا من ثوبه بلا عذر او یبول فی موضع یتوضأ او یغتسل فیه لحدیث لا یبولن احدکم فی مستحمه فان عامة الوسواس منه

قال الشامی رحمه الله: قوله للاغتسال بای مکان استحمام وانما نهی عن ذلک اذا لم یکن له مسلک یذهب فیه البول او کان المکان صلبا فیوهم المغتسل انه اصابه منه شیء فیحصل به الوسواس (رد المحتار علی الدر ۱/ ۳۴۴، کتاب الطهارة، فصل فی الاستنجاء، ط سعید)

☐ الفقه الاسلامی وادلته ۱/ ۳۵۷، الفصل الاول الطهارة، آداب قضاء الحاجة، ط رشیدیة

میں پیشاب کر کے اگر پانی بہا دیا جائے تو بلا کراہت جائز ہے۔(۱)

پیشاب کرنے پر پاکی کا مدار نہیں ہے

''پیشاب کرنے سے پہلے غسل کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۳۴)

پیشاب کرنے سے پہلے غسل کرنا

☆ اگر صحبت کرنے کے بعد پیشاب کرنے سے پہلے غسل کر لیا اور اس کے بعد منی خارج نہیں ہوئی تو غسل صحیح ہو جائے گا اور آدمی پاک ہو جائے گا۔ ہاں اگر غسل کے بعد بقیہ منی خارج ہوئی تو دوبارہ غسل کرنا واجب ہوگا۔(۲)

☆...... صحبت کرنے کے بعد غسل فرض ہے، اور پاکی کا دار و مدار پیشاب کرنے پر نہیں ہے۔ البتہ صحبت کے بعد پیشاب کرنے سے امراض دور ہو جاتے

(۱) "ویکرہ فی محل الوضوء، لقوله علیه السلام: لایبولن احدکم فی مستحمه، ثم یغتسل فیه او یتوضا، فان عامة الوسواس منه، قال ابن الملک لان ذلک الموضع یصیر نجسا، فیقع فی قلبه وسوسة بانه هل اصابه منه رشاش لم لا ... حتی لو کان بحیث لایعود منه رشاش او کان فیه منفذ بحیث لایثبت فیه شیء من البول، لم لایکرہ البول فیه". (حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۵۴، فصل فی الاستنجاء، ط: قدیمی)

☐ "وکذا یکرہ ... وان یبول قائما او مضطجعا او مجردا ... او یبول فی موضع یتوضا او یغتسل فیه لحدیث: لایبولن احدکم فی مستحمه فان عامة الوسواس منه. (الدر المختار: ۱/ ۳۴۴، کتاب الطهارة، فصل فی الاستنجاء، ط: سعید).

☐ الفقه الاسلامی وادلته: ۱/۳۵۷، الفصل الاول الطهارة، خامسا: آداب قضاء الحاجة، ط: رشیدیة.

(۲) "ان المجامع اذا اغتسل قبل أن یبول او ینام ثم سال منه بقیة المنی من غیر شهوة یعید الاغتسال عندهما خلافا له فلو خرج بقیة المنی بعد البول او النوم او المشی لایجب الغسل اجماعا". (البحر الرائق: ۱/۵۵، کتاب الطهارة (ابحاث الغسل)، ط: ایچ ایم سعید)

☐ لو اغتسل من الجنابة قبل أن یبول او ینام وصلی ثم خرج بقیة المنی فعلیه ان یغتسل عندهما (الفتاوی الهندیة: ۱/۱۴، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل، ط: رشیدیة)

☐ الجوهرة النیرة: ۱/۱۳، کتاب الطهارة، المعانی الموجبة للغسل، ط: میر محمد.

ہے، اور مذی اور منی کی بھی صفائی ہو جاتی ہے۔ (۱)

پیشاب کے بعد غسل کا حکم نہ ہونے کی وجہ

اگر پیشاب، پاخانہ کے بعد غسل کرنا لازم ہوتا تو لوگوں کو سخت حرج (تنگی اور تکلیف) ہوتا، اور وہ محنت اور مشقت میں پڑ جاتے۔ اور یہ حکمت اور اللہ کی رحمت اور مصلحت کے خلاف ہوتا۔ (۲)

پیشاب کے بعد غسل واجب کیوں نہیں ہوتا؟

"منی نکلنے سے غسل کیوں واجب ہوتا ہے؟" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۹۸)

پیشاب کے بعد منی نکلی

اگر کسی نے پیشاب کیا اور اس کے عضو خاص سے منی نکلی، اور اس کے عضو خاص میں سختی تھی یا وہ منی شہوت کے ساتھ کود کر نکلی تو غسل واجب ہوگا۔ اور اگر عضو خاص میں سختی نہیں تھی بلکہ سست تھا اور شہوت کے بغیر منی نکلی تو وضو ٹوٹ جائے گا، غسل واجب نہیں ہوگا۔ (۳)

---

(۱) (وفرض) الغسل (عند) خروج (منى) من العضو الخ. الدرالمختار مع الرد: ۱/۱۵۹، سنن الغسل، مطلب في تحرير الصاع والمد والرطل، ط: سعيد.
ح وكذا يوجب الاغتسال (الايلاج) اى ادخال ذكر من يجامع مثله (في احد السبيلين) حلبي كبير، ص: ۴۱، مطلب في طهارة الكبرى، ط: سهيل.

(۲) وكان الغسل من الجنابة سنة سائرة في العرب فوزع النبي صلى الله عليه وسلم لسمى التطهير على نوعي الحدث: فجعل الطهارة الكبرى بازاء الحدث الاكبر، لانه اقل وقوعا واكثر لوثا، واحوج الى تنبيه النفس بعمل شاق، فلما يفعل مثله، والطهارة الصغرى بازاء الحدث الاصغر، لانه اكثر وقوعا، واقل لوثا، ويكفيه التنبيه في الجملة. (حجة الله البالغة: ۱/۳۸۴، ابواب الطهارة، اسرار الوضوء والغسل، ط: زمزم پبلشرز كراچى).

(۳) رجل بال فخرج من ذكره منى ان كان منتشرا عليه الغسل وان كان منكسرا عليه الوضوء" الفتاوى الهندية: ۱/۱۴، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية =

پیشاب کے بعد نکلنے والا مادہ

پیشاب کے بعد نکلنے والا مادہ اگر چہ وہ منی ہو مگر شہوت کے بغیر نکلے تو غسل فرض نہیں ہوگا۔ (۱)

پیشاب کے قطرات کو روکنا

جس عورت کو پیشاب کے قطرات آتے رہتے ہیں، اور وہ کسی تدبیر یا روئی وغیرہ کے ذریعے نکلنے نہ دے تو اس کا وضو اور نماز درست ہو جائے گی۔ (۲)

= المحيط البرهاني ١/٢٣٠، كتاب الطهارات، الفصل الثالث في الغسل نوع منه في اسباب الغسل، ط ادارة القرآن كراچي

رد المحتار على الدر المختار ١/١٦١، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع المد. ط سعيد

(١) رجل بال فخرج من ذكره مني ان كان منتشرا فعليه الغسل و ان كان منكسرا عليه الوضوء.

(الفتاوى الهندية: ١/١٤، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية.

رد المحتار على الدر المختار: ١/١٦١، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع المد، ط سعيد

المحيط البرهاني: ١/٢٣٠، كتاب الطهارة، الفصل الثالث في الغسل، نوع منه في اسباب الغسل، ط: ادارة القرآن كراچي.

(٢) سئل في الحمصة التي توضع على الكي لم تربط بما يمنع السيلان هل يكون صاحبها صاحب عذر ام لا؟ اجاب لايكون صاحب عذر كما هو صريح كلام الخلاصة وغيره وصاحب الجرح لومنع الجرح من السيلان يخرج من ان يكون صاحب الجرح السائل فافاد ان كل صاحب عذر اذا منع نزوله بدواء او غيره خرج عن كونه صاحب عذر بخلاف الحائض.

(الفتاوى الخيرية: ١/٥، كتاب الطهارة ومطالبه، مطلب في الحمصة على الكي، ط مير محمد)

فتاوى رحيمية: ٣/٦٥، كتاب الطهارت، احكام المعذورين، اگر صاحب عذر کسی تدبیر

ط دار الاشاعت

ت

تار سے دانت کو باندھا ہے

اگر ٹوٹے ہوئے دانت کو تار سے باندھا ہے تو اس پر وضو اور غسل ہو جائے گا، کلی کر لینا کافی ہو جائے گا؛ کیوں کہ دانتوں کی جڑ میں پانی پہنچانا ضروری نہیں ہے۔ اور جس کام میں حرج ہو وہ شرعاً معاف ہے۔(۱)

تالاب

اگر بڑے تالاب میں غیر مسلم بھی نہاتے ہیں تو وہاں مسلمانوں کے لیے بھی غسل کرنا جائز ہے؛ کیوں کہ بڑے تالاب میں نجاست گرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔(۲)

ترجمۂ قرآن

بے وضو اور جنابت کی حالت میں قرآن مجید کے ترجمے کو چھونا درست نہیں

(۱) ولایمنع ماعلی ظفر صباغ ولا طعام بین اسنانه او سنه المجوف به یفتی. (تنویر الابصار مع الدر المختار: ۱/۱۵۴، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید).
ج ولو کان سنه مجوفا فبقی فیه او بین اسنانه طعام او درن رطب فی انفه ثم غسله علی الاصح (الفتاوی الهندیة: ۱/۱۳، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضه، ط: رشیدیة).
ج البحر الرائق: ۱/۳۶، کتاب الطهارة، باب الغسل، ط: سعید.
(۲) الماء النجس اذا دخل الحوض الکبیر لاینجس الحوض وان کان الماء النجس غالبا علی ماء الحوض لانه کلما اتصل الماء بالحوض صار ماء الحوض غالبا علیه (رد المحتار علی الدر: ۱/۱۹۱، کتاب الطهارة، مطلب لو ادخل الماء من اعلی الحوض وخرج من اسفله فلیس بجار، ط: سعید).
ج حاشیة الطحطاوی علی الدر: ۱/۱۰۷، کتاب الطهارة، باب المیاه، ط: رشیدیة
ج الفتاوی التاتارخانیة: ۱/۱۲۷، کتاب الطهارة، الفصل الرابع فی المیاه التی یجوز الوضوء بها، نوع آخر فی ماء الحیاض، ط: قدیمی.

ہے: کیوں کہ فقہاء کرام نے قرآن مجید کے ترجمہ کو اس مسئلہ میں قرآن کے حکم میں قرار دیا ہے۔(۱)

تری دیکھی

نیند سے اٹھ کر عضو پر تری دیکھی اور منی کا اثر کپڑے اور بدن پر بالکل نہیں ہے اور منی نہ ہونے کا یقین ہے تو غسل واجب نہیں ہوگا۔ صرف عضو کو دھو کر وضو کر لینا کافی ہوگا۔(۲)

نیند سے بیدار ہو کر کپڑوں پر تری دیکھی تو اس کی چند صورتیں ہیں:

۱ مذی ہونے کا یقین ہو اور احتلام یاد نہ ہو،

۲ منی یا مذی ہونے میں شک ہو، اور احتلام یاد نہ ہو۔

۳ منی یا ودی ہونے میں شک ہو اور احتلام یاد نہ ہو۔

۴ مذی یا ودی میں شک ہو اور احتلام یاد نہ ہو۔

۵ ودی ہونے کا یقین ہو اور احتلام یاد ہو۔

---

(۱) ولو كان القرآن مكتوبا بالفارسية يحرم على الجنب والحائض مسه بالاجماع اما عند ابي حنيفة فظاهر، وكذلك عندهما لانه قرآن عندهما. (البحر الرائق: ۱/۲۰۲، كتاب الطهارة، [ابحاث الغسل] ط: سعيد)

☐ ويمنع صلاة وصوما وتلاوته ودخول مسجد والطواف وقربان ما تحت ازار وقراءة قرآن ومسه الا بغلافه. (تنوير الابصار: ۱/۲۹۰-۲۹۲، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

☐ والتفسير كمصحف لا الكتب الشرعية فانه رخص مسها باليد لا التفسير كما في الدرر عن مجمع الفتاوى. (الدر المختار: ۱/۱۷۶، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب يطلق الدعاء على ما يشمل الثناء، ط: سعيد)

(۲) وان استيقظ فوجد في احليله بللا لا يدري مني هو ام مذي ولم يتذكر حلما ينظر ان كان ذكره منتشرا قبل النوم فلا غسل عليه لان الانتشار سبب لخروج المذي فيحمل عليه وان كان ذكره قبل النوم ساكنا فعليه الغسل للاحتياط. (حلبي كبير، ص: ۳۸، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: نعمانية)

☐ الدر المختار مع الرد: ۱/۱۶۳، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع والمد، ط: سعيد.

☐ حاشية الطحطاوي على الدر: ۱/۹۲، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: رشيدية.

ودی ہونے کا یقین ہو اور احتلام یاد نہ ہو۔

۲ منی یا مذی یا ودی ہونے میں شک ہو اور احتلام یاد نہ ہو۔

۷ منی ہونے کا یقین ہو۔

۸ دوسری، تیسری اور ساتویں صورت میں احتیاطاً غسل کرنا ضروری ہے اور آٹھویں صورت میں غسل کرنا ضروری ہے۔(۱) باقی پہلی، چوتھی، پانچویں اور چھٹی صورت میں غسل کرنا لازم نہیں۔

نیند سے بیدار ہونے کے بعد احتلام یاد نہ ہو لیکن عضو مخصوص میں تری کا احساس ہو تو احتیاطاً غسل کرنا واجب ہے۔ البتہ اگر مذی ہونے کا یقین ہو تو پھر غسل کرنا واجب نہیں ہے۔(۲)

تری کپڑوں پر

"کپڑوں پر تری ہے" عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۴۵)

(۱) وان استیقظ الرجل ووجد علی فراشه أو فخذه بللا وهو یتذکر احتلاما ان تیقن انه منی او تیقن انه مذی او شک انه منی او مذی فعلیه الغسل، وان تیقن انه ودی لاغسل علیه وان رأی بللا الا انه لم یتذکر الاحتلام فان تیقن انه ودی لایجب الغسل وان تیقن انه منی یجب الغسل وان تیقن انه مذی لایجب الغسل وان شک انه منی او مذی قال ابویوسف رحمه الله لایجب الغسل حتی یتیقن بالاحتلام وقالا یجب. (الفتاوی الهندیة: ۱/۱۵، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل، ط: رشیدیة)

☆ البحر الرائق: ۱/۵۵-۵۶، کتاب الطهارة، [موجبات الغسل]، ط: سعید.

☆ حاشیة الطحطاوی علی الدر: ۱/۹۲، کتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: رشیدیة

(۲) وما اذا لم یتذکر الاحتلام وتیقن انه منی أو شک هل هو منی او مذی فکذلک، یجب علیه الغسل فی هاتین الحالتین ایضا اجماعا للاحتیاط، وان تیقن انه مذی فلا غسل علیه (کبیری ۴۲، کتاب الطهارة، [مبحث الغسل]، ط: نعمانیه کوئٹه)

☆ والثالث: اذا رأی البلل علی فراشه ولم یتذکر الاحتلام عندهما یجب علیه الغسل، وعند ابی یوسف لا غسل علیه. (خلاصة الفتاوی: ۱/۱۳، کتاب الطهارة، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیة)

☆ الهندیة: ۱/۱۵، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل، ط: رشیدیة کوئٹه.

تری محسوس کرنا

اگر کوئی شخص بیداری کی حالت میں شہوت اور دفق (جوش) کے بغیر احلیل (عضو مخصوص کے سوراخ) میں منی یا مذی کی کچھ تری محسوس کرے، اور وہ مقدار میں کم ہونے کی وجہ سے احلیل کے اندر ہی رک جائے اور باہر نہ نکلے تو اس صورت میں غسل واجب نہیں ہوگا؛ کیوں کہ غسل واجب ہونے کے لیے شہوت اور دفق کے ساتھ منی خارج ہونا ضروری ہے، اور یہ باتیں یہاں نہیں ہیں۔ البتہ اس تری کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ اور اگر قطرات صرف احلیل کے اندر ہوں باہر نہ نکلیں تو وضو بھی فاسد نہیں ہوگا۔ (۱)

تصور سے منی کا نکلنا

''منی نکلی'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۹۹)

تعویذ ناپاک حالت میں استعمال کرنا

جس کاغذ پر قرآن مجید کی آیت لکھی ہوئی ہے، ناپاکی کی حالت میں اس کو چھونا جائز نہیں ہے۔ اور اگر وہ کاغذ کپڑے وغیرہ میں لپٹا ہوا ہو یا چمڑے کے اندر ہو اور چاروں طرف سے سلا ہوا تو اس کو چھونا جائز ہے۔ لہٰذا اگر تعویذ کپڑے وغیرہ کی

---

(۱) منها الجنابة: وهي تثبت بسببين، أحدهما: خروج المني على وجه الدفق والشهوة من غير إيلاج ... إذا استيقظ الرجل فوجد البلل في إحليله ولم يتذكر حلماً إن كان ذكره منتشراً قبل النوم فلا غسل عليه. (الفتاوى الهندية: ۱۴/۱، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية)

☐ الفتاوى التاتارخانية: ۱۱۵/۱، كتاب الطهارة، نوع آخر في بيان أسباب الغسل، ط: قديمي كراچي

☐ تبيين الحقائق: ۶۲/۱، كتاب الطهارة، أبحاث الغسل، ط: ايچ ايم سعيد كراچي

چیز میں لپٹا ہوا ہو یا بند ہو تو اس کو پہننا جائز ہے۔ (۱)

تفریحی تالاب

تفریحی تالاب (swimming pool) کا پانی ادویات (chemicals) کے ذریعہ صاف کیا جاتا ہے، اور دوائی کی وجہ سے پانی کی بو اور ذائقہ بدل جاتا ہے، اس کے باوجود اس سے وضو اور غسل کرنا درست ہے، ہاں اگر پانی گاڑھا ہو جائے گا تو اس سے وضو اور غسل کرنا صحیح نہیں ہوگا۔ (۲)

تفسیر کی کتاب جنبی کے لیے چھونا

اگر تفسیر کی کتابوں میں قرآن کی آیات کم اور تفسیر زیادہ ہے تو جنبی کے لیے

---

(۱) "ومنها حرمة مس المصحف، لایجوز لهما وللجنب والمحدث مس المصحف الا بغلاف متجاف عنه كالخريطة والجلد الغير المشرز لا بما هو متصل به". (الفتاوى الهندية ۱/ ۳۹، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: رشيدية)

⭘ الفتاوى التاتارخانية: ۱/ ۱۲۲، كتاب الطهارة، نوع آخر في بيان اسباب الغسل، الفصل في المتفرقات، ط: قديمي.

⭘ حلبي كبير: ۵۱، كتاب الطهارة، فروع في بعض مسائل الحائض والنفساء والجنب، ط: نعمانية كوئته.

(۲) وان طبخ بالماء ما يقصد به المبالغة في النظافة كالاشنان والصابون جاز الوضوء به بالاجماع الا اذا صار ثخينا فلايجوز كذا في محيط السرخسي.

الفتاوى الهندية: ۱/ ۲۱، الباب الثالث في المياه، وفيه فصلان، الفصل الثاني فيما لايجوز به التوضؤ، ط: رشيدية.

⭘ لايجوز التوضؤ بماء الورد والزعفران ولا بماء الصابون والحرض (اشنان) اذا ذهبت رقته، وصار ثخينا وان بقيت رقته ولطافته جاز به التوضؤ وكذا لو طبخ بالماء ما يقصد به المبالغة في التنظيف كالسدر والحرض، وان تغير لونه ولكن لم تذهب رقته يجوز به التوضؤ وان صار ثخينا مثل السويق لايجوز به التوضؤ.

فتاوى قاضي خان على هامش الهندية: ۱/ ۱۶، فصل فيما لا يجوز به التوضؤ، ط: رشيدية.

چھونا مکروہ ہے۔ اور اگر تفسیر زیادہ نہیں ہے تو جنبی کے لیے چھونا درست نہیں ہے۔(۱)

تقریبات میں جانے کے لیے غسل کرنا

تقریبات میں جانے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔(۲)

تلاوت میت کے پاس

''میت کے پاس تلاوت کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۱۶)

توبہ کرنے کے لیے غسل کرنا

کسی گناہ سے توبہ کرنے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔(۳)

---

(۱) "ویکرہ ایضا للمحدث ونحوہ مس تفسیر القرآن وکتب الفقہ وکذا کتب السنن لانہا لاتخلو عن آیات" (حلبی کبیر: ۵۲، کتاب الطہارۃ، فروع فی بعض مسائل الحائض والنفساء والجنب، ط: نعمانیۃ کوئٹہ).

الفتاوی التاتارخانیۃ: ۱۲۳/۱، کتاب الطہارۃ، بیان اسباب الغسل، نوع آخر من ھذا الفصل فی المتفرقات، ط: قدیمی

الفتاوی الہندیۃ: ۳۹/۱، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضۃ، ط: رشیدیۃ.

(۲) "ومن المستحب الغسل لمن اراد حضور مجمع الناس". البحر الرائق: ۶۲/۱، کتاب الطہارۃ، مبحث الغسل، ط: ایچ ایم سعید

الدر المختار: ۱۷۰/۱، کتاب الطہارۃ، ابحاث الغسل مطلب یوم عرفۃ افضل من یوم الجمعۃ، ط: سعید

حاشیۃ الطحطاوی علی الدر: ۹۷/۱، کتاب الطہارۃ، ابحاث الغسل، ط: رشیدیۃ.

(۳) "وندب لمجنون افاق ولتائب من ذنب" (الدر المختار: ۱۷۰/۱، کتاب الطہارۃ، ابحاث الغسل مطلب یوم عرفۃ افضل من یوم الجمعۃ، ط: سعید.)

حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۱۰۹، کتاب الطہارۃ، فصل یسن الاغسال لاربعۃ اشیاء، ط: قدیمی

البحر الرائق: ۶۲/۱، کتاب الطہارۃ، ابحاث الغسل، ط: سعید.

تہبند ناپاک ہے

"ناپاک تہبند باندھ کر غسل کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۲۶)

تیل

غسل جنابت میں سر کا تیل چھڑانا ضروری نہیں، تاہم چھڑا دیں تو بہتر ہے۔ (۱)

تیل لگا ہوا ہے

اگر ہاتھ، پیر اور بالوں میں تیل لگا ہوا ہے، اس وجہ سے بدن پر پانی اچھی طرح ٹھہرتا نہیں ہے، بلکہ پانی پڑتے ہی ڈھلک جاتا ہے تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے؛ کیوں کہ جب سارے بدن اور پورے سر پر پانی ڈال لیا تو غسل صحیح ہو گیا۔ (۲)

تیمم کرانے کا طریقہ

میت کو تیمم کرانے کا طریقہ یہ ہے کہ تیمم کرانے والا ایک مرتبہ پاک مٹی پر اپنا ہاتھ مار کر ایک بار میت کے منہ کو مل دے اور اس کے بعد دوسری بار مٹی پر ہاتھ مار کر میت کے دائیں ہاتھ کو کہنی تک مل دے، پھر تیسری بار مٹی پر ہاتھ مار کر میت کے

ولا یمنع الطهارة ونیم أی خرء ذباب وکذا دهن ودسومة
ولی لرد ای کربت وشیرج بخلاف نحو شحم وسمن جامد". (الدر مع الرد ۱/۱۵۴، کتاب
الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید)

(۲) الفتاوی الهندیة: ۱/۱۴، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی
واجبه، ط: رشیدیة

(۲) وإذا ادهن فأمر الماء، فلم یصل یجزی الخ (الهندیة: ۱/۱۴، الباب الثانی فی الغسل،
الفصل الاول فی فرائضه، ط: رشیدیه

(۲) وإذا ادهن فأمر الماء، فلم یصل یجزی الخ (الهندیة: ۱/۱۴، الباب الثانی فی الغسل،
الفصل الاول فی فرائضه، ط: رشیدیه)

(۲) ردالمحتار علی الدر ۱/۱۵۴، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید

بائیں ہاتھ کو کہنی تک مل دے، یعنی اپنے ہاتھ سے تیمم کرائے۔(۱)

تیمم کرایا پھر پانی مل گیا

اگر غسل دینے کے لیے پانی نہ ہونے کی وجہ سے میت کو تیمم کرایا گیا، پھر پانی مل گیا تو پھر غسل دینا ضروری ہے۔(۲)

تین دن سے کم خون آیا

''خون تین دن سے کم آیا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۲۸)

تین دن سے کم خون حیض نہیں ہے

''خون تین دن سے کم آیا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۲۸)

---

(۱) لو يمم غيره يضرب ثلاثا للوجه واليمنى واليسرى.

(الدر المختار مع الرد: ۲۳۹/۱، كتاب الطهارة باب التيمم، سنن التيمم، ط: سعيد)

☐ حاشية الطحطاوي على الدر: ۱۲۸/۱، كتاب الطهارة، باب التيمم، سنن التيمم، ط رشيدية.

☐ رد المحتار على الدر: ۲۳۹/۱، كتاب الطهارة، باب التيمم [سنن التيمم]، ط: سعيد.

(۲) يمم لفقد ماء وصلى عليه ثم وجدوه غسلوه وصلوا ثانيا وقيل لا.

(الدر المختار. ۲۰۱/۲، كتاب الصلاة باب الجنائز، ط: سعيد

☐ حاشية الطحطاوي على الدر: ۳۶۹/۱، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: رشيدية.

☐ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۵۶۹، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، ط: قديمي

ٹکڑے ملے

"جسم کے حصے ملے" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۴۹)

ٹیسٹ ٹیوب بے بی سے غسل واجب ہوگا یا نہیں؟

☆ ...... واضح رہے کہ جن عورتوں کا حمل نہیں ٹھہرتا ہے یا مرد کے مادہ منویہ میں بچہ پیدا ہونے کی صلاحیت نہیں ہے تو موجودہ دور میں ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعے مادہ منویہ عورت کے رحم میں رکھا جاتا ہے، اور اس سے حمل ٹھہر جاتا ہے اور بچہ پیدا ہوتا ہے۔

☆ ...... اگر مرد سے مادہ منویہ نکالنے والا اور عورت کے رحم میں داخل کرنے والا میاں بیوی میں سے کوئی ایک ہے یا دونوں تو جائز ہے۔ اور اگر میاں بیوی کے علاوہ تیسرے آدمی، مرد ڈاکٹر یا لیڈی ڈاکٹر کے توسط سے یہ کام کیا جائے گا تو یہ ناجائز اور حرام ہوگا؛ کیوں کہ یہ بیماری نہیں ہے۔ اس کی وجہ سے تیسرے شخص، مرد ڈاکٹر یا لیڈی ڈاکٹر کے سامنے ستر کھولنا جائز نہیں ہوگا۔

☆ ...... غسل واجب ہونے کا سبب صرف منی نکلنا یا داخل ہونا نہیں ہے۔ بلکہ اس میں اصل علت لذت اور دل کی تسکین ہوتی ہے، جو شہوت اور طلب کے ذریعے حاصل ہوتی ہے۔(۱)

---

(۱) "وفرض الغسل عند خروج منی من العضو ... منفصل عن مقره ... بشهوة ای لذة ولو حكما كمحتلم، ولم يذكر الدفق ليشمل منى المرأة لان الدفق فيه غير ظاهر". (الدر المختار مع الرد: ۱۵۹/۱-۱۶۰، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل مطلب فی تحرير الصاع والمد، ط: سعيد)

☐ الفتاوى التاتارخانية: ۱۱۵/۱، كتاب الطهارة، نوع آخر فی بيان اسباب الغسل، ط: قديمی

☐ الفتاوى الهندية: ۱۴/۱، كتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل [redacted]

ٹیسٹ ٹیوب میں لذت اور دل کی تسکین کی علت موجود نہیں ہے، اور اس میں ٹیوب، انجکشن یا مشین کے ذریعے عورت کے رحم میں صرف منی کے مادہ کو پہنچایا جاتا ہے، ظاہر ہے کہ اس طریقہ سے وہ لذت اور دل کی تسکین حاصل نہیں ہوتی جو مرد کے جماع کرنے سے عورت کو حاصل ہوتی ہے۔

اس کی مثال عورت کا اپنی شرم گاہ میں انگلی داخل کرنے یا غیر آدمی کے عضو تناسل وغیرہ کو داخل کرنے کی ہے جس سے غسل واجب نہیں ہوتا۔(۱)

البتہ اگر ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے عمل کے وقت عورت کو انزال ہو جائے تو غسل واجب ہوگا۔ اور انزال نہ ہونے کی صورت میں احتیاطاً غسل کر لینا بہتر ہوگا۔(۲)

---

(۱) "ولا عند ادخال اصبع ونحوه كذكر غير آدمي وذكر خنثى وميت وصبي لا يشتهي وما يصنع من نحو خشب في الدبر او القبل على المختار". (الدر المختار مع الرد: ۱۶۶/۱، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل مطلب في رطوبة الفرج، ط: سعيد)

"ومنها انزال المني بوطء ميتة او بهيمة شرط الانزال لان مجرد وطئهما لا يوجب الغسل لقصور الشهوة". (مراقي الفلاح، ص: ۴۱، كتاب الطهارة، فصل ما يوجب الاغتسال، ط: قديمي كراچي)

نور الايضاح مع المراقي: ۴۰، كتاب الطهارة، فصل ما يوجب الاغتسال، ط: قديمي.

(۲) وفرض الغسل عند خروج مني من العضو منفصل عن مقره وهو صلب الرجل وترائب المرأة بشهوة اي لذة ولو حكماً كمحتلم ولم يذكر الدفق ليشمل مني المرأة، لأن الدفق فيه غير ظاهر. (الدر المختار مع الرد: ۱۵۹/۱ - ۱۶۰، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل مطلب في تحرير الصاع والمد، ط: سعيد)

ولا عند ادخال اصبع ونحوه كذكر غير آدمي وذكر خنثى وميت وصبي لا يشتهي وما يصنع من نحو خشب في الدبر او القبل على المختار. (الدر المختار مع الرد: ۱۶۶/۱، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل مطلب في رطوبة الفرج، ط: سعيد

اولها خروج المني الى ظاهر الجسد لانه مالم يظهر لا حكم له اذا انفصل عن مقره بشهوة من غير جماع (مراقي الفلاح: ۴۰، كتاب الطهارة، فصل في ما يوجب الاغتسال، ط: قديمي).

ومنها ادخال اصبع ونحوه كشبه ذكر مصنوع من نحو جلد في احد السبيلين على المختار لقصور الشهوة (مراقي الفلاح ۴۲، كتاب الطهارة، فصل عشرة اشياء لا يغتسل ...

ج

جانگیہ

"تہبند" عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۵۹)

جانگیہ کے اوپر پاک کپڑا پہن لیا

"کپڑوں پر نجاست نہیں لگی" عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۲۵)

جانور سے وطی کی

بیوی اور باندی کے علاوہ کسی اور سے وطی کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ تاہم اگر کسی نے کسی جانور سے وطی کی اور انزال نہیں ہوا تو غسل واجب نہیں ہوگا۔ اور اگر انزال ہوا تو غسل واجب ہوگا۔

واضح رہے کہ غسل واجب ہونے کے لیے ایلاج کا محل، محلِ مشتہاۃ ہونا ضروری ہے۔ جانور اور مردہ کا محل، محلِ مشتہاۃ میں سے نہیں ہے؛ اس لیے ان صورتوں میں انزال کے بغیر صرف وطی سے غسل واجب نہیں ہوگا۔(۱)

جذامی کو غسل کون دے؟

جس کو جذام کا مرض ہو، اس کے مرنے پر اگر اس کو ہاتھ لگا کر غسل دینا دشوار

---

(۱) ولا عند وطء بهيمة أو ميتة أو صغيرة غير مشتهاة بأن تصير مفضاة بالوطء وإن غابت الحشفة بلا انزال لقصور الشهوة. (الدر مع الرد: ۱۶۶/۱، كتاب الطهارة، أبحاث الغسل، مطلب في تحرير الصاع والمد، ط: سعيد)

(۲) الإيلاج في البهيمة والميتة والصغيرة التي لا يجامع مثلها لا يوجب الغسل بدون الإنزال (الفتاوى الهندية: ۱۵/۱، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية كوئته)

(۳) خلاصة الفتاوى: ۱۳/۱، كتاب الطهارة، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية كوئته.

ہو تو مرد میت پر مرد اور عورت میت پر عورت لوٹے وغیرہ سے پانی بہادے۔ اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ہاتھ پر تھیلی وغیرہ باندھ کر صرف تیمم کرادیا جائے۔(۱)

جڑواں بچے

اگر چھ مہینے کے اندر اندر آگے پیچھے دو بچے پیدا ہوں تو نفاس کی مدت پہلے بچے سے لی جائے گی۔ اور اگر دوسرا بچہ دس بیس دن یا دو ایک مہینے کے بعد پیدا ہوا تو دوسرے بچے سے نفاس کا حساب نہیں ہوگا۔(۲)

جسم سے کوئی چیز از خود گر جائے

''میت کے جسم سے کوئی چیز از خود گر جائے'' عنوان کو دیکھیں۔(۲۱۷)

جسم کے بال

داڑھی کے علاوہ تمام جسم کے بالوں کو مونڈ کر یا کسی دوا وغیرہ سے صاف کرنا جائز ہے۔ باقی سر، بغل، زیر ناف اور مونچھ کے بال کے علاوہ باقی جسم کے بالوں کو صاف نہ کرنا بہتر ہے۔(۳)

---

(۱) ولو كان الميت متفسخا يتعذر مسه كفى صب الماء عليه . (الفتاوى التاتارخانية : ۱۳۶/۱، كتاب الصلاة ، الجنائز ، قسم آخر في بيان كيفية الغسل ، ط: ادارة القرآن كراچي).

الفتاوى الهندية : ۱۵۸/۱ ، الباب الحادي والعشرون في الجنائز ،الفصل الثاني في الغسل ، ط. رشيدية.

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۲۲۲/۵، کتاب الجنائز، جذامی کو غسل دیا جائے یا نہیں؟ ،ط: امدادیہ ملتان۔

(۲) والنفاس لأم توأمين من الأول هما ولدان بينهما دون نصف حول و كذا الثلاثة ولو بين الاول والثالث اكثر منه في الاصح . (الدر المختار: ۳۰۱/۱-۳۰۲، كتاب الطهارة ، باب الحيض . ط: ايچ ايم سعيد كراچي)

الفتاوى الهندية : ۳۷/۱، كتاب الطهارة ، الفصل الثاني في النفاس ، ط: رشيدية.

البحر الرائق ۲۲۰/۱، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد

(۳) يجوز حلق الرأس الافضل ان يقلم اظفاره ويحفي شاربه ويحلق عانته وينظف بدنه بالاغتسال في كل اسبوع مرة ولو عالج بالنورة في العانة يجوز وبالحلق ...

جسم کے حصے ملے

جب تک میت کے جسم کا [illegible] حصہ یا نصف [illegible] نہ ملے تب تک غسل دینا ضروری نہیں ہوگا۔ (۱)

جسم میں کہیں سوراخ ہوگیا

"سوراخ ہوگیا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۶۳)

جگہ سوکھی رہ گئی

اگر غسل میں یاد آجائے کہ فلاں جگہ سوکھی رہ گئی تو اس جگہ کو دھو ڈالے، صرف گیلا ہاتھ پھیرنا کافی نہیں ہے۔ اور دوبارہ غسل کرنا واجب نہیں ہے۔ صرف وہ جگہ دھولے کافی ہے۔ مثلاً: اگر ناک میں پانی نہیں ڈالا تو صرف ناک میں پانی ڈالے۔ اسی طرح ہر اس عضو کو دوبارہ دھولے جو سوکھا رہ گیا تھا؛ کیوں کہ بدن پر بال برابر بھی

مثل الحاجب ولایحلق شعر حلقه وعن ابی یوسف لاباس بذلک ولاباس باخذ الحاجبین وشعر وجهه مالم یتشبه بالمخنثین. (الفتاوی الهندیة: ۳۵۸/۵، کتاب الکراهیة، الباب التاسع عشر فی الختان والخصاء وقلم الاظفار وقص الشارب وحلق الرأس، ط: رشیدیه)

ح ولاباس باخذ الحاجبین وشعر وجهه مالم یشبه المخنث. (ردالمحتار علی الدر: ۴۰۲/۶، کتاب الحظر والاباحة، فرع بعد الفصل فی البیع، ط: سعید).

(۱) الحنفیة قالوا: لایفرض الغسل الا اذا وجد من المیت اکثر البدن او وجد نصفه مع الرأس. کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: (۵۰۳/۱)، شروط غسل المیت، رقم الحاشیة: (۲)، ط: دار احیاء التراث العربی، بیروت.

"ان وجد نصفه من غیر الرأس او وجد نصفه مشقوقا طولا فانه لا یغسل ولایصلی علیه".

الفتاوی الهندیة: ۱۵۹/۱، کتاب الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیه)

ح ردالمحتار علی الدر: ۱۹۹/۲، کتاب الجنائز مطلب فی حدیث کل سبب ونسب منقطع الا سببی ونسبی، ط: سعید

ح بدائع الصنائع: ۳۰۲/۱، کتاب الصلاة، باب الجنائز، فصل شرائط وجوب الغسل، ط:

جگہ سوکھی رہ گئی تو غسل صحیح نہیں ہو گا۔ (۱)

جلق

"مشت زنی" عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۷۷)

جل کر مر جائے

جو شخص آگ میں جل کر مر جائے اس کو بھی غسل دیا جائے گا۔ اور اگر غسل دینے سے کھال وغیرہ گر جانے کا یا کوئی اور خدشہ ہو تو تیمم کرایا جائے گا۔ جب غسل دینا ممکن نہ ہو۔ (۲)

جل گئی میت

"میت نہلانے کے قابل نہ ہو" عنوان کے تحت دیکھیں! (۴۲۳)

جماع کا دوبارہ ارادہ ہو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص جب اپنی عورت سے

(۱) اذا توضا او اغتسل وبقی علی بدنه لمعة فاخذ البلل منها فی الوضوء او من ای عضو کان فی الغسل، وغسل اللمعة یجوز. البحر الرائق: ۱/۹۳، کتاب الطهارة، الماء المستعمل، ط: سعید

ولو ترکها ای ترک المضمضة والاستنشاق او لمعة من ای موضع کان من البدن (ناسیا فصلی ثم تذکر) ذلک یتمضمض او یستنشق او یغسل اللمعة ویعید ما صلی". (حلبی کبیر ص (۴۴)، کتاب الطهارة، فرائض الغسل، ط: نعمانیة کوئته).

ردالمحتار علی الدر ۱/۲۵۶، کتاب الطهارة، باب التیمم، مطلب فاقد الطهورین، ط: سعید

(۲) ویقوم التیمم مقام غسل المیت عند فقد الماء او تعذر الغسل، کان مات حریقا ویخشی ان ینقطع بدنه اذا غسل بدلک او بصب الماء علیه بدون دلک، اما ان کان لا ینقطع بصب الماء فلا یتیمم، بل یغسل بصب الماء بدون دلک. (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: (۱/۵۰۲)، مباحث الجنائز، شروط غسل المیت، ط: داراحیاء التراث العربی بیروت).

الدر مع الرد (۲: ۲۵۲)، قبیل "باب الصلاة فی الکعبة، ط: سعید.

فتاوی دارالعلوم دیوبند ۵/۲۰۶، کتاب الجنائز، دوسری فصل احکام شہید میں، جو دیوار کے نیچے دب کر مر جائیں انہیں غسل ... ط امدادیہ ملتان۔

جماع کرے اور پھر دوبارہ جماع کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیئے کہ ان دونوں جماع کے درمیان وضو کر لے۔ (۱)

اس وضو سے جنسی نشاط اور لذت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور چستی پائی جاتی بھی حاصل ہوتی ہے۔

جماع کی لذت جن چیزوں سے حاصل نہیں ہوتی ہے

جن چیزوں سے جماع کی لذت حاصل نہیں ہوتی ہے اگر ان کی وجہ سے انزال نہیں ہوا تو غسل فرض نہیں ہوگا۔ مثلاً: پچھلے حصے میں انگلی کرنے، یا جانوروں یا بچوں کا آلۂ تناسل یا آلۂ تناسل جیسی لکڑی یا کوئی اور چیز داخل کرنے سے غسل فرض نہیں ہوگا۔ لیکن یہ حرکتیں جائز نہیں ہیں۔ (۲)

---

(۱) "وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اتی احدکم اهله ثم اراد ان یعود فلیتوضا بینهما وضوءاً. رواه مسلم. (مشکاة المصابیح: ۴۹، کتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب، ط: قدیمی)

☜ الصحیح لمسلم: ۱/ ۱۴۴، کتاب الطهارة، باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء له، ط: قدیمی.

☜ فلیتوضا بینهما ای بین الاتیانین...... وفی هذا الحدیث وحدیث عمرو عائشة اشارة الی انه یستحب للجنب ان یغسل ذکره ویتوضا وضوءه للصلاة اذا اراد ان یاکل او یشرب او یجامع مرة اخری او ینام...... وضوءً قال الطیبی: انما اتی بالمصدر تاکیدا لئلا یتوهم ان المراد بالوضوء غیر المتعارف کما فی الاکل ای فی بابه وهذا یعضده الحدیث السابق توضا وضوئه للصلاة...... فانه ان تقییده فی بعض الروایات بوضوئه للصلاة ایماء الی الاکمل ولا شک انه الافضل. (مرقاة المفاتیح: ۱/ ۳۲۴، کتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب، الفصل الاول، ط: امدادیة ملتان).

(۲) رجل ادخل اصبعه فی دبره وهو صائم اختلفوا فی وجوب الغسل والقضاء والمختار انه لایجب الغسل ولاالقضاء لان الاصبع لیس آلة للجماع فصار بمنزلة الخشبة. (البحر الرائق: ۱/ ۶۰، کتاب الطهارة، [ابحاث الغسل، ما یجب به الغسل]، ط: سعید کراچی)

☜ الدر المختار مع الرد: ۱/ ۱۶۶، کتاب الطهارة، [موجبات الغسل]، قبیل مطلب فی رطوبة الفرج، ط: سعید.

☜ حاشیة الطحطاوی علی الدر: ۱/ ۹۳، کتاب الطهارة، [موجبات الغسل]، ط: رشیدیة.

اور اگر عورت یہ چیزیں اپنے اگلے حصے میں داخل کرے اور ان سے شہوت رانی کا ارادہ کرے تو عورت کو انزال ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں اس پر غسل واجب ہوگا؛ اس لیے کہ عورت میں شہوت غالب ہوتی ہے۔ اور سبب مسبب کے قائم مقام ہوگا۔(۱)

جماع کے بعد فوراً غسل کرنا

جماع (صحبت) کے بعد فوراً غسل کرنا بہتر ہے، ضروری نہیں ہے۔ لیکن اگر کچھ تاخیر ہو جائے تو گناہ نہیں ہوگا، بشرطیکہ نماز قضا نہ ہو۔ (۲)

جماع متعدد بار کرے

☆...... چند بار جماع (صحبت، ہمبستری) کرنے کی صورت میں ہر جماع کے بعد غسل کر لینا بہتر ہے۔ اور اگر متعدد مرتبہ جماع کرنے کے بعد ایک ہی دفعہ غسل کیا تب بھی درست ہے۔ لیکن اپنے عضو کو ہر بار دوبارہ جماع کرنے سے پہلے

---

(۱) والاولى ان يجب فى القبل اذا قصد الاستمناء لغلبة الشهوة لان الشهوة فيهن غالبة فيقام السبب مقام المسبب وهو الانزال، دون الدبر لعدمها وعلى هذا ذكر غير الآدمى وذكر الميت وما يصنع من خشب او غيره. (حلبى كبير، ص: ۴۰، كتاب الطهارة، فروع، مكتبه نعمانية كوئٹه)
🗀 شرح ملا مسكين على الكنز: ۵۸/۱، ط: ايچ ايم سعيد كراچى
🗀 حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: ۵۵، كتاب الطهارة، فصل عشرة اشياء لا يغتسل منها، ط: قديمى.

(۲) الجنب اذا اخر الاغتسال الى وقت الصلاة لا يأثم، كذا فى المحيط. قد نقل الشيخ سراج الدين الهندى الاجماع على انه لا يجب الوضوء على المحدث، والغسل على الجنب، والحائض والنفساء قبل وجوب الصلاة او ارادة ما لا يحل الا به كذا فى البحر الرائق. الفتاوى الهندية: ۱/ ۱۶، الفصل الثالث فى المعانى الموجبة للغسل، وهى ثلاثة، ومما يتصل بذلك مسائل، ط: رشيدية).
🗀 خلاصة الفتاوى: ۱۲/۱، كتاب الطهارات، نوع منه فى كيفية الغسل، ط: امجد اكيڈمى لاهور.

پانی سے دھو کر پاک کرلے۔ ناپاک عضو سے جماع نہ کرے۔(۱)

☆.....اگر ایک مرتبہ جماع کرنے کے بعد غسل کرنے سے پہلے دوبارہ جماع کرنے کا ارادہ ہو تو عضو دھو کر وضو کر لینا مستحب ہے۔(۲)

جمعہ کا غسل

☆.....جن لوگوں پر جمعہ کی نماز واجب ہے ان کے لیے جمعہ کے دن فجر کے بعد جمعہ کے لیے غسل کرنا سنت ہے۔(۳)

☆.....جن لوگوں پر جمعہ کی نماز واجب نہیں ہے ان کے لئے جمعہ کے دن

(۱) وعن ابی رافع قال : ان رسول الله صلی الله علیه وسلم طاف ذات یوم علی نسائه یغتسل عند هذه وعند هذه ، قال : فقلت : یارسول الله الا تجعله غسلا واحدا آخرا قال هذا ازکی واطیب واطهر. (مشکاة المصابیح ،ص: ۵۰، کتاب الطهارة ، باب مخالطة الجنب وما یباح له ، الفصل الثالث، ط: قدیمی)

⊙ ولا بأس للجنب ان ینام ویعاود اهله قبل ان یتوضأ وان توضأ فحسن. (الفتاوی الهندیة : ۱/ ۱۶، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل ، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل، ط: رشیدیة.

⊙ وعن انس قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یطوف علی نسائه بغسل واحد.(مشکاة المصابیح : ۴۹، کتاب الطهارة باب مخالطة الجنب ، الفصل الاول ، ط: قدیمی).

(۲) وسن غسل الذکر لما علیه من النجاسة لامن القذر .(مرقاة المفاتیح : ۱/ ۳۱، کتاب الطهارة ، باب مخالطة الجنب ،الفصل الاول ، ط: امدادیة ملتان)

⊙ وفی هذا الحدیث وحدیث عمر وعائشة...... وقال الحلیمی من الشافعیة هو فی العود للجماع غسل فرجه لروایة ثم اراد ان یعود فلیغسل فرجه قیل وعلیه الجمهور.(مرقاة المفاتیح ۱/ ۳۲، کتاب الطهارة ، باب مخالطة الجنب ، الفصل الاول ، ط: امدادیة ملتان

(۳) وسن للجمعة والعیدین والاحرام وعرفة ای وسن الغسل لاجل هذه الاشیاء . (البحر الرائق : ۱/ ۶۳، کتاب الطهارة ، [الغسل المسنون] ، ط سعید).

⊙ تبیین الحقائق : ۱/ ۷۲، کتاب الطهارة ،[ابحاث الغسل]، ط: سعید .

⊙ الحلبة مع فتح القدیر : ۱/ ۸۳، کتاب الطهارة ، فصل فی الغسل ، ط: رشیدیة.

غسل کرنا سنت نہیں ہے، کرلیں گے تو مضائقہ نہیں ہے۔(۱)

☆..... جمعہ کے دن عید آجائے اور اسی دن جنابت بھی پیش آجائے تو ایک ہی غسل عیدین، جمعہ اور جنابت تینوں کے لیے کافی ہے۔(۲)

جنابت (ناپاکی)

جنابت سے جسم میں گرانی، کاہلی، کمزوری اور غفلت پیدا ہو جاتی ہے اور غسل سے دل میں قوت، نشاط، سرور اور بدن میں چستی، پھرتی اور ہلکا پن پیدا ہوتا ہے۔ جب انسان صحبت سے فارغ ہوتا ہے تو اس کے دل میں انقباض اور تنگی پیدا ہوتی ہے، اور اس پر غم اور پریشانی کی کیفیت طاری ہوتی ہے، اور وہ اپنے آپ کو نہایت تنگی اور گھٹن میں محسوس کرتا ہے۔ جب غسل کر کے پاک صاف کپڑے پہن کر خوشبو لگاتا ہے تب اس کی تنگی دور ہو جاتی ہے، اور خوشی محسوس ہوتی ہے، غسل سے پہلے والی حالت کو حدث اور غسل کے بعد والی حالت کو طہارت کہتے ہیں۔(۳)

---

(۱) وسن لصلاة جمعة و(عيد)هو الصحيح .قال الشامية : اى كونه للصلاة هو الصحيح وهو ظاهر الرواية ..... واثر الخلاف فيمن لاجمعة عليه لو اغتسل. (الدرالمختار مع الرد: ۱/ ۱۶۸-۱۶۹، كتاب الطهارة، مطلب في رطوبة الفرج، ط: سعيد).

(۲) ولو اتفق يوم الجمعة ويوم العيد او عرفة وجامع ثم اغتسل ينوب عن الكل كذا في معراج الدراية. (البحر الرائق : ۱/۶۵، كتاب الطهارة، [ابحاث الغسل]، ط: سعيد)

الفقه الاسلامي وادلته : ۱/ ۵۴۱ ،الفصل الخامس الغسل، المطلب السابع : الاغسال المسنونة، ط: رشيدية.

الفتاوى الهندية : ۱/ ۱۶، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، اما انواع الغسل فسبعة، ط: مكتبه رشيدية كوئته.

(۳) واليه اشار الشيخ ابن القيم الجوزية حيث قال: فان الاغتسال من خروج المني من انفع شيء للبدن والقلب والروح بل جميع الارواح القائمة بالبدن فانها تقوى بالاغتسال، والغسل يخلف عليه ما تحلل منه بخروج المني.

وايضاً: فان الجنابة توجب ثقلاً وكسلاً والغسل يحدث له نشاطاً وخفة ..... وقد صرح افاضل الاطباء بان الاغتسال بعد الجماع يعيد الى البدن ويخلف ...

جنابت کا غسل فوراً کرنا ضروری نہیں

جنابت کے بعد غسل کرنا فرض ہے، فوراً غسل کرنا ضروری نہیں ہے۔(۱) البتہ غسل کرنے میں اتنی تاخیر کرنا کہ جماعت فوت ہوجائے اور نماز قضا ہوجائے مکروہ اور گناہ ہے۔(۲)

الطب والروح، وبركة معصر، اعلام الموقعين ۱/۳۰-۳۱، ط: دار الحديث القاهرة، ۲/۵۳، ط: دار الكتب العلمية بيروت

○ زاد المعاد: ۲۲۸/۴، الجماع من اسباب الصحة، ط: بيروت و ۲۲۹، مكتبة المنار الإسلامية

○ فتاوى معاصرة: ۲۲۸/۱، ط: المكتبة الاسلامي بيروت.

(۱) وفيه دليل على جواز تاخير الاغتسال للجنب

○ مرقاة المفاتيح: ۳۱/۲، كتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب، الفصل الاول، ط: امدادية ملتان.

○ حاشية مشكاة المصابيح: ۴۹، (حاشية نمبر: ۸)، كتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب، الفصل الاول، ط: قديمي.

○ شرح السنة للبغوى: ۳۰/۲، كتاب الطهارة، باب جواز مصافحة الجنب، ط: المكتب الإسلامي.

○ فتح البارى لابن حجر: ۳۹۱/۱، كتاب الطهارة، باب عرق الجنب وان المسلم لا ينجس، ط: ادارة البحوث الاسلامية.

(۲) عن ابن عمر قال: ذكر عمر بن الخطاب رضى الله عنه لرسول الله صلى الله عليه وسلم: انه تصيبه الجنابة من الليل، فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم: توضأ واغسل ذكرك ثم نم. متفق عليه. (مشكاة المصابيح: ۴۹/۱، كتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب، الفصل الاول، ط: قديمي)

عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا كان جنباً فاراد ان ياكل او ينام توضأ وضوءه للصلاة. متفق عليه. (مشكاة المصابيح: ۴۹، كتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب، الفصل الاول، ط: قديمي.)

○ الفقه الاسلامي وادلته: ۳۸۲/۱، كتاب الطهارة، المطلب الخامس: مكروهات الغسل، ط: رشيديه.

جنابت کی حالت میں بال کاٹنا

جنابت کی حالت میں بال کاٹنا مکروہ تنزیہی ہے۔(۱)

نوٹ: جنابت کی حالت میں پورا جسم ظاہری طور پر نجاست کا شکار ہوتا ہے اس لیے پورے جسم کا دھونا فرض ہے۔ایسی حالت میں ناخن اور بال کٹوانا مکروہ ہے۔

جنابت کی حالت میں ترجمۂ قرآن چھونا

''ترجمۂ قرآن'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۳۷)

جنابت کی حالت میں تعویذ پہننا

''تعویذ ناپاک حالت میں استعمال کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۴۰)

جنابت کی حالت میں جانور ذبح کیا

''ذبح'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۴۶)

جنابت کی حالت میں درود شریف پڑھنا

جنابت کی حالت میں صرف قرآن مجید کو چھونا اور تلاوت کرنا منع ہے، لیکن دعائیں، اذکار، تسبیحات اور درود شریف پڑھنا جائز ہے۔ البتہ درود شریف، اذکار اور دعاؤں کے لیے کم از کم وضو کرلینا مستحب ہے۔(۲)

---

(۱) وعن فی حنيفة ...... وحلق الشعر وقص الاظفار حال الجنابة مكروه. (الفقه الاسلامي وادلته: ۱/۲۶۶، الباب الاول، الطهارات، الفصل الرابع الوضوء، المبحث الثاني السواك، ط: رشيدية).

حلق الشعر حالة الجنابة مكروه وكذا قص الاظافير. (الفتاوى الهندية: ۵/۳۵۸، كتاب الكراهية، الباب التاسع عشر في الختان والخصاء وقلم الاظفار ......، ط: رشيدية).

امداد الفتاوی: ۱/۸۵، کتاب الطہارۃ، بحالت جنابت بال کٹوانا مکروہ ہے، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

(۲) ولا بأس لحائض وجنب بقراءة ادعية ومسها وحملها وذكر الله تعالى والتسبيح. (الدر المختار) وقال الشامي: يشير الى ان وضوء الجنب لهذه الاشياء مستحب كوضوء المحدث. =

جنابت کی حالت میں روزہ رکھنا

اگر رمضان المبارک میں جنابت کی حالت میں کھانا پینا، روزہ رکھنے کی ضرورت پڑے تو کھا پی کر روزہ رکھ لے، اور بعد میں غسل کر لے، لیکن نماز قضا ہونے تک غسل میں تاخیر نہ کرے۔(۱)

جنابت کی حالت میں سلام کا جواب دینا

جنابت کی حالت میں سلام کا جواب دینا جائز ہے۔(۲)

(ردالمحتار على الدر ۱/۲۹۳، كتاب الطهارة، مطلب لو افتى مفت بشئ من هذه الاقوال، ط سعيد)
☜ بدائع الصنائع ۱/۳۸، كتاب الطهارة، فصل فى الغسل، (الاحكام المتعلقة بالجنابة)، ط سعيد
☜ حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: ۱۴۲، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط. قديمى.

(۱) او اصبح جنبا ولو استمر على حالته يوما او اياما بالجنابة لقوله تعالى فالان باشروهن لاستلزامه جواز المباشرة الى قبيل الفجر ووقوع الغسل بعده ضرورة ۔ لا يفطر. (حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: ۶۶۱، كتاب الصوم، باب فى بيان ما لا يفسد الصوم، ط: قديمى)
☜ الفتاوى الهندية: ۱/۲۰۰، كتاب الصوم، الباب الثالث فيما يكره للصائم وما لا يكره، ط رشيدية كوئته.
☜ البحر الرائق: ۲/۲۷۳، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، ط: سعيد كراچى
☜ احسن الفتاوى: ۲/۳۳، ط: سعید کراچی۔

(۲) لا تقرأ الحائض والنفساء والجنب شيئا من القرآن ۔ ويجوز للجنب والحائض الدعوات وجواب الاذان ونحو ذلك. (الفتاوى الهندية: ۱/۳۸، الباب السادس فى الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع فى احكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: رشيدية)
☜ وفيه جواز مصافحة الجنب ومخالطته وهو قول عامة اهل العلم. (شرح السنة للبغوى: ۲/۳۰، كتاب الطهارة، باب التوقيت فى المسح، ط: المكتب الاسلامى).
☜ مرقاة المفاتيح ۲/۲۱، كتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب، الفصل الاول، ط: امدادية ملتان.
☜ حاشية مشكوة المصابيح: ۴۹، حاشية نمبر: ۸، كتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب والحائض، الفصل الاول، ط: قديمى.

جنابت کی حالت میں سلام کرنا

جنابت کی حالت میں سلام کرنا جائز ہے۔ (۱)

جنابت کی حالت میں سونا

☜ جنابت کی حالت میں سونا منع نہیں ہے۔ (۲)

☜ رات کو جماع کے بعد عضو مخصوص وغیرہ کی ظاہری نجاست کو دھو کر وضو کر کے سونا بہتر ہے، یہ جنبی کے لیے سونے کے واسطے طہارت ہے، گویا کہ وہ پاک حالت میں سویا۔ البتہ فجر کی نماز سے پہلے غسل کر کے نماز ادا کرنا ضروری ہے۔

---

(۱) لاتقرأ الحائض والنفساء والجنب شيئا من القرآن ويجوز للجنب والحائض الدعوات وجواب الاذان ونحو ذلك. (الفتاوى الهندية: ۱/ ۳۸، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: رشيدية)

☜ عن ابي هريرة رضي الله عنه قال لقيني رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا جنب فاخذ بيدي فمشيت معه حتى قعد فانسللت فاتيت الرحل فاغتسلت ثم جئت وهو قاعد فقال اين كنت يا ابا هريرة فقلت له انا جنب فقال: سبحان الله ان المؤمن لاينجس هذا لفظ البخاري ولمسلم معناه وزاد بعد قوله فقلت له لقيتني وانا جنب فكرهت ان اجالسك حتى اغتسل وكذ البخاري في رواية اخرى. (مشكاة المصابيح: ۴۹، كتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب، ط: قديمي)

☜ حاشية مشكاة المصابيح: ۴۹، حاشية نمبر: ۸، كتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب وما يباح له، الفصل الاول، ط: قديمي.

(۲) عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجنب ثم ينام ولايمس ماء حتى يقوم بعد ذلك فيغتسل. (سنن ابن ماجة: ۱/ ۳۶، كتاب الطهارة، باب في الجنب ينام كهيئته لايمس ماء، ط: قديمي)

☜ مسند احمد بن حنبل: ۲/ ۴۳، حديث السيدة عائشة رضي الله عنها، ط: المكتب الاسلامي

☜ وعن ام سلمة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجنب ثم ينام ثم ينتبه ثم ينام. (مشكاة المصابيح: ۵۰، كتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب، ط: قديمي كراچی)

غسل میں تاخیر کر کے نماز قضا کرنا جائز نہیں ہے۔(۱)

جنابت کی حالت میں عیدگاہ جانا

"عیدگاہ میں جنبی کے لیے جانا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۹۰)

جنابت کی حالت میں قرآن پڑھنا منع ہونے کی وجہ

"حائضہ کے لیے قرآن پڑھنا منع ہے" عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۷۸)

جنابت کی حالت میں قرآن سننا

جنابت (ناپاکی) کی حالت میں قرآن کریم کا سننا جائز ہے۔(۲)

---

(۱) فیه جواز تاخیر الاغتسال عن اول وقت وجوبه والواجب ان لایؤخره الی ان یفوته وقت صلاة (عمدة القاری ۳/۳۵۵، کتاب الطهارة، باب عرق الجنب وان المؤمن لاینجس، ط: رشیدیه)

☆ عن ابن عمر رضی الله عنهما قال: ذکر عمر بن الخطاب لرسول الله صلی الله علیه وسلم انه تصیبه الجنابة من اللیل، فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم: توضأ واغسل ذکرک ثم نم متفق علیه. (مشکاة: ۴۹، کتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب، الفصل الاول، ط: قدیمی.)

☆ عن عائشة رضی الله عنها قالت: کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا کان جنباً فاراد ان یاکل او ینام توضأ وضوءه للصلاة. متفق علیه. (مشکاة: ۱/۴۹، کتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب، الفصل الاول، ط: قدیمی.)

☆ ولابأس للجنب ان ینام ویعاود اهله قبل ان یتوضأ وان توضأ فحسن". (الفتاوی الهندیة: ۱/۱۱، کتاب الطهارة، الباب الثانی، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل، ط: رشیدیة کوئته).

(۲) عن منصور ابن صفیة ان امه حدثته ان عائشة حدثتها ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یتکئ فی حجری وانا حائض ثم یقرأ القرآن. (صحیح البخاری: ۱/۴۳-۴۴، کتاب الحیض، باب قراءة الرجل فی حجر امرأته وهی حائض، ط: قدیمی).

☆ الصحیح لمسلم: ۱/۱۴۳، کتاب الطهارة، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها والاتکاء فی حجرها، ط: قدیمی

☆ سنن ابی داؤد: ۱/۴۷، کتاب الطهارة، باب فی مؤاکلة الحائض ومجامعتها، ط: رحمانیة لاهور.

جنابت کی حالت میں قرآن لکھنا

اگر جنابت کی حالت میں قرآن لکھنے کی شدید ضرورت ہو تو اس طرح لکھنے کی گنجائش ہوگی کہ کاغذ پر ہاتھ نہ لگے۔ اور اگر کاغذ پر ہاتھ لگے گا تو کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہوگا۔(۱)

جنابت کی حالت میں کسی سے ملنا

جنابت کی حالت میں کسی سے ملنا (مصافحہ اور معانقہ کرنا) جائز ہے۔(۲)

---

(۱) ولاتكره كتابة قرآن والصحيفة او اللوح على الارض عند الثاني خلافا لمحمد وينبغي ان يقال ان وضع على الصحيفة مايحول بينها وبين يده يؤخذ بقول الثاني والا فبقول الثالث قاله الحلبي

قوله خلافا لمحمد حيث قال احب الي ان لا يكتب لانه في حكم الماس للقرآن .حلية عن المحيط قال في الفتح : والاول اقيس ، لانه في هذه الحالة ماس بالقلم وهو واسطة منفصلة فكان كثوب منفصل الا ان يمسه بيده". (ردالمحتار على الدر : ۱/۱۷۵ ، كتاب الطهارة ، ابحاث الغسل ، مطلب يطلق الدعاء على ما يشمل الثناء، ط: سعيد).

الفتاوى التاتارخانية : ۱/۱۲۳ ، كتاب الطهارة ، نوع بيان اسباب الاغتسال، نوع آخر من هذا الفصل في المتفرقات، ط: قديمي .

المحيط البرهاني: ۱/۲۳۷، كتاب الطهارات ، الفصل الثالث في الغسل ، ومما يتصل بهذا الفصل بيان احكام الجنابة ، ط: ادارة القرآن كراچي.

(۲) عن ابي هريرة رضي الله عنه قال لقيني رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا جنب فاخذ بيدي فمشيت معه حتى قعد فانسللت فاتيت الرحل

فاغتسلت ثم جئت وهو قاعد فقال اين كنت ياابا هريرة فقلت له فقال سبحان الله يا ابا هريرة ان المؤمن لاينجس. (صحيح البخاري : ۱/۴۲، كتاب الطهارة ، باب الجنب يخرج ويمشي في السوق وغيره ، ط: قديمي)

شرح السنة: ۲/۴۹، كتاب الطهارة ، باب مصافحة الجنب ومخالطته ، ط: المكتب الاسلامي.

مشكاة المصابيح ،ص: ۴۹، كتاب الطهارة ، باب مخالطة الجنب ، ط: قديمي

جنابت کی حالت میں کلمہ طیبہ پڑھنا

جنابت کی حالت میں کلمہ طیبہ پڑھنا جائز ہے۔(۱)

جنابت کی حالت میں کھانا پینا وغیرہ

جنابت کی حالت میں کھانا، پینا، چلنا، پھرنا، سلام کرنا، اور سلام کا جواب دینا جائز ہے۔ البتہ کھانے پینے کے وقت کلی کرنا اور ہاتھوں کو دھولینا چاہیے۔ کلی کئے بغیر کھانا پینا مکروہ ہے۔(۲)

جنابت کی حالت میں مجبوراً مسجد میں جانا

اگر سردی کے موسم میں مسجد کے باہر گرم پانی میسر نہ ہو اور ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے میں تکلیف ہوتی ہو یا بیمار ہونے کا قوی اندیشہ ہو یا اس میں اضافہ ہوتا ہو یا مسجد سے باہر غسل کا انتظام نہ ہو یا پانی کے پمپ کا بٹن مسجد کے اندر ہو اور مشین چلانے کے لیے کوئی دوسرا آدمی نہ ہو اور ان ضرورتوں کی وجہ سے مسجد میں داخل ہونا

---

(۱) ولا باس لحائض وجنب بقراءة أدعية ومسها وحملها وذكر الله تعالى وتسبيح (الدر المختار) وقال الشامي: يشير الى ان وضوء الجنب لهذه الاشياء مستحب كوضوء المحدث. (رد المحتار على الدر: ۱/۲۹۳، كتاب الطهارة، مطلب لو افتى مفت بشيء من هذه الاقوال، ط: سعيد)

☆ بدائع الصنائع: ۱/۳۸، كتاب الطهارة، فصل في الغسل، (الاحكام المتعلقة بالجنابة)، ط. سعيد

☆ الفتاوى التاتارخانية: ۱/۲۵۰، كتاب الطهارة، نوع آخر في الاحكام التي تتعلق بالحيض، ط. المكتبة

(۲) لا قراءة قنوت (أي لاتكره) ولا أكله وشربه بعد غسل يد وفم ولا معاودة أهله قبل اغتساله. الدر المختار مع الرد: ۱/۱۷۵، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعيد.

☆ حلبي كبير: ۴۹، كتاب الطهارة، موجبات الغسل، فروع، ط: نعمانية كوئته.

☆ الفتاوى الهندية ۱/۱۶، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية.

ضروری ہو تو تیمم کر کے مسجد میں داخل ہونا جائز ہے۔(۱)

جنابت کی حالت میں ناخن کاٹنا

''ناخن'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۳۲)

جنابت کی حالت میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ

''حائضہ کے لیے قرآن پڑھنا منع ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۷۸)

جنابت کی حالت میں یہ کام منع ہیں

جنابت کی حالت میں جو کام منع ہیں وہ یہ ہیں:

۱- جنابت کی حالت میں قرآن مجید کی تلاوت کرنا حرام ہے، تھوڑی ہو یا زیادہ دونوں حرام ہیں۔ ہاں اگر کسی اہم اور قابل قدر کام کو اللہ تعالی کے نام سے شروع کرنا ہو تو اس صورت میں جنبی شخص کے لیے "بسم اللہ" پڑھنا جائز ہے۔ اگرچہ "بسم اللہ" بھی قرآن کریم ہی کی ایک آیت ہے۔ دوسرا یہ کہ کوئی چھوٹی آیت کسی کے حق میں دعا کے لیے یا کسی کام کی تحسین کے لیے پڑھنا جائز ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ: "رب اغفرلی ولوالدی" یعنی "اے اللہ میری اور میرے والدین کی مغفرت فرما۔"(۲)

(۱) لكن للقائل ان يقول: ان مراد المبتغي ان الجنب اذا وجد ماء في المسجد واراد دخوله للاغتسال يتيمم ويدخل. (ردالمحتار على الدر: ۱/۲۴۳، كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد)
☐ جنب وجد الماء في المسجد ولم يجده في غيره وليس معه أحد يأتيه به، تيمم لأجل الدخول (حلبي كبير: ۶۳، كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: نعمانية كوئته.
☐ البحر الرائق: ۱/۱۴۷، كتاب الطهارة، باب التيمم (قوله جنبا ولو حائضا)، ط: سعيد.
(۲) الحنفية قالوا: يحرم على الجنب تلاوة القرآن قليلا كان او كثيرا الا في حالتين: احداهما: ان يفتتح امرا من الامور الهامة ذات بال بالتسمية فانه يجوز للجنب في هذه الحالة ان يأتي بالتسمية، فانه يجوز للحنفي في هذه الحالة ان يأتي بالتسمية مع كونها قرآنا، وثانيهما ان يقرأ آية قصيرة ليدعو بها احد، او يثنى بها على احد كان يقول رب اغفر لي ولوالدي او يقول اشداء على الكفار رحماء بينهم ونحو ذلك (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۱۲۲، مباحث الغسل. =

۲- جنابت کی حالت میں قرآن مجید کو ہاتھ لگانا حرام ہے: کیوں کہ قرآن مجید کو وضو کے بغیر ہاتھ لگانا منع ہے تو جنابت کی حالت میں قرآن مجید کو چھونا بطریق اولیٰ حرام ہے۔(۱)

جنابت کے بعد غسل کا فائدہ

ماہر طبیب اور ڈاکٹروں نے لکھا ہے کہ ہمبستری کے بعد غسل کرنے سے جو قوت فوت ہوجاتی ہے وہ واپس آجاتی ہے۔ اور کمزوری دور ہوجاتی ہے۔ اور یہ بدن اور روح کے لیے نہایت ہی مفید ہے۔ اور غسل نہ کرنے سے بدن اور روح کو بہت

= مبحث ما یجب علی الجنب ان یفعله قبل ان یغتسل ، ط: داراحیاء التراث العربی، بیروت.

ویحرم به تلاوة قرآن ولو دون آية على المختار بقصده ومسه. (ردالمحتار علی الدر: ۱/۱۷۲-۱۷۳، کتاب الطهارة ، ابحاث الغسل ،ط: سعید).

۞ المحیط البرهانی : ۱/۲۳۶، کتاب الطهارات ، الفصل الثالث فی الغسل وما یتصل بهذا الفصل بیان احکام الجنابة ، ط: ادارة القرآن کراچی.

۞ ومنها حرمة قراءة القرآن والاية ومادونها فی تحریم القراءة سواء عند الشیخ ابی الحسن الکرخی رحمه الله وکذلک اذا قال بسم الله الرحمن الرحیم ان قصد القراءة یکره وان قصد به افتتاح الکلام لایکره. (الفتاوی التاتارخانیة : ۱/۱۲۲، کتاب الطهارة ، ومما یتصل بخروج المنی مسائل الاحتلام ، نوع مفرقات، ط: قدیمی).

۞ فلو قصد الدعاء او شیئا من الآیات التی فیها معنی الدعاء ولم یرد القراءة لاباس به وفی الغایة انه المختار. (ردالمحتار علی الدر: ۱/۱۷۲، کتاب الطهارة ، ابحاث الغسل ،ط: سعید)

۞ حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح : ۱۴۲، کتاب الطهارة ، باب الحیض والنفاس والاستحاضة ، ط: قدیمی.

(۱) ولو کان القرآن مکتوبا بالفارسیة یحرم علی الجنب والحائض مسه بالاجماع اما عند ابی حنیفة فظاهر وکذلک عندهما لانه قرآن عندهما. (البحر الرائق : ۱/۲۰۲، کتاب الحیض ، مایسمه الحیض ، ط: سعید)

۞ ویحرم به تلاوة قرآن ولو دون آية علی المختار بقصده ومسه. (ردالمحتار علی الدر: ۱/۱۷۲-۱۷۳، کتاب الطهارة ، ابحاث الغسل ،ط: سعید کراچی)

۞ المحیط البرهانی : ۱/۲۳۶، کتاب الطهارات ، الفصل الثالث فی الغسل وما یتصل بهذا الفصل بیان احکام الجنابة ، ط: ادارة القرآن کراچی.

زیادہ نقصان ہوتا ہے اور اس بات کو ہر عقلمند آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔(۱)

جنابت میں پورے بدن کے غسل کی حکمت

جنابت میں نجاست تو صرف عضو مخصوص سے نکلتی ہے پورے جسم سے نہیں، اس لیے صرف عضو مخصوص کو دھونا کافی ہونا چاہیے تھا، پورے جسم کو دھونے کا حکم کیوں دیا گیا؟

اس کے بارے میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ شریعت کے احکام میں حکمتیں تلاش کرنا ایمان کمزور ہونے کی دلیل ہے۔ مسلمانوں پر کسی قسم کے ''چوں و چرا'' کے بغیر شریعت کے احکام پر عمل کرنا ضروری ہے۔ شریعت کے احکام میں حکمتیں تلاش کرنا ایمان کا تقاضا نہیں؛ کیوں کہ ایمان اور اسلام فرمانبرداری اور اطاعت کا نام ہے۔

نیز یہ کہ شریعت کا کوئی حکم بھی عقل سے متصادم نہیں، البتہ ہماری عقل کی کمزوری ہے جس کی وجہ سے بعض اوقات ان حکمتوں اور فلسفوں کو سمجھنے سے ہم عاجز اور قاصر رہتے ہیں۔ تو یہ ہماری عقل کی کمزوری ہے، شریعت کی خامی نہیں ہے۔

تاہم جنابت کی حالت میں پورے بدن کو دھونے کے فرض ہونے کے بارے میں علماء کرام فرماتے ہیں کہ جنابت سے جسم میں گرانی، کاہلی، کمزوری اور غفلت پیدا ہو جاتی ہے، اور غسل سے دل میں قوت، نشاط، سرور اور بدن میں چستی پیدا ہوتی ہے، جنابت سے انسان کو پاکیزہ ارواح یعنی فرشتوں سے بعد اور دوری پیدا ہوتی ہے، جب غسل کرتا ہے تو وہ بعد اور دوری ختم ہو جاتی ہے۔ جب انسان ہمبستری سے فارغ ہوتا ہے تو جنابت کی حالت ہونے کی وجہ سے دل میں انقباض اور تنگی کی

(۱) ولقد صرح افاضل الأطباء بأن الاغتسال بعد الجماع يعيد الى البدن قوته ويخلف عليه ما تحلل منه وانه انفع شيء للبدن والروح، وتركه مضر. (اعلام الموقعين: ۲/ ۴۲، جواب ابن القيم المفصل عن باب الغسل من المني، ط: دار الحديث لقاهرة
▭ زاد المعاد: ۴/ ۲۲۸، الجماع من اسباب الصحة، ط: بيروت.
▭ فتاوى معاصرة: ۱/ ۲۲۸، ط: المكتبة الاسلامي بيروت.

لت ہوتی ہے، اور اس پر بوجھ سا طاری ہو جاتا ہے، اور اپنے آپ کو نہایت تھکا ہوا
تھکن میں محسوس کرتا ہے، اور جب غسل کرنے کے بعد دونوں قسم کی جاتیں
ہو جاتی ہیں تو اس کی تھکن، سستی اور کاہلی دور ہو جاتی ہے۔

ماہر ڈاکٹروں نے لکھا ہے کہ ہمبستری کے بعد غسل کرنے سے بدن کی فوت شدہ قوت بحال ہو جاتی ہے اور کھوئی ہوئی طاقت واپس آجاتی ہے، اور یہ بدن اور روح کے لیے نہایت ہی فائدہ مند ہے۔ اور جنابت میں رہنا، غسل نہ کرنا بدن اور روح کے لیے سخت نقصان دہ ہے۔ عقل سلیم والے اس بات کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ (۱)

جنابت میں غسل کی حکمت

اللہ تعالیٰ کے ہر حکم میں بے شمار حکمتیں ہوتی ہیں، خواہ وہ حکمت ہمیں سمجھ میں آئے یا نہ آئے، لیکن ہر حکم بے شمار فوائد اور حکمتوں سے لبریز ہوتا ہے۔

منی جسم کی عظیم طاقت ہے اور یہ جسم کے تمام حصوں سے سمٹ کر نکلتی ہے، اور اس کے بعد کمزوری کا احساس ہوتا ہے، اور غسل کرنے سے جسم کی ضائع ہونے والی قوت کی تلافی ہو جاتی ہے، کمزوری دور ہو جاتی ہے، اور نشاط پیدا ہوتا ہے؛ اس لیے اسلام نے جنابت کے بعد غسل کرنے کو ضروری قرار دیا ہے۔ (۲)

---

(۱) وإليه أشار الشيخ ابن القيم الجوزية حيث قال: فإن الاغتسال من خروج المني من أنفع شيء للبدن والقلب والروح بل جميع الأرواح القائمة بالبدن فإنها تقوى بالاغتسال، والغسل يخلف عليه ما تحلل منه بخروج المني.

وأيضاً: فإن الجنابة توجب ثقلاً وكسلاً والغسل يحدث له نشاطاً وخفة ولهذا صرح أفاضل الأطباء بأن الاغتسال بعد الجماع يعيد إلى البدن ويخلف عليه ما تحلل منه وإنه أنفع شيء للبدن والروح، وتركه مضر. (اعلام الموقعين: ۱/۳۰-۳۱، ط: دار الحديث القاهرة

(۲) زاد المعاد: ۲۲۸/۴، الجماع من أسباب الصحة، ط: بيروت.

فتاوى معاصرة [illegible] وت.

(۱) وإليه أشار الشيخ ابن القيم الجوزية حيث قال: [illegible] سال من خروج المني من أنفع شيء

جنابت والا شخص مردہ کے پاس نہ رہے

جنابت والے مرد اور عورت کے لیے غسل کرنے سے پہلے مردہ کے پاس رہنا بہتر نہیں ہے۔(۱)

جنابت والی میت کے منہ میں پانی ڈالنا

''حائضہ میت کے منہ میں پانی ڈالنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۷۹)

جنازہ گاہ میں جنابت کی حالت میں جانا

جنابت کی حالت میں جنازہ گاہ میں جانا جائز ہے، لیکن جنازہ کی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔(۲)

= للبدن والقلب والروح بل جميع الأرواح القائمة بالبدن فانها تقوى بالاغتسال، والغسل يخلف عليه ما تحلل منه بخروج المني.

وايضاً: فان الجنابة توجب ثقلاً وكسلاً والغسل يحدث له نشاطاً وخفة وقد صرح أفاضل الأطباء بأن الاغتسال بعد الجماع يعيد الى البدن قوته ويخلف عليه ما تحلل منه وانه نفع شيء للبدن والروح، وتركه مضر. (اعلام الموقعين: ۴۲/۲، جواب ابن القيم المفصل عن باب الغسل من المني، ط: دار الحديث قاهرة.

☐ زاد المعاد: ۲۲۸/۴، الجماع من اسباب الصحة، ط: بيروت.

☐ فتاوى معاصرة: ۲۲۸/۱، ط: المكتبة الاسلامي بيروت.

(۱) ويخرج من عنده الحائض والنفساء والجنب. (الدر المختار مع الرد: ۱۹۳/۲، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: سعيد).

☐ البحر الرائق: ۱۷۱/۲، كتاب الجنائز، [ما يصنع بالمحتضر]، ط: سعيد.

☐ حاشية الشلبي على تبيين الحقائق: ۵۶۱/۱، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: سعيد

(۲) ويحرم بالحدث الاكبر دخول مسجد لا مصلى عيد وجنازة. (شامي: ۱۷۱/۱، كتاب الطهارة، مبحث الغسل مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد)

☐ البحر الرائق: ۱۹۵/۱، كتاب الطهارة [مبحث الغسل] ط: سعيد كراتشي

☐ الفتاوى الهندية: ۳۸/۱، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: رشيدية كوئته.

جنازہ میں امام کی تکبیر کے بعد آئے

☆ اگر کوئی شخص جنازہ کی نماز میں اس وقت آئے جب کہ امام تکبیر اولیٰ کہہ چکا ہو اور ثناء پڑھنے میں مصروف ہو یا دوسری تکبیر بھی ہو چکی ہو اور امام درود پڑھ رہا ہو یا تیسری تکبیر بھی ہو چکی ہو اور امام دعا پڑھنے لگا ہو تو مقتدی آتے ہی کوئی تکبیر نہ کہے، بلکہ امام کی تکبیر کا انتظار کرے، اور اس کے ساتھ تکبیر کہے، اور اگر انتظار نہیں کیا اور تکبیر کہہ لی تو نماز فاسد نہیں ہوگی، لیکن یہ تکبیر جنازہ کی نماز کی تکبیروں میں شمار نہیں کی جائے گی۔(۱)

☆ جنازہ کی نماز میں بعد میں شامل ہونے والے کو چاہیے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد رہی ہوئی تکبیروں کو پورا کرے، بشرطیکہ جنازہ کو زمین سے نہ اٹھالیا گیا ہو، اگر جنازہ اٹھالیا گیا ہے تو سلام پھیر دے اور رہی ہوئی تکبیروں کو پورا نہ کرے۔(۲)

☆......اگر مقتدی اس وقت پہنچے جب کہ امام چوتھی تکبیر بھی کہہ چکا ہو، لیکن

---

(۱) والمسبوق ببعض التكبيرات لايكبر في الحال بل ينتظر تكبير الامام ليكبر معه كما لاينتظر الحاضر في حال التحريمة...... لم يكبر ان ما فاتهما بعد الفراغ نسقا بلادعاء ان خشيا رفع الميت على الاعناق.

قوله: لايكبر في الحال فلو كبر كما حضر ولم ينتظر لاتفسد عندهما لكن ماأداه غير معتبر.
(ردالمحتار على الدر: ۲/۲۱۶-۲۱۷، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: سعيد)
البحر الرائق: ۲/۱۸۵، كتاب الجنائز، [الصلاة على الميت] ط: سعيد
(خلاصة الفتاوى: ۱/۲۲۴، كتاب الصلاة، جنس آخر في مسائل الجنازة، ط: رشيدية كوئته).

(۲) والمسبوق ببعض التكبيرات لايكبر في الحال بل ينتظر تكبير الامام ليكبر معه كما لاينتظر الحاضر في حال التحريمة...... لم يكبر ان فاتهما بعد الفراغ نسقا بلادعاء ان خشيا رفع الميت على الاعناق.

قوله: لايكبر في الحال فلو كبر كما حضر ولم ينتظر لاتفسد عندهما لكن ماأداه غير معتبر.
(ردالمحتار على الدر: ۲/۲۱۶-۲۱۷، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: سعيد)
البحر الرائق: ۲/۱۸۵، كتاب الجنائز [الصلاة على الميت] ط: سعيد. (خلاصة الفتاوى ۱/۲۲۴، كتاب الصلاة، جنس آخر في مسائل الجنازة، ط: رشيدية كوئته)

ابھی تک سلام نہ پھیرا ہو تو امام کے ساتھ شامل ہو جائے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد چار دفعہ " اللہ اکبر " کہہ کے سلام پھیر دے۔(۱)

جنبی کا تفسیر کی کتاب کو چھونا

" تفسیر کی کتاب جنبی کے لیے چھونا " عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۳۱)

جنبی کا حدیث کی کتاب پڑھنا

جنبی کا حدیث کی کتاب چھونا اور پڑھنا جائز ہے، مگر خلاف اولی ہے۔(۲)

---

(۱) وان جاء بعد ما كبر الرابعة فاتته الصلاة عندهما وعند ابي يوسف يكبر فاذا سلم الامام قضى ثلث تكبيرات وذكر في المحيط ان عليه الفتوى (حلبي كبير: ٥٠٦، كتاب الصلاة، بعد الجنائز، ط: نعمانية كوئته)

☐ الفتاوى الهندية: ١/١٦٥، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الخامس في الصلاة على الميت ط: رشيدية كوئته

☐ الفتاوى الخانية على هامش الهندية: ١/١٩٢، ط: رشيدية

☐ اذا جاء المأموم فوجد الامام قد فرغ من التكبيرة الاولى واشتغل بالثناء او الثانية، واشتغل بالصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم او الثالثة، واشتغل بالدعاء فلا يكبر في الحال بل ينتظر امامه ليكبر معه، فان لم ينتظره وكبر فلا تفسد صلاته، ولكن لا تحتسب هذه التكبيرة ثم بعد سلام الامام يأتي المسبوق بالتكبيرات التي فاتته ان لم ترفع الجنازة فورا، فان رفعت فورا سلم ولا يقضي ما فاته من التكبيرات فلو جاء بعد ان كبر الامام التكبيرة الرابعة وقبل ان يسلم فالصحيح ان يدخل معه ثم يتمم بعد سلامه على السابق. (الفقه على المذاهب الاربعة: (١/ ٥٢٦)، اذا فات المصلي تكبيرة او اكثر مع الامام، ط: دار احياء التراث العربي).

(۲) ويكره له مس كتب التفسير ومس كتب الفقه وما هو من كتب الشريعة: والمشائخ المتاخرون رحمهم الله وسعوا مس كتب الفقه وفي الظهيرية والمستحب ان يكون متوضأ. (الفتاوى التاتارخانية: ١/١٢٣، كتاب الطهارة، ومما يتصل بخروج المني مسائل الاحتلام، نوع مغرلات، ط: قديمي)

☐ المحيط البرهاني: ١/٢٣٧، كتاب الطهارات، الفصل الثالث في الغسل، ومما يتصل بهذا الفصل بيان احكام الجنابة، ط: ادارة القرآن كراچی.

☐ رد المحتار: ١/١٧٦-١٧٧، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب يطلق الدعاء على ما يشمل الثناء، ط: سعيد.

جنبی کا ہاتھ

اگر جنبی کے ہاتھ میں منی وغیرہ کی گندگی نہیں ہے تو پاک ہے، وہ جس چیز کو چھوئے گا وہ بھی پاک ہے۔(۱)

جنبی کے لیے سونا

"جنبی کے لیے کھانا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۷۰)

جنبی کے لیے فقہ کی کتاب چھونا

جنبی کا فقہ کی کتاب چھونا اور پڑھنا جائز ہے، مگر خلاف اولی ہے۔(۲)

---

(۱) عن عائشة قالت كنت اشرب وانا حائض ثم اناوله النبي صلى الله عليه وسلم فيضع فاه على موضع في فيشرب واتعرق العرق وانا حائض ثم اناوله النبي صلى الله عليه وسلم فيضع فاه على موضع في (الصحيح لمسلم: ۱/۱۴۳، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها، ط: قديمي)

☆ واذا عرق الجنب او الحائض في ثوب لم يضره لما روى ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يفر الحائض من نسائه بالاتزار، ثم كان يعانقها طول الليل، والحر حر الحجاز فكانا يعرقان لامحالة، ولم يتحرز رسول الله صلى الله عليه وسلم من عرقها، ولانه ليس على بدن الانسان الجنب والحائض نجاسة عينية فهو واعضاء المحدث سواء.

المبسوط للسرخسي: ۱/۱۸۹–۱۹۰، كتاب الطهارة، باب الوضوء والغسل، ط: رشيدية

☆ وفي شرح السنة فيه جواز مصافحة الجنب ومخالطته وهو قول عامة العلماء. (مرقاة المفاتيح: ۲/۲۰، كتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب والحائض، الفصل الاول، ط: مكتبة امدادية ملتان)

(۲) ويكره له مس كتب التفسير ومس كتب الفقه وماهو من كتب الشريعة: والمشائخ المتاخرون رحمهم الله وسعوا مس كتب الفقه وفي الظهيرية والمستحب ان يكون متوضأ الفتاوى التاتارخانية: ۱/۱۲۳، كتاب الطهارة، ومما يتصل بخروج المني مسائل الاحتلام

نوع متفرقات، ط: قديمي)

☆ المحيط البرهاني: ۱/۲۳۷، كتاب الطهارات، الفصل الثالث في الغسل، ومما يتصل بهذا الفصل بيان احكام الجنابة، ط: ادارة القرآن كراچی

☆ ردالمحتار: ۱/۲۹۷ [illegible] ابحاث الغسل، مطلب يطلق الدعاء على المشمل الثناء، ط: سعيد.

جنبی کے لیے قرآن دیکھنا

''حیض والی عورت کے لیے قرآن دیکھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۱۱)

جنبی کے لیے کھانا

اگر جنابت کے بعد غسل سے پہلے کھانے پینے اور سونے کا اتفاق ہو یا دوبارہ جماع کا ارادہ ہو تو اپنے عضو مخصوص کو دھو کر وضو کر لیا جائے۔ (۱)

جنبی کے لیے مسجد کے اندر جانا منع ہونے کی وجہ

جنبی (ناپاک) اور حیض ونفاس والی عورت کا مسجد کے اندر جانا ناجائز ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مسجد نماز اور اللہ کا ذکر کرنے کی جگہ ہے، اور دین کی نشانی اور اللہ تعالیٰ کے شعائر میں سے ہے، اور کعبہ کا ایک نمونہ ہے، اس لیے اس کے اندر ایسی ناپاک حالت میں جانا جائز نہیں ہے۔ ﴿وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ﴾ (۲)

---

(۱) "وعن ابن عمر قال ذكر عمر بن الخطاب رضي الله عنه لرسول الله صلى الله عليه وسلم انه تصيبه الجنابة من الليل فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ واغسل ذكرك ثم نم".
مشكاة المصابيح: ۳۹، كتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب، ط: قديمي

☐ الفتاوى التاتارخانية: ۱/۱۲۳، كتاب الطهارة، ومما يتصل بخروج المني مسائل الاحلام، نوع متفرقات، ط: قديمي.

☐ المحيط البرهاني: ۱/۲۳۷، كتاب الطهارات، الفصل الثالث في الغسل، ومما يتصل بهذا الفصل بيان احكام الجنابة، ط: ادارة القرآن كراچي.

(۲) لما كان تعظيم شعائر الله واجبا ومن الشعائر الصلاة والكعبة والقرآن وكان اعظم التعظيم ان لا يقرب منه الانسان الا بطهارة كاملة وتنبه النفس بفعل مستانف وجب ان لا يقربها الا متطهر ووجب ان يؤكد الامر في الحدث الاكبر، فلا يجوز نفس القراءة ايضا ولا ان يدخل المسجد جنب او حائض لان المسجد بنيها للصلاة والذكر وهو من شعائر الاسلام، ونموذج الكعبة. (حجة الله البالغة: ۱/۵۰۰، كتاب الطهارة، ما يباح للجنب والمحدث وما لا يباح لهما، ط: زمزم پبلشر كراچي)

جنبی مرجائے

اگر کوئی شخص جنابت کی حالت میں مرجائے تو اس کو بھی عام میت کی طرح صرف ایک ہی غسل دیا جائے گا، جنابت اور غیر جنابت کے غسل میں کوئی فرق نہیں ہے۔ (۱)

جنبی نے پانی کی بالٹی میں ہاتھ ڈال دیا

مسئلہ اگر جنبی آدمی کے ہاتھ میں ظاہری طور پر نجاست لگی ہوئی نہیں تھی تو ہاتھ پاک ہے، ایسی حالت میں بالٹی میں ہاتھ ڈال کر پانی لینے سے پانی ناپاک نہیں ہوگا۔ مگر ہاتھ ڈالنے سے پانی مستعمل ہو جائے گا، اس سے غسل کرنا درست نہیں ہوگا؛ اس لیے ہاتھ دھو کر بالٹی میں ڈالنا چاہیے۔ البتہ اگر ہاتھ ڈالے بغیر بالٹی سے پانی لینے کی اور کوئی صورت نہ ہو تو ایسی مجبوری میں یہ پانی مستعمل شمار نہیں ہوگا۔ (۲)

☆...... اور اگر جنبی کے ہاتھ پر ظاہری طور پر نجاست لگی ہوئی تھی تو ہاتھ

---

(۱) وبمجرد كما مات قول المصنف بلامضمضة واستنشاق هذا لو كان طاهرا اما لو كان جنبا او حائضا او نفساء فعلا تتميما للطهارة، وفي حاشية الرملي اطلاق المتون والشروح يشمل من مات جنبا وكذلك اطلاق الفتاوى والعلة تقتضيه ولم ار من صرح به لكن الاطلاق يدخله وفي حاشية مسكين انهما لا يفعلان وعزاه الى الزيلعي ...... لما ذكره الخلخالي اى في شرح القدوري من ان الجنب يمضمض ويستنشق غريب مخالف لعامة الكتب. (منحة الخالق على هامش البحر الرائق: ۲/ ۱۷۱- ۱۷۲، كتاب الجنائز، ط: سعيد)

☐ رد المحتار على الدر: ۲/ ۱۹۲، كتاب الجنائز، مطلب في القراءة عند الميت، ط: سعيد.

☐ مراقي الفلاح: ۵۲۸، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، ط: قديمي.

(۲) "بان يغسل بعض اعضائه او يدخل يده او رجله في جب لغير اغتراف ونحوه فانه يصير مستعملا لسقوط الفرض اتفاقا،

وفي الشامية تحت قوله بان يغسل: ...... في الخلاصة وغيرها ان كان اصبعا او اكثر دون الكف لا يضر قال في الفتح ولا يخلو من حاجته الى تامل وجهه. (رد المحتار على الدر: ۱/ ۲۰۰، كتاب الطهارة، مبحث الماء المستعمل، ط: سعيد)

☐ حاشية الطحطاوي على الدر: ۱/ ۱۱۰، كتاب الطهارة، مبحث الماء المستعمل، ط: سعيد.

☐ مرقاة المفاتيح: ۲/ ۴۳، ط: مكتبه امدادية ملتان.

ناپاک ہے، ایسی حالت میں ہاتھ دھوئے بغیر بالٹی میں ہاتھ ڈال کر پانی لینے سے پانی ناپاک ہو جائے گا، اس سے وضو اور غسل ناجائز ہوگا۔(۱)

جن چیزوں سے جماع کی لذت حاصل نہیں ہوتی ہے

''جماع کی لذت جن چیزوں سے حاصل نہیں ہوتی ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں

جن کی عورت سے صحبت کرنا

''جنیہ سے صحبت کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۷۳)

جن نے کسی عورت سے صحبت کی

☆ اگر کسی جن نے کسی عورت سے خواب میں صحبت کی، اور اس سے اسے اس طرح لذت محسوس ہوئی جس طرح شوہر کے ساتھ صحبت سے حاصل ہوتی ہے، اگر عورت کو اس صورت میں انزال ہوا اور منی نکلی تو غسل واجب ہوگا۔ اور اگر انزال نہیں ہوا تو غسل واجب نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) المحدث او الجنب اذا ادخل يده في الاناء للاغتراف وليس عليها نجاسة لايفسد الماء يعني لا ينجس ولا يصير الماء مستعملا. (حلبی کبير: ۱۳۲، الماء المستعمل، فصل في الاستنجاء، ط: نعمانية).

ولو ادخل الصبي يده في الاناء ان علم انها طاهرة بان كان معه من يراقبه جاز التوضي بذلك الماء وان علم ان فيها نجاسة لم يجز وان حصل الشك لا يتوضأ به استحسانا اى لاجل التنزه والاحتياط (حلبی کبير: ۹۰، کتاب الطهارة، فصل في احكام الحياض، ط: نعمانية)

البحر الرائق: ۱/۱۸، کتاب الطهارة سنن الوضوء، ط: سعيد.

المبسوط للسرخسي: ۱/۲۱۳، کتاب الطهارة باب الوضوء والغسل، ط: رشيدية.

(۲) ولو قالت معي جني يأتيني في النوم مرارا واجد ما اجد اذا جامعني زوجي لا غسل عليها ولو فتح القدير ولا يخفى انه مقيد بما اذا لم تر الماء فان رأته صريحا وجب كانه احتلام

البحر الرائق ۱/۵۸، کتاب الطهارة، ابحاث الغسل ط: سعيد

فتح القدير ۱/۶۹، کتاب الطهارة، فصل في الغسل ط: رشيدية

شرح ملا مسكين على الكنز ۱/۵۷، ط سعيد

اور اگر جن آدمی کی شکل میں ظاہر ہوا، اور ظاہر ہو کر اس نے مرد کی طرح عورت سے بیداری کی حالت میں صحبت کی تو اس صورت میں صرف اس جن کے حشفہ داخل کر دینے سے اس عورت پر غسل واجب ہوگا، خواہ عورت کو انزال ہو یا نہ ہو، دونوں صورتوں میں غسل واجب ہوگا۔ (۱)

جنون ختم ہونے کے بعد غسل کرنا

جنون ختم ہونے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔ (۲)

جنیہ سے صحبت کرنا

اگر جنیہ عورت ظاہری شکل میں نظر آئے اور کوئی مرد اس سے صحبت کرے تو اس پر غسل واجب ہوگا۔ (۳)

---

(۱) قوله اذا لم يظهر لها في صورة الآدمي، اقول هذا التقييد ماخوذ من شرح المنية لابن امير حاج الحلبي فانه قال ينبغي ان يكون هذا اذا لم يظهر لها في صورة آدمي فما اذا ظهر لها في صورة رجل من بني آدم فانه يجب عليها الغسل بمجرد ايلاج قدر الحشفة من ذكره وكذا اذا ظهر للرجل من الانس جنية في صورة آدمية فوطئها فانه يجب عليه الغسل بمجرد ايلاج حشفة فيها الحاقا له بايلاج آدمي لآدمية لوجود المجانسة الصورية (منحة الخالق على هامش البحر: ۱/ ۵۸، كتاب الطهارة، [ابحاث الغسل]، ط: سعيد)

☜ عمدة الرعاية: ۱/ ۳۶۱، ط: دار الكتب العلمية.

☜ فتح المعين على شرح ملا مسكين على كنز: ۱/ ۵۷، كتاب الطهارة، باب الغسل، ط: سعيد.

(۲) وندب لمجنون افاق وكذا المغمى عليه. (رد المحتار على الدر: ۱/ ۱۷۰، كتاب الطهارة، ط: سعيد)

☜ الفتاوى الهندية: ۱/ ۱۶، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، ومما يتصل بذلك مسائل ط: رشيدية

☜ مراقي الفلاح، ص: ۳۶، كتاب الطهارة، فصل يسن الاغتسال لاربعة اشياء، ط: قديمي

(۳) اذا ظهر للرجل من الانس جنية في صورة آدمية فوطئها فانه يجب عليه الغسل بمجرد ايلاج حشفة فيها الحاقا له بايلاج آدمي لآدمية لوجود المجانسة الصورية. (منحة الخالق على هامش البحر: ۱/ ۵۸، كتاب الطهارة، [ابحاث الغسل]، ط: سعيد)

☜ عمدة الرعاية: ۱/ ۳۶۱، ط: دار الكتب العلمية

☜ فتح المعين على شرح ملا مسكين على كنز: ۱/ ۵۷، كتاب الطهارة، باب الغسل، ط: سعيد

چ

چاروں قل حیض میں پڑھنا

''حیض میں آیت الکرسی پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۰۵)

چالیس دن سے پہلے خون بند ہو جائے

اگر نفاس کا خون چالیس دن سے پہلے بند ہو جائے تو فوراً غسل کرکے نماز پڑھنا شروع کردے۔ اور اگر غسل کرنا نقصان دہ ہو تو تیمم کرکے نماز شروع کردے۔ ہرگز ہرگز کوئی نماز قضا نہ کرے۔ (۱)

چاند گرہن

چاند گرہن کے وقت خسوف کی نماز کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔ (۲)

چھپکلی جسم پر گر جائے

جسم پر چھپکلی گرنے پر یہ عقیدہ رکھنا کہ جب تک سونے کی چیز یا زیور پانی میں ڈال کر غسل نہیں کرے گا تو پاک نہیں ہوگا، یہ عقیدہ غلط ہے۔ (۳)

---

(۱) وإذا طهرت قبل الاربعين اغتسلت وصلت بناء على الظاهر لان معاودة الدم موهوم فلا يترك المعلوم بالموهوم (بدائع الصنائع: ۱/۴۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، (بحث النفاس) ط سعيد)

المبسوط للسرخسي ۲/۳۲، كتاب الصلاة، باب المستحاضة، ط رشيدية

المبسوط للشيباني ۲/۳۲، كتاب الصلاة، باب المستحاضة، ط رشيدية

(۲) وكذا لنفة الرمي وعند دخول مكة لطواف الزيارة ولصلاة كسوف وخسوف. (رد المحتار ۱/۱۷۰، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب يطلق الدعاء على ما يشمل الثناء، ط سعيد

البحر الرائق ۱/۶۶، كتاب الطهارة (ابحاث الغسل) ط سعيد

مراقي الفلاح ص ۴۶، كتاب الطهارة، فصل يسن الاغتسال لاربعة اشياء، ط المدنية

(۳) آپ کے مسائل اور ان کا حل ۳ ص ۱۱۳-۱۱۴، ط مکتبہ لدھیانوی۔

چھ مہینے کے اندر دو بچے پیدا ہوں

"جڑواں بچے" عنوان کے تحت دیکھیں (۱۴۸)

چھینٹا

☆ وضو اور غسل کرنے والے کے پانی کا چھینٹا پاک ہے، اس سے کوئی چیز
ناپاک نہیں ہوتی، البتہ اتنے زور سے پانی مارنا کہ قریب والے پر چھینٹے گریں مناسب نہیں۔

☆ عام طور پر غسل کے وقت نیچے سے تھوڑی بہت چھینٹیں اٹھ کر پانی
میں گرتی ہیں، اس سے پانی ناپاک نہیں ہوتا، اس سے غسل کرنا صحیح ہے، کیوں کہ
استعمال کیا ہوا پانی دوسرے پانی سے کم ہو تو وہ پاک کرنے والا ہے۔ البتہ استعمال کیا
ہوا پانی اگر زیادہ ہے یا دونوں برابر ہیں تو اس سے غسل کرنا درست نہیں ہے۔(۱)

☆ غسل خانے کی دیواروں پر جو چھینٹیں پڑتی ہیں اس سے غسل پر کوئی
اثر نہیں پڑتا، غسل ہو جاتا ہے، وہم نہیں کرنا چاہیے۔(۲)

---

(۱) الجنب او المغتسل وانتضح من غسالته فی انائه او علی ثوبه قطرات صغار لایستبین اثرها فی الماء
والی الثوب لاینجسها واذا استبان اثرها وهی مالذا جمعت کانت اکثر من قدر الدرهم ینجسه هکذا
روی الحسن عن ابی حنیفة رحمه الله وذکر هذه المسئلة فی المبسوط وقال : ان کان الواقع
قلیلا لایفسد الماء وان کان کثیرا یفسده وتکلموا فی حد القلیل والکثیر روی عن محمد رحمه الله
ان قال مثل رؤس الابر واطراف الابر فهو قلیل وان زاد علی ذلک فهو کثیر. (الفتاوی التاتارخانیة:
۱/۱۰، کتاب الطهارة، الفصل الرابع فی المیاه، نوع آخر فی الحیاض والاوانی، ط: قدیمی)
ح المحیط البرهانی : ۱/۲۶۸، کتاب الطهارات، الفصل الرابع فی المیاه، نوع آخر فی
الحیاض والاوانی، ط: ادارة القرآن کراچی۔
ح البحر الرائق : ۱/۴۷، کتاب الطهارة، (ابحاث الغسل)، ط: سعید کراچی
(۲) المسئلة تجلب التیسیر واعلم ان اسباب الاختلاف فی العبادات وغیرها تسعة
السابع العسر وعموم البلوی کالصلاة مع النجاسة المعفو عنها عما دون ربع الثوب وکذا
تحته اذا عرف فیه النجاسة لعرف حیطانها وکونها ولقاطرته. (الاشباه والنظائر : ۷۷- ۷۸-
۸۰، ط: قدیمی) =

☆ غسل کرنے والے کی چھینٹ پاک ہے، اگر حوض میں گر جائے تو حوض کا پانی ناپاک نہیں ہوگا۔(۱)

= البحر الرائق ۱/۲۲۲، کتاب الطهارة، باب تطهير الانجاس، جلدة آدمي اذا وقعت في الماء، ط سعيد

الفتاوى الهندية ۱/۴۷، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة واحكامها، الفصل الثاني في الاعيان النجسة، ط: رشيدية.

فتاوی دار العلوم دیوبند: ۱/۱۲۸، ط: دار الاشاعت، ط جدید تحقیق وتخریج.

(۱) جنب اغتسل فانتضح من غسله شيء في انائه لم يفسد عليه الماء اما اذا كان يسيل فيه سيلانا افسده، وكذا حوض الحمام على قول محمد رحمه الله لا يفسده ما لم يغلب عليه يعني لا يخرجه من الطهورية. (الفتاوى الهندية: ۱/۲۳، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني في ما لا يجوز به التوضؤ، ط: رشيدية).

المحيط البرهاني: ۱/۲۶۸، كتاب الطهارات، الفصل الرابع في المياه، نوع آخر في الحباب والاواني، ط: ادارة القرآن كراچي.

الفتاوى التاتارخانية: ۱/۱۵۱، كتاب الطهارة، الفصل الرابع في المياه، نوع آخر في الحباب والاواني، ط: البهي.

حائضہ پر دم کرنا

حیض یا نفاس والی عورت پر قرآن پاک پڑھ کر دم کرنا جائز ہے۔(۱)

حائضہ پر روزہ کی قضا لازم ہونے کی وجہ

اگر عورت کو رمضان المبارک میں حیض آجائے تو اس دوران جتنے روزے رہ گئے رمضان کے بعد ان روزوں کو قضا کی نیت سے رکھنا فرض ہے، لیکن رمضان اور غیر رمضان میں حیض کی وجہ سے جتنی نمازیں فوت ہوجاتی ہیں ان کی قضا لازم نہیں ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ حیض عبادت کے منافی چیز ہے، اس میں عبادت کرنا جائز نہیں ہے، اور پاکی کے زمانے میں وقتی نماز ادا کرنا کافی ہوجاتا ہے، کیوں کہ وہ ہر روز اپنے اپنے وقت پر فرض ہوتی ہے، لیکن روزہ پورے سال میں ہر روز فرض نہیں ہوتا، بلکہ سال میں صرف ایک مہینہ روزہ رکھنا فرض ہوتا ہے، اگر حیض کے دنوں کے روزے بھی ساقط کیے جائیں اور قضا لازم نہ ہو تو اس کا تدارک اور تلافی نہیں ہو سکے گی، اور روزوں کی مصلحت اس سے فوت ہوجائے گی؛ اس لیے پاکی کے زمانے میں ان روزوں کو

---

(۱) رقیة فی غلاف متجاف لم یکره دخول الخلاء به والاحتراز افضل. قال الشامی: الظاهر ان المراد بها ما یسمونه الآن بالهیکل والحمائلی المشتمل علی الآیات القرآنیة فاذا کان غلافه منفصلا عنه کالمشمع ونحوه جاز دخول الخلاء به ومسه وحمله للجنب ویستفاد منه ان ما کتب من الآیات بنیة الدعاء والثناء لا یخرج عن کونه قرآنا بخلاف قراءته بهذه النیة فالنیة تعمل فی غیر المنطوق لا المکتوب. (الدر المختار مع الرد: ۱/۱۷۸، کتاب الطهارة، ط: سعید)

☜ ولا بأس لحائض وجنب بقراءة ادعیة ومسها وحملها وذکر الله تعالی وتسبیح (الدر مع الرد ۱/۲۹۳، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید)

☜ اما اذا قرأ علی قصد الثناء او افتتاح امر لا یمنع فی اصح الروایات ولو انه قرأ الفاتحة علی سبیل الدعاء او شیئا من الآیات التی فیها معنی الدعاء ولم یرد به القراءة فلا بأس به (البحر ۱/۱۹۹، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید)

رکھنا واجب ہوتا کہ روزوں کا وہ فائدہ حاصل ہو جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فضل اپنی رحمت اور احسان سے بندوں کے فائدے کے لیے روزوں میں رکھا ہے۔(۱)

حائضہ کے لیے قرآن پڑھنا منع ہے

جنابت یعنی ناپاکی اور حیض ونفاس دونوں ایسی حالتیں ہیں جن کو اللہ کے قرب کے ساتھ منافات ہے، جنابت اور حیض ونفاس میں نجاست وناپاکی سے اختلاط ہوتا ہے، اور نماز وقرآن کریم کا پڑھنا اللہ تعالیٰ سے ہم کلام (بات) ہونے کا مرتبہ ہے، اور انسان اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف اس وقت حاصل کرسکتا ہے جب کہ ہرقسم کی نجاستوں سے پاک صاف ہو، کیوں کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اس کو ناپاکی

---

(۱) وأما حكم الحيض والنفاس فمنع جواز الصلاة والصوم وقراءة القرآن ومس المصحف إلا بغلاف ودخول المسجد والطواف بالبيت لما ذكرنا في الجنب إلا أن الجنب يجوز له أداء الصوم مع الجنابة ولا يجوز للحائض والنفساء لأن الحيض والنفاس أغلظ من الحدث أو بل النص غير معقول المعنى وهو قوله صلى الله عليه وسلم تقعد إحداهن شطر عمرها لا تصوم ولا تصلي أو ثبت معلولا بدفع الحرج لأن ورود الدم يضعفهن مع أنهن خلقن ضعيفات في الجبلة فلو كلفن بالصوم لا يقدرن على القيام به إلا بحرج وهن لا يقضين الصلاة لأن الحيض يتكرر في كل شهر ثلاثة أيام إلى العشرة فتحرج في قضائها ولا حرج في قضاء صيام ثلاثة أيام أو عشرة أيام في السنة (بدائع الصنائع: ۴۴/۱، كتاب الطهارة، فصل في تفسير الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: سعيد)

☜ تقضي الصوم لزوما دون الصلاة لأن في قضاء الصلاة حرجا بتكررها في كل يوم وتكرر الحيض في كل شهر بخلاف الصوم حيث يجب في السنة شهرا واحدا والمرأة لا تحيض عادة في الشهر إلا مرة فلا حرج وإنما وجب عليها قضاء الصوم وإن نفست رمضان كله لأن وجوده في رمضان كله نادر فلا يعتبر (البحر الرائق: ۱۹۴/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

☜ المحيط البرهاني: ۴۰۱/۱، كتاب الطهارة، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في الأحكام التي تتعلق بالحيض، ط: إدارة القرآن كراچی

☜ تبيين الحقائق: ۱۶۱/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

...ورت ہے۔ (۱)

حائضہ کے لیے نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ

"حائضہ کے لیے قرآن پڑھنا منع ہے" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۷۸)

حائضہ کے ہاتھ کا کھانا پینا

... حائضہ عورت کے ہاتھ کا کھانا پینا حلال ہے، کھانا جائز ہے۔

... حائضہ عورت کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا نہ کھانا یہودیوں کا دستور ہے،

...سنون کا نہیں، اس لیے یہودیوں کی مشابہت سے بچنا ضروری ہے۔ (۲)

حائضہ میت کے منہ میں پانی ڈالنا

جنابت یا حیض یا نفاس کی حالت میں موت واقع ہو جائے تو بھی غسل دیتے

...ـ كان تعظيم شعائر الله واجبا ومن الشعائر الصلاة والكعبة والقرآن وكان اعظم التعظيم ان لا ...ب من الانسان الا بطهارة كاملة وتنبه النفس بفعل مستانف وجب ان لا يقربها الا متطهر ... وكد الامر في الحدث الاكبر، فلا يجوز نفس القراءة ايضا، ولا ان يدخل المسجد جنب ... منعر آن المسجد منهيا للصلاة والذكر وهو من شعائر الاسلام، ونموذج الكعبة. (حجة الله ... ۰۰د، كتاب الطهارة، ما يباح للجنب والمحدث وما لا يباح لهما، ط: زمزم پبلشر کراچی)

ح (ن ... لمنع من القراءة لتعظيم القرآن ومحافظة حرمته ... فيكره ذلك كله. (بدائع صنائع ۱/ ۳۹، كتاب الطهارة، ط: سعيد.)

ح ... ۴۹، باب الغسل جنبی وحائض کے لئے قرآن کریم اور نماز پڑھنا ناجائز ہونے کی وجہ: ۵۶، کتب ...

... ولا يكره طبخها ولا استعمال ما مسته من عجين او ماء او غيرهما الا اذا توضأت بقصد القربة ... لمستحب ولا ينبغي ان يعزل عن فراشها لان ذلك يشبه فعل اليهود. (البحر الرائق: ... ۱۱، كتاب الطهارة، كتاب الحيض، ما يمنعه الحيض، ط: سعيد)

... رد المحتار على الدر: ۱/ ۲۹۲، كتاب الطهارة، مطلب لو افتى مفت في شيء من هذه ... المسائل، ط. سعيد.

... حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۱۴۵، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس ... الاستحاضة، ط. قديمي.

وقت منہ اور ناک میں پانی ڈالنا درست نہیں ہے۔ البتہ دانتوں اور ناک میں تر کپڑا پھیر دیا جائے تو بہتر ہے، ضروری نہیں۔ (۱)

حجامہ کے بعد غسل کرنا

حجامہ کرانے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔ (۲)

حدث اصغر

وضو نہ ہونے کی حالت کو "حدث اصغر" کہتے ہیں۔ اور حدث اصغر میں بھی نماز پڑھنا، سجدۂ تلاوت اور سجدۂ شکر ادا کرنا طواف کرنا قرآن مجید کو چھونا منع ہے۔ البتہ اس حالت میں زبانی تلاوت جائز ہے۔ (۳)

---

(۱) ویجرد کما مات قول المصنف بلا مضمضة واستنشاق هذا لو كان طاهرا اما لو كان جنبا او حائضا او نفساء فعلا تتميما للطهارة. وفي حاشية الرملي اطلاق المتون والشروح يشمل من مات جنبا وكذلك اطلاق الفتاوى والعلة تقتضيه ولم ار من صرح به لكن الاطلاق يدخله وفي حاشية مسكين انهما لا يفعلان وعزاه الى الزيلعي فما ذكره الخلخالي اي في شرح القدوري من ان الجنب يمضمض ويستنشق غريب مخالف لعامة الكتب. (منحة الخالق على هامش البحر الرائق: ۱۷۱/۲ - ۱۷۲، كتاب الجنائز، ط: سعيد)

☐ رد المحتار على الدر: ۱۹۶/۲، كتاب الجنائز، مطلب في القراءة عند الميت، ط: سعيد.

☐ (حاشية الطحطاوي على الدر: ۳۶۶/۱، باب صلاة الجنازة ط: رشيدية)

(۲) يندب الاغتسال في ستة عشر شيئا وعند الفراغ من حجامة. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح. ۱۰۸، كتاب الطهارة، فصل يسن الاغتسال لاربعة اشياء، ط: قديمي).

☐ رد المحتار على الدر: ۱۷۰/۱، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب في رطوبة الفرج، ط: سعيد

☐ نور الايضاح مع شرحه مراقي الفلاح، ص: ۳۶، فصل يسن الاغتسال لاربعة اشياء، ط: قديمي كراچي

(۳) يحرم على المحدث غير المتوضئ الصلاة فرضا او نفلا ونحوها كسجود التلاوة وسجود الشكر وخطبة الجمعة وصلاة الجنازة، لقوله صلى الله عليه وسلم: لا يقبل الله صلاة احدكم اذا احدث حتى يتوضأ والطواف بالبيت صلاة ومس المصحف كله او بعضه ولو آية، والمحرم هو لمس الاية ولو بغير اعضاء الطهارة واتفق الفقهاء على ان غير المتوضئ يجوز له تلاوة القرآن او النظر اليه دون لمسه كما اجازوا للصبي لمس القرآن للتعلم لانه غير مكلف والانفصال المتواصل (الفقه الاسلامي وادلته: ۲۴۸/۱-۲۵۰، الفصل الاول في الطهارة، =

حدث اکبر

جن چیزوں سے غسل واجب ہوتا ہے، ان کے پیدا ہونے سے جو اعتباری ... انسان کے جسم کو طاری ہوتی ہے اس کو "حدث اکبر" کہتے ہیں۔ اور حدث اکبر ... میں نماز پڑھنا، سجدۂ تلاوت یا سجدۂ شکر ادا کرنا، طواف کرنا، قرآن مجید کو چھونا اور ... پڑھنا اور مسجد میں داخل ہونا منع ہے۔ (۱)

حدث اکبر میں قرآن کی تلاوت کرنا

"حدث اکبر" میں تلاوت کی نیت سے قرآن مجید پڑھنا حرام ہے، اگرچہ ایک آیت سے بھی کم ہو۔ (۲)

حدث اکبر میں مسجد میں داخل ہونا

حدث اکبر میں مسجد میں داخل ہونا حرام ہے، ہاں اگر کوئی سخت ضرورت ہو تو

والمطلب التاسع: مايحرم بالحدث الاصغر او ما يمنع منه غير المتوضى، ط: رشيدية)

(۱) حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: ۱۴۸ باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمى كراچى

فتح المعين على شرح ملامسكين: ۱/۱۱۵، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد كراچى

(ويحرم بالجنابة خمسة اشياء الصلاة ... وقراءة آية من القرآن ومسها الا بغلاف ودخول مسجد والطواف. (مراقى الفلاح، ص: ۱۴۷-۱۴۸ كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمى)

رد المحتار: ۱/۱۷۲-۱۷۳، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب فى رطوبة الفرج ط: سعيد.

فتح القدير: ۱/۱۴۶، باب الحيض والاستحاضة ط: رشيدية كوئته

(۲) ويمنع الحيض قراءة القرآن ــــ وشمل اطلاقه الآية وما دونها وهو قول اكثر اهل العلم من الصحابة والتابعين (البحر الرائق: ۱/۱۹۹، كتاب الطهارة، باب الحيض ... ط: سعيد).

فتح المعين على الكنز: ۱/۱۱۵، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد

البحر الرائق: ۱/۱۹۵، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد

جائز ہے۔ جیسے کسی شخص کے گھر کا دروازہ مسجد میں ہو اور نکلنے کے لیے کوئی دوسرا راستہ نہ
ہو تو اس کو تیمم کر کے مسجد میں جانا جائز ہے، یا کسی مسجد میں پانی کا چشمہ یا کنواں یا نل
وغیرہ ہو، اور اس کے سوا کہیں پانی نہ ہو، تو اس مسجد میں تیمم کر کے جانا جائز ہے۔(۱)

حدیث کی کتاب جنبی کے لیے پڑھنا

جنبی کا حدیث کی کتاب چھونا اور پڑھنا جائز ہے، مگر خلاف اولیٰ ہے۔(۲)

حدیث کی کتاب جنبی کے لیے چھونا

جنبی کا حدیث کی کتاب چھونا اور پڑھنا درست ہے، مگر خلاف اولیٰ ہے۔(۳)

حفظ کرتے ہوئے مخصوص ایام شروع ہو جائیں

اگر لڑکی قرآن مجید حفظ کرتے ہوئے بالغ ہو جائے اور حیض آنا شروع ہو جائے تو قرآن مجید کو تلاوت کرنے کی اور ہاتھ لگانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ البتہ یاد کیا ہوا یاد رکھنے کے دو طریقے ہیں:

۱- کپڑے وغیرہ جو اپنے بدن پر پہنے ہوئے ہوں ان کے علاوہ سے قرآن

(۱) وکذا ای کما لایجوز للجنب او الحائض والنفساء قراءة القرآن ولامسه لایجوز لهم دخول المسجد بغیر ضرورة سواء دخلوا للجلوس فیه او للعبور ای المرور واذا احتلم فی المسجد یتیمم للخروج اذا لم یخف وان خاف یجلس مع التیمم للضرورة فان الضرورات تبیح المحظورات. (حلبی کبیر، ص: ۵۳-۵۴، کتاب الطهارة، باب الحیض والنفاس، ط: نعمانیة کوئٹه)
▭ ردالمحتار ۱/۱۷۱-۱۷۲، کتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب فی رطوبة الفرج، ط: سعید
▭ البحر الرائق: ۱/۱۹۵، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید
(۲،۳) یکره مس کتب الاحادیث والفقه للمحدث عندهما وعند ابی حنیفة الاصح انه لایکره، المستحب ان لایاخذ کتب الشریعة بالکم ایضا بل یجدد الوضوء کلما احدث وهذا اقرب الی التعظیم. (البحر الرائق: ۱/۲۰۲، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید
▭ الفتاوی الهندیة: ۱/۳۹، کتاب الطهارة، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء وهی ثلاثة، الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضة، ط: رشیدیة کوئٹه
▭ ردالمحتار ۱/۱۷۶-۱۷۷، کتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب فی رطوبة الفرج، ط: سعید

مجید کھول کر بیٹھے اور قلم یا چھری وغیرہ کسی چیز سے ورق پلٹا ئے یا کسی دوسرے سے ورق پلٹوائے، اور قرآن شریف میں دیکھ کر دل دل میں پڑھتے، زبان نہ ہلائے۔ (۱)

۲۔ کوئی تلاوت کرر ہا ہو تو اس کے پاس بیٹھ جائے، اور اس سے سنتی رہے، سننے سے بھی یاد ہو جاتا ہے، یہ طریقے جائز ہیں، اور یاد کیا ہوا محفوظ رکھنے کے لیے کافی ہوں گے۔ (۲)

حمل کے زمانے میں جو خون آتا ہے

حمل کے زمانے میں جو خون آتا ہے وہ حیض نہیں، بلکہ استحاضہ ہے، چاہے جتنے دن آئے۔ (۳)

حمل گر جائے

"دوا سے حمل گر جائے" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۳۱)

حمل گر جائے اور مدت معلوم نہ ہو

"ناتمام بچہ" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۳۲)

حیض

ہر مہینہ میں عورتوں کے آگے کے راستے سے معمولی خون آتا ہے اس کو حیض

(۱) یجوز للمحدث الذی یقرأ القرآن من المصحف تقلیب الاوراق بقلم او عود او سکین. (البحر الرائق: ۱/۲۰۲، کتاب الطہارۃ، باب الحیض، ط: سعید)
□ فتح المعین علی الکنز: ۱/۱۱۵، کتاب الطہارۃ، باب الحیض، ط: سعید
□ الفقہ الاسلامی وادلتہ: ۱/۶۲۶، الفصل السابع الحیض والنفاس والاستحاضۃ، المبحث ثالث احکام الحیض والنفاس ومایحرم علی الحائض والنفساء، ط: رشیدیۃ
(۳) ودم الحامل استحاضۃ. (البحر الرائق ۱/۲۱۸، کتاب الطہارۃ، باب الحیض، ط: سعید)
□ البنایۃ ۱/۶۷۸، کتاب الطہارات، باب الحیض والاستحاضۃ، ط: حقانیۃ ملتان
□ الجوہرۃ النیرۃ ۱/۳۲، کتاب الطہارۃ، باب الحیض، دم النفاس، ط: میر محمد

کہتے ہیں۔(۱)

حیض آگیا صحبت کے بعد

''صحبت کے بعد حیض آگیا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۷۴)

حیض اور دوا

اگر کوئی عورت حیض کے زمانے کے علاوہ پاکی کے زمانے میں کوئی ایک دوا استعمال کرے کہ جس سے خون آجائے وہ حیض نہیں ہے، مثال کے طور پر کسی عورت کو مہینے میں ایک دفعہ پانچ دن حیض آیا ہو، اس کو پندرہ دن بعد دوا کے استعمال سے خون آجائے وہ حیض نہیں۔(۲)

حیض بند ہونے کے بعد صحبت کا حکم

☆...... کسی عورت کی عادت پانچ دن یا نو دن کی تھی اور جتنے دن کی عادت تھی اتنے ہی دن خون آیا پھر بند ہوگیا، تو جب تک عورت غسل نہ کرلے تب تک صحبت کرنا درست نہیں ہے، ہاں اگر خون بند ہونے کے بعد غسل کرنے سے پہلے ایک نماز کا وقت گزر گیا اور ایک نماز کی قضا اس کے ذمہ واجب ہوگئی تو اس وقت صحبت کرنا درست ہے، اس سے پہلے نہیں، البتہ غسل میں تاخیر کرکے نماز قضا کرنا

(۱) الحیض دم یرخیہ رحم المرأۃ بعد بلوغہا فی اوقات معتادۃ. (البحر الرائق : ۲/۲۳۹، کتاب الطہارۃ، باب الحیض، ط: سعید)

▭ الجوہرۃ النیرۃ ۱/۳۷، کتاب الطہارۃ، باب الحیض، ط: میر محمد

▭ بدائع الصنائع : ۱/۳۹، کتاب الطہارۃ، فصل فی تفسیر الحیض والنفاس والاستحاضۃ واحکامہا، ط: سعید.

(۲) ولما اذا خرج دم الحیض بسبب دواء فی غیر موعدہ فان الظاہر عندہم انہ لایسمی حیضا" (کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعۃ : ۱/۱۲۴، کتاب الطہارۃ، باب الحیض، ط: المکتبۃ التجاریۃ الکبری مصر)

منع ہے، اس سے بچنا ضروری ہے۔(۱)

مسئلہ: اگر کسی عورت کی عادت مثلاً پانچ دن کی تھی اور خون چار ہی دن آ کر بند ہو گیا، تو غسل کر کے نماز پڑھنا واجب ہے، لیکن جب تک پانچ دن پورے نہ ہو جائیں تب تک صحبت کرنا درست نہیں ہے، ہو سکتا ہے کہ پھر خون آ جائے۔(۲)

مسئلہ: اگر پورے دس دن اور دس رات تک حیض آیا، تو جب سے خون بند ہو جائے اسی وقت سے صحبت کرنا درست ہے، چاہے عورت غسل کر چکی ہو یا ابھی غسل نہ کیا ہو، کیوں کہ دس دن رات کے بعد دوبارہ حیض کا خون نہیں آ سکتا۔(۳)

---

(۱) ولایحل الوطء ان انقطع الحیض والنفاس عن المسلمة لدونه ای دون الاکثر ولو لتمام عادتها الا باحد ثلاثة اشیاء اما ان تغتسل او تتیمم لعذر وتصلی علی الاصح او تصیر الصلاة دینا فی ذمتها وذلک بان تجد بعد الانقطاع لتمام عادتها من الوقت الذی انقطع الدم فیه مقدار ما یسع الغسل والتحریمة فما فوقها ولکن لم تغتسل فیه. (مراقی الفلاح، ص: ۵۹، کتاب الطهارة، باب الحیض والنفاس والاستحاضة، ط: قدیمی)

☆ فتح القدیر: ۱/۱۷۳-۱۷۴، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: رشیدیة کوئٹہ

☆ البحر الرائق: ۱/۲۰۳، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید

(۲) ولایحل الوطء ان انقطع الحیض والنفاس عن المسلمة لدونه ای دون الاکثر ولو لتمام عادتها الا باحد ثلاثة اشیاء اما ان تغتسل لان زمان الغسل فی الاقل محسوب من الحیض فبالغسل خلصت منه واذا انقطع لدون عادتها لایقربها حتی تمضی عادتها لان عوده فیها غالب فلا اثر لغسلها قبل تمام عادتها. (مراقی الفلاح، ص: ۵۹، کتاب الطهارة، باب الحیض والنفاس والاستحاضة، ط: قدیمی)

☆ فتح القدیر: ۱/۱۷۳-۱۷۴، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: رشیدیة کوئٹہ

☆ البحر الرائق: ۱/۲۰۳، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید

(۳) واذا انقطع الدم لاکثر الحیض حل الوطء بلا غسل لقوله تعالیٰ ولاتقربوهن حتی یطهرن ویستحب ان لایطأها حتی تغتسل. (مراقی الفلاح، ص: ۵۹، کتاب الطهارة، باب الحیض والنفاس والاستحاضة، ط: قدیمی)

☆ فتح القدیر: ۱/۱۷۴-۱۷۵، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: رشیدیة کوئٹہ

☆ الفتاوی التاتارخانیة: ۱/۲۵۰، کتاب الطهارة، الحیض، نوع آخر فی الاحکام التی تتعلق بالحیض، ط: قدیمی.

☆ اگر ایک دو دن خون آ کر بند ہو گیا تو غسل کرنا واجب نہیں ہے، وضو کر کے نماز پڑھ لے، لیکن شوہر کو ابھی صحبت کرنا درست نہیں ہے۔ اگر پندرہ دن گزرنے سے پہلے دوبارہ خون جاری ہو جائے تو حیض ہونا معلوم ہو جائے گا۔ اس صورت میں عادت کے مطابق حساب کر کے جتنے دن حیض کے بنتے ہیں ان کو حیض شمار کرے پھر اس کے بعد غسل کر کے نماز پڑھے۔ اور اگر پورے پندرہ دن درمیان میں گزر گئے اور خون نہیں آیا تو شروع کے ایک دو دن کا خون استحاضہ کا ہے، اس صورت میں ایک یا دو دن خون آنے کی وجہ سے جو نمازیں نہیں پڑھیں اب ان کی قضا پڑھنی ضروری ہے۔

☆ ......اگر دس دن مکمل ہونے کے بعد حیض کا خون بند ہوا ہے تو اسی وقت ہمبستری جائز ہے، مگر مستحب یہ ہے کہ غسل کے بعد کرے۔ (١)

☆ ......اور اگر دس دن سے پہلے پاک ہو گئی تو صحبت جائز ہونے کے لیے دو شرطوں میں سے کسی ایک شرط کا پایا جانا ضروری ہے: ① - یا تو عورت غسل کر لے۔ ② - یا خون بند ہونے کے بعد اتنا وقت گزر جائے کہ اس کے ذمہ ایک نماز کی قضا فرض ہو جائے۔ جب تک ان دونوں شرطوں میں سے کوئی ایک شرط نہیں پائی جائے گی، ہمبستری حلال نہیں ہوگی۔ (٢)

---

(١) وإذا انقطع الدم لأكثر الحيض والنفاس حل الوطء بلا غسل. (مراقي الفلاح، ص: ١٤٦، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمي).
○ فتح القدير: ١/١٧٢، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: رشيدية كوئٹه
○ الفتاوى التاتارخانية: ١/٢٥٠، كتاب الطهارة، الحيض، نوع آخر في الأحكام التي تتعلق بالحيض، ط: قديمي.

(٢) ولا يحل الوطء إن انقطع الحيض والنفاس عن المسلمة لدونه أي دون الأكثر ولو لتمام عادتها إلا بأحد ثلاثة أشياء، إما أن تغتسل أو تتيمم لعذر وتصلي على الأصح أو تصير الصلاة دينا في ذمتها وذلك بأن تجد بعد الانقطاع لتمام عادتها من الوقت الذي انقطع الدم فيه زمنا يسع الغسل والتحريمة فما فوقها ولكن لم تغتسل فيه (مراقي الفلاح، ص: [illegible]، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمي).

اور نماز کی قضا تب فرض ہوتی ہے جب خون بند ہونے کے بعد نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے جلدی سے غسل کر کے تکبیر تحریمہ کہہ سکے، پس اگر عصر سے پہلے خون بند ہوا مگر غسل کر کے تکبیر تحریمہ کہنے کے برابر وقت نہ تھا تو سورج غروب ہونے سے پہلے ہمبستری حلال نہیں ہوگی؛ اس لیے کہ سورج غروب ہونے سے پہلے اس کے ذمہ کوئی نماز فرض نہیں ہوئی۔(۱)

حیض روزہ کی حالت میں آجائے

''روزہ کی حالت میں حیض آجائے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۵۱)

حیض روزہ میں آجائے

''روزہ میں حیض آجائے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۵۲)

حیض سے پاک سمجھی جائے گی

☆......اگر عورت خاص حصے پر کپڑا، روئی یا پیڈ رکھتے وقت حائضہ تھی اور جس وقت کپڑا وغیرہ نکالا اس وقت اس پر خون کا نشان نہیں تھا تو اس کی پاکی اسی وقت سے سمجھی جائے گی جب سے اس نے کپڑا وغیرہ رکھا تھا۔(۲)

= الفتاوی التاتارخانیة : ۲۵۲/۱، کتاب الطهارة ، باب الحیض، نوع آخر فی الاحکام التی تعلق بالحیض، ط: فهمی.
البنایة : ۵۴۷/۱، کتاب الطهارات ، باب الحیض والاستحاضة ، ط: حقانیة ملتان .

(۱) وان بقی من الوقت مقدار الاغتسال لاغیر او لایسع الاغتسال فلیس علیها قضاء تلک الصلاة ، ولایحکم بطهارتها بمضی ذلک الوقت حتی تغتسل او یمضی علیها وقت صلاة اخری. (الفتاوی التاتارخانیة : ۲۵۱/۱، کتاب الطهارة ، باب الحیض، نوع آخر فی الاحکام التی تعلق بالحیض، ط: فهمی).
المبسوط للشیبانی : ۲۶/۲، کتاب الصلاة ، باب المستحاضة ، ط: رشیدیة.
المبسوط للسرخسی : ۲۶/۲، کتاب الصلاة ، باب المستحاضة ، ط: رشیدیة.

(۲) واذا وضعت الکرسف فی اول اللیل وهی حائض ونامت فنظرت الی الکرسف حین اصبحت =

☆ اگر کوئی حائضہ عورت سو کر اٹھنے کے بعد اپنے آپ کو پاک پائے تو جب سے سوئی ہے اسی وقت سے پاک سمجھی جائے گی۔ (۱)

حیض شروع ہونے کے لیے خون کہاں تک آنا ضروری ہے؟

''حیض کب شروع ہوتا ہے؟'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۹۶)

حیض کا حکم کب دیا جائے گا؟

☆ جس وقت خون جسم کے ظاہری حصے تک آجائے گا تب حیض والی کا حکم دیا جائے گا۔ (۲)

= فرأت البياض الخالص فعليها قضاء العشاء للتيقن بطهرها من حين وضعت الكرسف (المحيط البرهاني ۱/۲۰۱، كتاب الطهارات، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في بيان انه متى يثبت حكم الحيض والاستحاضة والنفاس، ومايتصل بهذا النوع من المسائل، ط ادارة القرآن كراچی)

▭ الفتاوى التاتارخانية ۱/۲۲۹، كتاب الطهارة، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في بيان انه متى يثبت حكم الحيض والاستحاضة والنفاس، ط قديمی

▭ ردالمحتار على الدر ۱/۲۹۱، كتاب الطهارة، مطلب لو افتى مفت، ط سعيد

(۱) لو نامت طاهرة وقامت حائضة حكم بحيضها مذ قامت وبعكسه مذ نامت احتياطا قوله وبعكسه اى عكس التصوير المذكور بان نامت حائضا وقامت طاهرة اى وضعت الكرسف ونامت فلما اصبحت رأت عليه الطهر لاعكس الحكم (رد المحتار على الدر ۱/۲۹۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط سعيد)

▭ المحيط البرهاني ۱/۲۰۱، كتاب الطهارات، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في بيان انه متى يثبت حكم الحيض والاستحاضة والنفاس وما يتصل بهذا النوع من المسائل، ط ادارة القرآن كراچی

▭ الدر المختار ۱/۲۹۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط سعيد

(۲) ومنها خروج الدم الى الفرج الخارج ولو بسقوط الكرسف فمادام بعض الكرسف حائلا بين الدم والفرج الخارج لايكون حيضا۔ (الفتاوى الهندية ۱/۳۶، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الاول في الحيض، ط رشيدية)

▭ فتح المعين على الكنز ۱/۱۰۹، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط سعيد

▭ المحيط البرهاني ۱/۲۰۱، كتاب الطهارات، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في الاحكام التي تتعلق بالحيض، ط ادارة القرآن كراچی۔

☆ اور اگر خاص حصے میں روئی یا پیڈ وغیرہ ہو تو اس کا وہ حصہ تر ہو جائے
...و جسم کے ظاہری حصے کے مقابل ہے تو بھی حیض ونفاس کا حکم دیا جائے گا۔(۱)

☆ اور اگر روئی یا کپڑا یا پیڈ وغیرہ خاص حصے سے نکالا جائے اور اس کے
اندرونی حصے میں خون ہے تب بھی حیض ونفاس کا حکم دے دیا جائے گا، اس لیے کہ
نکالنے کے بعد وہ اندرونی حصہ بھی خارجی حصہ بن جاتا ہے۔(۲)

☆ اگر کوئی عورت خاص حصے میں کپڑا، روئی یا پیڈ رکھتے وقت پاک تھی، اور
جب اس نے کپڑا وغیرہ نکالا تو اس میں خون کا اثر پایا تو اس صورت میں جس وقت سے
اس نے کپڑا وغیرہ نکالا اسی وقت سے اس کا حیض یا نفاس سمجھا جائے گا، اس سے پہلے
نہیں، اگر اس سے پہلے کوئی نماز فوت ہوگئی ہے تو وہ حیض کے بعد پڑھنا لازم ہوگی۔(۳)

---

(۱) وإن نفذت البلة إلى الخارج فإن كان الكرسف عاليا عن حرف الفرج الداخل أو كان محاذيا له فذلك حيض " (الفتاوى التاتارخانية ۱/۲۲۸، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في بيان أنه متى يثبت حكم الحيض والنفاس، ط قديمي)
☆ المبسوط للسرخسي ۳/۱۶۸، كتاب الحيض، فصل حكم الحيض والنفاس متى يثبت، ط رشيدية
☆ المحيط البرهاني ۱/۲۰۰، كتاب الطهارات، الفصل التاسع في الحيض نوع آخر في بيان أنه متى يثبت حكم الحيض والاستحاضة والنفاس، ط ادارة القرآن كراچی
(۲) وهذا كله إذا لم تسقط القطنة أو الكرسف فأما إذا سقط وقد ابتل الجانب الداخل كان حيضا ينتقض وضوءه نفذت البلة إلى الجانب الخارج أو لم تنفذ (الفتاوى التاتارخانية ۱/۲۲۸، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في بيان أنه متى يثبت حكم الحيض والنفاس، ط قديمي)
☆ المبسوط للسرخسي ۳/۱۶۸، كتاب الحيض، فصل حكم الحيض والنفاس، ط رشيدية
☆ المحيط البرهاني ۱/۲۰۰، كتاب الطهارات، الفصل التاسع في الحيض نوع آخر في بيان أنه متى يثبت حكم الحيض والاستحاضة والنفاس، ط ادارة القرآن كراچی
(۳) طاهرة رأت على الكرسف أثر الدم يحكم بحيضها من حين الرفع (الفتاوى الهندية ۱/۳۹، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الأول في الحيض، ط رشيدية)
☆ حاشية الطحطاوي على الدر ۱/۱۴۹، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط رشيدية
☆ الدر المختار مع الرد ۱/۲۹۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط سعيد

☆ اگر کوئی عورت سو کر اٹھنے کے بعد حیض کا خون دیکھے، تو بیدار ہو[ne]
کے وقت سے اس کا حیض شروع ہوگا، اس سے پہلے نہیں۔(۱)

☆ اگر کوئی ایسی جوان عورت جس کو ابھی تک حیض نہیں آیا، اپنے [شرمگاہ]
حصے سے خون آتے ہوئے دیکھے تو اس کو چاہیے کہ اس کو حیض کا خون سمجھ کر نماز [چھوڑ]
چھوڑ دے، پھر اگر وہ خون تین دن تین رات سے پہلے بند ہو جائے تو اس کی [جس]
قدر نمازیں چھوٹ گئی ہیں ان کی قضا پڑھنا لازم ہوگی، کیوں کہ تین دن تین رات
سے پہلے بند ہونے کی وجہ سے معلوم ہوا کہ وہ حیض کا خون نہیں تھا، بلکہ استحاضہ [یعنی]
بیماری کا خون تھا۔(۲)

حیض کا خون

حیض کی مدت کے اندر لال، پیلا، سبز، نیالہ اور کالا جو بھی رنگ آئے سب
حیض ہے۔ جب تک پیڈ یا جو کپڑا رکھا جاتا ہے وہ بالکل سفید نہ دکھلائی دے تب تک
حیض ہے۔ اور جب پیڈ یا کپڑا بالکل صاف نظر آئے گا تو حیض سے پاک ہو جائے

---

(۱) لو نامت طاهرة وقامت حائضة حكم بحيضها مذ قامت وبعكسه مذ نامت احتياطا
قوله وبعكسه اى عكس التصوير المذكور بان نامت حائضا وقامت طاهرة اى وضعت الكرسف
وقامت فلما اصبحت رأت عليه الطهر لا عكس الحكم (رد المحتار على الدر ۲۹۱/۱، كتاب
الطهارة، باب الحيض، ط سعيد)
▭ الفتاوى الهندية ۳۶/۱، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الاول في
الحيض، ط رشيدية
▭ الدر المختار ۲۹۱/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط سعيد
(۲) واذا رأت المبتدأة في سن يحكم ببلوغها فيه تركت الصلاة والصوم عند اكثر مشائخ
بخارى (البحر الرائق ۱۹۱/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط سعيد)
▭ فتح القدير ۱۶۲/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط رشيدية كوئٹه
▭ رد المحتار على الدر ۲۸۳/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط سعيد
▭ علم الفقه ۹۴، حصہ دوم، غسل کے متفرق مسائل، کتب خانہ عزیزیہ دہلی، ہند۔

...ی اس کے بعد غسل کر کے نماز پڑھ سکے گی۔(۱)

حیض کا خون آگے کی راہ سے خارج ہو

حیض کے خون کا حیض ہونے کے لیے آگے کی راہ سے نکلنا ضروری ہے، اگر پیچھے کی راہ سے یا بدن کے کسی اور حصے سے خون خارج ہو تو وہ حیض نہیں ہے۔ غرض کہ حیض کے لیے ضروری ہے کہ خون خود نکلے، اس کا کوئی اور سبب نہ ہو، ورنہ وہ حیض نہیں ہوگا۔(۲)

حیض کا خون بند ہونے پر نماز فرض ہونے کا حکم

"خون بند ہونے پر نماز روزہ فرض ہونے کا حکم" عنوان کے تحت دیکھیں!

---

(۱) ومنتہاه من لون ککدرة وتربیة فی مدته سوی بیاض خالص . قیل هو شیئ یشبه الخیط الابیض قال الشامی رحمه الله ان الوان الدماء ستة هذان (الکدرة والتربیة) والسواد والحمرة والصفرة والخضرة. (الدر المختار مع الرد : ۱/۲۸۹، کتاب الطهارة ، باب الحیض ، ط سعید)

(۲) البحر الرائق : ۱/۱۹۲ ، کتاب الطهارة ، باب الحیض ، ط سعید

(۳) الفتاوی الهندیة : ۱/۳۶، کتاب الطهارة ، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء ، الفصل الاول الحیض ، ط رشیدیة

(۲) وخرج بقوله بمقتضی رحم امرأة دم الرعاف والجراحات وما یخرج من الدبر من الدم فانه لیس بحیض (البحر الرائق : ۱/۱۹۰ ، کتاب الطهارة ، باب الحیض ، ط سعید)

(۲) فتح المعین علی الکنز : ۱/۱۰۹ ، کتاب الطهارة ، باب الحیض ، ط سعید

(۲) وهو دم من الرحم لا لولادة فان رأته من الدبر لایکون حیضا (الفتاوی الهندیة : ۱/۳۶، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء ، الفصل الاول فی الحیض ، ط رشیدیة کوئٹه)

(۲) وحاصل هذا القید ان الحیض یشترط فیه ان یکون خارجا من قبل المرأة فلو خرج من دبرها او ای جزء من اجزاء بدنها ، فانه لایکون حیضا (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة (۱/۱۲۲)، کتاب الطهارة ، تعریف الحیض ، ط دار احیاء التراث العربی بیروت)

حیض کا خون بند ہونے کے بعد غسل کرنا فرض ہے

☆ حیض کا خون بند ہونے کے بعد غسل کرنا فرض ہے۔(۱)

☆ ''حیض'' کا معنی ہے کسی عورت کے خاص حصے سے خون ...
کی کم سے کم مدت تین دن تین رات ہے، اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس رات ...
اور دو حیضوں کے درمیان کم سے کم مدت پندرہ دن پاک رہتا ہے۔ یعنی ایک ...
بعد پندرہ دن سے پہلے حیض نہیں آسکتا، استحاضہ کا خون آسکتا ہے۔ اور پاکی ...
مدت کی کوئی حد نہیں ہے، ممکن ہے کہ کسی عورت کو پوری زندگی حیض نہ آئے۔(۲)

☆ حیض کی مدت میں خالص سفیدی کے سوا جس رنگ کا بھی ...
آئے حیض سمجھا جائے گا۔(۳)

---

(۱) ومنها انه يلزمها الاغتسال عند انقطاع الدم (المحيط البرهاني ۱/۲۰۳، كتاب الطهارة، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في الاحكام التي تتعلق بالحيض، ط ادارة القرآن كراچی
☐ البحر الرائق ۱/۱۹۳، كتاب الطهارة باب الحيض ...
☐ رد المحتار على الدر ۱/۲۹۰، كتاب الطهارة، باب الحيض [ما يمنعه الحيض]، ط سعيد
من هذه الاقوال ... ط سعيد

(۲) واقله ثلاثة ايام بلياليها ... واكثره عشرة عشر ليال ... واقل الطهر بين الحيضتين ... والنفاس والحيض خمسة عشر يوما ولياليها اجماعا ولا حد لاكثره وان استغرق العمر (الدر المختار مع الرد ۱/۲۸۴-۲۸۵، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط سعيد)
☐ البحر الرائق ۱/۱۹۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط سعيد
☐ الجوهرة النيرة ۱/۳۸-۳۹، كتاب الطهارة، باب الحيض، [اقل مدة الحيض]، ط مير محمد

(۳) وما تراه من لون ككدرة وتربية في مدته المعتادة سوى بياض خالص ... الابيض ... قال الشامي رحمه الله ان الوان الدماء ستة هي (الكدرة والتربية) والسواد والحمرة والصفرة والخضرة (الدر المختار مع الرد ۱/۲۸۹، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط سعيد)
☐ البحر الرائق ۱/۱۹۲، كتاب الطهارة، باب الحيض، سعيد
☐ الفتاوى الهندية ۱/۳۶، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الاول الحيض، ط رشيدية

☆ جس عورت کے حیض کی عادت مقرر ہوئی ہو اس کو اگر عادت سے زیادہ خون آئے مگر دس دن سے زیادہ نہ ہو تو وہ حیض کا خون سمجھا جائے گا۔

مثال کے طور پر کسی عورت کو پانچ دن حیض آتا ہے اس کو اگر نو دن یا دس دن خون آئے تو سب حیض سمجھا جائے گا۔ اگر کسی عورت کو تین دن یا اس سے زیادہ کی عادت مقرر ہوئی اور عادت کے موافق خون بند ہو جائے، اور یہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ بند رہے اور اس کے بعد دوبارہ خون آئے، تو یہ دونوں خون علیحدہ علیحدہ دو حیض سمجھے جائیں گے۔(۱)

☆ اگر کسی عورت کو دس دن سے کم حیض آکر بند ہو گیا اور پندرہ دن سے کم بند رہا، اس کے بعد پھر خون آیا تو اگر اس عورت کی عادت مقرر نہیں تو خون آنے کے دن سے دس دن تک حیض سمجھا جائے گا، اور اگر عادت مقرر ہے تو خون آنے کے دن سے عادت کے بقدر حیض سمجھا جائے گا۔

مثال کے طور پر جس عورت کی عادت مقرر نہیں اس کو ایک دن خون آیا، اس کے بعد چودہ دن تک بند رہا اس کے بعد پھر خون آیا تو ایک دن وہ جس میں خون آیا اور نو دن وہ جن میں خون نہیں آیا یہ پورے دس دن حیض سمجھے جائیں گے۔ جس عورت کی عادت سات دن حیض کی ہے اس کو ایک دن خون آیا اور چودہ دن بند رہا تو ایک دن وہ جس میں خون آیا اور چھ دن جن میں خون نہیں آیا، پورے سات دن اس

---

(۱) واما صاحبة العادة في الحيض اذا كانت عادتها عشرة فزاد الدم عليها فالزيادة استحاضة وإن كانت عادتها خمسة فالزيادة عليها حيض معها الى تمام العشرة (بدائع الصنائع ۱/ ۴۱، كتاب الطهارة، فصل ثم الكلام يقع في تفسير الحيض والنفاس والاستحاضة وأحكامها، ط سعيد)

☆ الفتاوى التاتارخانية ۱/ ۲۶۸، كتاب الطهارة، الفصل التاسع في الحيض نوع آخر في ... والفصل في ايام الحيض، ط قديمي)

☆ الفتاوى الهندية ۱/ ۳۷، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الاول في الحيض، ط رشيدية

کے حیض سمجھے جائیں گے۔(۱)

☆ حیض بند ہونے یا مدت ختم ہونے پر غسل کرنا فرض ہے۔(۲)

حیض کا خون بند ہونے کے بعد غسل لازم ہونے کی وجہ

حیض کے خون کو اللہ تعالی نے قرآن کریم میں "اذی" یعنی گندگی فرمایا ہے
اور جس گندگی سے جسم بار بار آلودہ ہوا س سے انسانی نفس ناپاک ہو جاتا ہے۔
دوسری وجہ یہ ہے کہ خون جاری ہونے سے نرم و نازک پٹھوں کو کمزوری لاحق
ہوتی ہے، اور غسل کرنے سے ظاہری اور باطنی طہارت و پاکی حاصل ہو جاتی ہے، اور
پٹھے تر و تازہ ہو جاتے ہیں۔ اور ان میں پہلے کی طرح قوت لوٹ آتی ہے۔(۳)

(۱) فلو رأت مبتدأة يوما دما وأربعة عشر طهرا ويوما دما كانت العشرة الاولى حيضا يحكم
بلوغها ورأت المعتادة قبل عادتها يوما دما وعشرة طهرا ويوما دما فالعشرة التي لم تر فيها
حيض ان كانت عادتها العشرة فان كانت اقل ردت الى ايام عادتها .(البحر الرائق ۱/۲۰۹،
كتاب الطهارة ، باب الحيض ،ط سعيد)
☐ رد المحتار على الدر ۱/۲۹۰، باب الحيض ، مطلب لو افتى مفت بشيء من هذه الاقوال
في مواضع الضرورة طلبا للتيسير كان حسنا ،ط سعيد
☐ العناية ۱/۱۷۷، كتاب الطهارة ، باب الحيض والاستحاضة ، ط: رشيدية
(۲) ومنها انه يلزمها الاغتسال عند انقطاع الدم التي تتعلق بالحيض
المحيط البرهاني ۱/۴۰۳، كتاب الطهارات ، الفصل التاسع في الحيض ، نوع آخر في
الاحكام التي تتعلق بالحيض ، ط ادارة القرآن كراچی
☐ الحادي والعشرون : يوجب الغسل بشرط الانقطاع .(البحر الرائق ۱/۱۹۴، كتاب
الطهارة، باب الحيض ، ما يمنعه الحيض ، ط سعيد)
☐ الفتاوى التاتارخانية ۱/۲۵۰، كتاب الطهارة ، الفصل التاسع في الحيض ، نوع آخر في
الاحكام التي تتعلق بالحيض ، ط قديمی
(۳) انسانی اخلاق ص ۹۶، باب الغسل طہارت حیض کے بعد غسل واجب ہونے کی وجہ، ط کتب خانہ جمیلی لاہور۔

حیض کا خون پہلی مرتبہ آیا

"خون پہلی مرتبہ آیا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۲۷)

حیض کا مطلب

"حیض" کا معنی لغت میں "جاری ہونا اور بہنا" ہے۔

اور شریعت کی اصطلاح میں اس لفظ سے وہ خون مراد ہوتا ہے جو جوان عورت کے رحم سے معمول کے موافق مزاج صحیح ہونے کی حالت میں نکلتا ہے، کسی مرض یا ولادت کی وجہ سے نہیں۔ اس کو حیض کا خون کہتے ہیں۔ (۱)

اور جو خون عورت کے رحم سے معمول کے خلاف مرض کی وجہ سے نکلتا ہے اس کو "استحاضہ" کہا جاتا ہے۔ (۲)

اور جو خون عورت کے رحم سے بچہ کی پیدائش کے بعد نکلتا ہے اس کو "نفاس" کہتے ہیں۔ (۳)

---

(۱) قال اهل اللغة اصله السيلان يقال حاض الوادى اى سال فسمى حيضا لسيلانه واما تفسيره شرعا وهو دم ينفضه رحم امرأة سليمة عن داء وصغر. (البحر الرائق ۱/۱۹۰، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

☜ مراقى الفلاح، ص ۳۹، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط قديمى

☜ حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۱۳۸، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط قديمى

(۲) الاستحاضة سيلان الدم فى غير اوقاته المعتادة (البحر الرائق ۱/۱۹۰، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط سعيد)

☜ الهداية ۱/۵۱۲، كتاب الطهارات، باب الحيض والاستحاضة، ط حقانية ملتان

☜ المحيط البرهانى ۱/۳۹۲، كتاب الطهارات، الفصل التاسع فى الحيض، نوع منه فى تفسيره، ط ادارة القرآن كراچى

(۳) النفاس دم يخرج عقب الولد (تنوير الابصار الدر المختار مع الرد ۱/۲۹۹، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب فى حكم وطء المستحاضة، ط سعيد)

☜ البحر الرائق ۱/۲۱۷، كتاب الطهارة، باب الحيض، (احكام النفاس)، ط سعيد

☜ فتح القدير ۱/۱۸۸، كتاب الطهارة، فصل فى النفاس ط رشيدية

حیض کب شروع ہوتا ہے؟

جب خون سوراخ سے باہر کی کھال میں نکل آئے تب سے حیض شروع ہوتا ہے، اس کھال سے چاہے باہر نکلے یا نہ نکلے، اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ تو اگر سوراخ کے اندر روئی وغیرہ رکھ لے جس سے خون باہر نہ نکلنے پائے، تو جب تک سوراخ کے اندر ہی اندر خون رہے اور باہر والی روئی وغیرہ پر خون کا دھبہ نظر نہ آئے تب تک حیض کا حکم نہیں لگایا جائے گا، اور جب خون کا دھبہ باہر والی کھال پر آجائے یا روئی وغیرہ کھینچ کر باہر نکال لے اور اس پر دھبہ ہو تب سے حیض کا حساب شروع ہوگا۔(۱)

حیض کو روکنا

اگر صحت کے لیے مضر ہو تو دوائی وغیرہ سے حیض کے خون کو روکنا یا مقررہ وقت سے پہلے لانے کی کوشش کرنا جائز نہیں ہے؛ کیوں کہ صحت کی حفاظت واجب ہے۔ اور اگر صحت کے لیے مضر نہیں تو دوائی وغیرہ سے حیض کو روکنا یا مقررہ وقت سے پہلے لانے کی کوشش کرنا جائز ہے۔ نفاس کا بھی یہی حکم ہے۔(۲)

(۱) اذا وضعت المرأة الكرسف في الفرج الخارج وابتل الجانب الداخل منه دون الجانب الخارج فإن ذلك يكون حيضا لأنه صار ظاهرا فإن وضعته في الفرج الداخل وابتل الجانب الداخل منه دون الجانب الخارج لا يكون حيضا (المحيط البرهاني ۱/۲۰۰، كتاب الطهارات، الفصل التاسع في الحيض والاستحاضة والنفاس، نوع آخر في بيان أنه متى يثبت حكم الحيض، ط ادارة القرآن كراچی)

الفتاوى الهندية ۱/۳۹، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الأول في الحيض، ط رشيدية)

فتح القدير على الهداية ۱/۱۰۹، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط سعيد

(۲) لا يجوز للمرأة أن تمنع حيضها أو تستعجل إنزاله إذا كان ذلك يضر صحتها لأن المحافظة على الصحة واجبة (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة ۱/۱۲۴، كتاب الطهارة، مباحث الحيض، تعريف الحيض، ط المكتبة التجارية مصر)

حیض کی حالت میں احتلام ہو جائے

حیض کی حالت میں احتلام ہو جائے تو اس وقت غسل کرنا واجب نہیں بلکہ حیض بند ہونے کے بعد ایک ہی غسل واجب ہوگا (۱)

حیض کی حالت میں جانور ذبح کیا

"ذبح" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۳۶)

حیض کی حالت میں خانقاہ میں جانا

"خانقاہ" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۱۶)

حیض کی حالت میں روئی رکھنا

"پیڈ رکھنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۳۲)

حیض کی حالت میں مدرسہ میں جانا

"مدرسہ" عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۶۹)

حیض کی حالت میں مرجائے

☆ اگر کوئی عورت حیض یا نفاس کی حالت میں مر جائے تو اس کو بھی عام میت کی طرح صرف ایک ہی غسل دیا جائے گا۔ حیض اور بغیر حیض کے غسل میں کوئی

---

(۱) وسئل إذا أجنبت ثم أدركها الحيض أو الحائض إذا أجنبت ثم طهرت فظاهر الجواب أن الغسل يكون منهما جميعا (الفتاوى التاتارخانية ۱۲۱/۱، كتاب الطهارة، الفصل الثالث في الغسل، نوع آخر من هذا الفصل في المتفرقات، ط قديمي)

(۲) المحيط البرهاني ۲۲۲/۱، كتاب الطهارات، الفصل الثالث في الغسل، نوع من هذا الفصل في المتفرقات، ط ادارة القرآن كراچی

(۳) المبسوط للسرخسي ۱۸۹/۱، كتاب الطهارة، باب الوضوء والغسل، ط رشيدية

فرق نہیں ہے۔(۱)

☆ اگر عورت حیض کی حالت میں مر جائے تو اس کو ایک دفعہ غسل دینا ...

☆ عوام میں مشہور ہے کہ جو عورت حیض کی حالت میں مر جائے ... مرتبہ غسل دیا جائے، یہ بات درست نہیں۔ (اغلاط العوام، ص ۸)

حیض کی حالت میں مسجد نبوی میں نہ جائے

''مسجد نبوی'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۸۶)

حیض کی حالت میں یہ کام جائز ہیں

☆ حیض ونفاس کی حالت میں بیوی سے پیار کرنا اور بوسہ لینا اور اس کا جھوٹا پانی وغیرہ پینا اور اس سے لپٹ کر سونا اور اس کی ناف اور ناف کے اوپر اور زانو اور زانو کے نیچے کے جسم سے اپنے جسم کو ملانا جائز ہے، جب کہ کپڑا بھی درمیان میں نہ ہو، اور ناف اور زانو کے درمیان میں کپڑے کے ساتھ ملانا جائز ہے۔(۲)

(۱) ویجرد کما مات قول المصنف بلامضمضة واستنشاق هذا لو كان طاهرا اما لو كان جنبا او حائضا او نفساء فعلا تتميما للطهارة. وفي حاشية الرملي اطلاق المتون والشروح يشمل من مات جنبا وكذلك اطلاق الفتاوى والعلة تقتضيه ولم ار من صرح به لكن الاطلاق يدخل وفي حاشية مسكين انهما لا يفعلان وعزاه الى الزيلعي فما ذكره الحلخالي اي في شرح القدوري من ان الجنب يمضمض ويستنشق غريب مخالف لعامة الكتب (منحة الخالق على هامش البحر الرائق: ۲/۱۷۱-۱۷۲، كتاب الجنائز، ط: سعيد)

☐ رد المحتار على الدر: ۲/۱۹۶، كتاب الجنائز، مطلب في القراءة عند الميت، ط: سعيد

☐ (حاشية الطحطاوي على الدر: ۱/۳۶۶، باب صلاة الجنازة ط: رشيدية)

(۲) وله ان يقبلها ويضاجعها ويستمتع بجميع بدنها ما خلا ما بين السرة والركبة (الفتاوى الهندية: ۱/۳۹، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: رشيدية)

☐ البحر الرائق ۱/۱۹۷، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد

☐ فتح القدير ۱/۱۶۹، كتاب الطهارات، باب الحيض، ط: رشيدية

☆ حیض کی وجہ سے عورت سے علیحدہ ہو کر سونا یا اس کے اختلاط اور میل جول سے بچنا مکروہ ہے۔ کیوں کہ حیض کی حالت میں عورتوں کو الگ کر دینا اور ان کے ہاتھ کا کھانا پینا چھوڑ دینا یہودیوں کا دستور تھا، اور یہودیوں کی مشابہت اختیار کرنے سے ہم مسلمانوں کو منع کیا گیا ہے۔(۱)

حیض کی عادت مقرر ہوتی ہے

"عادت مقرر ہوتی ہے" عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۸۰)

حیض کی مدت

☆ حیض کی مدت کم سے کم تین دن تین رات ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس رات ہے۔ کسی کو تین دن تین رات سے کم خون آیا تو وہ حیض نہیں ہے، بلکہ استحاضہ یعنی بیماری کا خون ہے۔ اور اگر دس دن دس رات سے زیادہ خون آیا ہے تو جتنے دن دس دن سے زیادہ آیا ہے وہ بھی استحاضہ ہے۔(۲)

---

(۱) قوله ولا يأكلها زوجها ... ان اليهود كانوا اذا حاضت المرأة منهم لم يؤاكلوها ولم يجامعوها في البيوت فسأل الصحابة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فأنزل الله تعالى ويسألونك عن المحيض فقال النبي صلى الله عليه وسلم اصنعوا كل شيء الا النكاح. وفي رواية الا الجماع (فتح القدير ۱/ ۱۴۷، كتاب الطهارات، باب الحيض والاستحاضة. ط رشيدية

۞ البحر الرائق ۱/۱۹۷، كتاب الحيض، مايمنعه الحيض، ط رشيدية

۞ رد المحتار على الدر ۱/۲۹۲، كتاب الطهارة، مطلب لو افتى مفت في شيء من هذه الاقوال. ط سعيد

۞ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ص ۷۸، باب الحيض والنفاس والاستحاضة. ط قديمي

(۲) واقل الحيض ثلاثة ايام بلياليها وعليه شروطه ... واوسطه خمسة ايام واكثره عشرة بلياليها للنص في عدده ... والاستحاضة دم نقص عن ثلاثة ايام او زاد على عشرة في الحيض (مراقي الفلاح ص ۱۳۹ - ۱۴۰، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة. ط قديمي)

۞ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ۷۵-۷۶، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة. ط قديمي

۞ فتح القدير ۱/ ۱۴۲، ۱۴۳، كتاب الطهارات، باب الحيض والاستحاضة. ط رشيدية

اگر خون آتے ہوئے تین دن تو ہوئے لیکن تین رات نہیں ہوئیں جیسے جمعہ کی صبح سے خون آنا شروع ہوا اور اتوار کو شام مغرب کے بعد بند ہو گیا تب بھی یہ حیض نہیں ہے، بلکہ استحاضہ ہے۔(۱)

اگر تین دن تین رات سے ذرا بھی کم ہو تو وہ حیض نہیں ہے۔ جیسے جمعہ کو سورج نکلتے وقت خون آنا شروع ہوا اور پیر کو سورج نکلنے سے ذرا پہلے خون بند ہو گیا تو وہ حیض نہیں بلکہ "استحاضہ" ہے۔(۲)

حیض کے احکام

حیض کے زمانے میں نماز پڑھنا، روزہ رکھنا درست نہیں۔ دونوں میں اتنا فرق ہے کہ نماز تو بالکل معاف ہو جاتی ہے۔ پاک ہونے کے بعد بھی اس کی قضا واجب نہیں ہوتی، لیکن روزہ معاف نہیں ہوتا، پاک ہونے کے بعد اس کی قضا کرنی

(۱) قوله واقله ثلاثة ايام واكثره عشرة والمراد ان اقل مدته قدر ثلاثة ايام بلياليها واكثرها قدر عشرة ايام بلياليها وقال في موضع آخر ثلاث ليال سويا حتى لو رأت عند طلوع الفجر يوم السبت وانقطع عند غروب الشمس يوم الاثنين لايكون حيضا. (البحر الرائق: ۱/ ۱۹۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد).

الفتاوى التاتارخانية: ۱/۲۲۳، كتاب الطهارة، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في بيان الدماء الفاسدة، ط: قديمي.

حاشية الطحطاوى على مراقي الفلاح، ص: ۱۳۹، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمي.

(۲) قوله واقله ثلاثة ايام واكثره عشرة والمراد ان اقل مدته قدر ثلاثة ايام بلياليها واكثرها قدر عشرة ايام بلياليها وقال في موضع آخر ثلاث ليال سويا حتى لو رأت عند طلوع الفجر يوم السبت وانقطع عند غروب الشمس يوم الاثنين لايكون حيضا. (البحر الرائق: ۱/ ۱۹۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد).

مراقي الفلاح، ص: ۱۳۹، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمي

حاشية الطحطاوى على مراقي الفلاح: ۷۵، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمي.

پڑھ سکتی۔(۱) مسجد میں داخل نہیں ہو سکتی، طواف نہیں کر سکتی، قرآن مجید چھو نہیں سکتی، تلاوت نہیں کر سکتی، مباشرت نہیں کر سکتی۔(۲)

حیض کے ایام میں امتحان دینا پڑے

"امتحان کے درمیان حیض آ جائے" عنوان کے تحت دیکھیں!(۹۵)

حیض کے ایام میں خصوصی رعایتیں

اسلام سے پہلے جاہلیت کے زمانے میں اور دوسرے باطل ادیان میں عام طور پر بالخصوص یہودیوں کے معاشرہ میں عورت کو حیض ونفاس کے ایام میں بہت ہی زیادہ ناپاک چیز سمجھا جاتا تھا، اور اس کو ایک کمرے میں بند کر دیتے تھے، وہ کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگا سکتی تھی، کھانا نہیں پکا سکتی تھی، اور کسی سے مل نہیں سکتی تھی، لیکن اسلام کے معتدل نظام نے ایسی کوئی چیز باقی نہیں رکھی۔ روزہ، نماز، قرآن مجید کی تلاوت اور قرآن مجید کو چھونے، مسجد میں داخل ہونے، طواف کرنے اور وظیفۂ زوجیت کے علاوہ باقی تمام چیزیں اس کے لیے جائز قرار دیں۔ یہاں تک کہ اللہ کا ذکر، تسبیح، درود شریف اور دیگر

---

(۱) وتقضي الحائض والنفساء الصوم دون الصلاة لحديث عائشة رضي الله عنها كان يصيبنا ذلك فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلاة وعليه الإجماع. (مراقي الفلاح، ص: ۱۴۷، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمي).

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۱۴۷، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمي.

فتح القدير: ۱/۱۶۷، كتاب الطهارات، باب الحيض والاستحاضة، ط: رشيدية

(۲) ويحرم بالحيض والنفاس ثمانية أشياء: الصلاة ...... ويحرم قراءة آية من القرآن ... ويحرم مسها إلا بغلاف ... ودخول مسجد ...... ويحرم بهما الطواف ...... والجماع. (مراقي الفلاح: ۱۴۰، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمي).

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۷۹، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمي.

فتح القدير: ۱/۱۴۵-۱۴۸، كتاب الطهارات، باب الحيض والاستحاضة، ط: رشيدية.

دعائیں بھی پڑھ سکتی ہے۔ اور قرآن مجید کے علاوہ باقی وظائف بھی پڑھ سکتی ہے۔
خاص ایام میں بیوی سے صحبت کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ نماز نہیں پڑھ سکتی اور روزہ نہیں رکھ سکتی، طواف نہیں کر سکتی، مسجد میں نہیں جا سکتی۔ ان ایام کی نمازیں معاف ہیں۔ البتہ روزہ کی قضا لازم ہے۔ کھانا پکانا، کپڑے دھونا، اور گھریلو دیگر خدمات انجام دینا جائز ہے۔(۱)

(۱) یحرم علی الحائض، او النفساء ان تباشر الاعمال الدینیة التی تحرم علی الجنب من صلاة، ومس مصحف، وقراءة قرآن، وتزید الحائض والنفساء عن الجنب امور، منها الصیام، فانه یحرم علی الحائض، او النفساء ان تنوی صیام فرض او نفل وان صامت لاینعقد صیامها، ومن یفعل منهن ذلک فی رمضان، کان معتدیا لنفسه آثما، وذلک جهل شائن.
ویجب علی الحائض، او النفساء ان تقضی ما فاتها فی ایام الحیض والنفاس من صوم رمضان اما ما فاتها من صلاة، فانه لایجب علیها قضاؤه، وذلک لان الصلاة تتکرر کل یوم، فیشق قضاؤها، وقد رفع الله المشقة والحرج عن الناس، کما قال تعالیٰ: "وما جعل علیکم فی الدین من حرج"۔
ومنها تحریم قربانها، فیحرم علیها ان تمکن زوجها من وطئها، وهی حائض، کما یحرم علیه ان یاتیها قبل ان ینقطع دم الحیض وتغتسل فان عجزت عن الغسل، وجب علیها ان تتیمم قبل ذلک. (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: (۱/۱۲۳-۱۲۴) مباحث الحیض، مبحث ما یحرم علی الحائض او النفساء فعله قبل انقطاع الدم، ط: داراحیاء التراث العربی بیروت)
▭ (قوله یعنی ما بین سرة ورکبة) فیجوز الاستمتاع بالسرة وما فوقها والرکبة وما تحتها ولو بلا حائل، وکذا بما بینهما بحائل بغیر الوطء، ولو تلطخ دما، ولا یکره طبخها ولا استعمال ما مسته من عجین او ماء او نحوهما الا اذا توضأت بقصد القربة کما هو المستحب فانه یصیر مستعملا.
وفی الولوالجیة: ولا ینبغی ان یعزل عن فراشها لان ذلک یشبه فعل الیهود. بحر.
وفی السراج: یکره ان یعزلها فی موضع لایخالطها فیه. (الدر المختار مع الرد: (۱/ ۲۹۲)، باب الحیض، مطلب لو افتی مفت بشیء من هذه الاقوال فی موضع الضرورة طلبا للتیسیر کان حسنا، ط: سعید)
▭ وکانت الملل مختلفة فیما یفعل بالحائض، فمن معمق کالیهود یمنع مؤاکلتها، ومضاجعتها ومن متهاون کالمجوس یجوز الجماع وغیره ولا یجد للحیض بالا وکل ذلک افراط وتفریط فراعت الملة المصطفویة التوسط فقال: "اصنعوا کل شیء الا النکاح" وذلک لمعان. (حجة الله البالغة: (۲/ ۲۳۶)، قبیل حقوق الزوجیة، آداب المباشرة، من ابواب تدبیر المنزل، ط: قدیمی کتب خانه)
▭ البحر الرائق: (۱/ ۱۹۷)، باب الحیض، قوله وقربان ماتحت الازار، ط: سعید.
▭ آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۲/ ۶۸، طہارت کے مسائل، اسلام میں عورت کے لئے خصوصی ایام میں ہدایات ط: مکتبہ لدھیانوی۔

حیض کے ایام میں قرآن نہ پڑھے

"خاص ایام میں خواتین کا حکم" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۱۳)

حیض کے ایام میں کورس کی کتابوں کا حکم

"خاص ایام میں کورس کی کتابوں کا حکم" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۱۴)

حیض کے ایام میں ناف سے گھٹنے تک کا حکم

خاص ایام میں ناف سے لے کر گھٹنوں تک کے بدن کے حصے کو شوہر کے لیے کپڑے کے بغیر ہاتھ لگانا بھی منع ہے۔ (۱)

حیض کے بعد غسل لازم ہونے کی وجہ

"حیض کا خون بند ہونے کے بعد غسل لازم ہونے کی وجہ" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۹۴)

حیض کے درمیان وقفہ

☆......دو حیضوں کے درمیان پاک رہنے کی مدت کم سے کم پندرہ دن ہے۔ اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ اگر کسی وجہ سے کسی کو حیض آنا بند ہو جائے تو جتنے مہینے تک خون نہیں آئے گا پاک رہے گی۔

☆......اگر کسی عورت کو تین دن تین رات تک خون آیا پھر پندرہ دن پاک

---

(۱) اما الاستمتاع بها بغير الجماع فمذهب ابى حنيفة وابى يوسف والشافعى ومالک يحرم عليه ما بين السرة والركبة وهو المراد بما تحت الازار ......قال بعضهم الازار المعروف يستمتع بما فوق السرة ولا يستمتع بما تحتها وقال بعضهم هو الاستار فاذا استترت حل له الاستمتاع. (البحر الرائق: ۱/۱۹۷، كتاب الطهارة، باب الحيض، ما يمنعه الحيض، ط: سعيد)

☐ تبيين الحقائق: ۱/۱۶۳، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

☐ يجوز الاستمتاع بالسرة وما فوقها والركبة وما تحتها ولو بلا حائل وكذا بما بينهما بحائل بغير الوطء.

☐ رد المحتار على الدر: ۱/۲۹۲، كتاب الطهارة، مطلب لو افتى مفت بشئ من هذه الاقوال، ط: سعيد

ہیں، پھر تین دن تین رات خون آیا تو شروع کے تین دن اور آخر کے تین دن حیض کے ہیں اور درمیان کے پندرہ دن پاکی کے ہیں۔(۱)

حیض کے دنوں میں اضافہ ہوجائے

''خون عادت سے زیادہ آئے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۳۰)

حیض کے دوران قرآن کیسے یاد کرے؟

''حفظ کرتے ہوئے مخصوص ایام شروع ہوجائیں'' عنوان کے تحت دیکھیں!

حیض کے دوران مہندی لگانا

''مہندی'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۰۰)

حیض کے زمانے میں صحبت کرنا

حیض کے زمانے میں صحبت کرنا درست نہیں ہے، اس کے علاوہ ساتھ کھانا، پینا، لیٹنا وغیرہ سب درست ہے۔(۲)

---

(۱) اذا كان الطهر خمسة عشر يوما او اكثر يعتبر فاصلا فيجعل كل واحد من الدمين او احدهما بانفراده حيضا حسب ما امكن من ذلك ...... واقل الطهر خمسة عشر يوما ولا غاية لاكثره (الفتاوى الهندية: ۱/۳۷، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الاول في الحيض، ط: رشيدية).

فتح القدير: ۱/۱۷۵-۱۷۶، كتاب الطهارات، باب الحيض والاستحاضة، ط: رشيدية

الدر المختار مع رد المحتار: ۱/۲۸۵، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

(۲) ويمنع الحيض قربان زوجها ما تحت ازارها...... ولا يكره طبخها ولا استعمال ما مسته من عجين او ماء او نحوهما ..... ولا ينبغي ان يعزل عن فراشها لان ذلك يشبه فعل اليهود. (رد المحتار على الدر: ۱/۲۹۲، كتاب الطهارة، باب الحيض مطلب لو افتى مفت بشيء من هذه الاقوال، ط: سعيد

البحر الرائق: ۱/۱۹۸، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد

الفتاوى الهندية: ۱/۳۹، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض، ط: رشيدية.

حیض کے غسل کے بعد خوشبو استعمال کرنا

"غسل کے بعد خوشبو استعمال کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۱۵)

حیض لانے والی دوا

"حیض آور دوا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۸۴)

حیض لانے والی دوا لینا

"حیض کو روکنا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۹۶)

حیض میں آیت الکرسی پڑھنا

اگر کسی عورت کو سوتے وقت پانچ کلمے، آیت الکرسی اور چاروں قل اور الحمد شریف پڑھنے کی عادت ہے تو حیض کے زمانے میں دعا کی نیت سے پڑھ لے، تلاوت کی نیت نہ کرے تو جائز ہے۔(۱)

حیض میں استغفار

"کلمہ پڑھنا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵٦)

حیض میں اللہ کا نام لینا

"کلمہ پڑھنا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵٦)

---

(۱) لوقرأ الفاتحة على سبيل الدعاء، أو شيئا من الآيات التي فيها معنى الدعاء ولم يرد به القراءة فلابأس به، واختاره الحلواني وذكر في غاية البيان انه المختار. (البحر الرائق: ۱۹۹/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

☐ ردالمحتار على الدر: ۲۹۳/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

☐ الفتاوى الهندية: ۳۸/۱، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس، ط: رشيدية.

حیض میں پیڈ رکھنا

''پیڈ رکھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۳۲)

حیض میں تلاوت سننا

''خاص ایام میں تلاوت سننا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۱۲)

حیض میں درود شریف پڑھنا

''کلمہ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۵٦)

حیض میں دعائے قنوت پڑھنا

''کلمہ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۵٦)

حیض میں دعائیں پڑھنا

حیض ونفاس کے ایام میں قرآن واحادیث کی دعائیں دعا کی نیت سے پڑھنا جائز ہے۔ دیگر اذکار اور درود شریف پڑھنا بھی جائز ہے۔ (۱)

حیض میں دینی کتابوں کو ہاتھ لگانا

حیض کی حالت میں دینی کتابوں کو ہاتھ لگانا جائز ہے، مگر جہاں قرآنی آیت

---

(۱) لو قرأت الفاتحة على وجه الدعاء أو شيئا من الايات التي فيها معنى الدعاء ولم ترد القراءة لاباس به

وقال العلائي ولاباس لحائض وجنب بقراءة ادعية ومسها وحملها وذكر الله تعالى وتسبيح

رد المحتار على الدر المختار: ۱/۲۹۳، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد

☜ البحر الرائق: ۱/۱۹۹، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد

☜ الفتاوى الهندية: ۱/۳۸، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس، ط: رشيدية

لگی ہوئی ہو اس پر ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے۔(۱)

حیض میں صحبت کرنا

حیض ونفاس کی حالت میں بیوی سے صحبت کرنا ناجائز، حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ اگر کسی سے یہ فعل ہوگیا تو توبہ استغفار کرے۔ اور اگر گنجائش ہے تو تولہ یا ماشہ سونا چاندی یا اس کی قیمت صدقہ کردے۔ ورنہ توبہ استغفار کرتا رہے۔ مگر اس ناجائز فعل سے نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اور نکاح بدستور برقرار رہے گا۔(۲)

حیض میں صحبت کرنے کے نقصانات

جو شخص عورت سے حیض کی حالت میں جماع کرے گا اس کو مندرجہ ذیل امراض لاحق ہونے کا احتمال ہے:

مثلاً: خارش، نامردی، سوزش، جلن، اور جریان کی بیماری لاحق ہوسکتی ہے۔

(۱) تمنع الحائض مس القرآن وتعبیر المصنف بمس القرآن اولی من تعبیر غیرہ بمس المصحف لشمول کلامہ ما اذا مس لوحا مکتوبا علیہ آیۃ، وکذا الدرہم والحائط ولفیدہ بالسور الی الهدایۃ ومعلی بل المراد الآیۃ لکن لایجوز مس المصحف کلہ المکتوب وغیرہ بخلاف غیرہ فانہ لایمنع الا مس المکتوب. (البحر الرائق: ۲۰۱/۱، کتاب الطہارۃ، باب الحیض، ما یمنعہ الحیض، ط: سعید)

ح حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۱۴۸، کتاب الطہارۃ، باب الحیض والنفاس والاستحاضۃ، ط: قدیمی.

ح رد المحتار علی الدر المختار: ۲۹۳/۱، کتاب الطہارۃ، باب الحیض، ط: سعید.

(۲) ومنها ان لایاتی زوجها وفی الولوالجیۃ: ومن اتی المرأۃ فی حیضها فعلیہ الاستغفار والتوبۃ هذا من حیث الحکم اما من حیث الاستحباب یتصدق بدینار او نصف دینار (الفتاوی التاتارخانیۃ ۳۲۲/۱، کتاب الطہارۃ، نوع آخر فی الاحکام التی تتعلق بالحیض، ط: ادارۃ القرآن)

ح البحر الرائق: ۱۹۷/۱، کتاب الطہارۃ، باب الحیض، ط: سعید.

ح فان جامعها وهو عالم بالتحریم فلیس علیہ الا التوبۃ والاستغفار ویستحب ان یتصدق بدینار او نصف دینار. (الفتاوی الهندیۃ: ۳۹/۱، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الرابع فی احکام الحیض ، ط: رشیدیۃ).

لیے خون جاری ہو جاتا ہے۔ اور بچہ دانی یعنی رَ
اور عورت کو اکثر ہمیشہ کے
اور بعض عورتوں کو اکثر اوقات کچا حمل گر جانے کا باعث ہوتا
باہر کو لٹک آتا ہے۔ اور
اس لیے حیض کی حالت میں جماع کرنا منع ہے۔ (اسرار شریعت ۱/ ۲۲۹)
ہے۔ اس سے مرد کے دل میں عورت سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اور محبت ختم
اور اس سے
ہو جاتی ہے۔ آخر میں طلاق تک نوبت آ جاتی ہے۔
اور پیدا ہونے والا بچہ اکثر ہجڑا پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی کبھار جذام کی بیماری

لاحق ہوتی ہے۔(۱)

حیض میں قرآنی دعا پڑھنا

"کلمہ پڑھنا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵٦)

---

(۱) منها ان جماع الحائض لاسيما فى فور حيضتها ضار اتفق الاطباء على ذلك، ومنها ان مخالطة النجاسة خلق فاسد تمجه الطبيعة السليمة، ويقرب من الشياطين، وفى مثل الاستحباب حاجة، وانما المقصود من ذلك ازالتها، وفى جماع الحائض الغمس فى النجاسة، وهو قوله تعالى قل هو اذى فاعتزلوا النساء فى المحيض. (حجة الله البالغة: ۲/ ۲۳٦ قبيل حقوق الزوجية، آداب المباشرة من ابواب تدبير المنزل، ط: قديمى كتب خانه).

☐ هذا ولايخفى ما فى تحريم اتيان الحائض من المحاسن، فقد اجمع الاطباء على ان اتيان الحائض صار بعضوى التناسل ضررا شديدا. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة ۱/ ۱۳۲، مباحث الحيض مبحث ما يحرم على الحائض او النفساء فعله قبل انقطاع الدم، ط: دار احياء التراث العربى بيروت).

☐ قال الطرسوسى فى كتاب "تحريم الفواحش" باب من اى شيئ يكون المخنث، حدثنا محمد بن محمد، حدثنا احمد بن محمد القاضى، حدثنا ابن اخى وهب، حدثنى عمى عن يحيى عن ابن جريج عن عطاء عن ابن عباس قال المخنثون اولاد الجن، قيل لابن عباس كيف ذلك؟ قال ان الله عزوجل ورسوله صلى الله عليه وسلم نهيا ان يأتى الرجل امرأته وهى حائض، فاذا اتاها سبقه اليها الشيطان فحملت فجاءت بالمخنث والله اعلم. (آكام المرجان فى احكام الجان، ص ۱۲۰، الباب الرابع والثلاثون فى بيان ان المخنثين اولاد الجن، ط: دار الكتب بيروت)

حیض میں کھانا پکانا

حیض ونفاس کی حالت میں کھانا پکانا جائز ہے۔ اور ان کا پکایا ہوا کھانا کھانا جائز ہے۔(۱)

حیض میں وظیفہ پڑھنا

"کلمہ پڑھنا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵۶)

حیض نماز پڑھتے ہوئے آگیا

"نماز پڑھتے ہوئے حیض آگیا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۵۶)

حیض نماز کے آخر وقت میں آیا

"نماز کے آخر وقت میں حیض آیا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۵۶)

حیض والی عورت کا جھوٹا

حیض ونفاس کی حالت میں کھانا پکانا جائز ہے۔ اور اس کا جھوٹا بھی پاک ہے۔(۲)

---

(۱) ولایکرہ طبخها ولا استعمال ما مسته من عجين أو ماء أو نحوهما. (رد المحتار على الدر ۱/۲۹۲، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)
البحر الرائق: ۱/۱۹۸، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.
حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۱۴۵، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمي

(۲) ولایکرہ طبخها ولا استعمال ما مسته من عجين أو ماء أو نحوهما.
رد المحتار على الدر: ۱/۲۹۲، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد
البحر الرائق: ۱/۱۹۸، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.
حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۱۴۵، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمي

حیض والی عورت کا غسل دینا

حیض یا نفاس والی عورت کے لیے میت کو غسل دینا مکروہ ہے۔ اس لیے میت کو غسل دینے کے لیے پاک عورت موجود ہو تو حیض یا نفاس والی عورت میت کو غسل نہ دے۔ ہاں اگر غسل دینے کے لیے حیض یا نفاس والی عورت کے علاوہ کوئی اور عورت نہیں ہے تو مجبوری میں حیض یا نفاس والی عورت ہی میت کو غسل دے دے، کوئی مضائقہ نہیں ہوگا۔(۱)

حیض والی عورت کے لیے قرآن دیکھنا

حیض اور نفاس والی عورت اور جنبی آدمی کے لیے قرآن پاک صرف دیکھنا مکروہ نہیں ہے۔ صرف ہاتھ لگانا اور چھونا منع ہے۔ کیوں کہ ناپاکی آنکھ میں نہیں گھستی۔(۲)

---

(۱) ویستحب ان یکون غاسل المیت علی الطهارة، ویکره ان یکون جنبا او حائضا. (الفتاوی التاتارخانیة: ۱۱۶/۳، کتاب الصلاة، الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز، نوع آخر من هذا الفصل فی المتفرقات، ط: فاروقیة کراچی).

☜ المحیط البرهانی: ۱۱۱/۳، کتاب الصلاة، الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز نوع آخر من هذا الفصل فی المتفرقات، ط: ادارة القرآن کراچی.

☜ الفتاوی الهندیة: ۱۵۹/۱، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیة.

(۲) یکره للجنب والحائض والنفساء النظر فی المصحف.

الفتاوی الهندیة: ۳۹/۱، کتاب الطهارة، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس، ط: رشیدیة.

☜ الدر المختار: ۱۷۳/۱، کتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعید.

☜ فتح القدیر: ۱۶۹/۱، کتاب الطهارة، باب الحیض والاستحاضة، ط: رشیدیة

حیض والی عورت مردہ کے پاس نہ رہے

حیض والی عورت کے لیے مردہ کے پاس نہ رہنا بہتر ہے۔(۱)

حیض والی کا حکم

حیض یا نفاس والی عورت کا حکم یہ ہے کہ وہ نماز نہیں پڑھ سکتی، روزہ نہیں رکھ سکتی، مسجد میں نہیں جاسکتی، کعبۃ اللہ کا طواف نہیں کرسکتی، قرآن مجید کی تلاوت نہیں کرسکتی، قرآن مجید کو چھو نہیں سکتی، اور مباشرت نہیں کرسکتی۔(۲)

حیض والی کے لیے کلمہ پڑھنا

"کلمہ پڑھنا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵۶)

---

(۱) ويخرج من عنده الحائض والنفساء والجنب. (رد المحتار على الدر: ۲/ ۱۹۳، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ط: سعيد).

ح البحر الرائق: ۲/ ۱۷۱، كتاب الجنائز، ط: سعيد.

ح حاشية الطحطاوي على الدر: ۱/ ۳۶۳، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: رشيدية

(۲) الاحكام التي يشترك فيها الحيض والنفاس ثمانية: منها ان يسقط عن الحائض والنفساء الصلاة ومنها ان يحرم عليها الصوم...... ومنها ان يحرم عليهما وعلى الجنب الدخول في المسجد ومنها حرمة الطواف لهما بالبيت...... ومنها حرمة قراءة القرآن ومنها حرمة مس المصحف ومنها حرمة الجماع. (الفتاوى الهندية: ۱/ ۳۸-۳۹، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس، ط: رشيدية

ح فتح القدير: ۱/ ۱۲۵-۱۲۹، كتاب الطهارات، باب الحيض والاستحاضة، ط: رشيدية

ح الدر المختار مع رد المحتار: ۱/ ۲۹۰-۲۹۳، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد

خاص ایام میں تلاوت سننا

خواتین کے لیے خاص ایام میں قرآن مجید کی تلاوت کی ممانعت تو حدیث شریف میں آئی ہے۔ (۱)

لیکن قرآن کریم سننے کی ممانعت نہیں آئی۔ لہٰذا عورتوں کو ان خاص ایام میں کسی شخص سے یا ریڈیو اور کیسٹ اور سی ڈی اور موبائل وغیرہ سے قرآن مجید کی تلاوت سننا جائز ہے۔

روایات سے حالت حیض میں ازواج مطہرات کا قرآن سننا ثابت ہوتا ہے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے:

"كان النبي صلى الله عليه وسلم يتكئ في حجري وانا حائض ثم يقرأ القرآن". (متفق عليه) (۲)

اور ظاہر ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ نقل کرنا کہ آپ صلی اللہ علیہ

---

(۱) عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم لاتقرأ الحائض ولا الجنب شيئا من القرآن (جامع الترمذي: ۱/۳۴، ابواب الصلاة، باب ماجاء في الجنب والحائض انهما لايقرآن القرآن، ط: قديمي).

شرح معاني الآثار: ۱/۷۰، باب ذكر الجنب والحائض والذي ليس على وضوء وقراءتهم القرآن، ط: امدادية ملتان

مشكاة المصابيح، ص: ۴۹، باب الغسل، باب مخالطة الجنب وما يباح له، الفصل الثاني ط: قديمي

(۲) صحيح البخاري: ۱/۴۳-۴۴، كتاب الحيض، باب قراءة الرجل في حجر امرأته وهي حائض، ط: قديمي

الصحيح لمسلم: ۱/۱۴۳، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها، ط: قديمي

مسند احمد: ۶/۱۱۷، حديث السيدة عائشة، ط: المكتب الاسلامي

...ت کیا کرتے تھے تب ہی ہوگا جب انہوں نے سنا ہو، لہذا یہ معلوم ہوا کہ
...ت حیض میں تلاوت سننا جائز ہے۔ واللہ اعلم
البتہ قرآن مجید کو چھونا جائز نہیں ہے۔(۱)

خاص ایام میں خواتین کا حکم

خواتین کے لیے خاص ایام میں قرآن کریم کی تلاوت اور اس کو چھونا جائز نہیں ہے، چاہے قرآن کریم کی ایک ہی آیت کی تلاوت کی جائے یا ایک آیت سے بھی کم، ہر صورت میں قرآن کریم کی تلاوت جائز نہیں ہے۔ البتہ قرآن کریم کی بعض وہ آیات جو کہ دعا اور اذکار کے طور پر پڑھی جاتی ہیں ان کو دعا یا ذکر کے طور پر پڑھنا جائز ہے۔ مثلاً: کھانا شروع کرتے وقت "بسم اللہ" یا شکرانہ کے لیے "الحمدللہ" کہنا، اسی طرح قرآن کے وہ کلمات جو کہ عام بول چال میں آجاتے ہیں، ان کا کہنا جائز ہے۔(۲)

(۱) ولیس لهم مس المصحف الا بغلافه. (هداية: ۱/۶۴، كتاب الطهارة، باب الحيض والاستحاضة، ط: مكتبة شركة علمية)
۞ الفتاوى الهندية: ۱/۳۸، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، فصل الرابع في احكام الحيض والنفاس، ط: رشيدية.
۞ البحر الرائق: ۱/۲۰۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.
(۲) وحرمة قراءة القرآن الا اذا كانت آية قصيرة يجرى على اللسان عند الكلام كقوله تعالى ثم نظر لم يلد ولم يولد، واما قراءة مادون الآية كقوله بسم الله والحمدلله ان كان لقصد قراءة القرآن يكره وان كان قاصدا شكر النعمة او الثناء لا يكره. (خلاصة الفتاوى: ۱/۲۲۰، كتاب الحيض، الفصل الاول، ط: رشيدية).
۞ الفتاوى التاتارخانية: ۱/۱۲۲، كتاب الطهارة، الفصل الثالث في الغسل، ومما يتصل بخروج المني مسائل الاحتلام، نوع آخر المتفرقات، ط: قديمي
۞ الفتاوى الهندية: ۱/۳۸، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، فصل الرابع في احكام الحيض والنفاس، ط: رشيدية.

[illegible] کا مسئلہ کا ان کا بھی پتہ چلا

[illegible] ایام میں قرآن کریم کی تلاوت کی [illegible]

[illegible] قرآن [illegible] چھونے کی ممانعت نہیں آئی۔ لہٰذا [illegible]

[illegible] قرآن مجید کی تلاوت [illegible]

خاص ایام میں صحبت کرنا

[illegible] میں صحبت کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۰۷)

خاص ایام میں دعائیں پڑھنا

خاص ایام یعنی حیض ونفاس میں قرآن واحادیث کی دعائیں دعا کی نیت سے پڑھنا جائز ہے۔ دیگر اذکار، درود شریف بھی پڑھنا جائز ہے۔(۲)

خاص ایام میں کورس کی کتابوں کا حکم

اگر کورس کی کتابوں میں قرآن مجید کی سورت یا رکوع شامل ہیں، تو حیض ونفاس کے دوران کورس کی کتابوں میں قرآن مجید کے الفاظ کو ہاتھ نہ لگائے، اور [illegible]

---

(۱) کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتکئ فی حجری وانا حائض ثم یقرأ القرآن متفق علیہ

صحیح البخاری: ۱/۴۳-۴۴، کتاب الحیض، باب قراءة الرجل فی حجر امرأته وهی حائض، ط قدیمی

الصحیح لمسلم: ۱/۱۴۳، کتاب الحیض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها، ط قدیمی

مسند احمد: ۶/۱۱۷، حدیث السیدة عائشة، ط: المکتب الاسلامی۔

(۲) لا باس لحائض وجنب بقراءة ادعیة: قال ابن عابدین فلو قرأت الفاتحة علی وجه الدعاء أو شیئا من الآیات التی فیها معنی الدعاء ولم ترد القراءة فلا باس به۔

الدر المختار مع الرد ۱/۲۹۳، کتاب الطهارة، باب الحیض، مطلب لو افتی مفت بشیء من هذه الاقوال، ط سعید

حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۱۴۲، کتاب الطهارة، باب الحیض والنفاس والاستحاضة، ط قدیمی

البحر الرائق ۱/۱۹۹، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید۔

...ہے ۔ باقی کورس کی کتاب کو ہاتھ لگانا اور قرآن مجید سے ...بھی نہ پڑھے۔
...ادعیہ سے باقی مضامین کو پڑھنا جائز ہے۔ (۱)

خاص ایام میں معلمات کیسے پڑھائیں؟

قرآن کریم کی تعلیم دینے والی معلمات کے لیے بھی قرآن کریم کی تلاوت ...قرآن کریم کا چھونا جائز نہیں ہے۔ باقی قرآن کریم کا تعلیمی سلسلہ جاری رکھنے کا ...طریقہ یہ ہے کہ وہ قرآن مجید کی آیت کا کلمہ کلمہ، لفظ لفظ الگ الگ کر کے پڑھیں، ...توڑ توڑ کر کے پڑھیں۔ جیسے: الحمد ... لله ... رب العالمین. اسی طرح ...بچوں کے لیے قرآنی کلمات کے ہجے کرنا بھی جائز ہے۔ پوری آیت کا ایک ساتھ ...پڑھنا جائز نہیں ہے۔ پڑھانے والی اور پڑھنے والی دونوں کا حکم ایک ہے۔ (۲)

...التفسیر کمصحف لا الکتب الشرعیة فانه رخص مسها بالید لا التفسیر قال ابن عابدین ...بل صرح فی الایضاح ان کتب التفسیر لایجوز مس موضع القرآن منها وله ان یمس غیره ...وکذا کتب الفقه اذا کان فیها شیء من القرآن بخلاف المصحف فان الکل فیه تبع للقرآن، ...والاظهر الاحوط القول الثالث ای کراهته فی التفسیر دون غیره لظهور الفرق. (الدر المختار مع الرد: ۱/ ۱۷۶– ۱۷۷، کتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب یطلق الدعا علی ...الثناء، ط: سعید

ح البحر الرائق: ۱/ ۲۰۱– ۲۰۲، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید.

ح الفتاوی التاتارخانیة: ۱/ ۱۲۳، کتاب الطهارة، الفصل الثالث فی الغسل، ومما یتصل ...بهذا النوع فی مسائل الاحتلام، نوع آخر ... المتفرقات، ط: قدیمی.

ح المحیط البرهانی: ۱/ ۲۳۷، کتاب الطهارات، الفصل الثالث فی الغسل، ومما یتصل بهذا الفصل بیان احکام الجنابة، ط: ادارة القرآن کراچی.

(۲) ولو کانت المعلمة فینبغی لها ان تعلم الصبیان کلمة کلمة وتقطع بین الکلمتین ولا یکره لها التهجی بالقرآن. (الفتاوی الهندیة: ۱/ ۳۸، کتاب الطهارة، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس، ط: رشیدیة).

ح رد المحتار علی الدر: ۱/ ۱۷۲، کتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب یوم عرفة افضل من یوم الجمعة، ط: سعید.

ح البحر الرائق: ۱/ ۲۰۰، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید.

خاص ایام میں ناف سے گھٹنے تک ہاتھ نہ لگائے

خاص ایام میں ناف سے لے کر گھٹنوں تک کے بدن سے ... بغیر ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے۔(۱)

خاص حصہ کا سر کٹ گیا

''ایلاج سے غسل فرض ہوتا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۹۹)

خاص حصہ کو کپڑے وغیرہ سے لپیٹا ہو

''ایلاج سے غسل فرض ہوتا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۹۹)

خانقاہ

جنبی، حیض، نفاس والی کو خانقاہ میں جانا جائز ہے۔(۲)

خانقاہ میں جنابت کی حالت میں جانا

جنابت کی حالت میں خانقاہ میں جانا جائز ہے۔(۳)

---

(۱) ویمنع الحیض قربان زوجها ماتحت ازارها قوله یعنی مابین السرة ورکبة فیجوز الاستمتاع بالسرة وماقوقها والرکبة وماتحتها ولوبلا حائل وکذا بما بینهما بغیر الوطء. (رد المحتار علی الدر ۱/ ۲۹۲، کتاب الطهارة، باب الحیض، مطلب لو افتی مفت بشیء من هذه الاقوال، ط: سعید.

☐ البحر الرائق: ۱/۱۹۷، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید.

☐ الفتاوی الهندیة: ۱/۳۹، کتاب الطهارة، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس، ط: رشیدیة.

(۲، ۳) ویحرم بالحدث الاکبر دخول مسجد لا مصلی عید وجنازة ورباط ومدرسة، قوله ورباط هو خانکاه الصوفیة وهو متعبدهم. (الدر المختار مع الرد: ۱/۱۷۱، کتاب الطهارة، مطلب یوم عرفة افضل من یوم الجمعة، ط: سعید).

☐ البحر الرائق: ۱/۱۹۵، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید.

☐ حاشیة الطحطاوی علی الدر: ۱/۹۷، کتاب الطهارة فی ابحاث الغسل، ط: رشیدیة

ختنہ

جس مرد کا ختنہ نہ ہوا ہو اور اس کو ختنہ کی کھال کو اوپر چڑھانے میں تکلیف ہو تو اس کو کھال کے نیچے کی جلد کا دھونا ضروری نہیں ہے؛ کیوں کہ اس میں تکلیف یا ضرر ہے۔ اور اگر کھال کو اوپر چڑھانے میں تکلیف نہیں ہے تو فرض غسل میں ختنہ کی کھال کو اوپر چڑھا کر کھال کے نیچے کی جلد میں پانی پہنچانا لازم ہوگا۔(۱)

خشک رہ گیا

''جگہ سوکھی رہ گئی'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۴۹)

خصیے کٹ گئے

''ایلاج سے غسل فرض ہوتا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۹۹)

خضاب

سر کے بال اور داڑھی میں کالا خضاب لگانا حرام اور سخت گناہ ہے۔ احادیث میں اس پر سخت وعید آئی ہے۔(۲)

---

(۱) لا یجب غسل ما فیه حرج کعین ... وثقب انضم ولا داخل القلفة بل یندب هو الاصح، قاله الکمال وعلله بالحرج فسقط الاشکال، وفی المسعودی ان امکن فسخ القلفة بلا مشقة یجب والا لا. (تنویر الابصار مع الدر: ۱/۱۵۲-۱۵۳، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید)

⊙ الفتاوی الهندیة: ۱/۱۳، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضه، ط: رشیدیة

⊙ حلبی کبیر، ص: ۴۳، کتاب الطهارة، فرائض الغسل، ط: قدیمی.

(۲) عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: یکون قوم یخضبون فی آخر الزمان بالسواد کحواصل الحمام لا یریحون رائحة الجنة. (سنن ابی داؤد: ۲/۲۲۹، کتاب الترجل، باب ماجاء فی خضاب السواد، رقم الحدیث: ۴۲۱۲، ط: رحمانیة

⊙ جامع الترمذی: ۱/۳۰۵، کتاب اللباس، باب ماجاء فی الخضاب، ط: قدیمی.

⊙ صحیح البخاری: ۲/۸۷۵، باب الخضاب، کتاب اللباس، ط: قدیمی.

[illegible] (۱)

[illegible] پانی کی طرح [illegible]

[illegible] پانی پہنچنے [illegible] تو اس صورت میں [illegible]

[illegible] تک پانی پہنچنے کے لیے رکاوٹ بنتا [illegible]

[illegible] نہیں ہوگا۔ (۲)

خنثی

جس شخص کی شرمگاہ کے دو سر ہوں ان میں سے جس سے عادتاً پیشاب نکلتا ہے وہ شرمگاہ کے حکم میں ہے۔ اور جس سے عادتاً پیشاب نہیں نکلتا، وہ زخم کے حکم میں ہے۔ لہٰذا اگر اس حصے سے کوئی چیز نکلے گی تو یہ ناقض وضو نہیں ہوگی جب تک کہ نکل کر بہہ نہ جائے؛ کیوں کہ زخم سے جب تک خون یا پیپ نکل کر بہہ نہیں جاتا اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹتا۔

---

(۱) عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان احسن ما غیر به هذا الشیب الحناء والکتم (سنن ابی داؤد: ۲۲۶/۲، کتاب الترجل، باب فی الخضاب، ط: رحمانیہ لاہور)

مسند البزار: ۳۵۵/۹، مسند ابی ذر رضی اللہ عنه، ط: مکتبة العلوم والحکم مدینہ منورۃ

مشکاة المصابیح، ص: ۳۸۲، کتاب الترجل، الفصل الثانی، ط: قدیمی

(۲) ولا یمنع الطهارة ونیم أي: خرء ذباب وبرغوث لم یصل الماء تحته، وحناء، ولو جرمه به یفتی (الدر المختار، وفي الشامیة: (قوله: به یفتی) صرح به في المنیة عن الذخیرة في مسئلة الحناء والطین والدرن معللا بالضرورة. فالأظهر التعلیل بالضرورة.

(رد المحتار علی الدر: ۱۵۴/۱، کتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعید)

ان کان بین أسنانه طعام ولم یصل الماء تحته في الغسل من الجنابة جاز؛ لأن الماء شيء لطیف یصل تحته غالبا قال صاحب الخلاصة: وبه یفتی والطین والدرن اذا بقیا علی البدن یجوز (الغسل) لعموم للضرورة (حلبی کبیر: ۴۳، کتاب الطهارة، باب الغسل، ط: نعمانیة کوئٹہ)

الفتاوی الهندیة: ۱۳/۱، کتاب الطهارة، الباب الثانی في الغسل، الفصل الاول في فرائضه، ط: رشیدیة

اور شرمگاہ کے دوسری ہونے کی صورت یہ ہے کہ ایک حقیقی شرمگاہ ہو جس سے
پیشاب آتا ہو اور دوسری مرض کے طور پر ہو جس سے عام طور پر پیشاب نہ آتا
ہو، لہٰذا جس سے عادتاً پیشاب آئے اس کے منہ پر پیشاب یا کسی چیز کا اندر سے آنا
نقض وضو ہے۔ اور باقی دوسرے سے بہنے کی شرط ہے۔(۱)

وہ خنثیٰ جو مشکل نہیں ہے اس کی دوسری شرمگاہ زخم کے درجہ میں ہے،
اس سے کسی چیز کا صرف نکلنا ناقض وضو نہیں ہے، بلکہ بہنا ضروری ہے۔(۲)

اور اگر وہ خنثیٰ مشکل ہے تو اس کی ہر شرمگاہ سے کسی چیز کا نکلنا ناقض وضو ہے،
خواہ وہ اپنی جگہ سے بہے یا نہ بہے۔(۳)

---

(۱) لم يذكره ولسان فالذي لايخرج منه البول المعتاد بمنزلة الجرح.
لم يذكره فيه ايجاز واصل العبارة كما في الخانية لو كان بذكر الرجل جرح له رأسان
يخرج منه الذي يسيل في مجرى البول والثاني مالا يسيل فيه فالاول بمنزلة الاحليل اذا
ظهر البول على رأسه ينقض وان لم يسل ولا وضوء في الثاني مالم يسل. (الدر المختار مع الرد: ١/
كتاب الطهارة مطلب في ندب مراعاة الخلاف اذا لم يرتكب مكروه مذهبه، ط: سعيد).
الفتاوى الهندية: ١٠/١، كتاب الطهارة، الباب الاول في الوضوء، الفصل الخامس في
نواقض الوضوء، ط: رشيدية
البحر الرائق: ٣١/١، كتاب الطهارة، [نواقض الوضوء] ط: سعيد.

(۲) الخنثى غير المشكل فرجه الآخر كالجرح قوله كالجرح اى لاينقض الوضوء مايخرج منه
مالم يسل. (رد المحتار على الدر: ١٥٠/١، كتاب الطهارة، مطلب في ندب مراعاة الخلاف
ط: سعيد)
البحر الرائق: ٣٠/١، كتاب الطهارة، [نواقض الوضوء] ط: سعيد.
حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ٨٦، كتاب الطهارة، فصل في اوصاف الوضوء،
ط: قديمي

(۳) والمشكل ينتقض وضوءه بكل اى بالخارج من كل بمجرد الظهور عملا بالاحوط. (رد
المحتار على الدر: ١٥٠/١، كتاب الطهارة، مطلب في ندب مراعاة الخلاف، ط: سعيد)
البحر الرائق: ٣٠/١، كتاب الطهارة، [نواقض الوضوء]، ط: سعيد.
حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ٨٦، كتاب الطهارة، فصل في اوصاف الوضوء، ط: قديمي

خنثیٰ کی تعریف

خنثیٰ وہ شخص ہے جس میں مرد وعورت دونوں کی علامتوں میں سے کوئی علامت مکمل طور پر نہ پائی جائے، لیکن محض علامت سے اس کا مرد یا عورت ہونا معلوم ہوتا ہو۔(۱)

خنثیٰ مشکل

''خنثیٰ مشکل'' یعنی مرد ہے یا عورت اس کی جنس کا تعین نہ کیا جاسکے۔(۲)

اگر وہ مکلف یا بالغ ہونے کے قریب ہو تو وہ کسی مرد یا عورت میت کو غسل نہ دے اور کوئی مرد یا عورت ایسے خنثیٰ مشکل میت کو بھی غسل نہ دے، بلکہ اپنے ہاتھوں پر کپڑا وغیرہ لپیٹ کر اس کو تیمم کرادیں۔(۳)

---

(۱) وهو ذو فرج وذكر او من عرى عن الاثنين جميعا فان بال من الذكر فغلام وان بال من الفرج فانثى وان بال منهما فالحكم للاسبق. (الدر المختار: ۷۲۷/۶، كتاب الخنثى، ط: سعيد)

☐ الفتاوى التاتارخانية: ۱۹۳/۲۰، كتاب الخنثى. الفصل الاول، ط: فاروقية كوئٹه

☐ الفتاوى الهندية: ۳۳۷/۶، كتاب الخنثى، الفصل الاول، ط: رشيدية

(۲) وان استويا فمشكل. (الدر المختار: ۷۲۷/۶، كتاب الخنثى، ط: سعيد.)

☐ الفتاوى التاتارخانية: ۱۹۳/۲۰، كتاب الخنثى، الفصل الاول، ط: فاروقية كوئٹه.

☐ الفتاوى الهندية: ۳۳۷/۶، كتاب الخنثى، الفصل الاول، ط: رشيدية.

(۳) والخنثى المشكل المراهق لايغسل رجلا ولا امرأة ولم يغسلها رجل ولا امرأة وييمم وراء ثوب. كذا في الزاهدي. (الفتاوى الهندية: ۱۶۰/۱، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية).

☐ الدر المختار مع الرد: ۲۰۱/۲، باب صلاة الجنازة مطلب في حديث كل سبب ونسب منقطع الا سببي ونسبي، ط: سعيد

☐ رد المحتار على الدر: ۷۳۰/۶، كتاب الخنثى، ط: سعيد.

☐ الحنفية قالوا: الخنثى المشكل المكلف او المراهق لا يغسل رجلا ولا امرأة، ولا يغسله رجل ولا امرأة، وانما ييمم وراء ثوب. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: (۵۰۶/۱)، حكم النظر في عورة الميت ولمسها، وتغسيل الرجال النساء، وبالعكس، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت)

خنثیٰ مشکل پر غسل نہیں ہے

خنثیٰ مشکل یعنی جس کا عورت اور مرد ہونا کسی علامت سے ثابت نہ ہو، اگر وہ (مثلاً اپنی ذکر) دونوں راستوں میں سے کسی ایک میں داخل کرے تو اس پر غسل واجب نہیں ہوتا۔ اسی طرح اس سے جماع کرنے والے پر جب تک انزال نہ ہوجائے غسل واجب نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حشفہ سے حقیقی حشفہ مراد ہے، اور سبیلین سے واقعی جو سبیلین ہیں وہ مراد ہیں۔ اور خنثیٰ مشکل کا حشفہ حقیقی حشفہ ہونے اور اس کی شرمگاہ حقیقی شرمگاہ ہونے میں شبہ ہے۔

مثلاً خنثیٰ مشکل فاعل ہونے کی حیثیت سے جو حشفہ داخل کر رہا ہے، ہو سکتا ہے کہ وہ خنثیٰ مرد ہونے کے بجائے عورت ہو، تو اس کا حشفہ انگلی کی مانند ایک عضو زائد کے حکم میں ہوگا۔ جس طرح انگلی داخل کرنے سے داخل کرنے والے پر غسل واجب نہیں ہوتا، اسی طرح اس پر بھی غسل واجب نہیں ہوگا۔

اور جس خنثیٰ کی زنانہ شرمگاہ میں داخل کیا، ہوسکتا ہے وہ عورت نہ ہو، بلکہ مرد ہو تو اس کی زنانہ شرمگاہ ایک زخم کے درجہ میں ہوگی۔ جس میں داخل کرنے سے غسل واجب نہیں ہوتا۔ اس طرح دونوں میں سے کسی پر غسل واجب نہیں ہوگا، جب تک منی خارج نہ ہو۔(۱)

خنثیٰ مشکل کے مفعول ہونے کی صورت میں اس لیے غسل واجب نہیں ہوتا

(۱) ولا عند الخنثى المشكل فانه لاغسل عليه بايلاجه فى قبل او دبر ولاعلى من جامعه ... الانزال لوله فانه لاغسل عليه، اى لجواز كونه امرأة وهذا الذكر منه زائد فيكون كالاصبع ... يكون رجلا ففرجه كالجرح فلايجب بالايلاج فيه الغسل بمجرده. (الدر المختار مع الرد ... ۱۶۲-۱۶۳، كتاب الطهارة، مطلب فى تحرير الصاع والمد والرطل، ط: سعيد)

ح الفتاوى الهندية: ۱/۱۵-۱۶، كتاب الطهارة، الباب الثانى فى الغسل، الفصل الثالث فى المعانى الموجبة للغسل، ط: رشيدية.

ح البحر الرائق ۱/۵۹-۶۰، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعيد

ہو سکتا ہے کہ وہ مرد ہو، اور اس کی زنانہ شرمگاہ زخم کے منزلہ میں ہو۔ اور زنانہ شرمگاہ کی قید لگانے سے یہ معلوم ہوا کہ اگر کوئی حقیقی مرد خنثیٰ مشکل کے پیچھے کے راستے میں واقعی اپنا عضو داخل کرے گا تو اس سے دونوں پر غسل واجب ہوگا۔(۱)

خنثیٰ مشکل کی بحث میں ''سبیلین'' سے مراد مردانہ اور زنانہ شرمگاہ ہے، پیچھے کا حصہ/ پاخانہ کا راستہ مراد نہیں ہے؛ کیوں کہ وہ یقیناً موجود ہوتا ہے۔ (۲)

خنثیٰ مشکل سے برے فعل کا حکم

خنثیٰ مشکل (جس کا مرد یا عورت ہونا متعین نہ ہو) اس کے ساتھ بھی برا فعل کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ تاہم اس کے ساتھ برا فعل کرنے سے غسل واجب نہیں ہوتا۔ نہ وہ فعل کرانے والے پر اور نہ کرنے والے پر غسل واجب ہوتا ہے، جب کہ منی نہ نکلی ہو۔ اور یہ حکم اس صورت میں ہے جب کہ کوئی مخنث کسی دوسرے کے قبل یا دبر میں داخل کرے تو دونوں میں سے کسی پر غسل واجب نہیں ہوگا۔ (۳)

لیکن اگر وہ شخص مخنث نہیں ہے، اور مخنث کے دبر میں داخل کرے تو ان

---

(۱) قوله ولامن جامعه اى فى قبله فلو جامعه رجل فى دبره وجب الغسل عليهما كما افاده ط، اى لعدم الاشكال فى الدبر. (ردالمحتار على الدر: ۱/۱۶۲، كتاب الطهارة، مطلب فى تحرير الصاع والمد والارطل، ط: سعيد).

☐ حاشية الطحطاوى على الدر: ۱/۹۲، كتاب الطهارة (موجبات ال ـ ـ)، ط: رشيدية

☐ الموسوعة الفقهية: ۳۱/۲۰۱، لفظ غسل، الايلاج فى فرج غير اصلى، ط: كويت.

(۲) والاحسن ابدال السبيلين بالقبل كما فى البحر، لان السبيل يشمل الدبر وهو من الخنثى محقق (ردالمحتار على الدر: ۱/۱۶۳، كتاب الطهارة، مطلب فى تحرير الصاع والمد والرطل، ط: سعيد).

☐ البحر الرائق: ۱/۶۰، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعيد.

☐ حاشية الطحطاوى على الدر: ۱/۹۲، كتاب الطهارة (موجبات الغسل)، ط: رشيدية

(۳) انظر الى الحاشية السابقة، رقم: ۱، على الصفحة: ۲۲۱، (ولا يرد الخنثى المشكل)

...ہوں میں سے جو بات ہو اس پر غسل واجب ہوگا۔ (۱)

خنثیٰ مشکل سے ہوا خارج ہو

اگر کسی شخص کے جسم میں مرد اور عورت دونوں کے اعضاء ہوں اور ان کا م...
...متعین نہ ہو تو اس کے جس عضو سے ہوا نکلے وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۲)

خنثیٰ مشکل کا کفن

خنثیٰ مشکل میت کو غسل نہ دیا جائے، بلکہ تیمم کرا کر عورتوں کی طرح پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے۔ (۳)

---

(۱) اختلف الفقهاء في اشتراط التكليف في وجوب الغسل فذهب الحنفية الى اشتراط التكليف بالعقل والبلوغ في وجوب الغسل فان كان احدهما مكلفا فعليه الغسل فقط دون الآخر (الموسوعة الفقهية ۳۱/۲۰۰، لفظ غسل الثاني التقاء الختانين، ط: كويت)

حاشية الطحطاوي على الدر: ۱/۹۲، كتاب الطهارة (موجبات الغسل)، ط: رشيدية

الدر المختار مع الرد: ۱۶۱ - ۱۶۲، كتاب الصلاة، مطلب في تحرير الصاع والمد والرطل، ط: سعيد.

كما لا يجب بالايلاج في فرج الخنثى المشكل، لا على الفاعل ولا على المفعول وكذا لو اولج الخنثى في قبل او دبر غيره، فانه لا يجب عليهما الغسل اما اذا اولج غير الخنثى في دبر الخنثى وجب الغسل على البالغ منهما. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۱۰۶، كتاب الطهارة، موجبات الغسل، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت)

(۲) الخنثى غير المشكل فرجه الآخر كالجرح والمشكل ينقض وضوءه بكل. (الدر المختار مع الرد: ۱/۱۵۰، كتاب الطهارة، مطلب في ندب مراعاة الخلاف اذا لم يرتكب مكروه مذهبه، ط: سعيد)

البحر الرائق: ۱/۳۰، كتاب الطهارة، ط: سعيد

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۸۶، كتاب الطهارة، فصل في اوصاف الوضوء، ...، ط: قديمي.

(۳) ولو مات قبل ظهور حاله لم يغسل وييمم بالصعيد قال ابن عابدين: ويكفن في خمسة اثواب كمرأة (الدر المختار مع الرد: ۶/۷۲۹ - ۷۳۰، كتاب الخنثى، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية: ۱/۱۶۰ - ۱۶۱، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثالث في التكفين، ط: رشيدية.

والخنثى يكفن كما تكفن المرأة (الجوهرة النيرة: ۱/۱۳۵، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: مير محمد)

خنثیٰ مشکل کی تعریف

"خنثیٰ مشکل" اس شخص کو کہتے ہیں کہ اس کا مرد یا عورت ہونا کسی علامت سے ثابت نہ ہو، نہ بالغ ہونے سے پہلے نہ بالغ ہونے کے بعد۔ اس کو خنثیٰ مشکل کہتے ہیں۔(۱)

خنثیٰ مشکل نابالغ کے جنازہ کی دعا

خنثیٰ نابالغ بچہ جس کی شناخت لڑکا یا لڑکی ہونے کی نہیں ہوسکتی، تو اس کی نماز جنازہ میں اختیار ہے، چاہے لڑکے والی دعا پڑھیں یا لڑکی والی دونوں صحیح ہیں، اگر مذکر کی دعا پڑھی تو "ہ" ضمیر میت کی طرف راجع ہوگی، اور اگر مؤنث کی دعا پڑھی تو ضمیر "ھا" بتاویل نفس ہوکر نفس کی طرف راجع ہوگی۔(۲)

خودکشی کرنے والے کو غسل دینا

خودکشی کرنے والے کو بھی غسل دیا جائے گا، اور جنازہ کی نماز اس پر پڑھی جائے گی۔ البتہ حاکم وقت، خطیب، یا اور کوئی بڑا آدمی جنازہ کی نماز نہ پڑھائے، بلکہ کوئی عام مسلمان نماز پڑھا دے۔(۳)

---

(۱) وان لم تظهر له علامة اصلا او تعارضت العلامات فمشكل. (الدر المختار مع الرد ۶/ ۷۲۸، كتاب الخنثى، ط: سعيد.

⁂ الفتاوى الهندية ۶/ ۴۳۸، كتاب الخنثى، الفصل الاول، ط: رشيدية

⁂ البحر الرائق ۸/ ۴۷۲، كتاب الخنثى، ط: سعيد.

(۲) وحاصله انه (الخنثى المشكل) كالانثى في جميع الاحكام الا في مسائل، لا يلبس حرير ولا ذهبا ولا فضة ولا يتزوج من رجل ولا يقف في صف النساء، ولا حد بقذفه، ولا يخلو بامرأة ولا يقع عتق وطلاق علقا على ولادتها انثى به، ولا يدخل تحت قوله كل امة. ((الاشباه والنظائر ۳۱۵- ۳۱۶، احكام الخنثى المشكل، ط: قديمي)

⁂ احسن الفتاوی ۴/ ۲۰۲، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، خنثیٰ نابالغ پر نماز جنازہ کی دعا، ط: سعید۔

(۳) ومن قتل نفسه ولو (عمدا يغسل ويصلى عليه) به يفتى وان كان اعظم وزرا من قاتل غيره.

...واضح رہے کہ خودکشی کرنے والا کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے، لیکن کافر نہیں، اس
...غسل اور کفن دے کر جنازہ کی نماز پڑھنا ضروری ہے، جنازہ کی نماز بڑا امام بھی
...پڑھ سکتا ہے، لیکن مناسب نہیں تاکہ لوگوں کو عبرت ہو۔(۱)

خوشبو استعمال کرنا غسل کے بعد

...غسل کے بعد خوشبو استعمال کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۱۵)

خوف کی نماز کے لیے غسل کرنا

خوف اور مصیبت کی نمازوں کے لیے غسل کرنا مستحب ہے.(۲)

...(۱) (ومن قتل نفسه ولو عمدا يغسل ويصلى عليه) به يفتى لانه فاسق غير ساع في الارض بالفساد وان كان باغيا على نفسه كسائر فساق
المسلمين. (الدر المختار على الدر: ۲/۲۱۱، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: سعيد).
ح حلبي كبير، ص: ۵۰۹، كتاب الصلاة، فصل في الجنائز، الرابع في الصلاة عليه، ط:
سهيل اكيڈمی.
ح حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۶۰۲، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز،
فصل في الصلاة، ط: قديمي.
...ومن قتل نفسه عمدا يصلى عليه عند ابي حنيفة ومحمد رحمهما الله وهو الاصح. (الفتاوى
الهندية ۱/۱۶۳، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الخامس في الصلاة على
الميت، ط: رشيدية).
ح الدر المختار مع الرد: ۲/۲۱۰، باب صلاة الجنائز، مطلب هل يسقط فرض الكفاية بفعل
الصبي، ط: سعيد.
ح تبيين الحقائق: ۱/۵۹۲، كتاب الصلاة، باب الشهيد، ط: سعيد.
(۲) وندب لمجنون افاق … واستسقاء وفزع وظلمة وريح شديد. (الدر المختار: ۱/۱۷۰،
كتاب الطهارة مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد).
ح الفقه الاسلامي وادلته: ۱/۳۹۱، كتاب الطهارة، الفصل الخامس في الغسل، المطلب
السابع الاغسال المسنونة، ط: رشيدية.
ح حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۱۰۹، كتاب الطهارة، فصل يسن الاغتسال لاربعة
اشياء، ط: قديمي.

[illegible]

[illegible]ون چڑھا ہوا ہو

[illegible] عنوان کے تحت دیکھیں، ص ۱۰۳

خون آتا ہے اور بند ہوتا ہے

[illegible] مدت میں خون جاری اور بند ہو[illegible] عنوان کے تحت دیکھیں [illegible]

خون بند ہونے پر نماز روزہ فرض ہونے کا حکم

[illegible] اگر حیض کا خون دس دن سے کم میں بند ہونے کی عادت [illegible] بند ہونے کے بعد نماز فرض ہونے کے لیے شرط ہے کہ نماز کا وقت ختم [illegible] پہلے پہلے جلدی سے غسل کا فرض ادا کر کے تکبیر تحریمہ کہہ سکے۔ اگرچہ [illegible] کرنے کا وقت نہ ہو۔ (۱)

اگر اس حالت میں روزہ کی نیت کر لے تو روزہ صحیح ہو جائے گا۔

☆...... اور اگر پورے دس دن حیض کا خون آتا ہے تو اگر وقت ختم ہو[illegible] سے صرف اتنی دیر پہلے دس دن مکمل ہو گئے جس میں غسل کے بغیر صرف تکبیر تحریمہ [illegible] سکے گی تو یہ نماز فرض ہوگی۔ اس کی قضا پڑھنا لازم ہوگا۔ اگر اس صورت میں [illegible]

---

(۱) وان كانت ايامها اقل من العشرة لايجب عليها قضاء تلك الصلاة الا بقي من وقته الغسل شيء فيجب الصلاة بالاتفاق وفي الملخص واذا طهرت وبقي من الوقت مقدار يحرم فيه التحريمة وهو قوله الله عند ابي حنيفة وعند ابي يوسف الله اكبر عليها صلاة تلك الوقت عندنا. (الفتاوى التاتارخانية: ۱/۲۵۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، نوع آخر في الاحكام التي تتعلق بالحيض، ط: قديمی).

الفتاوى الهندية: ۱/۳۹، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع احكام الحيض، ط: رشيدية.

رد المحتار على الدر: ۱/۲۹۵-۲۹۷، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب لو افتى مفت بشيء من هذه الاقوال، ط: سعيد.

...ے کی تو روزہ صحیح ہو جائے گا۔ (۱)

خون پہلی مرتبہ آیا

کسی لڑکی کو پہلی مرتبہ خون آیا، تو اگر دس دن یا اس سے کم آئے تو سب حیض ہے، اور جو دس دن سے زیادہ آئے تو پورے دس دن حیض ہے، اور دس دن پر جتنا زیادہ ہوا وہ سب استحاضہ یعنی بیماری کا خون ہے۔ اس صورت میں دس دن تک نماز نہ پڑھے، روزہ نہ رکھے۔ البتہ رمضان المبارک کا مہینہ ہو تو روزوں کی قضا کرے، نماز کی قضا نہ کرے، اور دس دن پورے ہونے کے بعد غسل کر کے نماز وغیرہ شروع کردے۔ (۲)

خون پہلی مرتبہ آیا اور بند نہیں ہوا

کسی عورت کو خون پہلی مرتبہ آیا، اور وہ کسی طرح بند نہیں ہوا، چند مہینے تک برابر خون آتا رہا، تو جس دن خون آیا اس دن سے دس دن ورات حیض ہے، اس کے بعد بیس

---

(۱) لو طہرت وقد بقی من الوقت قلیل ان کانت ایامها عشرة یجب علیها ان تغتسل وتقضی الصلاة ان وقت الاغتسال لا یکون من الحیض کیلا یصیر الایام زائدة علی العشرة. (الفتاوی التاتارخانیة: ۱ / ۵۰۲، کتاب الصلاة، باب الحیض، نوع آخر فی الاحکام التی تتعلق بالحیض، ط: قدیمی)

☆ رد المحتار: ۱/۲۹۷، کتاب الطهارة، باب الحیض، مطلب لو افتی مفت الشیء من هذه الاقوال، ط: سعید.

☆ فتح القدیر: ۱/۱۷۵، کتاب الطهارات، باب الحیض والاستحاضة، ط: رشیدیة.

(۲) ما المبتداة فیقدر حیضها بعشرة ایام لانه لامزید للحیض علی العشرة وطهرها لعشرین یوما من کل شهر (عشر حیض وعشرون استحاضة) عملا بالحدیث المستحاضة تدع الصلاة ایام اقرائها ای ایام حیضها. (الفقه الاسلامی وادلته: ۱/۶۳۸، کتاب الطهارة، الفصل السابع، المبحث الرابع الاستحاضة واحکامها، ط: رشیدیة)

☆ الفتاوی الهندیة: ۱/۳۷-۳۸، کتاب الطهارة، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثالث فی الاستحاضة، ط: رشیدیة.

☆ بدائع الصنائع: ۱/۴۱، کتاب الطهارة فصل فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضة، ط: سعید.

☆ رد المحتار: ۱/۲۸۵، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید.

دن استحاضہ ہے، اسی طرح ہر مہینے میں دس دن حیض اور بیس دن استحاضہ سمجھا جائے گا۔
مثال کے طور پر محرم کی دسویں تاریخ سے خون آنا شروع ہوا اور بند نہیں ہوا، اور ربیع الثانی تک جاری رہا، تو محرم کی دس تاریخ سے انیس تاریخ تک حیض پھر بیس محرم سے نو صفر تک استحاضہ، پھر دس صفر سے انیس صفر تک حیض، پھر بیس صفر سے نو ربیع الاول تک استحاضہ، اس طرح حساب کیا جائے۔(۱)

خون تین دن سے کم آیا

مسئلہ اگر کسی عورت کو ایک یا دو دن خون آیا، پھر پندرہ دن پاک رہی، پھر ایک یا دو دن خون آیا تو درمیان میں پندرہ دن تو پاکی کا زمانہ ہے ہی، شروع اور آخر میں ایک یا دو دن کا جو خون آیا ہے وہ بھی حیض نہیں بلکہ استحاضہ (بیماری کا خون) ہے۔ اس دوران جو نمازیں نہیں پڑھی گئی ہیں ان کی قضا کرے۔(۲)

مزید "پاکی پندرہ دن سے کم رہی" عنوان کے تحت دیکھیں!

☆......اگر ایک یا دو دن خون آ کر بند ہو گیا تو غسل کرنا واجب نہیں ہے، وضو کر کے نماز پڑھ لے، لیکن شوہر کو ابھی صحبت کرنا درست نہیں۔ اگر پندرہ دن گزرنے

(۱) فان زاد الدم علی عشرة فان کانت المرأة مبتدأة، فحیضها عشرة من اول الدم، ومازاد فهو مستحاضة، وکذا فی کل شهر. (الفتاوی الولوالجیة: ۵۸/۱، کتاب الطهارة، الفصل الخمس فی النفاس والحیض، ط: مکتبة الحرمین).

☐ البحر الرائق: ۲۱۴/۱، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید.

☐ الفتاوی التاتارخانیة: ۲۴۴/۱، کتاب الطهارة، الفصل التاسع فی الحیض، نوع آخر فی بیان الدماء الفاسدة التی لا یتعلق بها حکم الحیض، ط: قدیمی.

☐ فتح القدیر: ۱۶۴/۱، کتاب الطهارات، باب الحیض والاستحاضة، ط: رشیدیة.

(۲) اقل الحیض ثلاثة ایام ثلاثة ایام وثلاث لیال وما نقص من ذلک او زاد استحاضة (تبیین الحقائق: ۱۵۹/۱، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید).

☐ البحر الرائق: ۱۹۱/۱، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید

☐ الجوهرة النیرة: ۳۷/۱، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: میر محمد.

ے پہلے دوبارہ خون آجائے تو یہ حیض ہوگا۔ عادت کے مطابق حساب سے جتنے دن
حیض کے ہوتے ہیں ان کو حیض سمجھے، اور اس کے بعد غسل کرکے نماز پڑھے۔ اور اگر
پورے پندرہ دن درمیان میں گزر گئے اور خون نہیں آیا تو استحاضہ ہے۔ اس صورت
میں ایک یا دو دن خون آنے کی وجہ سے جو نمازیں نہیں پڑھیں اب ان کی قضا پڑھنا
لازم ہے۔(۱)

خون چالیس دن سے بڑھ گیا

☆ اگر خون چالیس دن سے بڑھ گیا تو اگر یہ پہلا بچہ ہے تو چالیس دن نفاس ہیں اور جتنا زیادہ آیا ہے وہ استحاضہ ہے۔ لہٰذا یہ عورت چالیس دن پورے ہونے کے بعد غسل کرکے نماز وغیرہ شروع کردے گی۔ اور خون بند ہونے کا انتظار نہیں کرے گی؛ کیوں کہ وہ نفاس کا خون نہیں ہے، بلکہ بیماری کی وجہ سے استحاضہ کا خون ہے۔(۲)

☆......اور اگر یہ پہلا بچہ نہیں ہے، اور اس کے نفاس کی عادت معلوم ہے کہ اتنے دن نفاس آتا ہے، تو اس صورت میں جتنے دن نفاس کی عادت ہے اتنے دن

(۱) ولا يحل الوطء ان انقطع الحيض والنفاس عن المسلمة لدونه اى دون الاكثر ولو لتمام عادتها الا باحد ثلاثة اشياء اما ان تغتسل لان زمان الغسل فى الاقل محسوب من الحيض ويتصل خلصت منه واذا انقطع لدون عادتها لايقربها حتى تمضى عادتها لان عوده فيها غالب فلا اثر لغسلها قبل تمام عادتها. (حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۱۴۲، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمى)

☜ مراقى الفلاح، ص: ۵۹، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمى

(۲) واكثر مدة النفاس مقدر باربعين يوما عندنا ... واذا زاد الدم على الاربعين فالزيادة على الاربعين استحاضة، والاربعون نفاس فى المبتداة. (الفتاوى التاتارخانية: ۲۸۹/۱، كتاب الطهارة، الفصل التاسع فى الحيض، نوع آخر فى النفاس، ط: قديمى)

☜ البحر الرائق: ۲۲۰/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد

☜ فتح القدير: ۱۹۰/۱، كتاب الطهارات، فصل فى النفاس، ط: رشيدية

دن سے ہیں اور جو اس سے زیادہ ہو وہ استحاضہ ہے۔(۱)

خون عادت سے پہلے بند ہو گیا

"عادت سے پہلے خون بند ہو گیا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۷۷)

خون عادت سے زیادہ آئے

کسی عورت کو تین دن حیض آنے کی عادت ہے، لیکن کسی مہینے میں ایسا ہوا کہ تین دن پورے ہو چکے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی غسل نہ کرے اور نماز نہ پڑھے، اگر پورے دس دن رات پر یا اس سے کم میں خون بند ہو جائے تو ان سب دنوں کی نمازیں معاف ہیں، قضا نہ پڑھے؛ کیوں کہ اس عورت کی عادت بدل گئی ہے۔ اور یہ سب دن حیض کے ہیں۔(۲)

اور اگر گیارہویں دن بھی خون آیا تو اس صورت میں عادت کے مطابق شروع کے تین دن حیض اور باقی آٹھ دن استحاضہ ہے۔ اور یہ عورت گیارہویں دن غسل

---

(۱) واذا زاد الدم على الاربعين فالزيادة على الاربعين استحاضة والاربعون نفاس في المبتدئة وفي صاحبة العادة معروفتها نفاس والزيادة عليها استحاضة. (الفتاوى التاتارخانية: ۱/۲۹۹، كتاب الطهارة، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في النفاس، ط: قديمي)
◻ البحر الرائق: ۱/۲۱۲، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.
◻ الفتاوى الهندية: ۱/۳۰، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض، ط: رشيدية.

(۲) صاحبة العادة المعروفة في الحيض اذا رأت الدم زيادة على معروفتها يجعل ذلك كله حيضا ما لم يجاوز المرئي عشرة. (الفتاوى التاتارخانية: ۱/۲۶۸، كتاب الطهارة، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في الزيادة والنقصان في ايام الحيض، ط: قديمي)
◻ الفتاوى الهندية: ۱/۳۹، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض، ط: رشيدية.
◻ البحر الرائق: ۱/۲۱۲، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد

...ے سات دن کی نمازیں قضا پڑھے، اور اب نمازیں نہ چھوڑے۔(۱)

خون عادت کے ایام کے بعد آتا ہے

''عادت کے ایام کے بعد خون آنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۷۸)

خون کا دھبہ دیکھا

پاک عورت نے رات کو فرج داخل میں پیڈ یا گدی رکھ لی تھی جب صبح ہوئی تو ...ں پر خون کا دھبہ دیکھا تو جس وقت سے خون کا دھبہ دیکھا ہے اسی وقت سے حیض کا حکم لگایا جائے گا۔(۲)

خون کا رنگ

حیض کے خون کا رنگ زیادہ تر کالا ہوتا ہے، اور بعض عورتوں کے خون کا رنگ

وان كانت عادتها اربعة ثم رات خمسة ، انتقلت العادة الى الخمسة ، و كان الخامس حيضا، وهكذا الى العشرة فاذا جاوزت العشرة كانت مستحاضة ، فلا يعتبر الزائد على العشرة حيضا، بل ترد الى عادتها ، فيعتبر زمن حيضها هو الزمن الذى جرت عادتها بان تحيض فيه ، وما زاد عليه يكون استحاضة. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة :(۱۲۸/۱)، مدة الحيض ، ط. دار احياء التراث العربى ، بيروت)

(۱) وان جاوز المرئى عشرة ردت الى معروفتها والباقى استحاضة. (الفتاوى التاتارخانية : ۱/ ۲۹۹، كتاب الطهارة ، الفصل التاسع فى الحيض ، نوع آخر فى الزيادة والنقصان فى ايام الحيض، ط: قديمى)

(۱) الفتاوى الهندية : ۱/۳۹-۴۰ كتاب الطهارة ، الباب السادس فى الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع فى احكام الحيض ، ط: رشيدية.

(۱) البحر الرائق : ۱/۲۱۲، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد.

(۲) الطاهرة رات على الكرسف اثر الدم يحكم بحيضها من حين الرفع (الفتاوى الهندية : ۱/ ۴۰، كتاب الطهارة ، الباب السادس فى الدماء المختصة بالنساء ، الفصل الاول فى الحيض ، ط: رشيدية)

(۲) الفتاوى السراجية :۷، كتاب الطهارة ، باب الحيض والنفاس ، ط: سعيد.

(۲) الدر المختار مع الرد : ۱/۲۹۱، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد

لال وغیرہ بھی ہوتا ہے۔(۱)

خون نفاس میں چالیس دن سے پہلے بند ہو جائے

''نفاس میں چالیس دن سے پہلے خون بند ہو گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں

خون وقفہ وقفہ سے آتا رہا

''پاکی پندرہ دن سے کم رہی'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۲۱)

---

(۱) والمختار انها ان رأت دما قویا کالاسود والاحمر القانی کان حیضا (البحر الرائق ۱/ ۱۹۱، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید)

○ الفتاوی الهندیة: ۱/ ۳۶، کتاب الطهارة، الباب السادس فی الدماء المحعف بلہ الفصل الاول فی الحیض، ط: رشیدیة.

○ بدائع الصنائع: ۱/ ۳۹، کتاب الطهارة، فصل ثم الکلام یقع فی تفسیر الحیض، ط: سعید

داخل کرنا

''عضو مخصوص'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۸۵)

داڑھی

فرض غسل میں داڑھی، مونچھ اور ان کے نیچے کی کھال کا دھونا فرض ہے، اگرچہ یہ چیزیں گھنی ہوں اور ان کے نیچے کی جگہ نظر نہ آتی ہو۔ (۱)

داغ دھبہ

''منی کا دھبہ'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۹۴)

دانت

☆...... اگر دانتوں میں کیڑے لگنے یا ان کے درمیان میں خلا ہونے کی وجہ سے انہیں چاندی وغیرہ دھاتوں سے بھر دیا گیا ہے، تو یہ اصل دانت کے حکم میں ہوجائے گا۔ اور اس پر وضو اور غسل ہوجائے گا۔

☆...... مصنوعی دانت لگا کر وضو کرنے سے وضو ہوجاتا ہے۔ وضو سے پہلے مصنوعی دانت کو نکالنا ضروری نہیں ہے۔ (۲)

---

(۱) ويجب على الرجل ايصال الماء الى اثناء اللحية كما يجب الى اصولها والى اثناء شعره وان كان ضفيرا. (الفتاوى الهندية: ۱۳/۱، كتاب الطهارة، الباب الثانى فى الغسل، الفصل الاول فى فرائضه، ط: رشيدية)

ومثله فى العناية على هامش فتح القدير: ۶۳/۱، كتاب الطهارات، فصل فى الغسل، ط: رشيدية

ومثله فى الفتاوى التاتارخانية: ۱۱۲/۱، كتاب الطهارة، الفصل الثالث فى الغسل نوع منه فى تعليم الاغتسال، ط: قديمى.

(۲) ولايمنع ما على ظفر صباغ ولا طعام بين اسنانه او فى سنه المجوف به يفتى وقيل ان صلبا منع وهو الاصح. (الدرالمختار مع الرد: ۱۵۴/۱، كتاب الطهارة، مطلب فى ابحاث الغسل، ط: سعيد)=

☆ اگر دانتوں کے بیچ میں چھالیہ وغیرہ کا ٹکڑا پھنس گیا تو اس کو نکال لینا چاہیے، اگر اس کی وجہ سے دانتوں کے بیچ میں پانی نہیں پہنچا تو غسل نہیں ہوگا۔(۱)

☆ اگر داڑھ دانت سے چھالیہ وغیرہ آسانی سے نکل سکتا ہو تو نکال لینا چاہیے۔(۲)

☆ اگر دانتوں میں خلاء یا جھری ہو اور اس میں غذا پھنس کر رہ گئی ہو تو اس پر غسل ہو جائے گا۔ لیکن زیادہ احتیاط اسی میں ہے کہ دانتوں کے درمیان اور مسوڑھوں پر جو غذا یا میل کچیل ہو اس کو صاف کر لیا جائے، تاکہ پانی اس جگہ پہنچ جائے۔(۳)

= ☐ الاصل وجوب الغسل الا انه سقط للحرج. (الدر المختار مع الرد: ۱۵۳/۱، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد)

☐ الفتاوى الهندية: ۱۳/۱، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول في فرائضه، ط: رشيدية.

(۲،۱) ولو كان سنه مجوفا فبقي فيه او بين اسنانه طعام او درن رطب في انفه لم غسله على الاصح كذا في الزاهدي والاحتياط ان يخرج الطعام عن تجويفه ويجري الماء عليه (الفتاوى الهندية: ۱۳/۱، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول في فرائضه، ط: رشيدية)

☐ فتح القدير: ۶۰/۱، كتاب الطهارات، فصل في الغسل، ط: رشيدية.

☐ البحر الرائق: ۴۶/۱-۴۷، كتاب الطهارة، ط: سعيد.

(۱) ولو كان سنه مجوفا فبقي فيه او بين اسنانه طعام او درن رطب في انفه لم غسله على الاصح كذا في الزاهدي والاحتياط ان يخرج الطعام عن تجويفه ويجري الماء عليه. (الفتاوى الهندية ۱۳/۱، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول في فرائضه، ط: رشيدية)

☐ فتح القدير: ۶۰/۱، كتاب الطهارات، فصل في الغسل، ط: رشيدية

☐ البحر الرائق: ۴۶/۱-۴۷، كتاب الطهارة، ط: سعيد

☐ واذا كانت اسنان الذي يريد الغسل مجوفة ذات خلل فبقي فيها طعام، فانه لا يبطل الغسل، ولكن الاحوط ان يخرج الطعام والاوساخ من بين اسنانه، ومن خلل لثته حتى يصيبها الماء. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة (۱۱۱/۱)، فرائض الغسل، رقم الحاشية: (۱)، ط: دار احياء التراث العربي بيروت)

اگر دانتوں کے اندر کوئی ایسی چیز پھنسی ہوئی ہو جو پانی کے پہنچنے میں رکاوٹ ہو اور اس کو مشقت کے بغیر نکالنا ممکن ہو، تو ناپاکی کے غسل کے لیے اس کو نکالنا ضروری ہے، ورنہ غسل صحیح نہیں ہوگا۔(۱)

دانت پر خول چڑھا ہوا ہو

اگر دانتوں پر سونے، چاندی وغیرہ کا خول اس طرح چڑھایا گیا ہو کہ وہ بالکل فکس ہوگیا، اور اس کا نکالنا ممکن نہ رہا، تو اس کے ظاہری حصے کو دانت کا حکم دے دیا جائے گا۔ اور اس پر غسل صحیح ہوجائے گا۔(۲)

اور اگر خول کو دانت سے اتار کر دوبارہ چڑھایا جاسکتا ہے تو جنابت کے غسل میں خول اتار کر کلی کرنا فرض ہوگا، اور وضو میں سنت۔ اس لیے وضو میں بھی دانتوں سے خول اتار کر کلی کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔(۳)

---

(۱) ولو کان سنه مجوفا فبقی فیه او بین اسنانه طعام او درن رطب فی انفه ثم غسله علی الاصح کما فی الزاهدی والاحتیاط ان یخرج الطعام عن تجویفه ویجری الماء علیه. (الفتاوی الهندیة: ۱/ ۱۳، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضه، ط: رشیدیة.)

- فتح القدیر: ۱/ ۶۰، کتاب الطهارات، فصل فی الغسل، ط: رشیدیة

- البحر الرائق: ۱/ ۴۶-۴۷، کتاب الطهارة، ط: سعید

- ولا یمنع ما علی ظفر صباغ ولا طعام بین اسنانه او سنه المجوف به یفتی وقیل ان صلبا منع وهو الاصح. (الدر المختار مع الرد: ۱/ ۱۵۴، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید)

(۲) ولا یمنع ما علی ظفر صباغ ولا طعام بین اسنانه او سنه المجوف به یفتی وقیل ان صلبا منع وهو الاصح. (الدر المختار مع الرد: ۱/ ۱۵۴، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید)

- الاصل وجوب الغسل الا انه سقط لحرج. (الدر المختار مع الرد: ۱/ ۱۵۴، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید)

- (کبیری: ۴۳، کتاب الطهارة، باب الغسل، ط: نعمانیة کوئٹه)

- مراقی الفلاح: ۴۲، کتاب الطهارة، فصل لبیان فرائض الغسل، ط: قدیمی.

(۳) الاصل وجوب الغسل الا انه سقط لحرج. (ردالمحتار علی الدر: ۱/ ۱۵۴، کتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعید) =

ہلنے والے دانت کو سونے کے تار سے باندھنا

(سوال) ہلنے والے دانت کو ہلنے سے روکنے کے لیے باضرورت سونا استعمال کرنا جائز نہیں ہے؟

اس لیے ضرورت سے بغیر صرف نمائش کے لیے سونے کا خول چڑھانا جائز نہیں ہوگا۔

دانت مصنوعی ہے

"مصنوعی دانت" عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۸۹)

دانت میں مسالا بھر دیا

اگر دانتوں میں کیڑے وغیرہ لگنے کی وجہ سے درمیان میں خلا ہوگیا اور دانت میں مسالا بھر دیا اور وہ بالکل جم گیا اور پیوست ہوگیا تو اس پر وضو اور غسل دونوں صحیح ہوجائیں گے؛ کیونکہ مسالا پیوست ہونے کے بعد اجنبی چیز کے حکم میں نہیں رہتا۔(۲)

= الفتاوی الهندیة : ۱/۱۳، فرائض الغسل، ط: رشیدیة.

الفتاوی التاتارخانیة : ۱/۱۵۲، کتاب الطهارة، باب الغسل، ط: ادارۃ القرآن کراچی

حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۶۲، تمام احکام الوضوء، ط: قدیمی.

حلبی کبیر، ص: ۴۹، کتاب الطهارة، باب الغسل، ط: سهیل

ولا یمنع الطهارة ونیم : ای خرء ذباب وبرغوث لم یصل الماء تحته وحناء ولو جرمه به یفتی. الدر المختار.

(قوله : وبه یفتی) صرح به فی المنیة عن الذخیرة فی مسئلة الحناء والطین والدرن معللا بالضرورة فالاظهر التعلیل بالضرورة. (ردالمحتار علی الدر : ۱/۱۵۴، کتاب الطهارة ابحاث الغسل، ط: سعید)

حلبی کبیر، ص: ۴۹، کتاب الطهارة، باب الغسل، ط: سهیل

حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۶۳، فصل فی تمام احکام الوضوء، ط: قدیمی

(۱) (یعنی یحل شد السن المتحرک بالفضة، ولا یحل بالذهب. (البحر الرائق : ۸/۳۵۰، کتاب الکراهیة، ط: رشیدیة)

(ولا یشد سنه) المتحرک (بذهب بل بفضة) (الدر المختار مع الرد : ۶/۳۶۱-۳۶۲، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس، ط: سعید)

(۲) ولا یمنع الطهارة ونیم أی: خرء ذباب وبرغوث لم یصل الماء تحته، وحناء ولو جرمه به یفتی (الدر المختار، وفی الشامیة: (قوله: به یفتی) صرح به فی المنیة عن الذخیرة فی مسئلة الحناء والطین والدرن معللا بالضرورة فالاظهر التعلیل بالضرورة

دانتوں کے اندر کوئی چیز پھنسی ہوئی ہو

اگر دانتوں کے اندر کوئی ایسی چیز پھنسی ہوئی ہو جو پانی پہنچنے میں رکاوٹ ہو، اور بغیر مشقت کے بغیر نکالنا ممکن ہو، تو جنابت (ناپاکی) کے غسل کے لیے اس کو نکالنا ضروری ہے، ورنہ جنابت کا غسل صحیح نہیں ہوگا۔(۱)

دانتوں کے درمیان پھنسی ہوئی چیز

دانتوں کے درمیان پھنسے ہوئے غذا کے ریزے اور کھانا عام طور پر پانی کو پہنچنے سے نہیں روکتا، اس پر وضو اور غسل ہو جاتا ہے۔ لیکن دانتوں کے درمیان پھنسے ہوئے غذا کے ریزے کو نکالنا افضل ہے۔ اور یہ احتیاط کا تقاضا بھی ہے۔(۲)

---

(۱) رد المحتار على الدر: ۱/۱۵۲، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد)
ح ولو كان بين اسنانه طعام ولم يصل الماء تحته في الغسل من الجنابة جاز؛ لأن الماء شيء لطيف
يصل تحته غالباً. قال صاحب الخلاصة. وبه يفتى والطين والدرن اذا بقيا على البدن
يجزئ وضوءه للضرورة (حلبي كبير: ۴۳، كتاب الطهارة، باب الغسل، ط: نعمانية كوئته)
ح الفتاوى الهندية: ۱/۱۳، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول في
فرائضه، ط: رشيدية

(۲) ولو كان سنه مجوفا فبقي فيه او بين اسنانه طعام او درن رطب في انفه ثم غسله على الاصح
كما في الزاهدي والاحتياط ان يخرج الطعام عن تجويفه ويجري الماء عليه. (الفتاوى الهندية:
۱/۱۳، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول في فرائضه، ط: رشيدية)
ح فتح القدير: ۱/۵۰، كتاب الطهارات، فصل في الغسل، ط: رشيدية
ح البحر الرائق: ۱/۴۷، كتاب الطهارة، ط: سعيد
(۲) ولو كان سنه مجوفا فبقي فيه او بين اسنانه طعام او درن رطب يجزئه لان الماء لطيف يصل
الى كل موضع غالبا. (فتح القدير: ۱/۵۰، كتاب الطهارات، فصل في الغسل، ط: رشيدية)
ح البحر الرائق: ۱/۴۷، كتاب الطهارة، ط: سعيد
ح حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۱۰۲، كتاب الطهارة، فصل لبيان فرائض الغسل،
ط: رشيدية

دانت کو تار سے باندھا ہے

''تار سے دانت کو باندھا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۲۷)

دانت لگایا

اگر دانت گرنے کی وجہ سے اس کی جگہ پر دوسرا دانت فکس کر کے لگا دیا، اب وہ نکلتا نہیں، قدرتی دانتوں کی مانند ہو گیا تو اس کو وضو اور غسل کے دوران نکالنے کی ضرورت نہیں ہے، اس پر وضو اور غسل صحیح ہے۔(۱)

دانتوں میں تہہ جم جاتی ہے

''دانت پر خول چڑھا ہوا ہو'' عنوان کے تحت تخریج بھی دیکھیں۔(۲۳۵)

دبالیا

''عضو کو دبالیا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۸۵)

دب کر مر گیا

جو شخص دیوار کے نیچے دب کر مر گیا، اس کو بھی غسل دیا جائے گا، اور اگر غسل دینے سے کھال وغیرہ گر جانے کا یا کوئی اور خدشہ ہو اور غسل دینا ممکن نہ ہو تو تیم

---

(۱) ولو كان سنه مجوفا ، فبقي فيه او بين اسنانه طعام او درن رطب في انفه ، ثم غسله على الاصح ، كذا في الزاهدي ، والاحتياط ان يخرج الطعام عن تجويفه ، ويجرى الماء عليه . كذا في فتح القدير . (الفتاوى الهندية : ۱۳۵/۱ ، الباب الثاني في الغسل ، ط: رشيدية)

☐ ردالمحتار على الدر : ۱۵۴/۱ ، كتاب الطهارة ، ابحاث الغسل ، ط: سعيد .

☐ حلبی کبیر ، ص: ۴۹ ، كتاب الطهارة ، فرائض الغسل ، ط: سهيل .

☐ فتاوی دارالعلوم دیو بند ۱۴۳/۱، کتاب الطہارۃ، عارضی دانت کا غسل میں نکالنا ضروری نہیں، ط: امدادیہ ملتان۔

...ر دیا جائے۔(۱)

درود شریف جنابت کی حالت میں پڑھنا

...بت کی حالت میں درود شریف پڑھنا جائز ہے۔(۲)

درود شریف حیض میں پڑھنا

"...کلمہ پڑھنا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵۶)

درود شریف نفاس میں پڑھنا

"...کلمہ پڑھنا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵۶)

دس دن حیض آیا

...اگر پورے دس دن رات حیض آیا، اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ بالکل ذرا سا ...ت تو کہ ایک دفعہ "اللہ اکبر" کہہ سکتی ہے، اس سے زیادہ کچھ کہہ نہیں سکتی، اور ...نے کی بھی گنجائش نہیں ہے تو اس صورت میں بھی یہ نماز فرض ہوگی، اور اس کی قضا ...پڑھنا لازم ہوگی۔(۳)

...کے نیچے دب کر مر جائیں انہیں غسل دیا جائے گا۔
...فتاویٰ دار العلوم دیو بند: ۵/ ۲۰۷-۲۰۸، کتاب الجنائز، جو دیوار کے نیچے دب کر مر جائیں انہیں ...

...ہ ممکن۔

(۲) ...یجوز للجنب والحائض الدعوات وجواب الاذان ونحو ذلک کذا فی السراجیة.
...الفتاوی الهندیة: ۱/ ۳۸، کتاب الطهارة، الباب الخامس فی الدماء المختصة بالنساء الخ،
...الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضة، ط: رشیدیة)

(۳) ...البحر الرائق: ۱/ ۲۰۰، کتاب الطهارة باب الحیض، ط: سعید.
(۳) ...حاشیة الطحطاوی: ۱۴۲ - ۱۴۳، کتاب الطهارة، باب الحیض والنفاس والاستحاضة، ط: قدیمی
...واعلم ان مدة الاغتسال معتبرة من الحیض فی الانقطاع لاقل من العشرة وان کان تمام ...منها بخلاف الانقطاع للعشرة حتى لو طهرت فی الاولى والباقی قدر الغسل والتحریمة فعلیها ...قضاء تلک الصلاة، ولو طهرت فی الثانیة یشترط ان یکون الباقی قدر التحریمة فقط
...البحر الرائق: ۱/ ۲۰۲، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید)۔

دس دن سے کم حیض آیا

اگر دس دن سے کم حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ نماز کا وقت بالکل تنگ ہے کہ جلدی سے غسل کر لے تو غسل کے بعد بالکل ذرا سا وقت بچے گا، جس میں صرف ایک دفعہ " اللہ اکبر " کہہ کر نیت باندھ سکتی ہے، اس سے زیادہ نہیں پڑھ سکتی، تب بھی اس وقت کی نماز واجب ہوگی، اور قضا پڑھنی پڑے گی۔ اور اگر اس سے بھی کم وقت ہو تو نماز معاف ہے، قضا واجب نہیں ہوگی۔(۱)

دعا پڑھنا حیض میں

''کلمہ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵۶)

دعا پڑھنا نفاس میں

''کلمہ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵۶)

دعائے قنوت حیض میں پڑھنا

''کلمہ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵۶)

---

(۱) واذا طهرت ويبقى من الوقت مقدار مايسع فيه التحريمة وهو قوله "الله" عند ابی حنيفة رحمه الله وعند ابی يوسف "الله اكبر" عليها صلاة ذلك الوقت عندنا وان بقی من الوقت مقدار الاغتسال لا غير او لا يسع الاغتسال فليس عليها قضاء تلك الصلاة ولا يحكم بطهارتها بمضی ذلك الوقت حتی يغتسل او يمضی عليها وقت صلاة اخری . (الفتاوی التاتارخانية: ۱/ ۲۵۱، كتاب الطهارة ، الفصل التاسع فی الحيض ، نوع آخر فی الاحكام التی تتعلق بالحيض ، ط: قديمی) / (۱/۲۳۵، ط: ادارة القران والعلوم الاسلامية)

الفتاوی الهندية : ۱/۳۹، كتاب الطهارة ، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع فی احكام الحيض والنفاس، ط: رشيدية.

رد المحتار علی الدر : ۱/۲۹۵، كتاب الطهارة، باب الحيض مطلب لو افتی مفت بشیء من هذه الاقوال ط: سعيد .

دعائے قنوت نفاس میں پڑھنا

"...پڑھنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۵۶)

دفن کرنے سے پہلے میت کو غسل نہیں دیا

"غسل دیئے بغیر میت کو دفن کر دیا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۰۵)

دم کرنا حائضہ پر

"حائضہ پر دم کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۷۷)

دم کرنا نفاس والی عورت پر

"حائضہ پر دم کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۷۷)

دوا سے حمل گر جائے

اگر کوئی عورت کوئی دوا وغیرہ استعمال کر کے یا اور کسی طرح اپنا حمل ساقط کر دے یا کسی وجہ سے اس کا حمل گر جائے، اور اس کے بعد خون آئے تو اگر بچہ کی شکل جیسے ناخن یا انگلی وغیرہ ظاہر ہوئی ہے تو وہ نفاس کا خون ہے، اور اگر بچے کے ہاتھ، پاؤں یا انگلی وغیرہ کی شکل ظاہر نہیں ہوئی، بلکہ گوشت کا لوتھڑا ہے تو اس کے بعد جو خون آئے وہ نفاس نہیں، بلکہ اگر تین دن تین رات یا اس سے زیادہ آئے اور اس سے پہلے عورت پندرہ دن تک پاک رہ چکی ہے تو یہ حیض کا خون ہے ورنہ استحاضہ کا خون ہے۔(۱)

والسقط ان ظهر بعض خلقه من اصبع او ظفر او شعر ولد فتصير به نفساء، وان لم يظهر شيء من خلقه فلا نفاس لها وان امكن جعل المرئي حيضا يجعل حيضا والا فهو استحاضة
الفتاوى الهندية ۱: ۳۰، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثاني في النفاس، ط رشيدية

(وسقط) مثلث السين اي مسقوط (ظهر بعض خلقه كيد او رجل) او اصبع او ظفر او شعر ... خلقه الا بعد مائة وعشرين يوما (ولد) حكما (فتصير) المرأة (به نفساء)، (الدر المختار) ...
... ۱: ۳۰۲، كتاب الطهارة، مطلب في احوال السقط واحكامه، ط سعيد)

دو افراد ساتھ سوئے تو غسل کس پر ہے؟

"ایک ساتھ سونے میں غسل کس پر ہے؟" عنوان کے تحت دیکھیں! (۹۹)

دو بچے پیدا ہوں

"جڑواں بچے" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۴۸)

دونوں پر غسل واجب ہے

جب عضو مخصوص کا سر یا اس کے برابر حصہ ایسے شخص کی قبل یا دبر (پیشاب، پاخانے کے مقام) میں داخل ہو جائے جو جماع کرنے کے قابل ہو اور درمیان میں کوئی موٹی چیز ایسی حائل نہ ہو جو جسم کی حرارت محسوس نہ ہونے دے، تو فاعل و مفعول (داخل کرنے والے اور داخل کرانے والے) دونوں پر غسل واجب ہو جائے گا، خواہ منی نکلے یا نہ نکلے۔ (۱)

دھات

☆...... پیشاب کرنے سے پہلے یا بعد میں گاڑھا گاڑھا سفید مادہ خارج ہوتا ہے، اس کو "دھات" بھی کہتے ہیں۔ یہ پیشاب کے حکم میں ہے۔ اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے غسل واجب نہیں ہوتا۔ (۲)

---

(۱) قوله وتواری حشفة فی قبل او دبر علیهما ای وفرض الغسل عند غیبوبة ما فوق الحشفة وکذلک غیبوبة مقدار الحشفة من مقطوعها فی قبل امرأة یجامع مثلها او دبر علی الفاعل والمفعول به وان لم ینزل. (البحر الرائق: ۱/۵۸، کتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعید)

☜ الفتاوی الهندیة: ۱/۱۵، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل، ط: رشیدیة.

☜ فتح القدیر: ۱/۵۶، کتاب الطهارات، فصل فی الغسل، ط: رشیدیة

(۲) قوله لا مذی وودی واحتلام بلا بلل ای لا یفترض الغسل عند هذه الاشیاء بعد ودی وهو ماء ابیض کدر ثخین یشبه المنی فی الثخانة ویخالفه فی الکدورة ولا رائحة له

[illegible]

دھبہ دیکھا

"خون کا دھبہ دیکھا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۳۱)

دھونی دینا

"کفن کو دھونی دینا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۵۴)

دینی کتابوں کو حیض کے دوران ہاتھ لگانا

"حیض میں دینی کتابوں کو ہاتھ لگانا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۰۶)

دیوار کے نیچے دب کر مر گیا

"دب کر مر گیا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۲۸)

ل ... واجمع العلماء انه لا يجب الغسل بخروج المذي والودي وما لا يجب بهما الغسل وجب بهما الوضوء. (البحر الرائق: ۱/۶۱-۶۲، كتاب الطهارة، بحث ... ط: سعيد)

ع حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۵۵، كتاب الطهارة، فصل عشرة اشياء لا يغتسل ... ط: قديمي

ع فتح القدير ۱/۶۲، كتاب الطهارة، فصل في الغسل، ط: رشيدية

ع انظر الحاشية السابقة، رقم ۲، على الصفحة ۲۲۲، (قوله لا مذي ولا ودي ...)

ڈ

ڈاکو کو غسل دینا

اگر ڈاکو لوگ ڈاکہ ڈالتے ہوئے یا عین لڑائی کے وقت مارے گئے تو ان کو غسل نہ دیا جائے، تاکہ دوسروں کو عبرت ہو۔ اور اگر بعد میں مارے جائیں تو غسل دیا جائے گا۔(۱)

ڈبکی لگانا

''غوطہ لگانا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۴۴)

ڈوبنے والے کو غسل دینا

اگر کوئی شخص پانی میں ڈوب کر مر گیا ہے، تو اس کو جس وقت نکالا جائے، غسل دینا فرض ہے، پانی میں ڈوبنا غسل کے لیے کافی نہیں ہے؛ اس لیے کہ میت کا غسل دینا زندوں پر فرض ہے۔ اور ڈوبنے میں زندوں کا کوئی فعل نہیں ہے۔ ہاں اگر نکالتے وقت غسل کی نیت سے میت کو تین غوطے پانی میں دے دیں، تو غسل ہو جائے گا۔

اسی طرح اگر میت کے اوپر بارش برس جائے یا کسی اور طرح پانی پہنچ جائے

---

(۱) لا البغي وقطاع طريق أي لا من قتل لأجل بغي وإن كان مع سعاة ولا من قتل لأجل قطع طريق فإنهما لا يغسلان، ولا يصلى عليهما إهانة لهما، وقيل يغسلان ولا يصلى عليهما للفرق بينهما وبين الشهيد وقيل هذا إذا قتلا في حالة المحاربة قبل أن تضع الحرب أوزارها وأما إذا قتلا بعد ثبوت يد الإمام عليهما فإنهما يغسلان ويصلى عليهما وهذا التفصيل حسن أخذ به الكبار من المشايخ (تبيين الحقائق ۱/۲۴۹، كتاب الصلاة، باب الشهيد، ط: سعيد)

رد المحتار على الدر ۲/۲۱۰، كتاب الجنائز، مطلب هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي، ط سعيد

الفتاوى الهندية ۱/۱۵۹، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط رشيدية

...ں میں انسان کا مکمل داخل نہ ہو) تب بھی غسل دینا فرض رہے گا۔(۱)

(۱) ولو جرى الماء على الميت او اصابه المطر عن ابى يوسف انه لا ينوب عن الغسل لانا امرنا ... والجرى على الماء واصابة المطر ليس بغسل والغريق يغسل ثلاثا عند ابى يوسف وعن محمد ... يغسل عند الاخراج من الماء يغسل مرتين وان لم ينو يغسل ثلاثا (البحر الرائق ۲ ... ط: سعيد

(۲) رد المحتار على الدر ۲/۲۰۰، كتاب الصلاة، مطلب فى حديث كل سبب ونسب منقطع ... ط: سعيد

(۳) ... ۵۸۵، باب الجنائز، وجوب غسل ونماز برآں کہ غرق شدہ، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

ذبح

حیض اور نفاس والی مسلمان عورت کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے۔ اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔(۱)

اگر مسلمان نے جنابت کی حالت میں حلال جانور ذبح کیا ہے تو وہ حلال ہے، اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔(۲)

---

(۱) تحل ذبيحة المرأة ولو حائضا (الفقه الاسلامي وادلته: ۲۷۶۳/۴، الباب الخامس الذبائح والصيد، الفصل الاول الذابح، ط: رشيدية)

☜ النتف في الفتاوى (۱۴۷)، كتاب الذبائح والصيد، من يجوز ذبحه، ط: سعيد

☜ حاشية الطحطاوي على الدر (۱۵۲/۴)، كتاب الذبائح، ط: رشيدية

(۲) شروط الذابح مما سبق تعرف شروط الذابح وهي ان يكون مميزا عاقلا مسلما او كتابيا ذكرا او انثى طاهرا او حائضا او جنبا. (الفقه الاسلامي وادلته: ۶۳/۴-۲۷۶۳، الباب الخامس الذبائح والصيد، الفصل الاول، ط: رشيدية)

☜ النتف في الفتاوى: (۱۴۷)، كتاب الذبائح والصيد، من يجوز ذبحه، ط: سعيد.

☜ حاشية الطحطاوي على الدر: (۱۵۲/۴)، كتاب الذبائح، ط: رشيدية.

رانوں کے بال

رانوں کے بال خود صاف کرنے کی گنجائش ہے (۱) لیکن دوسرے سے صاف کرانا جائز نہیں، کیوں کہ یہ ستر ہے۔ (۲) تاہم خود بھی صاف نہ کرنا بہتر ہے۔ (۳)

رحم میں انجکشن سے منی پہنچانا

"انجکشن کے ذریعے عورت کے رحم میں منی پہنچانا" عنوان کے تحت دیکھیں!

---

(۱) الافضل ان یقلم اظفاره ویحفی شاربه ویحلق عانته وینظف بدنه ... بعد حلق الرأس ... فی کل اسبوع مرة ولو عالج بالنورة فی العانة یجوز ویأخذ شاربه حتی یصیر مثل ... الحاجب ولا یحلق شعر حلقه وعن ابی یوسف لابأس بذلک یأخذ الحاجبین وشعر وجهه ما لم یشبه المخنثین (الفتاوی الهندیة: ۵/۳۵۸، کتاب الکراهیة، الباب التاسع عشر فی الختان والخصاء وقلم الاظفار وقص الشارب وحلق الرأس، ط: رشیدیة)

ولا بأس بأخذ الحاجبین وشعر وجهه ما لم یشبه المخنث. (ردالمحتار علی الدر: ۶/۴۰۶، کتاب الحظر والاباحة، فرع بعد الفصل فی البیع، ط: سعید)

آپ کے مسائل اور ان کا حل: (۲/۵۸)، پنڈلیوں اور رانوں کے بال خود صاف کرنا یا نائی سے صاف کروانا، ط: مکتبہ لدھیانوی۔

(۲) عن جرهد ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اما علمت ان الفخذ عورة. رواه الترمذی. (مشکاة المصابیح: ۲۶۹، کتاب النکاح، باب النظر الی المخطوبة، ط: قدیمی)

عن علی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال له یا علی لا تبرز فخذک ولا تنظر الی فخذ حی ولا میت. رواه ابوداؤد وابن ماجة.

عن محمد بن جحش قال مر رسول الله صلی الله علیه وسلم علی معمر وفخذاه مکشوفتان قال یا معمر غط فخذیک فان الفخذین عورة. شرح السنة. (مشکاة المصابیح: ۲۶۹، کتاب النکاح، باب النظر الی المخطوبة، ط: قدیمی)

(۳) وفی حلق شعر الصدر والظهر ترک الادب کذا فی القنیة. (ردالمحتار علی الدر: ۶/۴۰۷، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ط: سعید)

رطوبت جو شرمگاہ سے نکلتی ہے

شرمگاہ سے جو رطوبت نکلتی ہے "عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۶۸)

رمضان کے دن میں پاک ہوئی

اگر رمضان المبارک میں دن کو پاک ہوئی، تو اب پاک ہونے کے بعد کھانا پینا درست نہیں ہے۔ سورج غروب ہونے تک روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے لیکن یہ دن روزہ میں شمار نہیں ہوگا۔ بعد میں اس دن کا روزہ بھی قضا کی نیت سے لازم ہوگا۔ (۱)

رمضان میں رات کو پاک ہوئی

☆ اگر عورت رمضان المبارک میں رات کو پاک ہوئی اور پورے دس دن رات حیض آیا تو اگر اتنی ذرا سی رات باقی ہو جس میں ایک دفعہ "اللہ اکبر" بھی نہ کہہ سکے تب بھی صبح کا روزہ رکھنا واجب ہے۔ (۲)

---

(۱) واذا قدم المسافر او طهرت الحائض في بعض النهار امسكا بقية يومهما وقوله (امسكا) اي على الايجاب هو الصحيح قضاء لحق الوقت لانه وقت معظم وانما لم تشبه الحائض في حال الحيض لتحقق المانع من التشبه. (الجوهرة النيرة: (۱۸۶/۱)، كتاب الصوم، ط: مير محمد)

☜ او طهرت حائض امسك يومه وقضى ولم يكفر الخ. (البحر الرائق: (۲۹۱/۲)، كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد)

☜ ردالمحتار على الدر (۴۰۸/۲)، كتاب الصوم، مطلب في جواز الافطار بالتحري، ط: سعيد

(۲) فلو انقطع قبل الصبح في رمضان بقدر مايسع الغسل فقط لزمها صوم ذلك اليوم ولا يلزمها قضاء العشاء، ما لم تدرك قدر تحريمة الصلاة. واما اذا انقطع لاكثره فانها تخرج من الحيض بمجرد ذلك، فيكون زمن الغسل من الطهر والا لزم ان تزيد مدة الحيض على العشرة، وحل الوطء في الانقطاع لاكثره مطلقا لتوقفه على الخروج من الحيض وقد وجد بخلاف وجوب الصلاة لتوقفه على ادراك جزء آخر بعده (رد المحتار: (۱/ ۲۹۶-۲۹۷)، كتاب الطهارة، مطلب لو افتى مفت بشيء من هذه الاقوال. ط: سعيد)

☜ البحر الرائق: (۲۰۵/۱)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد

☆ اور اگر دس دن سے کم حیض آیا ہے تو اگر اتنی رات باقی ہے جس میں جلدی سے غسل تو کرلے گی لیکن غسل کے بعد ایک دفعہ بھی "اللہ اکبر" نہیں کہہ سکے گی، تو بھی صبح کا روزہ رکھنا واجب ہے۔(۱)

☆ اگر دس دن سے کم حیض آیا ہے اور رات کو پاک ہونے کے بعد اتنی رات باقی تھی کہ غسل کر کے ایک دفعہ "اللہ اکبر" کہہ سکے گی۔ لیکن اس نے غسل نہیں کیا، تو نیت کر کے روزہ رکھ لے، اور صبح غسل کرلے۔

☆......اور اگر رات کو پاک ہونے کے بعد اتنی کم رات ہو کہ غسل بھی نہ کر سکے تو صبح کا روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔ لیکن پورے دن میں کچھ کھانا پینا درست نہیں ہے۔ بلکہ رمضان المبارک کے احترام میں سارا دن روزہ داروں کی طرح رہنا ضروری ہے۔ اور بعد میں اس دن کا روزہ بھی قضا کی نیت سے رکھے۔(۲)

رنڈی بازی

"انعام بازی" عنوان کے تحت دیکھیں!(۹۴)

(۱) فلو انقطع قبل الصبح فی رمضان بقدر مایسع الغسل فقط لزمها صوم ذلک الیوم ولا یلزمها قضاء العشاء ما لم تدرک قدر تحریمة الصلاة . (رد المحتار : (۲۹۶/۱)، کتاب الطهارة ، مطلب لو افتی مفت بشیئ من هذه الاقوال، ط: سعید)

(۲) البحر الرائق : (۲۰۵/۱)، کتاب الطهارة ، باب الحیض ، ط: سعید .

(۱) فلو انقطع قبل الصبح فی رمضان بقدر مایسع الغسل فقط لزمها صوم ذلک الیوم ولا یلزمها قضاء العشاء ما لم تدرک قدر تحریمة الصلاة .

ونقل بعده فی البحر عن التوشیح والسراج انه لایجزیها صوم ذلک الیوم اذا لم یبق من الوقت قدر الاغتسال والتحریمة لانه لایحکم بطهارتها الا بهذا وان بقی قدرهما یجزیها لان العشاء صارت دینا علیها وانه من حکم الطاهرات فحکم بطهارتها ضرورة. (رد المحتار : (۲۹۶/۱)، کتاب الطهارة ، مطلب لو افتی مفت بشیئ من هذه الاقوال، ط: سعید)

(۲) البحر الرائق : (۲۰۵/۱)، کتاب الطهارة ، باب الحیض ، ط: سعید .

رنگ بالوں میں لگایا

...... میں نوجوان لڑکے اور لڑکیوں میں سر کے بالوں کو رنگنے کا رواج ہے، اگر یہ رنگ مہندی جیسا رقیق رنگ ہے تو اس پر غسل صحیح ہو جائے گا، مگر یہ مناسب نہیں ہے۔(۱)

رنگ ریز

"رنگنے والا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۵۰)

رنگنے والا

کبھی کبھار کپڑا رنگنے والے کے ناخنوں پر گاڑھا رنگ چسپاں ہو جاتا ہے اور اس کا چھڑانا دشوار ہوتا ہے، تو ایسی مجبوری میں غسل ہو جائے گا۔(۲)

---

(۱) ولا یمنع الطهارة ونیم وحناء ولو جرمه، به یفتی

قال الشامی صرح به فی المنیة عن الذخیرة فی مسألة الحناء والطین والدرن معللا بالضرورة قال ولان الماء ینفذه لتخلله وعدم لزوجته وصلابته والمعتبر فی جمیع ذلک نفوذ الماء ووصوله الی البدن (رد المحتار علی الدر ۱/۱۵۴، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط سعید)

○ حاشیة الطحطاوی علی الدر ۱/۸۸، کتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط رشیدیة

○ الفتاوی التاتارخانیة ۱/۱۱۴، کتاب الطهارة، الفصل الثالث فی الغسل، نوع آخر فی بیان فرائضه وسننه، ط: قدیمی

(۲) وقد اختلف فی الآثار التی تقتضیها ضرورة اصحاب المهن کالخباز الذی یعجن دقیقه والصباغ الذی یلصق بین اظافره صباغ ذو جرم یعسر زواله ونحوهما، فقال بعضهم انه یکفی الغسل وقال بعضهم لا یبطل، لان هذه الحالة ضرورة والشریعة قد استثنت احوال الضرورة فلا حرج علی مثل هؤلاء، وهذا القول هو الموافق لقواعد الشرع الحنیف. (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة ۱/۱۱۱، فرائض الغسل، رقم الحاشیة: ۱، ط: دار احیاء التراث العربی)

○ وما علی ظفر الصباغ یمنع وقیل لا یمنع للضرورة قال فی المضمرات وعلیه الفتوی (البحر الرائق ۱/۴۷، کتاب الطهارة، [مبحث الغسل]، ط: سعید)

○ مراقی الفلاح ۶۲، کتاب الطهارة، فصل فی احکام الوضوء، ط: قدیمی

○ حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح (۳۵)، کتاب الطهارة، فصل فی تمام احکام الوضوء، ط: قدیمی

روٹی پکانے والا

روٹی پکانے والے کو ہمیشہ آٹا گوندھنے کا کام رہتا ہے۔ اگر اس کے ناخنوں میں آٹا لگ کر رہ جائے، اور اس کا چھڑانا دشوار ہے، تو اس حالت میں غسل ہو جائے گا۔(۱)

روزہ کی حالت میں بچہ پیدا ہو جائے

روزہ کی حالت میں بچہ پیدا ہو جائے تو روزہ خود بخود ٹوٹ ہو جائے گا؛ اس لیے کہ روزہ اور نفاس دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔(۲)

روزہ کی حالت میں بوسہ لیا

"بوسہ لینا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۱۳)

روزہ کی حالت میں حیض آجائے

روزہ کی حالت میں عورت کو حیض آجائے، تو اس کا روزہ خود بخود ٹوٹ جائے

---

(۱) ولااختلف فی الآثار التی تقتضیها ضرورة اصحاب المهن کالخباز الذی یعجن دائما، والصباغ الذی یلصق بین اظافره صباغ ذوجرم یعسر زواله ونحوهما، فقال بعضهم: انه یبطل لغسل وقال بعضهم: لایبطل؛ لان هذه الحالة ضرورة والشریعة قد لاحظت احوال الضرورة فلاحرج علی مثل هؤلاء، وهذا القول هو الموافق لقواعد الشرع الحنیف. (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۱۱۱، فرائض الغسل برقم الحاشیة: ۱، ط: دار احیاء التراث العربی.

☐ البحر الرائق: (۱/۴۷)، کتاب الطهارة، مبحث الغسل، ط: سعید.

☐ مراقی الفلاح: ۴۴، کتاب الطهارة، فصل فی تمام احکام الوضوء، ط: قدیمی.

(۲) ولو حاضت المرأة او نفست بعد طلوع الفجر فسد صومها لان الحیض والنفاس منافیان للصوم لمنافاتهما اهلیة الصوم شرعا. (بدائع الصنائع: (۲/۹۴)، کتاب الصوم، فصل ومایفسده، ط: سعید)

☐ الجوهرة النیرة: (۱/۱۸۶) کتاب الصوم، ط: میر محمد.

☐ واذا حاضت المرأة او نفست افطرت. (الفتاوی الهندیة: (۱/۲۰۷)، کتاب الصوم، الباب الخامس فی الاعذار التی تبیح الافطار، ط: رشیدیة)

کا، اس لیے کہ حیض ونفاس روزہ کے منافی چیز ہے، اور یہ دونوں چیزیں ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتیں۔(۱)

روزہ کی قضالازم ہونے کی وجہ

"حائضہ پر روزہ کی قضالازم ہونے کی وجہ" عنوان کے تحت دیکھیں!

روزہ میں حیض آجائے

اگر رمضان کے آدھے روزہ کے بعد حیض آجائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، جب پاک ہو تو قضا رکھے۔ اگر نفل روزہ میں حیض آجائے تو اس کی بھی قضا رکھے۔(۲)

---

(۱) لو حاضت المرأة او نفست بعد طلوع الفجر فسد صومها لان الحيض والنفاس منافيان للصوم لمنافاتهما اهلية الصوم شرعا. (بدائع الصنائع :(۹۳/۲) ، كتاب الصوم ، فصل وما يفسده، ط: سعيد)

☜ الجوهرة النيرة :(۱۸۶/۱) كتاب الصوم ،ط: مير محمد.

☜ واذا حاضت المرأة او نفست افطرت. (الفتاوى الهندية : ۲۰۷/۱ ، كتاب الصوم ، الباب في الاعذار التي تبيح الافطار ، ط: رشيدية.)

(۲) لو حاضت المرأة ونفست بعد طلوع الفجر فسد صومها لان الحيض والنفاس منافيان للصوم لمنافاتهما اهلية الصوم شرعا. (بدائع الصنائع :(۹۳/۲) ، كتاب الصوم ، فصل وما يفسده، ط: سعيد)

☜ الجوهرة النيرة :(۱۸۶/۱) كتاب الصوم ،ط: مير محمد.

☜ واذا حاضت المرأة او نفست افطرت وقضت بخلاف الصلاة. (الفتاوى التاتارخانية: ۲۰۲/۱ ، كتاب الطهارة ، ط: ادارة القرآن كراچی)

☜ (ومنها) ان يسقط عن الحائض والنفساء الصلاة فلا تقضي ...... (ومنها) ان يحرم عليهما الصوم. (الفتاوى الهندية :(۳۸/۱) الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة ، ط: رشيدية)

☜ واذا شرعت في صوم النفل ثم حاضت يلزمها القضاء . (الفتاوى الهندية :(۳۸/۱) الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة ، ط: رشيدية)

ریزہ

وضو اور غسل کی حالت میں منہ کے اندر چنے سے کم مقدار کا کوئی ریزہ ہو، اور اس کو نہیں نکالا تو بھی غسل اور وضو درست ہو جائے گا۔(۱)

(۱) ولو کان سنہ مجوفا او بین اسنانہ طعام او درن رطب یجزیہ لان الماء لطیف یصل الی کل موضع غالبا. (البحر الرائق: (۱/۴۷)، کتاب الطہارۃ، فرائض الغسل، ط: سعید)
☆ الفتاوی الہندیۃ: (۱/۱۳)، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضہ، ط: رشیدیۃ.
☆ الدر المختار مع الرد: (۱/۱۵۴)، کتاب الطہارۃ، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید.

ز

زخم پر پٹی لگی ہو

میت کو غسل دیتے وقت اگر زخم پر پٹی لگی ہو اور اتارنے میں کوئی مسئلہ نہ ہو تو وہ اتار دی جائے۔(۱)

زنا کاری

''اغلام بازی'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۹۴)

زیر ناف

☆......زیر ناف بالوں کو ہر ہفتے میں صاف کرنا مستحب ہے، چالیس دن تک صفائی مؤخر کرنے کی اجازت ہے۔اس کے بعد تاخیر کرنا گناہ ہے۔لیکن نماز اس حالت میں بھی ہو جاتی ہے۔(۲)

---

(۱) ویجرد المیت اذا ارید غسله وهذا مذهبنا كذا في الظهيرية. (الفتاوى الهندية :(۱/۱۵۸)، كتاب الصلاة ، الباب الحادي والعشرون في الجنائز ،الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية)

☐ بدائع الصنائع :(۱/۳۰۰)، كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة ، فصل في بيان كيفية الغسل، ط: سعيد.

☐ الدر المختار مع الرد :(۲/۱۹۵)، كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة ، ط: سعيد .

☐ سادسها :ان يجرد الميت عند غسله من ثيابه ماعدا ساتر العورة. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة : ۵۰۸/۱، اطلاق البخور عند الميت وتجريده من ثيابه عند الغسل ، ط: دار احياء التراث العربي بيروت)

(۲) ويستحب حلق عانته وتنظيف بدنه بالاغتسال في كل اسبوع مرة والافضل يوم الجمعة وجاز في كل خمسة عشر وكره تركه وراء الاربعين ، قال الشامي : قوله : وكره تركه اي تحريما. (رد المحتار على الدر : ۴۰۶/۶، كتاب الحظر والاباحة ، فصل في البيع ، ط: سعيد)

☐ الفتاوى الهندية : ۳۵۷/۵، كتاب الكراهية ،الفصل التاسع عشر في الختان والخصاء وقلم الاظفار، ط رشيدية.

☐ مراقي الفلاح شرح نور الايضاح،ص:۲۸۶، كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط:قديمي

☆...... ناف سے لے کر رانوں کی جڑ تک اور شرمگاہ کے آگے پیچھے اور جہاں تک ممکن ہو صفائی کر لینا چاہیے۔ (۱)

☆...... میت کے زیر ناف بالوں کو دور کرنا مکروہ ہے۔ (۲)

☆...... "زیر ناف" کے بالوں کو مونڈنا سنت ہے۔ ان کو اکھیڑنا یا نورہ یا لوشن یا کریم وغیرہ کے ذریعے صاف کرنے کا بھی یہی حکم ہے۔ لیکن ان کو قینچی سے کترنے کی صورت میں سنت ادا نہیں ہوگی۔ (۳)

☆...... نیز جو بال پاخانہ کے مقام کے اردگرد ہوتے ہیں ان کا صاف کرنا بھی مستحب ہے۔

☆...... چالیس دن کے اندر اندر ہی زیر ناف کے بالوں کو صاف کر لینا چاہیے۔ اس سے زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے۔ اور اگر ہر ہفتے میں صفائی ہو تو یہ زیادہ بہتر

---

(۱) والعانة: الشعر القريب من فرج الرجل والمرأة، ومثلها شعر الدبر بل هو أولى بالازالة لئلا يتعلق به شيء من الخارج عند الاستنجاء بالحجر. (ردالمحتار على الدر: ۲/۲۸۱، كتاب الحج، فصل في الاحرام، ط: سعيد)

(۲) يكره تسريح شعر رأسه ولحيته ...... وكذا يكره قص ظفره وشعره وشاربه وازالة شعر ابطه وشعر عانته. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۵۰۹، كتاب الصلاة، مباحث الجنائز، مايكره فعله للميت، المكتبة التجارية مصر)

☆ الدر المختار مع الرد: (۲/۱۹۷-۱۹۸)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراءة عند الميت، ط: سعيد.

☆ البحر الرائق: (۲/۱۷۳)، كتاب الجنائز، ط: سعيد.

(۳) ويستحب حلق عانته ...... ويبتدئ من تحت السرة ولو عالج بالنورة يجوز كذا في الغرب، وفي الاشباه: والسنة في عانة المرأة النتف. (رد المحتار على الدر: ۲/۲۰۶-۲۰۷، كتاب الحظر والاباحة، فصل البيع، ط: سعيد كراچی)

☆ الفتاوى الهندية: ۵/۳۵۸، كتاب الكراهية، الفصل التاسع عشر في الختان والخصاء، وقلم الاظفار، ط: رشيدية.

ہے۔(۱)

(۱) ویستحب حلق عانته وتنظیف بدنه بالاغتسال فی کل اسبوع مرة والافضل یوم الجمعة وجاز فی کل خمسة عشر وکره ترکه وراء الاربعین. قال الشامی: قوله. وکره ترکه ای تحریما. رد المحتار علی الدر ۲/۶-۴۰۷، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع. ط: سعید

(۲) الفتاوی الهندیة ۵/۳۵۷، کتاب الکراهیة بالفصل التاسع عشر فی الختان والخصاء وقلم الاظفار. ط: رشیدیة

(۳) مراقی الفلاح شرح نور الایضاح: ۲۸۶، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: قدیمی

سات میتوں کو غسل دینا

...مشہور ہے کہ ہر مسلمان پر اپنی زندگی میں سات میتوں کو غسل دینا ... ہے۔ میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے۔ اگر کچھ لوگ اس کام کو ... کی طرف سے فرض ادا ہو جائے گا۔ ہر مسلمان کے ذمہ فرض نہیں ہے۔ (۱)

سپاری

...شخص نے اپنے عضو مخصوص کی سپاری کسی جانور یا میت کی شرم گاہ میں داخل ... نہیں ہوئی تو غسل واجب نہیں ہوگا۔ لیکن ایسا آدمی گناہ گار ہوگا۔ (۲)

سپاری داخل ہو جائے دونوں پر غسل واجب ہے

...دونوں پر غسل واجب ہے" عنوان کے تحت دیکھیں!

... واجب على الاحياء بالسنة واجماع الامة ولكن اذا قام به البعض سقط عن ... فتاوى الهندية ۱/۱۵۸، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الثانى فى ... الميت)

... على الدر ۱/۱۶۷، كتاب الطهارة، مطلب فى رطوبة الفرج، ط: سعيد

... شرح الهداية ۲/۴۴۴، كتاب الصلاة، باب الجنائز، فصل فى الغسل، ط ...

... بهيمة او ميتة قال فى الرد: محترزات قوله فى احد سبيلى آدمى حى يجامع ... باطن الفرج البهيمة كلها لا غسل فيه بغير انزال ويعزر (رد ... ۱/۱۶۶)، كتاب الطهارة، مطلب فى تحرير الصاع والمد، ط: سعيد)

... فرج البهيمة لا يوجب الغسل الا بالانزال (البحر الرائق (۱/۵۸)، كتاب ... الغسل)، ط: سعيد)

... شرح الهداية (۱/۴۴)، كتاب الطهارة، فصل فى الغسل، ط: حقانية ملتان

... احليل البالغ فى فرج بهيمة او ميتة (كتاب الفقه على المذاهب ... الغسل، رقم الحاشية ۱، ط: دار احياء التراث العربى بيروت)

ستر

''ستر'' کی دو قسمیں ہیں: ①-ایک ''ستر خفیف''۔ ②-دوسرا ''ستر غلیظ''۔

''ستر خفیف'' عضو مخصوص کے علاوہ حصے کو کہتے ہیں۔ میت کو نہلاتے وقت اس حصے کو ہاتھ لگانا حرام نہیں ہے۔ لیکن اس کو ڈھانک کر رکھنا اور ہاتھ نہ لگانا مطلوب ہے۔

اور ''ستر غلیظ'' عضو مخصوص کے حصے کو کہتے ہیں، اس حصے کو کپڑا لپیٹے بغیر ہاتھ لگانا حرام ہے۔(۱)

سر پر پانی ڈالنا نقصان کرے

اگر کسی بیماری کی وجہ سے سر پر پانی ڈالنا نقصان کرے اور سر کو چھوڑ کر باقی بدن دھولیا تب بھی غسل درست ہوجائے گا، لیکن جب مرض ختم ہوجائے تو سر دھو لے، نہانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) (قوله وستر عورته) لان النظر اليها حرام كما في عورة الحي واطلق العورة فشمت الخفيفة والغليظة، وصحح في الهداية والمجتبى انها العورة الغليظة تيسيرا ولطلان لشهوة وجعله في الكافي والظهيرية ظاهر الرواية وفي المحيط ويغسل عورته تحت الخرقة بعد ان يلف على يده خرقة لتصير الخرقة حائلة بين يده وبين العورة لان اللمس حرام كالنظر. (البحر الرائق (۲/ ۱۷۱)، كتاب الجنائز ،[مايصنع بالمحتضر] ، ط: سعيد)

☐ ويجعل الخرقة من سرته الى ركبته .وفي الهداية يكتفى بستر العورة الغليظة بعني القبل والدبر تيسيرا. (الجوهرة النيرة : (۱/ ۱۳۲)، كتاب الصلاة ، باب الجنائز ، ط: قديمي)

☐ مراقي الفلاح:(۳۱۰)، كتاب الصلاة ، باب احكام الجنائز ، ط: قديمي

☐ يجب ستر عورة الميت، فلايحل للغاسل ولاغيره ان ينظر اليها ، وكذلك لايحل لمسها فيجب ان يلف الغاسل على يده خرقة ليغسل بهاعورته سواء كانت مخففة او مغلظة، اما باقي بدنه فيصح للغاسل ان يباشره بدون خرقة. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة ۱/ ۵۰۲، حكم النظر الى عورة الميت ولمسها، ط: داراحياء التراث العربي بيروت)

(۲) ولو ضرها غسل راسها تركته، وقيل تمسحه، ولاتمنع نفسها عن زوجها وسيجيء في التيمم. الدر المختار .=

سرخی

"لپ اسٹک" عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۶۴)

سر پر مسالا لگانا

"مسالا لگانا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۸۰)

سر کا درد

اگر کسی عورت کو سر کے درد کا مرض ہے تو وہ اس وجہ سے کہ "میں غسل کیسے کروں گی" اپنے شوہر کو جماع کرنے سے روک نہیں سکتی۔ وہ سر پر مسح کر لے اور باقی جسم دھو لے۔ یا اگر مسح بھی نقصان کرتا ہو تو وہ بھی چھوڑ دے۔(۱)

(قوله ولاتمنع نفسها) ای خوفاً من وجوب الغسل علیها اذا وطئها لأنه حقه. ولها ... علی غسل رأسها. (قوله ویجزئ فی التیمم) ای فی آخره. (الدر مع الرد ۱/۱۵۳، ... کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید)

(من به وجع رأس لایستطیع معه مسحه) محدثا ولاغسله جنباً ففی الفیض عن غریب ... بتیمم، وافتی قاری الهدایة انه (یسقط) عنه (فرض مسحه) ولو علیه جبیرة. ففی مسحها ... وکذا یسقط غسله فیمسحه ولو علی جبیرة ان لم یضره والاسقط اصلاً وجعل عادما ... لعضو حکماً کما فی المعدوم حقیقة. الدر المختار.

(قوله وافتی قاری الهدایة ... الخ) هو العلامة سراج الدین شیخ المحقق ابن الهمام، ... نقله فی البحر عن الجلابی، ونظمه العلامة ابن الشحنة فی شرحه علی الوهبانیة ... لها مهمة نظمتها لغرابتها وعدم وجدها فی غالب الکتب.

(قوله فرلان) ذکر فی النهر عن البدائع ما یفید ترجیح الوجوب، وقال: وهو الذی ... یعول علیه. اه. بل قال فی البحر: والصواب الوجوب، ویأتی تمامه فی آخر الباب الآتی

(قوله وکذا یسقط غسله) ای غسل الرأس من الجنابة.

(قوله ولو علی جبیرة) ویجب شدها ان لم تکن مشدودة "ط"

... ان امکنه. (قوله والا) ای بان ضره المسح علیها، والله سبحانه وتعالی اعلم. (الدر ... مع الرد ۱/۲۶۰) قبل "باب المسح علی الخفین" ط: سعید)

... فی الحاشیة السابقة، رقم: ۲، علی الصفحة: ۲۵۸، (ولو ضرها غسل رأسها ترکته)

سر کا دھونا نقصان کرتا ہے

اگر کسی کو سر کا دھونا نقصان کرتا ہے تو اس کو سر کا دھونا معاف ہے۔ باقی پورے جسم کا دھونا اور سر کا مسح کرنا اس پر فرض ہے اگر نقصان نہ کرتا ہو۔ (۱)
اور اگر مسح بھی نقصان کرتا ہے تو وہ بھی چھوڑ دے۔ (۲)

سر کا مسح کرنا کافی نہیں ہے

مرد اور عورت دونوں کے غسل کے احکام برابر ہیں۔ فرض غسل میں جس طرح مرد کے لیے پورے بدن کو دھونا فرض ہے، اسی طرح عورت کے لیے بھی پورے بدن کا دھونا فرض ہے۔ سر کے بالوں پر مسح کر لینا کافی نہیں ہے۔ بال بھی دھونا ضروری ہیں۔ اس لیے بعض عورتیں جو بدن پر پانی ڈال کر سر پر مسح کرنا کافی سمجھتی ہیں، یہ غلط ہے۔ اس سے غسل ادا نہیں ہوگا۔ (۳)

"سر" ملا

اگر کسی آدمی کا صرف سر ملا، باقی اعضاء نہیں ملے، تو اس کو غسل نہیں دیا جائے گا، بلکہ یوں ہی دفن کر دیا جائے گا۔ (۴)

(۱، ۲) انظر الی الحاشیۃ السابقۃ، رقم: ۲، علی الصفحۃ: ۲۵۸، (ولو ضرها غسل لیهان که

(۳) وفرض الغسل غسل کل فمه وانفه حتی ماتحت الدرن وباقی بدنه، لکن فی المغرب وغیره الید من المنکب الی الأنملة وحینئذ فالرأس والعنق والید والرجل خارجة لغة، داخلة تبعا شرعا
(الدر المختار مع الرد: (۱/۱۵۱-۱۵۲)، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید
☜ هندیه: (۱/۱۳)، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضه، ط: رشیدیه
☜ البحر الرائق: (۱/۴۵)، کتاب الطهارة، فرائض الغسل، ط: سعید.

(۴) وجد رأس آدمی او احد شقیه لا یغسل ولا یصلی علیه بل یدفن الا ان یوجد اکثر من نصفه ولو بلا رأس. (الدر المختار مع الرد: (۲/۱۹۹)، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب حدیث کل سبب ونسب منقطع، ط: سعید)
☜ البحر الرائق: ۲/۱۷۴، کتاب الجنائز، ط: سعید.
☜ الفتاوی الهندیة ۱/۱۵۹، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیه

سرمہ لگانا میت کی آنکھوں میں

میت کی آنکھوں میں سرمہ لگانا درست نہیں ہے۔(۱)

سفر سے وطن پہنچ کر غسل کرنا

سفر سے وطن پہنچنے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔(۲)

سلام کا جواب دینا

جنابت کی حالت میں سلام کا جواب دینا جائز ہے۔(۳)

---

(۱) ولا یسرح شعرہ ای یکرہ تحریما قال فی الرد: لما فی القنیۃ من ان التزیین بعد موتها
والامتشاط وقطع الشعر لا یجوز. (الدر المختار مع الرد: (۲/۱۹۷–۱۹۸)، کتاب الصلاۃ،
باب صلاۃ الجنازۃ، ط: سعید)
حج البحر الرائق: (۲/۱۷۳)، کتاب الجنائز، [تکفین المیت]، ط: سعید.
حج فتاوی دار العلوم دیوبند: (۵/۱۷۷)، ط: دار الاشاعت.
(۲) ویسن للتائب من ذنب وللقادم من سفر. (مراقی الفلاح: (۵۹)، کتاب الطهارۃ، فصل
یسن الاغتسال لاربعۃ اشیاء، ط: قدیمی.
حج حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح: (۱۰۹)، کتاب الطهارۃ، فصل یسن الاغتسال
لاربعۃ اشیاء، ط: قدیمی.
حج رد المحتار علی الدر: (۱/۱۷۰)، کتاب الطهارۃ، مطلب یوم عرفۃ افضل من یوم الجمعۃ،
ط: سعید
(۳) عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ قال لقینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا جنب فاخذ
بیدی فمشیت معہ حتی قعد فانسللت فاتیت الرحل فاغتسلت ثم جئت وهو قاعد فقال این کنت
یا ابا هریرۃ فقلت لہ انا جنب فقال: سبحان اللہ ان المؤمن لاینجس هذا لفظ البخاری ولمسلم
معناہ وزاد بعد قولہ فقلت لہ لقینی وانا جنب فکرهت ان اجالسک حتی اغتسل وکذا البخاری
فی روایۃ اخری (مشکاۃ المصابیح: ۴۹، کتاب الطهارۃ، باب مخالطۃ الجنب، ط: قدیمی)
حج حاشیۃ مشکاۃ المصابیح: ۴۹، حاشیۃ نمبر: ۸، کتاب الطهارۃ، باب مخالطۃ الجنب
والطاهر الفصل الاول، ط: قدیمی.

سلام کرنا

جنابت کی حالت میں کسی کو سلام کرنا جائز ہے۔(۱)

سلس البول

جس مرد یا عورت کا مستقل پیشاب بہتا رہتا ہے، یا قطرہ آتا رہتا ہے، وہ ہر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد تازہ وضو کرے۔ اور فرض، نفل، قضا، جو بھی نمازیں ادا کرے۔ پھر دوسری نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد دوبارہ تازہ وضو کرے۔(۲)

سنت کے مطابق غسل نہیں کیا

''سنت کے مطابق نہیں کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں!

---

(۱) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال لقينی رسول الله صلی الله عليه وسلم وانا جنب فاخذ بيدی فمشيت معه حتی قعد فانسللت فاتيت الرحل فاغتسلت ثم جئت وهو قاعد فقال اين كنت يا ابا هريرة فقلت له انا جنب فقال: سبحان الله ان المؤمن لا ينجس هذا لفظ البخاری ولمسلم معناه وزاد بعد قوله فقلت له لقينی وانا جنب فكرهت ان اجالسك حتی اغتسل وكذا البخاری فی رواية اخری. (مشكاة المصابيح: ۴۹، كتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب، ط: قديمی

حاشية مشكاة المصابيح: ۴۹، حاشية نمبر: ۸، كتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب والحائض، الفصل الاول، ط: قديمی.

(۲) والمستحاضة ومن به سلس البول او استطلاق البطن او انفلات الريح او رعاف دائم او جرح لا يرقأ يتوضؤن لوقت كل صلاة ويصلون بذلك الوضوء فی الوقت ما شاؤا من الفرائض والنوافل. (الفتاوی الهندية: (۱/۴۱)، كتاب الطهارة، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع فی احكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: رشيدية)

نور الايضاح مع المراقی: (۸۰)، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة (فروع) ط: قديمی.

حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح: (۱۴۹)، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، (فروع) ط: قديمی

سنتیں غسل کی

"غسل کی سنتیں" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۴)

سوراخ ہوگیا

اگر کسی آدمی کے جسم پر گولی وغیرہ لگنے سے سوراخ ہوگیا ہے تو نلکی یا سلائی وغیرہ اندر ڈال کر پانی پہنچانا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ جس حصے تک تکلیف اور دشواری کے بغیر دھونا ممکن ہے اتنا ہی حصہ دھونا واجب ہے۔(۱)

سورج گرہن

سورج گرہن کے وقت کسوف کی نماز پڑھنے سے پہلے غسل کرنا مستحب ہے۔(۲)

---

(۱) ویجب ای یفرض غسل کل ما یمکن من البدن بلا حرج مرة ولا یجب غسل ما فیه حرج کعین وثقب انضم.

الدر المختار مع الرد: (۱/۱۵۲)، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید

واتفقوا علی ضرورة ایصال الماء الی کل ما یمکن ایصاله الیه من اجزاء البدن ولو کانت عکرة کعمق السرة ومحل العملیات الجراحیة التی لها اثر غائر وکذالک اتفقوا علی انه لایجب ان یتکلف ادخال الماء الی الثقب الموجود فی بدنه بانبوبة فلو ضرب شخص برصاصة فحفرت فی بدنه ثقبا غائرا فان الواجب علیه ان یغسل مایصل الیه بدون کلفة وحرج باتفاق الاربعة

کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۱۱۵، کتاب الطهارة، مباحث الغسل، ملخص المتفق علیه والمختلف فیه من فرائض الغسل، ط: المکتبة التجاریة مصر

(۲) ویندب الاغتسال فی ستة عشر شیئا ولصلاة کسوف.

مراقی الفلاح: (۳۶)، کتاب الطهارة، فصل یسن الاغتسال لاربعة اشیاء، ط: قدیمی

حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: (۱۰۸)، کتاب الطهارة، فصل یسن الاغتسال لاربعة اشیاء، ط: قدیمی.

رد المحتار علی الدر: (۱/۱۷۰)، کتاب الطهارة، مطلب یوم عرفة افضل من یوم الجمعة، ط: سعید

سو کر اٹھنے کے بعد تری معلوم ہو

اگر کسی مرد یا عورت کو سو کر اٹھنے کے بعد جسم یا کپڑے پر تری معلوم ہو تو اس میں چودہ صورتیں ہیں

۱ منی ہونے کا یقین ہو اور احتلام یاد ہو۔

۲ منی ہونے کا یقین ہو، اور احتلام یاد نہ ہو۔

۳ مذی ہونے کا یقین ہو، اور احتلام یاد ہو۔

۴ منی یا مذی میں شک ہو اور احتلام یاد ہو۔

۵ منی یا ودی میں شک ہو، اور احتلام یاد ہو۔

۶ مذی یا ودی میں شک ہو اور احتلام یاد ہو۔

۷ منی یا مذی یا ودی ہونے میں شک ہو، اور احتلام یاد ہو۔

مذکورہ بالا سات صورتوں میں غسل فرض ہے۔

۸...... مذی ہونے کا یقین ہو اور احتلام یاد نہ ہو۔

۹...... منی یا مذی میں شک ہو اور احتلام یاد نہ ہو۔

۱۰...... منی یا ودی میں شک ہو، اور احتلام یاد نہ ہو۔

۱۱...... مذی یا ودی میں شک ہو اور احتلام یاد نہ ہو۔

۱۲...... ودی ہونے کا یقین ہو اور احتلام یاد ہو۔

۱۳...... ودی ہونے کا یقین ہو، اور احتلام یاد نہ ہو۔

۱۴...... منی یا مذی یا ودی میں شک ہو اور احتلام یاد نہ ہو۔

ان میں سے نویں، دسویں اور چودھویں صورتوں میں احتیاطاً غسل کرنا ضروری ہے۔ باقی آٹھویں، گیارھویں، بارھویں اور تیرھویں صورت میں غسل کرنا

سونا جنابت کی حالت میں

۔۔۔ت کی حالت میں سونا'' عنوان کے تحت دیکھیں (١٥٩)

سونے کی چیز پانی میں ڈال کر غسل کرنا

پانی میں سونے کی چیز ڈال کر غسل کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ (٢)

سوئمنگ پول میں غسل کرنا

موجودہ دور میں غسل کرنے کے لیے بعض مقامات پر سوئمنگ پول بنائے

۔۔۔ هذه المسئلة على اربعة عشر وجها لانه اما ان يعلم انه منی او مذی او ودی او شک ۔۔۔ في الطرفين او في الاخيرين او في الثلاثة وعلى كل اما ان يتذكر احتلاما او لا ۔۔۔ الغسل في سبع صور منها وهي ما اذا علم انه مذی او شک في الاولين او في ۔۔۔ او في الاخيرين او في الثلاثة مع تذكر الاحتلام فيها او علم انه منی مطلقا ولا يجب اتفاقا ۔۔۔ انه ودی مطلقا وفيما اذا علم انه مذی او شک في الاخيرين مع عدم تذكر الاحتلام، ۔۔۔ عندهما فيما اذا شک في الاولين او في الطرفين او في الثلاثة احتياطا (رد المحتار على ۔۔۔ ١/١٦٣)، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع والمد والرطل، ط: سعيد)

۔۔۔ هذه المسئلة على اثنی عشر وجها لانه اما ان يتيقن انه منی او مذی او ودی او شک في ۔۔۔ الاولين او في الثاني والثالث زاد بعضهم او في الثلاثة اخذا من كلامه وعليه فتكون ۔۔۔ اربعة عشر وجها لم يضبطها بقوله اما ان يعلم انه منی او مذی او ودی او شک في الاولين ۔۔۔ او الطرفين او في الاخيرين او في الثلاثة وعلى كل اما ان يتذكر احتلاما او لا فيجب الغسل ۔۔۔ في سبع صور منها وهي ما اذا علم انه مذی او شک في الاولين او في الطرفين او في ۔۔۔ او في الثلاثة مع تذكر الاحتلام فيها او علم انه منی مطلقا، ولا يجب اتفاقا فيما اذا علم ۔۔۔ انه ودی مطلقا وفيما اذا علم انه مذی او شک في الاخيرين مع عدم تذكر الاحتلام ويجب ۔۔۔ فيما اذا شک في الاولين او في الطرفين او في الثلاثة احتياطا ولا يجب عند ابي يوسف ۔۔۔ في وجود الموجب (البحر الرائق مع منحة الخالق ١/٥٦، كتاب الطهارة، ط: سعيد)

٢۔ مسائل بہشتی زیور کامل (٥٢/٢)، کتاب الطہارۃ، غسل کے مسائل، پانی میں سونا ڈال کر نہانا، ط: ۔۔۔

جاتے ہیں، اور وہ دہ دردہ حوض (۱۰۰=۱۰×۱۰) سے بڑے ہونے کی وجہ سے جاری پانی کے حکم میں ہوتے ہیں، اس لیے ان میں غسل کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ مرد، عورت کا اختلاط نہ ہو۔ ورنہ بچنا ضروری ہوگا۔(۱)

سیلاب میں مرنے والے کو غسل دینا

☆ سیلاب سے مسلمانوں کی جو لاشیں ملیں ان کو غسل دینا فرض ہے۔ ایسی لاشوں پر غسل دیے بغیر بھی جنازہ کی نماز صحیح ہوجائے گی، مگر غسل نہ دینے والے گناہ گار ہوں گے۔ جنازہ کی نماز صحیح ہونے کے لیے سیلاب کا غسل کافی ہے۔ لیکن زندہ لوگوں نے اپنا فرض ادا نہیں کیا، اس لیے گناہ گار ہیں۔

ہاں اگر میت کو پانی سے نکالتے وقت غسل دینے کی نیت سے حرکت دے کر نکالے گا تو غسل کے لئے کافی ہوجائے گا۔(۲)

☆...... سیلاب میں جو لاشیں پائی جائیں، اگر میت میں مسلمان کی کوئی علامت پائی جائے تو اس کو مسلمان سمجھا جائے گا۔ اور اگر کوئی علامت نہ ہو تو دارالاسلام میں ہونے کی وجہ سے اس کو مسلمان قرار دیا جائے گا۔ اس لیے غسل دے

---

(۱) الحوض اذا كان عشرا في عشر جاز التوضي منه والاغتسال فيه. (الفتاوى السراجية ۱/۴، كتاب الطهارة، باب ما يجوز به الوضوء والغسل، ط: سعيد)

◻ الفتاوى الهندية: (۱/۱۸)، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، ط: رشيدية.

◻ الفتاوى التاتارخانية: (۱/۱۲۸)، كتاب الطهارة، نوع آخر في مياه الحياض والغدران والعيون، ط: قديمي

(۲) الميت اذا وجد في الماء لابد من غسله لان الخطاب بالغسل توجه على بني آدم ولم يوجد من بني آدم فعل الا ان يحركه في الماء بنية الغسل عند الاخراج. (الفتاوى الهندية: (۱/۱۵۸)، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية

◻ الدر المختار مع الرد: (۲/۲۰۰)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فروع، ط: سعيد

◻ البحر الرائق (۲/۱۷۴)، كتاب الجنائز، ط: سعيد.

...زنازہ کی نماز پڑھی جائے گی۔(۱)

سینے کے بال

...ینے کے بال بلیڈ یا استرے سے صاف کیے جاسکتے ہیں، لیکن بہتر ...تی ہے۔(۲)

...یر لا یدری انه مسلم او کافر فان کان علیه سیما المسلمین او فی بقاع دار الاسلام یغسل ... (الفتاوی الهندیة: (۱۵۹/۱)، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، ... فی الغسل، ط: رشیدیة)

... مع الرد: (۲۰۰/۲)، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فروع، ط: سعید.

... (۱۷۳/۲)، کتاب الجنائز، ط: سعید.

... فی حلق شعر الصدر والظهر ترک الادب. (الفتاوی الهندیة: ۳۵۸/۵، کتاب الکراهیة، ... عشر فی الختان والخصاء وقلم الاظفار، ط: رشیدیة)

... لا باس بنتف الشیب) تنبیه: وفی حلق شعر الصدر والظهر ترک الادب. (رد ... ۴۰۷، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ط: سعید)

شب براءت میں غسل کرنا

شب براءت یعنی شعبان کی پندرہویں رات کو غسل کرنا مستحب ہے۔(۱)

شب قدر میں غسل کرنا

شب قدر کی راتوں میں غسل کرنا مستحب ہے، اگر شب قدر ہونا معلوم ہو۔(۲)

شرم گاہ سے جو رطوبت نکلتی ہے

عورت کی شرم گاہ سے ہمبستری کے وقت جو رطوبت نکلتی ہے، وہ نجاست غلیظہ ہے، جس کپڑے یا عضو کو وہ رطوبت لگے اس کو دھونا ضروری ہے۔(۳)

شرم گاہ کو بوسہ دینا

مرد کا عورت کی شرم گاہ کو چومنا، بوسہ دینا اور عورت کے منہ میں اپنا عضو مخصوص دینا، یا مرد کے لیے عورت کی شرم گاہ کے ظاہری حصہ کو زبان لگانا چومنا مکروہ

(۱،۲) وندب لمجنون ... وعند حجامة وفي ليلة براءة وعرفة وقدر اذا رآها. (الدر المختار مع الرد (۱/۱۷۰)، كتاب الطهارة، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد)

(۱) الفتاوى التاتارخانية (۱/۱۲۲)، كتاب الطهارة، نوع من اسباب الغسل، نوع آخر من هذا الفصل في المتفرقات، ط: قديمی

(۲) مراقي الفلاح (۴۶)، كتاب الطهارة، فصل يسن الاغتسال لاربعة اشياء، ط: قديمي

(۳) ولو لج فنزع فانزل لم يطهر الا بغسله لتلوثه بالنجس انتهى اى برطوبة الفرج فيكون مفرعا على قولهما بنجاستها

قال في الرد (قوله برطوبة الفرج) اى الداخل بدليل قوله اولج واما رطوبة الفرج الخارج فطاهرة اتفاقا (رد المحتار على الدر (۱/۳۱۳)، كتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: سعيد)

(۳) الفتاوى الهندية (۱/۴۶)، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة واحكامها، الفصل الثاني في الاعيان النجسة، ط: رشيدية

(۳) البحر الرائق (۱/۲۳۰)، كتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: سعيد.

...بکرے وغیرہ حیوانات کی خصلت کے مشابہ ہے۔ اگر شہوت کا غلبہ ہے تو ...ختم کر لے۔ (۱)

... اگر اس صورت میں منی نکل آئی تو غسل واجب ہوگا۔ اور اگر صرف ... غسل واجب نہیں ہوگا، البتہ وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۲)

شرم گاہ کے دو سر ہوں

"خنثیٰ" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۱۸)

شرم گاہ کے کس حصے کو دھونا فرض ہے؟

"فرج خارج کو دھونا فرض ہے" عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۲۷)

شرم گاہ میں انگلی داخل کرنے سے غسل کا حکم

☆ اگر عورت کی شرم گاہ (فرج داخل) میں ڈاکٹر عورت یا دایہ یا خود ...علاج یا حمل کی تحقیق کے واسطے ہاتھ یا انگلی داخل کرے یا عورت دوا لگانے ...خود اپنی انگلی داخل کرے، اور اس سے عورت کے اندر شہوت پیدا نہ ہو تو ...ہاتھ یا انگلی داخل کرنے سے غسل واجب نہیں ہوگا۔

☆ اور اگر اس سے عورت کے اندر شہوت پیدا ہوئی، یا شہوت غالب ...کی وجہ سے لذت حاصل کرنے کے ارادے سے شرم گاہ میں انگلی داخل کی، یا ...کے وقت لطف اندوز ہونے کے لیے شوہر نے اپنی انگلی داخل کی تو بعض ...کرام کے قول کے مطابق غسل واجب ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اس صورت میں عورت

...: اذا ادخل الرجل ذكره في فم امرأته قد قيل يكره وقد قيل بخلافه. (الفتاوى ... ۳۷۲، كتاب الكراهية، الباب الثلاثون في المتفرقات، ط. رشيديه

... فصل (عند) خروج (منى) (لا) عند مذى او ودى بل الوضوء منه (تنوير الابصار ... ۱۶۵-۱۵۹، كتاب الطهارة، ط. سعيد)

لیے غسل کر لینا ہی بہتر ہے، اسی میں احتیاط ہے۔

اور اگر ان صورتوں میں عورت کی منی نکل آئی ہے تو پھر لازمی طور پر غسل کرنا واجب ہو جائے گا۔(۱)

شوہر بیوی کو مجبوری میں غسل دے سکتا ہے یا نہیں

اگر بیوی کا انتقال ہو گیا ہے، اور اس کو غسل دینے کے لیے کوئی عورت نہیں ہے، تو شوہر یا کوئی محرم یا غیر محرم مرد اس کو غسل نہیں دے سکتا۔ ایسی صورت میں وہ اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر مردہ بیوی کو تیمم کرا دے، غسل نہ دے۔(۲)

شوہر کو غسل دینا

''بیوی شوہر کو غسل دے سکتی ہے یا نہیں؟'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۱۹)

شہوت انگیز اسباب سے منی نکلنا

اگر جماع کے علاوہ دوسرے شہوت انگیز اسباب سے شہوت کے ساتھ اچھل

---

(۱) لایجب الغسل بالحقنة او ادخال اصبع ونحوه فی الدبر ، درر ، او القبل تنویر وهو المختار در. لکن یخالفه من جهة الترجیح فی القبل ماذکره نوح آفندی لان المختار وجوب الغسل فی القبل الخ (فتح المعین شرح ملا مسکین علی الکنز: ۵۸/۱، کتاب الطهارات ،تتمه ، ط: سعید)

☜ رد المحتار مع الدر : ۱۶۶/۱ ، کتاب الطهارة ، مطلب فی رطوبة الفرج ، ط: سعید

☜ حاشیة الطحطاوی علی الدر : ۹۳/۱، کتاب الطهارة ، ابحاث الغسل ، ط: رشیدیة

☜ حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح : ۱۰۱ ، کتاب الطهارة ، فصل عشرة اشیاء لاتغتسل منها، ط: قدیمی

(۲) ماتت بین رجال او هو بین نساء یممه المحرم فان لم یکن فالاجنبی بخرقة. (الدر المختار مع الرد : (۲۰۱/۲)، کتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة ، فروع ، ط: سعید)

☜ البحر الرائق : ۱۷۴/۲، کتاب الجنائز ،[غسل المیت]، ط: سعید

☜ الفتاوی الهندیة :(۱۶۰/۱)، کتاب الصلاة ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز ، الفصل الثانی فی الغسل ، ط: رشیدیة

ر عضو مخصوص کی راہ سے منی خارج ہو تو بھی غسل واجب ہوگا۔ مثلاً اگر کسی نے اپنی بیوی سے چھیڑ چھاڑ کی اور ایسی حالت میں صحبت کے بغیر منی نکل آئی تو غسل واجب ہوگا۔ (۱)

شہوت سے منی خارج ہونا

صحبت کے علاوہ شہوت سے منی خارج ہونا اس وقت تسلیم کیا جائے گا جب ر منی کے اپنی جگہ سے جدا ہوتے وقت لذت محسوس ہوئی ہو۔ لہٰذا اگر منی لذت سے ساتھ اپنی جگہ سے حرکت میں آئی اور اسے نکلنے سے روک لیا گیا، لیکن بعد میں وہ لذت کے بغیر نکلی تو بھی غسل واجب ہوگا۔ اور یہ غسل اس وقت واجب ہوگا جب منی اپنی جگہ سے نکل کر عضو مخصوص سے خارج بھی ہوئی ہو۔ اگر منی اپنی جگہ سے حرکت میں آئی، لیکن عضو مخصوص سے خارج نہیں ہوئی، تو غسل واجب نہیں ہوگا۔ (۲)

واضح رہے کہ اوپر والی تفصیل صحبت کے بغیر شہوت انگیز اسباب سے منی نکلنے کے بارے میں ہے۔ اور صحبت کی صورت میں منی نکلے یا نہ نکلے صرف عضو مخصوص

---

(۱) منها الجنابة وهي تثبت بسببين احدهما خروج المني على وجه الدفق والشهوة من غير إيلاج باللمس او النظر او الاحتلام ... وتعتبر الشهوة عند انفصاله عن مكانه لا عند خروجه من رأس الاحليل. (الفتاوى الهندية: (۱/۱۴)، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية.

(۲) ردالمحتار على الدر: (۱/۱۶۰) كتاب الطهارة مطلب في تحرير الصاع والمد، ط: سعيد

(۳) البحر الرائق: ۱/۵۵، كتاب الطهارة، [مبحث الغسل]، ط: سعيد

(۱) منها الجنابة وهي تثبت بسببين احدهما خروج المني على وجه الدفق والشهوة من غير إيلاج باللمس او النظر او الاحتلام ... وتعتبر الشهوة عند انفصاله عن مكانه لا عند خروجه من رأس الاحليل. (الفتاوى الهندية: (۱/۱۴)، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية)

(۲) ردالمحتار على الدر: (۱/۱۶۰) كتاب الطهارة مطلب في تحرير الصاع والمد، ط: سعيد

(۳) البحر الرائق: ۱/۵۵، كتاب الطهارة، [مبحث الغسل]، ط: سعيد

داخل کرنے سے غسل واجب ہو جائے گا۔(۱)

شہوت کے ساتھ منی جدا ہونے کے بعد نکلنے نہیں دی

اگر منی شہوت اور لذت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا ہوئی ہے، لیکن اس نے عضو مخصوص کے سرے کو پکڑ کر منی باہر نکلنے نہیں دی، پھر اس کے بعد جب شہوت اور لذت ختم ہو گئی تو منی لذت کے بغیر نکلی تو بھی غسل واجب ہوگا۔ البتہ ایک صورت میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک غسل واجب نہیں ہوتا۔ لیکن اس قول پر فتویٰ نہیں ہے، بلکہ غسل واجب ہونے پر فتویٰ ہے۔

البتہ اگر کوئی شخص کہیں مہمان ہو، اور احتلام ہونے کی صورت میں میزبان کی طرف سے شک پیدا ہونے کا امکان ہو، تو پھر احتلام کے وقت اسی طریقے کو اختیار کرنے پر امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول پر عمل کرنا جائز ہے۔ البتہ فتویٰ اس پر نہیں دیا جائے گا۔(۲)

---

(۱) اذا توارت الحشفة يوجب الغسل على الفاعل والمفعول به انزل او لم ينزل (الفتاوى الهندية (۱/ ۱۵)، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل ط رشيدية.

☜ ردالمحتار على الدر: (۱/ ۱۶۱) كتاب الطهارة مطلب في تحرير الصاع والمد، ط سعيد

☜ البحر الرائق: ۱/ ۵۸، كتاب الطهارة [مبحث الغسل]، ط: سعيد.

(۲) وشرطه ابو يوسف، وبقوله يفتى في ضيف خاف ريبة او استحيى، كما في المستصفى وفي القهستاني والتاتارخانية معزيا للنوازل: وبقول ابي يوسف ناخذ، لانه ايسر على المسلمين قلت ولاسيما في الشتاء والسفر.

قال في الرد: (قوله وشرطه ابو يوسف) اي: شرط الدفق، واثر الخلاف يظهر في ما لو احتلم او نظر بشهوة فامسك ذكره حتى سكنت شهوته، ثم ارسله فانزل وجب عندهما، لا عنده (قوله قلت) ظاهره الميل الى اختيار ما في النوازل ولكن اكثر الكتب على خلافه حتى لم ... والسهر ولاسيما قد ذكروا ان قوله قياس، وقولهما استحسان، وانه الاحوط فينبغي الافتاء ... في مواضع الضرورة. فقط ((ردالمحتار على الدر: (۱/ ۱۶۰) كتاب الطهارة مطلب في ... الصاع والمد، ط سعيد))

شہید کو غسل دینا

جس شہید میں شہادت کی سب شرائط پائی جائیں اس کو غسل نہ دیا جائے، اور نہ اس کا خون جسم سے صاف کیا جائے۔ اور اگر کسی شہید میں سب شرائط نہ پائی جائیں تو غسل بھی دیا جائے گا۔ خون بھی صاف کیا جائے گا، اور نیا کفن بھی پہنایا جائے گا۔(۱)

شیعہ کو غسل دینا

اگر شیعہ مرجائے اور اس کو غسل دینے کے لیے کوئی شیعہ نہ ہو تو اس کو مسلمان غسل دے کر دفن کردیں۔ مگر غسل، کفن اور دفن سنت کے مطابق نہ کریں۔ اور جنازہ بھی نہ پڑھیں، بلکہ اس پر پانی بہا کر کپڑے میں لپیٹ کر گڑھے میں ڈال کر مٹی ڈال دیں۔(۲)

= ☜ البحر الرائق: ۱/۵۵، کتاب الطھارۃ، [مبحث الغسل]، ط: سعید.
☜ الفتاوی الھندیۃ: (۱/۱۴)، کتاب الطھارۃ، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعانی الموجبۃ للغسل، ط: رشیدیۃ.
(۱) قولہ ھو من قتلہ اھل الحرب او البغی او قطاع الطریق او وجد فی المعرکۃ وبہ اثر او قتلہ مسلم ظلما ولم یجب بقتلہ دیۃ فیکفن ویصلی علیہ بلاغسل ویدفن بدمہ وثیابہ (البحر الرائق ۲/۱۹۶-۱۹۷، کتاب الصلاۃ، باب الشھید)
☜ الشھید من قتلہ اھل الحرب او اھل البغی او قطاع الطریق او اللصوص فی منزلہ لیلا ولو بمثقل او وجد فی المعرکۃ وبہ اثر او قتلہ مسلم ظلما عمدا وکان مسلما بالغا خالیا من حیض ونفاس وجنابۃ ولم یرتث بعد انقضاء الحرب فیکفن بدمہ وثیابہ ویصلی علیہ بلا غسل وینزع عنہ ما لیس صالحا للکفن ویغسل ان قتل جنبا او صبیا او مجنونا او نفساء او ارتث بعد انقضاء الحرب (مراقی الفلاح: ۲۲۵-۲۲۷، کتاب الصلاۃ، باب الشھید، ط: قدیمی)
(۲) احسن الفتاوی (۴/۲۳۱) باب الجنائز "شیعہ کو غسل وکفن دینے کا حکم" ط: ایچ ایم سعید کمپنی

ص

صابن

جو صابن بالوں کو صاف کرنے کے لیے استرہ کا کام دیتا ہے اگر اس میں ناپاک اجزاء شامل نہیں ہیں تو اس کو استرہ ہی کے کام میں استعمال کرنا جائز ہے۔

صحبت اور نفاس

''نفاس والی سے صحبت کرنا کب جائز ہے؟'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۔۔)

صحبت کا حکم حیض بند ہونے کے بعد

''حیض بند ہونے کے بعد صحبت کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۸۴)

صحبت کرنا حیض بند ہونے کے بعد

''حیض بند ہونے کے بعد صحبت کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۸۴)

صحبت کرنا حیض کے زمانے میں

''حیض کے زمانے میں صحبت کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۰۴)

صحبت کے بعد حیض آگیا

شوہر نے بیوی سے صحبت کی، ابھی تک بیوی نے غسل نہیں کیا تھا کہ حیض آ

(۱)(نظام الفتاوی ج۱ ص۳۵۲) استرہ کا کام کرنے والے صابن کا استعمال کرنا۔ ط مکتبہ رحمانیہ لاہور۔

خون آنا شروع ہوگیا تو بیوی پر جنابت کا غسل فرض نہیں رہے گا، بلکہ حیض کا خون بند ہونے کے بعد ایک ہی غسل کرنا واجب ہوگا۔ اور وہ جنابت اور حیض دونوں کی پاکی کے لیے کافی ہوگا۔(۱)

صحبت ننگے ہوکر نہ کرے

حیاء کا تقاضا یہ ہے کہ چادر وغیرہ اوڑھ کر ہمبستری کرے۔ ننگے ہوکر صحبت نہ کرے۔(۲)

صدمہ سے منی نکلی

"غسل ان صورتوں میں فرض نہیں" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۹۱)

---

(۱) المرأة اذا اجنبت ثم ادركها الحيض، او الحائض اذا اجنبت لم طهرت حتى وجب عليها الاغتسال، فهذا الاغتسال يكون من الجنابة او من الحيض؟ حكى عن الشيخ الزاهد ابي محمد عبد الرحيم بن احمد الكرميني رحمه الله انه كان يقول: اختلفت عبارات اصحابنا رحمهم الله في هذا الجواب: ان الاغتسال يكون منهما جميعا. (المحيط البرهاني: (۲۲۳/۱)، كتاب الطهارات، الفصل الثالث في الغسل، نوع من هذا الفصل في المتفرقات، ط: ادارة القرآن)

ح فتاوى التاتارخانية: (۱۲۱/۱)، كتاب الطهارات، الفصل الثالث في الغسل، نوع من هذا الفصل في المتفرقات، ط: قديمي.

ح الاشباه والنظائر: ۱۳۲، القاعدة الثامنة، ط: قديمي

(۲) عن عتبة بن عبد السلمي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اذا اتى احدكم اهله فليستتر ولا يتجرد تجرد العيرين. (سنن ابن ماجة، ص: ۱۳۸، ابواب النكاح، باب التستر عند الجماع، قديمي)

ح مسند بزار: ۱۱۸/۵، رقم الحديث: ۱۷۰۱، مسند عبد الله، ط: مكتبة العلوم والحكم، المدينة المنورة.

ح المعجم الكبير للطبراني: ۲۴/۹، رقم الحديث: ۱۰۲۹۱، دار الكتب العلمية

ط

طواف زیارت کے لیے غسل کرنا

طواف زیارت کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔(۱)

طواف کرنا

حیض، نفاس اور جنابت کی حالت میں بیت اللہ شریف کا طواف کرنا حرام ہے۔(۲)

طوفان کے پانی سے مرنے والے کو غسل دینا

''سیلاب میں مرنے والے کو غسل دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۶۶)

طہر پندرہ دن سے کم رہا

''پاکی پندرہ دن سے کم رہی'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۲۱)

---

(۱) ویندب الاغتسال فی ستۃ عشر شیئا   وعند دخول مکۃ لطواف الزیارۃ.
مراقی الفلاح :(۲۹)، کتاب الطہارۃ، فصل یسن الاغتسال لاربعۃ، ط: قدیمی
کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعۃ : ۱۱۹/۱، کتاب الطہارۃ، مباحث الغسل، مبحث الامور التی یسن عندھا الغسل او یندب، ط: المکتبۃ التجاریۃ مصر. (ردالمحتار مع الدر :(۱۷۰/۱)، کتاب الطہارۃ، مطلب یوم عرفۃ افضل من یوم الجمعۃ، ط: سعید)

(۲) ومنھا حرمۃ الطواف لھما (الحائض والنفساء) بالبیت وان طافتا خارج المسجد   وکذا یحرم الطواف للجنب. (الفتاوی الھندیۃ :(۳۸/۱)، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضۃ، ط: رشیدیۃ)
البحر الرائق :(۱۹۲/۱)، کتاب الطہارۃ، باب الحیض، [مایمنعہ الحیض]، ط: سعید
فتح القدیر :(۱۲۹/۱)، کتاب الطہارات، باب الحیض والاستحاضۃ، ط: رشیدیۃ

ع

عادت بھول گئی

کسی عورت کو دس دن سے زیادہ خون آیا، اور پچھلی عادت بھول گئی تو اب دس دن حیض شمار کرے گی باقی استحاضہ۔(۱)

عادت سے پہلے خون بند ہوگیا

☆ ایک عورت کو مثلاً ہمیشہ پانچ دن تک خون آتا تھا، اب چوتھے دن خون بند ہوگیا تو اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ وہ غسل کر کے نماز شروع کرے اور اگر رمضان کا مہینہ ہے تو روزہ بھی رکھے گی۔ البتہ پانچ دن مکمل ہونے سے پہلے ہمبستری کرنا جائز نہیں ہے۔ اور نماز کو مستحب وقت کے آخر تک مؤخر کرنا واجب ہے۔

☆ ......اگر کسی عورت کی عادت پانچ دن کی تھی، اور خون چار ہی دن آ کر بند ہوگیا، تو غسل کر کے نماز پڑھنا واجب ہے۔ لیکن جب تک پانچ دن پورے نہ ہوں، تب تک صحبت کرنا درست نہیں ہے، ہوسکتا ہے کہ پھر خون آجائے۔(۲)

---

(۱) ...اکثره عشرة بعشر ليال، كذا رواه الدارقطني وغيره (والناقص) عن أقله (والزائد) على أكثره ...(استحاضة، وقل الطهر) (الا عند) الاحتياج الى (نصب عادة لها اذا استمر) بها ...(الدر المختار مع الرد: (۱/۲۸۴-۲۸۵)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

(۲) ...انقطع لدون اقله تتوضأ وتصلي في آخر الوقت وان لاقله فان لدون عادتها لم يحل ...وتصلي وتصوم احتياطا وان لعادتها.

...(قوله في آخر الوقت) اي وجوبا بحر كوئي، والمراد آخر الوقت المستحب دون ...كما هو ظاهر سياق الكلام واهمل الشارح حكم الجماع، ويظهر عدم حله بمثل ...انقطاع على الاقل وهو دون العادة. (رد المحتار على الدر (۱/۲۹۴)، كتاب الطهارة، ...الحيض، مطلب لو افتى مفت بشيء من هذه الاقوال، ط. سعيد)

عادت سے زیادہ خون آئے

اگر عادت والی عورت کو عادت سے زیادہ خون آئے، اور اس کی عادت دس دن سے کم ہے، تو اس کو چاہیے کہ اس خون کو حیض سمجھ کر بدستور نماز نہ پڑھے، پھر اگر یہ خون دس دن رات پورا ہونے کے بعد بھی آئے تو جس قدر اس کی عادت سے زیادہ ہوگیا ہے، اسے استحاضہ (بیماری کا خون) سمجھا جائے گا۔ اور اس زمانے کی نمازیں وغیرہ قضا پڑھنا ہوں گی۔(۱)

☆ مزید ''خون عادت سے زیادہ آئے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۳۰)

عادت سے نفاس کا خون بڑھ جائے

''نفاس کا خون عادت سے بڑھ جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۴۴)

عادت کے ایام کے بعد خون آنا

☆......ایک عورت کی مثلاً دائمی عادت یہ ہے کہ ہر مہینہ میں پانچ دن حیض آتا ہے، کبھی کبھار چھٹے دن بھی آجاتا ہے، کبھی کبھار ایسا بھی ہوتا ہے کہ غسل کرکے دو تین نماز پڑھتی ہے پھر خون آجاتا ہے، تو اس کا حکم یہ ہے کہ پانچ دن گزرنے کے بعد جب خون بند ہوجائے تو نماز کے آخر وقت میں غسل کرکے نماز پڑھے پھر اگر خون

(۱) ولو زاد الدم على عشرة ايام ولها عادة معروفة دونها ردت الى ايام عادتها فيكون الزائد على العادة استحاضة وان كان داخل العشرة وهل تترك بمجرد رؤيتها الزيادة؟ اختلف فيه قيل لا لانه لم يتيقن بكونه حيضا لاحتمال الزيادة على العشرة. قيل نعم استصحابا للحال ولان الاصل الصحة وكونه استحاضة بكونه عن داء وهو الاصح وان لم يتجاوز الزائد العشرة فالكل حيض بالاتفاق
الفتح القدير (۱/۱۵۷)، كتاب الطهارات، باب الحيض والاستحاضة، ط: رشيدية كوئته
الفتاوى الهندية (۱/۴۰)، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس، ط: رشيدية كوئته.
رد المحتار على الدر (۱/۲۸۵)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد

تو ے تو نماز چھوڑ دے، پھر جب خون بند ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھتے۔ (۱)

★ ایک عورت کو پانچ دن حیض کی عادت تھی بعد میں کبھی دس دن خون آتا ہے اور کبھی گیارہ دن، تو اگر دس دن کے اندر اندر خون آیا ہے تو وہ تمام ایام حیض میں شمار ہوں گے۔ اور اگر دس دن سے تجاوز کر گیا، تو اس صورت میں عادت کے مطابق پانچ دن حیض اور باقی ایام استحاضہ شمار ہوں گے۔ (۲)

عادت مقرر نہ ہو نفاس والی کی

''نفاس والی عورت کی عادت مقرر نہ ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۴۵۴)

عادت مقرر نہیں

★..... اگر کسی عورت کی کوئی عادت مقرر نہیں کبھی چار دن خون آتا ہے، اور کبھی سات دن، اسی طرح بدلتا رہتا ہے، کبھی دس دن بھی آتا ہے، تو یہ سب حیض ہے۔ ایسی عورت کو اگر کبھی دس دن ورات سے زیادہ خون آئے تو اس سے پچھلے مہینے میں جتنے دن حیض آیا تھا، اتنے ہی دن حیض ہیں، باقی سب استحاضہ۔ ان دنوں کی نمازوں کی قضا پڑھے۔

مثال کے طور پر جنوری میں تین دن، فروری میں پانچ دن، مارچ میں آٹھ دن حیض آیا، اپریل میں بارہ دن خون آیا، تو اس سے پچھلے مہینے مارچ میں چونکہ آٹھ

(۱) ولو زاد الدم على عشرة ايام ولها عادة معروفة دونها ردت الى ايام عادتها فيكون الزائد على العادة استحاضة وان كان داخل العشرة وان لم يتجاوز الزائد العشرة فالكل حيض بالاتفاق (فتح القدير: (۱/۱۷۹)، كتاب الطهارات، باب الحيض والاستحاضة، ط: رشيدية كوئته)

(۲) وان رأت مرة سبعا ومرة ستا ثم استحيضت اخذت في الصوم والصلاة وانقطاع الرجعة بالاقل هذا اذا جاوز العشرة، اما اذا انقطع على العشرة فالعشرة حيض. (الفتاوى التاتارخانية (۱/ ۲۹۲)، كتاب الطهارة، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في الانتقال، ط: قديمي)

الفتاوى الهندية: (۱/۳۹)، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس، ط: رشيدية كوئته

دن حیض آیا اس لیے اپریل میں بھی آٹھ دن حیض شمار کرے، باقی چار دن استحاضہ شمار کرے۔(۱)

عادت مقرر نہیں ہوئی خون جاری ہے

کسی عورت کو اب تک حیض یا نفاس نہیں آیا، بالغ ہوتے ہی خون جاری ہوا اور برابر جاری رہا تو خون جاری ہونے کے وقت سے دس دن دس رات تک اس کا حیض سمجھا جائے گا۔ اور اس مدت میں نماز نہیں پڑھے گی، روزہ نہیں رکھے گی۔ اور بیس دن پاکی یعنی استحاضہ ہوگا۔ اور اس دوران نماز بھی پڑھے گی، اور روزہ بھی رکھے گی۔ پھر بیس دن استحاضہ کے گزرنے کے بعد دس دن دس رات حیض، پھر اس کے بعد بیس دن بیس رات استحاضہ اسی طرح مسلسل حساب کیا جائے گا۔

اس حالت میں اس کے بچے کے پیدا ہونے کے بعد سے چالیس دن چالیس رات اس کے نفاس کے اور بیس دن و رات استحاضہ کے پھر دس دن و رات حیض کے پھر بیس روز استحاضہ کے ہوں گے، اس طرح حیض، نفاس اور استحاضہ کا حساب رکھا جائے گا۔(۲)

عادت مقرر ہوتی ہے

☆ ایک بار حیض یا نفاس آنے سے عادت مقرر ہو جاتی ہے۔ مثلاً ایک دفعہ جس کو سات دن حیض آئے، اور دوسری مرتبہ سات دن سے زیادہ ہو کر دس دن

---

(۱) انظر الی الصفحة السابقة، رقم ۱، علی الصفحة ۲۰۹. (ولو رأت الدم علی عشرة ایام)

(۲) ولو وقع فی المسألة المبتدأة من أول الاستمرار عشرة وطهرها عشرون، ثم ذلك دأبها و عشها تستمر ثم عشرون طهرها ما لا یعول فی نفاس وحیض ثم عشرة حیضها ثم ذلك دأبها (رد المحتار علی الدر (۱/ ۲۸۹)، کتاب الطهارة، باب الحیض، مبحث فی مسائل المتحیرة، ط سعید)

☐ الفتاوی التاتارخانیة (۱/ ۵۲۹)، کتاب الطهارة، نوع آخر فی النفاس، ط قدیمی

☐ المبسوط للسرخسی (۱/ ۲۲۲)، کتاب الطهارة، الفصل التاسع فی الحیض، نوع آخر فی النفاس، ط ادارة القرآن

سے بھی بڑھ جائے تو اس کا حیض سات دن ہی شمار ہوگا۔(۱)

اسی طرح اگر کسی کو ایک مرتبہ بیس دن نفاس آئے اور دوسری مرتبہ بیس دن سے زیادہ ہوکر چالیس دن سے بڑھ جائے، تو اس کا نفاس بیس ہی دن ہوگا۔

☆...... اور ایک دفعہ جس کو سات دن حیض آئے اور دوسری مرتبہ نو دن آ کر بند ہوگیا تو اس کی عادت بدل گئی، یعنی اب نو دن کی عادت بن گئی۔(۲)

اسی طرح اگر کسی کو ایک مرتبہ بیس دن نفاس آئے اور دوسری مرتبہ تیس دن آ کر بند ہو جائے تو اس کی عادت بدل گئی، اب تیس دن عادت بن گئی۔

عادت میں تبدیلی

☆......مثلاً کسی عورت کو ہمیشہ تین دن یا چار دن خون آتا تھا، پھر کسی مہینے میں زیادہ آ گیا، لیکن دس دن سے زیادہ نہیں آیا تو وہ سب حیض ہے، اور اگر دس دن سے بھی بڑھ گیا تو جتنے دن پہلے سے عادت کے ہیں اتنا حیض ہے، باقی سب "استحاضہ" ہے۔

---

(۱) ولو رأت مرة سبعا ومرة ستا ثم استحيضت اخذت في الصوم والصلاة وانقطاع الرجعة بالاقل هذا اذا جاوز العشرة، اما اذا انقطع على العشرة فالعشرة حيض. (الفتاوى التاتارخانية: (۱/ ۲۶۵)، كتاب الطهارة، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في الانتقال، ط: قديمي.

☜ فتح القدير: (۱/ ۱۷۹)، كتاب الطهارات، باب الحيض والاستحاضة، ط: رشيدية كوئته.

☜ الفتاوى الهندية: (۱/ ۳۹)، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس، ط: رشيدية كوئته.

(۲) ولو رأت مرة سبعا ومرة ستا ثم استحيضت اخذت في الصوم والصلاة وانقطاع الرجعة بالاقل هذا اذا جاوز العشرة، اما اذا انقطع على العشرة فالعشرة حيض.

الفتاوى التاتارخانية: (۱/ ۵۰۲)، كتاب الطهارة، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في الانتقال، ط: قديمي.

فتح القدير: (۱/ ۱۵۷)، كتاب الطهارات، باب الحيض والاستحاضة، ط: رشيدية كوئته.

☜ الفتاوى الهندية: (۱/ ۳۹)، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس، ط: رشيدية كوئته.

مثال کے طور پر کسی عورت کو ہمیشہ تین دن حیض آنے کی عادت ہے، لیکن کسی مہینے میں پورے دس دن اور رات خون آیا تو یہ سب حیض ہے۔ اور اگر دس دن رات سے ایک لحظہ بھی زیادہ خون آئے، تو وہی تین دن حیض کے ہیں۔ (نماز نہ پڑھے، روزہ نہ رکھے، اور بعد میں روزہ کی قضا کرے، نماز کی نہیں) اور تین دن کے علاوہ باقی جتنے دن ہیں وہ سب ''استحاضہ'' ہے، ان دنوں کی نمازیں بھی قضا پڑھنا واجب ہے۔ (۱)

☆ کسی عورت کو ہمیشہ چار دن حیض آتا تھا، پھر ایک مہینے میں پانچ دن خون آیا، اس کے بعد دوسرے مہینے میں پندرہ دن خون آیا، تو اس پندرہ دن میں پانچ دن حیض کے ہیں۔ اور دس دن ''استحاضہ'' ہے اور پہلی عادت کا اعتبار نہیں ہوگا، اور یہ سمجھا جائے گا کہ عادت بدل گئی اور پانچ دن کی عادت ہوگئی۔ اس صورت میں دس دن تک خون بند ہونے کا انتظار کرے، جب دس دن کے بعد خون بند نہیں ہوا، تو پانچ دن کی نمازیں قضا پڑھے، اور شروع کے دس دن کے بعد غسل کرے اور نماز روزہ وغیرہ شروع کرے۔ (۲)

عادت والی عادت بھول گئی

اگر کسی عادت والی عورت کا خون جاری ہو جائے اور برابر جاری رہے، اور اس کو یہ یاد نہ رہے کہ کتنے دن حیض ہوتا تھا، یا یہ یاد نہ رہے کہ مہینے کی کس کس تاریخ سے حیض شروع ہوتا تھا، اور کب ختم ہوتا تھا، یا دونوں باتیں یاد نہ رہیں تو اس کو چاہیے کہ اپنے غالب گمان پر عمل کرے، یعنی جس زمانے کو وہ حیض کا زمانہ خیال کرے اس زمانے میں حیض کے احکام پر عمل کرے، اور جس زمانے کو پاکی (طہر) کا زمانہ خیال کرے اس زمانے میں پاکی کے احکام پر عمل کرے۔ اور اگر اس کا گمان غالب کسی طرف نہ ہو تو وہ ہر نماز کے وقت نیا وضو کر کے نماز پڑھے، اور اگر رمضان ہے تو روزہ

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة، رقم: ۱، علی الصفحة: ۲۸۱، (وان رأت مرة سبعا ومرة ستا)
(۲) انظر الی الحاشیة السابقة، رقم: ۲، علی الصفحة: ۲۸۱، (وان رأت مرة سبعا ومرة ستا)

بھی رکھے۔ مگر جب یہ مرض ختم ہو جائے تو ان روزوں کی قضا کرنی ہوگی۔(۱)

اور اگر اس میں شک کی کیفیت ہو تو اس میں دو صورتیں ہیں:

۱ پہلی صورت یہ ہے کہ اس کو کسی زمانہ کی نسبت یہ شک ہو کہ یہ زمانہ حیض کا ہے یا پاکی کا، تو اس صورت میں ہر نماز کے وقت نیا وضو کر کے نماز پڑھے۔(۲)

۲ دوسری صورت یہ ہے کہ اس کو کسی زمانے کی نسبت یہ شک ہو کہ یہ زمانہ حیض کا ہے یا پاکی کا، یا حیض ختم ہونے کا، تو اس صورت میں وہ ہر نماز کے وقت غسل کر کے نماز پڑھا کرے۔(۳)

---

(۱) المعتادة اذا استمر دمها واشتبه عليها كل من عدد ايام الحيض والمكان والدور تتحرى ومضت على ما استقر رأيها عليه وان لم يكن لها رأي لا يحكم بشيء من الحيض والطهر على التعيين بل تاخذ بالاحوط فتجتنب ابدا ما تجتنبه الحائض وتغتسل لكل صلاة فتصلي المكتوبات والواجبات والسنن المؤكدة. (الفتاوى الهندية: (۳۰/۱)، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض، ط: رشيدية)

☐ البحر الرائق: (۲۰۸/۱-۲۰۹)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

☐ الفتاوى التاتارخانية: (۵۱۹/۱)، كتاب الطهارة، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في الاضلال، ط: قديمي.

(۲) متى شكت في وقت انه وقت حيض او طهر تحرت فان لم يكن لها رأي تصلي فيه بالوضوء لوقت كل صلاة. (البحر الرائق: (۲۰۸/۱)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

☐ الدر المختار مع الرد: (۲۸۶/۱-۲۸۷)، كتاب الطهارة، باب الحيض، مبحث في مسائل المتحيرة، ط: سعيد.

☐ الفتاوى التاتارخانية: (۵۱۹/۱)، كتاب الطهارة، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في الاضلال، ط: قديمي.

(۳) ومتى شكت في وقت انه حيض او طهر او خروج عن الحيض تصلي فيه بالغسل لكل صلاة لجواز انه وقت الخروج من الحيض ولا يأتيها زوجها بحال لاحتمال الحيض. (البحر الرائق: (۲۰۸/۱-۲۰۹)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

☐ الدر المختار مع الرد: (۲۸۷/۱)، كتاب الطهارة، باب الحيض، مبحث في مسائل المتحيرة، ط: سعيد.

☐ الفتاوى التاتارخانية: (۵۱۹/۱)، كتاب الطهارة، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في الاضلال، ط: قديمي.

عادت والی عورت کا خون بند نہ ہو تو

اگر کسی عادت والی عورت کا خون جاری ہو جائے اور برابر جاری رہے تو اس کا حیض، نفاس اور پاکی کا زمانہ اس کی عادت کے موافق رکھا جائے گا۔ ہاں اگر اس کی عادت چھ مہینے پاک رہنے کی ہے تو اس کی پاکی کا زمانہ اس کی عادت کے موافق پورے چھ مہینے نہیں ہوگا، بلکہ چھ مہینے سے گھڑی بھر کم ہوگا۔ (۱)

عادت والی عورت کو عادت سے زیادہ خون آئے

"عادت سے زیادہ خون آئے" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۷۸)

عادت یاد نہیں

"عادت والی عورت عادت بھول گئی" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۸۲)

عرفہ کے دن غسل کرنا

عرفہ کے دن زوال کے بعد غسل کرنا سنت ہے۔ (۲)

---

(۱) ولو زاد الدم علی اکثر الحیض والنفاس فما زاد علی عادتها استحاضة. (البحر الرائق: (۱/ ۲۱۲)، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید)

☜ فتاوی الهندیة: (۱/ ۳۰)، کتاب الطهارة، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع فی احکام الحیض، ط: رشیدیة.

☜ الفتاوی السراجیة، ص: (۹)، کتاب الطهارة، باب الحیض والنفاس، ط: سعید.

(۲) واربعة سنة وهی غسل یوم الجمعة ویوم العیدین ویوم عرفة وعند الاحرام. (الفتاوی الهندیة (۱/ ۱۶)، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل، ط: رشیدیة)

☜ حلبی کبیر: (۴۹)، کتاب الطهارة، ۲. الاغسال المسنونة، ط: نعمانیة کوئٹہ/ و ۵۲، مطلب الغسل فی اربعة سنة، ط: سهیل

☜ النتف فی الفتاوی (۲۴)، کتاب الطهارة، غسل السنة، ط: سعید.

عضو کو دبالیا

☆ اگر کسی شخص کو احتلام ہوا اور اس نے عضو مخصوص کو دبالیا، یہاں تک کہ شہوت ختم ہوگئی، پھر اس کے بعد منی نکلی تو غسل لازم ہوگا۔

☆ کسی پر شہوت کی نظر پڑی اور منی اپنی جگہ سے الگ ہو کر نکلنا شروع ہوئی، مگر اس نے عضو مخصوص کو دبالیا، اور منی کو باہر نکلنے نہیں دیا، تھوڑی دیر کے بعد شہوت ختم ہوگئی، پھر اس کے بعد منی نکلی یا غسل سے پہلے پیشاب نہیں کیا، اور غسل کے بعد شہوت کے بغیر بقیہ منی نکلی تو ان صورتوں میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک دوبارہ غسل کرنا واجب ہوگا۔(۱)

عضو مخصوص

عضو مخصوص سبیلین (آگے پیچھے کے راستے) میں داخل کرنے سے غسل واجب ہوجاتا ہے، خواہ منی نکلے یا نہ نکلے۔(۲)

عورت کا کفن

☆.....عورت کو پانچ کپڑوں میں کفنانا سنت ہے۔

(۱) لو امسک ذکرہ حتی سکنت شھوتہ فارسل الماء یلزمہ الغسل عند ابی حنیفۃ ومحمد رحمھما اللہ. (مراقی الفلاح: (۴۰)، کتاب الطھارۃ، فصل فی ما یوجب الاغتسال، ط: قدیمی)

☆ الفتاوی الھندیۃ: (۱/۱۴)، کتاب الطھارۃ، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعانی الموجبۃ للغسل، ط: رشیدیۃ.

☆ الفتاوی السراجیۃ: (۳)، کتاب الطھارۃ، باب الغسل، ط: سعید

(۲) الایلاج فی احد السبیلین، اذا توارت الحشفۃ یوجب الغسل علی الفاعل والمفعول بہ، انزل او لم ینزل. (الفتاوی الھندیۃ: (۱/۱۵)، کتاب الطھارۃ، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعانی الموجبۃ للغسل، ط: رشیدیۃ)

☆ النتف فی الفتاوی: (۲۳)، کتاب الطھارۃ، باب الغسل، ط: سعید

☆ مراقی الفلاح: (۴۰)، کتاب الطھارۃ، فصل فی ما یوجب الاغتسال، ط: قدیمی

۱-کرتہ۔ ۲-ازار (تہبند)۔ ۳-سربند۔ ۴-چادر۔ ۵-سینہ بند۔

ازار: سر سے لے کر پاؤں تک ہونا چاہیے۔

کرتہ: گلے سے لے کر پاؤں تک ہو، لیکن اس میں کلی اور آستین نہیں ہوگی۔

سربند: یعنی دوپٹہ، تین ہاتھ لمبا ہو۔

سینہ بند: چھاتیوں سے لے کر رانوں تک چوڑا ہو اور اتنا لمبا ہو کہ بندھ جائے۔

سینہ بند اگر چھاتیوں سے لے کر ناف تک ہو تب بھی درست ہے، لیکن رانوں تک ہونا زیادہ اچھا ہے۔(۱)

☆ اگر پانچ کپڑوں میں نہ کفنائیں، بلکہ فقط تین کپڑے کفن دیں، ایک ازار (تہبند) دوسرا چادر اور تیسرا سربند تو یہ بھی درست ہے۔ اور اتنا کفن بھی کافی ہے۔ اور تین کپڑوں سے کم دینا مکروہ ہے۔ ہاں اگر مجبوری اور لاچاری ہو تو کم دینا بھی کافی ہے یعنی تین کپڑوں سے کم دینا بھی درست ہے۔(۲)

عورت کو غسل دینے کے لیے کوئی نہ ملے

اگر کوئی عورت ایسی جگہ وفات پائے جہاں پر کوئی اور دوسری عورت نہیں ہے

(۱) وکفنها سنة درع وازار ولفافة وخمار وخرقة تربط بها ثدياها الازار واللفافة من القرن الى القدم والقرن هنا بمعنى الشعر واللفافة هي الرداء طولا وفي بعض نسخ المختار ان الازار من المنكب الى القدم والقميص من المنكب الى القدم بلا دخاريص درع المرأة قميصها فوق القميص واختلف في عرض الخرقة فقيل مابين الثديين الى السرة وقيل مابين الثدي الى الركبة (البحر الرائق (۲/۱۷۵-۱۷۷)، كتاب الجنائز، [الكفن]، ط: سعيد)
= الدر المختار مع الرد (۲/۲۰۳)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في الكفن، ط سعيد
= الفتاوى السراجية (۲۳)، كتاب الجنائز، باب التكفين، ط: سعيد.
(۲) وكفاية ازار ولفافة وخمار اعتبارا بلبسها حال حياتها من غير كراهة ويكره اقل من ذلك (البحر الرائق (۲/۱۷۷)، كتاب الجنائز، [الكفن]، ط: سعيد)
= الدر المختار مع الرد (۲/۲۰۳)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في الكفن، ط سعيد
= الفتاوى السراجية (۲۳)، كتاب الجنائز، باب التكفين، ط: سعيد.

جو غسل دے سکے، اور اس کا محرم (جس سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نکاح ناجائز ہے) کوئی مرد موجود ہو تو وہ میت کا کہنیوں تک تیمم کرا دے۔ اگر محرم نہ ہو تو غیر محرم اجنبی مرد اپنے ہاتھوں پر کچھ کپڑا وغیرہ لپیٹ کر اس طرح تیمم کرا دے۔ لیکن میت کی باہوں پر نظر نہ ڈالے۔ خاوند کا حکم بھی اجنبی کی مانند ہے۔ لیکن اس پر آنکھوں کو بند کرنا لازم نہیں ہوگا۔ اور یہ حکم جوان اور عمر رسیدہ عورت دونوں کے لیے یکساں ہے۔(۱)

عورت کو غسل دینے کے لیے کوئی عورت نہیں

اتفاق سے کوئی عورت ایسی جگہ مر جائے جہاں پر کوئی دوسری عورت اس کو غسل دینے کے لیے نہ ہو تو اگر کوئی محرم مرد ہے تو وہ اس کو تیمم کرا دے، اور اگر کوئی محرم مرد نہیں ہے تو کوئی غیر محرم اپنے ہاتھوں پر کپڑا لپیٹ کر اس کو تیمم

(۱) الحنفية قالوا: اذا ماتت المرأة وليس معها النساء يغسلنها، فان كان معها رجل محرم يممها باليد الى المرفق، وان كان معها اجنبي وضع خرقة على يده ويممها كذلك ولكنه يغض بصره عن ذراعيها، والزوج كالاجنبي الا انه لا يكلف بغض البصر عن الذراعين ولا فرق في ذلك بين الشابة والعجوز. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۵۰۵/۱، حكم النظر الى عورة الميت ولمسها وتغسيل الرجال النساء، وبالعكس، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت)

ماتت بين رجال او هو بين نساء يممه المحرم فان لم يكن فالاجنبي بخرقة
قال في الرد: (قوله يممه المحرم) اي يمم الميت الاعم من الذكر والانثى، وكذا قوله فالاجنبي اي فالشخص الاجنبي الصادق بذلك، وافاد ان المحرم لا يحتاج الى خرقة لانه يجوز له مس اعضاء التيمم بخلاف الاجنبي الا اذا كان الميت امة لانها كالرجل، ثم اعلم ان هذا اذا لم يكن مع النساء رجل لا مسلم ولا كافر ولا صبية صغيرة فلو معهن الكافر علمنه الغسل لان نظر الجنس الى الجنس اخف وان لم يوافق في الدين ولو معهن صبية لم تبلغ حد الشهوة واطاقت غسله علمنها غسله لان حكم العورة غير ثابت في حقها وكذا في المرأة تموت بين رجال معهم امرأة كافرة او صبي غير مشتهى. (رد المحتار مع الدر: (۲۰۱/۱)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فروع، ط: سعيد)

البحر الرائق: ۱۷۴/۲، كتاب الجنائز، (غسل الميت)، ط: سعيد

الفتاوى الهندية: (۱۵۸/۱)، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية.

کرادے۔(۱)

عورت کے مرنے کے بعد

''مرنے کے بعد'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۹۔۳)

عورت مرجائے

اگر عورت کا انتقال ہوگیا ہے، اور اس کو غسل دینے کے لیے کوئی عورت موجود نہیں ہے، تو محرم یا غیر محرم کوئی بھی مرد اس کو غسل نہیں دے سکتا۔ ایسی صورت میں کوئی مرد اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر مردہ عورت کو تیمم کرادے، غسل نہ دے۔(۲) واضح رہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے غسل دیا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مجازاً غسل دینے والا کہا جاتا ہے؛ کیوں کہ انہوں نے غسل کا سامان مہیا فرمایا تھا۔(۳)

عورت نے خود شرم گاہ میں انگلی ڈالی

''انگلی عورت نے خود شرم گاہ میں ڈالی'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۹۷)

---

(۲) ماتت بین رجال او هو بین نساء یممه المحرم فان لم یکن فالاجنبی بخرقة
(الدر المختار مع الرد (۲/۲۰۱)، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فروع، ط: سعید
(البحر الرائق ۲/۳۰۱، کتاب الجنائز، [غسل المیت]، ط: سعید.
(الفتاوی الهندیة (۱/۱۵۹)، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیة

(۳) قال فی شرح المجمع لمصنفه فاطمة رضی الله عنها غسلتها ام ایمن حاضنته صلی الله علیه وسلم ورضی الله عنها فتحمل روایة الغسل لعلی رضی الله عنه علی معنی التهیئة والقیام التام بأسبابه، ولئن ثبتت الروایة فهو مختص به (ردالمحتار علی الدر: (۱/۱۹۸)، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی القراءة عند المیت، ط: سعید)

عورتوں کو احتلام ہو

اگر عورتوں کو احتلام ہونے کی وجہ سے منی نکلے گی تو غسل فرض ہوگا۔(۱)

عورتوں کی شہوت سے منی نکلے

عورتوں کی منی شہوت سے نکلے تو ان پر بھی غسل فرض ہوتا ہے۔(۲)

عید کا غسل

☆ ...... جن لوگوں پر عید کی نماز واجب ہے، ان پر عید کے دن فجر کے بعد عید کے لیے غسل کرنا سنت ہے۔(۳)

☆ ...... جہاں عید کی نماز واجب نہیں ہے، ان پر عید کے دن فجر کے بعد غسل

---

(۱) والمعانی الموجبة للغسل انزال المنی علی وجه الدفق والشهوة من الرجل والمرأة حالة النوم واليقظة. (هداية: ۱/ ۳۱، كتاب الطهارة، فصل فی الغسل، ط: رحمانية)

□ المحيط البرهانی: ۱/ ۲۳۱، كتاب الطهارة، الفصل الثالث فی الغسل، ط: ادارة القرآن

□ الفتاوى التاتارخانية: ۱/۱۵۸، كتاب الطهارة، الغسل، ومما يتصل بخروج المنی مسئلة الاحتلام، ط: ادارة القرآن

(۲) وفرض الغسل عند خروج منی من العضو منفصل عن مقره هو صلب الرجل وترائب المرأة بشهوة. (التنوير مع الدر: ۱/۱۵۹، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعيد)

□ والمعانی الموجبة للغسل انزال المنی علی وجه الدفق والشهوة من الرجل والمرأة حالة النوم واليقظة. (هداية: ۱/ ۳۱، كتاب الطهارة، فصل فی الغسل، ط: رحمانية)

□ الفتاوى الهندية: ۱/۱۵، كتاب الطهارة، الباب الثانی، الفصل الثالث، ط: رشيدية

□ البحر الرائق: ۱/ ۵۶ - ۵۷، كتاب الطهارة، ط: سعيد

(۳) ندب يوم الفطر اكله واستياكه واغتساله وفی الرد: قوله ندب يوم الفطر الخ ان هذه الامور مندوبة قبل الصلاة ومن آدابها لا من آداب اليوم. (رد المحتار علی الدر ۲/ ۱۶۸، كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

□

□

کرنا سنت نہیں ہے، کرلیں گے تو کوئی مضائقہ بھی نہیں ہے۔(۱)

جمعہ کے دن عید ہو، اور اسی دن جنابت بھی پیش آجائے تو ایک ہی غسل عید، جمعہ اور جنابت تینوں کے لیے کافی ہے۔(۲)

عیدگاہ میں جنبی کے لیے جانا

جنابت کی ناپاکی کی حالت میں عیدگاہ میں جانا جائز ہے، البتہ نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔(۳)

(۱) ندب يوم الفطر اكله واستياكه واغتساله وفي الرد: قوله ندب يوم الفطر الخ ان عدة الامور مندوبة قبل الصلاة ومن آدابها لا من آداب اليوم. (رد المحتار على الدر: ۱۶۸/۲، كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

ح ـــــــــــــــــــ

ح ـــــــــــــــــــ

(۲) ويكفي غسل واحد لعيد وجمعة اجتمعا مع جنابة كما لفرضي جنابة وحيض. (الدر المختار (۱۶۹/۱)، كتاب الطهارة، فصل في ابحاث الغسل، ط: سعيد)

ح الفتاوى الهندية: ۱۶/۱، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث، ط: رشيدية

ح فتح القدير: ۵۸/۱، كتاب الطهارة، فصل في الغسل، ط: رشيدية.

(۳) ويحرم بالحدث الاكبر دخول مسجد لا مصلى عيد وجنازة. (تنوير مع الدر المختار: (۱/ ۱۰۱)، كتاب الطهارة مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد)

ح البحر الرائق: ۱۹۵/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد

ح الفتاوى الهندية: ۳۸/۱، كتاب الطهارة، الباب السادس الفصل الرابع، ط: رشيدية

غ

غرغرہ

فرض غسل میں کلی کے دوران غرغرہ کرنا فرض نہیں، بلکہ سنت ہے۔ اس لیے روزہ کے دوران غرغرہ نہ کرے، اور روزہ نہ ہو تو غرغرہ کرے۔ (۱)

غسل

غسل خواہ حرام فعل سے واجب ہو یا حلال فعل سے دونوں کا طریقہ ایک ہے۔ (۲)

غسل ان صورتوں میں فرض نہیں

۱۔ اگر منی اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا نہ ہو، اگر چہ خاص حصہ سے باہر نکل آئے، تب بھی غسل فرض نہ ہوگا۔ مثلاً: کسی شخص نے کوئی بوجھ اٹھایا یا اونچی جگہ سے گر پڑا، یا کسی نے اس کو مارا اور اس صدمہ سے اس کی منی شہوت کے بغیر نکل آئی تو غسل فرض نہ ہوگا۔ (۳)

---

(۱) وفرض الغسل غسل كل فمه، ويكفي الشرب عبا؛ لأن المج ليس بشرط في الأصح. (الدر مع الرد ۱/۱۵۱، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد)

(۲) البحر الرائق: ۴۶/۱، كتاب الطهارة، ط: سعيد.

الغسل عن الجنابة والحيض والنفاس فرض بصورة واحدة. (الفتاوى التاتارخانية ۱/۱۰۹، كتاب الطهارة، الغسل، الفصل الثالث في الغسل، ط: ادارة القرآن)

(۳) ....

يشترط عند الحنفية في المني الموجب للغسل: انزاله على وجه الدفق والشهوة من الرجل والمرأة حالة النوم واليقظة فلو خرج بسبب حمل ثقيل او بسقوط من مكان لايجب الغسل (الفقه الاسلامي وادلته ۳۶۱/۱، كتاب الطهارة، الفصل الخامس الغسل، خروج المني، ط: دارالفكر)

الفتاوى التاتارخانية ۱۵۵/۱، كتاب الطهارة، باب الغسل نوع آخر في بيان سبب الغسل، ط: ادارة القرآن.

بدائع الصنائع ۳۷/۱، كتاب الطهارة، فصل واما الغسل، ط: سعيد

۲ اگر منی اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی مگر خاص حصے سے باہر نہ نکلی تو غسل فرض نہ ہوگا۔ خواہ یہ نہ نکلنا خود بخود ہو یا خاص حصے کا سوراخ بند ہو جانے کے سبب ہو، خواہ ہاتھ سے بند کیا گیا ہو یا روئی وغیرہ رکھ کر بند کیا گیا ہو۔(۱)

۳ اگر کسی شخص کے خاص حصے سے پیشاب کے بعد شہوت کے بغیر منی نکلی تو اس پر غسل فرض نہ ہوگا۔(۲)

۴ اگر کوئی مرد کسی جانور یا مردہ کے خاص حصے یا مشترک حصے میں اپنا خاص حصہ داخل کرے، یا اس کا خاص حصہ اپنے مشترک حصے میں داخل کرے اور منی نہ نکلے تو غسل فرض نہیں ہوگا۔ لیکن سخت گناہ ہوگا۔(۳)

۵...... اگر کوئی عورت کسی جانور یا مردہ کا خاص حصہ یا کوئی لکڑی یا انگلی یا اور کوئی چیز اپنے خاص حصے یا مشترک حصے میں داخل کرے، اور منی نہ نکلے تو غسل فرض

(۱) فاذا احتلم الرجل وانفصل المني عن مكانه الا انه لم يظهر على رأس الاحليل فلاغسل عليه (الفتاوى التاتارخانية: ۱۵۷/۱، كتاب الطهارة، باب الغسل ومما يتصل بخروج المني مسائل الاحتلام، ط ادارة القرآن)

الفتاوى الهندية: ۱۴/۱، كتاب الطهارة، الباب الثاني، الفصل الثالث، ط: رشيدية.

ردالمحتار على الدر: (۱۶۴/۱)، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع المد والرطل، ط سعيد

(۲) رجل بال فخرج من ذكره مني ان كان منتشرا عليه الغسل وان كان منكسرا عليه الوضوء (الفتاوى الهندية: ۱۴/۱، كتاب الطهارة، الباب الثاني، الفصل الثالث، ط: رشيدية)

ردالمحتار على الدر: (۱۶۱/۱)، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع المد والرطل، ط سعيد

الفتاوى التاتارخانية: ۱۵۲/۱، كتاب الطهارة، باب الغسل، ط ادارة القرآن

(۳) والايلاج في البهيمة لايوجب الغسل بدون الانزال والايلاج في الميتة بمنزلة الايلاج في البهائم لايوجب الغسل مالم ينزل (الفتاوى التاتارخانية: ۵۳/۱، كتاب الطهارة، نوع آخر في بيان اسباب الغسل، ط ادارة القرآن)

ردالمحتار على الدر (۱۶۶/۱)، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع والمد، ط سعيد

الفتاوى الهندية: ۱۵/۱، كتاب الطهارة، الباب الثاني، الفصل الثالث، ط: رشيدية

نہیں ہوگا۔(۱)

واضح رہے کہ اگر کسی آدمی نے کسی جانور سے بدفعلی کی تو [illegible] بارے میں حکم یہ ہے کہ اس کو ذبح کر کے جلا دیا جائے [illegible] مستحب ہے۔ یعنی اس آدمی کا یہ فعل شریعت کے خلاف ہے [illegible] مناسب سزا دے گی۔(۲)

۶ اگر کوئی بے شہوت لڑکا کسی عورت کے ساتھ ہمبستری کرے [illegible] سے منی نہ نکلے، تو کسی پر بھی غسل فرض نہ ہوگا، اگرچہ عورت بالغ ہو۔

۷ اگر کوئی مرد اپنا خاص حصہ اپنے ہی مشترک حصے میں داخل کرے [illegible] منی نہ نکلے، تو اس پر غسل فرض نہ ہوگا۔(۳)

۸ اگر کوئی مرد کسی کم عمر لڑکی کے ساتھ جماع کرے اور منی نہ نکلے تو غسل فرض نہ ہوگا۔(۴)

---

(۱) ولا عند ادخال اصبع ونحوه كذكر غير آدمي وذكر خنثى وميت وصبي لا يشتهى [illegible] من نحو خشب في الدبر او القبل بلا انزال. (تنوير مع الرد [illegible] ۱۶۶، كتاب الطهارة [illegible] غسل. ط: سعيد)

(۲) ولا يحد بوطء البهيمة بل يعزر وتذبح ثم تحرق ويكره [illegible] (الدر المختار مع الرد (۲۶/۴)، كتاب الحدود، مطلب في وطء الدابة. ط: سعيد)
فتح القدير [illegible] ۴، كتاب الحدود، باب الوطء الذي يوجب الحد والذي لا يوجب [illegible]
بدائع الصنائع [illegible] ۳۴/۷، كتاب الحدود، فصل واما بيان [illegible]

(۳) اما في دبر نفسه فرجح في النهر عدم الوجوب الا بالانزال [illegible] كتاب الطهارة مطلب في تحرير الصاع والمد. ط: سعيد)
النهر الفائق [illegible] ۶۷/۱، كتاب الطهارة [illegible] ط: دار الكتب العلمية

(۴) والايلاج في الصغيرة التي لا تجامع مثلها لا يوجب الغسل [illegible] ۱، كتاب الطهارة، الغسل، نوع آخر في بيان اسباب الغسل [illegible]
رد المحتار على الدر (۱۶۶/۱)، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير [illegible]
مراقي الفلاح (۴۰) كتاب الطهارة، فصل ما يوجب الاغتسال [illegible]

۹ اگر کوئی مرد اپنے خاص حصے پر اتنا موٹا کپڑا لپیٹ کر جماع کرے کہ جسم کی حرارت اس کی وجہ سے محسوس نہ ہو، اور منی بھی نہ نکلے تو غسل فرض نہ ہوگا۔(۱)

۱۰ اگر کسی کنواری عورت کے ساتھ صحبت کی اور اس کی بکارت زائل نہیں ہوئی، تو اس عورت پر غسل واجب نہیں ہوگا۔ لیکن اگر مرد کے خاص حصے کا سر عورت کی شرمگاہ میں چھپ جائے، خواہ منی نکلے یا نہ نکلے اور لڑکی بالغ ہے تو دونوں پر غسل واجب ہوگا۔(۲)

۱۱...... اگر کوئی مرد اپنے خاص حصے کا سر حشفہ سے کم داخل کرے، تو غسل واجب نہیں ہوگا۔(۳)

۱۲...... مذی اور ودی نکلنے سے غسل فرض نہیں ہوتا۔(۴)

---

(۱) لا يجب الغسل في حالة عدم الانزال بايلاج بحائل كان يلف على ذكره خرقة. (الفقه الاسلامي وادلته: ۳۶۳/۱، كتاب الطهارة، الفصل الخامس التقاء الختانين، ط: دار الفكر)

☐ الفتاوى الهندية: ۱۵/۱، كتاب الطهارة، الباب الثاني، الفصل الثالث، ط: رشيدية

☐ الدر المختار: (۱۶۳/۱ - ۱۶۵)، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع والمد، ط: سعيد

(۲) اذا اتى المرأة وهي بكر فلا غسل عليه مالم ينزل لان البكارة تمنع من التقاء الختانين وبدونه لا يجب الغسل وكذالك لا غسل عليها لانعدام السبب في حقها وكذلك اذا كانت ثيا وله تتوار الحشفة فلا غسل عليه مالم ينزل وكذلك لا غسل عليها. (الفتاوى التاتارخانية: ۱۵۳/۱، كتاب الطهارة، الغسل، نوع آخر في بيان اسباب الغسل، ط: ادارة القرآن)

☐ الدر المختار: (۱۶۶/۱ - ۱۶۷)، كتاب الطهارة، مطلب في رطوبة الفرج، ط: سعيد

☐ النهر الفائق: ۶۶/۱، كتاب الطهارة، فرع، ط: دار الكتب العلمية.

(۳) الايلاج في احد السبيلين اذا توارت الحشفة يوجب الغسل. (الفتاوى الهندية: ۱۵/۱، كتاب الطهارة، الباب الثاني، الفصل الثالث، ط: رشيدية)

☐ المحيط البرهاني: ۲۲۷/۱، كتاب الطهارة، الفصل الخامس الغسل، خلاصة ما يوجب الغسل، ط: دار الفكر.

☐ البحر الرائق: ۵۸/۱، وفرض الغسل عند غيبوبة ما فوق الختان، كتاب الطهارة، ط: سعيد

(۴) ولا يجب الغسل اذا علم انه ودي مطلقا وفيما اذا علم انه مذي. (رد المحتار: (۱۶۴/۱)، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع والمد، ط: سعيد)

☐ النهر الفائق: ۶۲/۱، كتاب الطهارة، فرع، ط: دار الكتب العلمية.

☐ البحر الرائق: ۶۱/۱، كتاب الطهارة، ط: سعيد

۱۳ اگر کسی عورت کے خاص حصے میں مرد کی منی مرد سے بغیر، انجکشن وغیرہ کے ذریعے داخل کی جائے، اور عورت کو اس دوران شہوت نہ ہو، تو عورت پر غسل واجب نہیں ہوگا۔ (۱)

۱۴..... اگر کسی عورت کا بچہ پیدا ہو، اور خون بالکل نہ نکلے تو اس پر غسل فرض نہیں ہوگا۔ (۲)

۱۵..... استحاضہ سے غسل فرض نہیں ہوتا۔ (بیماری کی وجہ سے عورت کو مستقل خون آتا رہتا ہے اس کو "استحاضہ" کہتے ہیں) (۳)

۱۶..... اگر کسی کو منی جاری رہنے کا مرض ہے، تو اس کے اوپر غسل فرض

(۱) ان الموجب انزال المنی حقیقة او تقدیرا عند کمال سببه وفیما ذکرناه لم یوجد حقیقة ولاتقدیرا لنقصان سببه. (البحر الرائق : ۱/۵۹، کتاب الطهارة، ط: سعید)

☐ اذا جومعت المرأة فیما دون الفرج وصل المنی الی رحمها وهی بکر او ثیب لا غسل علیها لفقد السبب وهو الانزال او مواراة الحشفة.

☐ الفتاوی الهندیة : ۱/۱۵، کتاب الطهارة، الباب الثانی، الفصل الثالث، ط: رشیدیة

☐ المحیط البرهانی : ۱/۲۲۷، کتاب الطهارة، الفصل الخامس الغسل، خلاصة ما یوجب الغسل، ط: دار الفکر.

(۲) ولدت ولم تر دما. قوله او ولدت ولم تر دما هذا قول الامام وبه اخذ اکثر المشایخ وعند ابی یوسف وهو روایة عن محمد لا غسل علیها لعدم الدم. (الدر المختار : (۱/۱۶۸)، کتاب الطهارة، مطلب فی رطوبة الفرج، ط: سعید)

☐ الفتاوی التاتارخانیة : ۱/۱۶۱، کتاب الطهارة، الفصل الخامس فی بحث الغسل، خلاصة ما یوجب الغسل وما لا یوجب، ط: دار الفکر.

☐ الفقه الاسلامی وادلته : ۱/۳۶۸، کتاب الطهارة، الفصل الخامس الغسل، خلاصة ما یوجب الغسل وما لا یوجب، ط: دار الفکر.

(۳) ولا یجب الغسل بدم الاستحاضة، لکن یندب اذا انقطع. (الفقه الاسلامی وادلته ۱/۳۶۶، کتاب الطهارة، الفصل الخامس فی بحث الغسل، الحیض والنفاس ط: دار الفکر)

☐ مراقی الفلاح : (۶۳)، کتاب الطهارة، فصل یسن الاغتسال لاربعة اشیاء، ط: قدیمی

☐ الدر المختار مع الرد : (۱/۱۷۰)، کتاب الطهارة، مطلب یوم عرفة افضل من یوم الجمعة.

نہیں ہوگا۔(۱)

۱۷- حقنہ سے غسل فرض نہیں ہوتا۔(۲)

۱۸- اگر کوئی مرد اپنا خاص حصہ کسی کی ناف میں داخل کرے تو اس پر غسل فرض نہیں ہوگا، بشرطیکہ منی نہ نکلے۔(۳)

غسل بیٹھ کر کرے یا کھڑے ہو کر

غسل بیٹھ کر کرے یا کھڑے ہو کر، دونوں طرح جائز ہے، البتہ اگر کپڑوں کے بغیر کھلی جگہ پر غسل کر رہا ہے تو بیٹھ کر غسل کرنا افضل ہے؛ کیوں کہ اس میں پردہ زیادہ ہے۔(۴)

---

(۱) المنی الموجب للغسل: هو الخارج بلذة معتادة فان لم يخرج بلذة معتادة كان خرج بنفسه لمرض او ضربة سلس او لدغة عقرب فلاغسل وعليه الوضوء فقط. (الفقه الاسلامی وادلته ۱/۳۲۱، كتاب الطهارة، الفصل الخامس الغسل، خروج المنی، ط: دارالفكر)

ردالمحتار علی الدر: (۱/۱٦۰)، كتاب الطهارة، المعانی الموجبة للغسل، ط: سعيد.

مراقی الفلاح: (۴۰)، كتاب الطهارة، فصل مایوجب الاغتسال، ط: قدیمی.

(۲) ولا عند ادخال اصبع ونحوه كذكر غير آدمی ... وما يصنع من نحو خشب (فی الدبر او القبل) علی المختار. (تنویر الابصار مع الدر: ۱/۱٦٦، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعيد)

....

(۳) لو اولج فی البهيمة والميتة والصغيرة التی لايجامع مثلها ... فلايجب عليه الغسل ما لم ينزل لقصور الشهوة ... لانه بمنزلة التبطين والتفخيذ ومعالجة اليد. (حلبی كبير: ۴۷، كتاب الطهارة، فروع (ابحاث الغسل)، ط: نعمانية كوئٹه)

(الفتاوی الهندية (۱/۱۴-۱٦)، كتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل، ط: رشيدية)

(۴) امداد الفتاوی ۱/۱۸، ط: مكتبه دارالعلوم كراچی)

غسل چار چیزوں سے فرض ہوتا ہے

چار چیزوں سے غسل فرض ہوتا ہے:

۱- جوش کے ساتھ منی نکلنا۔ ۲- مرد کی سپاری کا اندر چلا جانا۔

۳- حیض کا خون بند ہو جانا۔ ۴- نفاس کا خون بند ہونا۔(۱)

غسل خانہ

☆.....اگر غسل خانہ پر چھت نہیں ہے باقی اوپر پردہ ہے، اور غسل کرنے والا تنہا ہے تو کھلی فضا میں بھی ننگے ہو کر غسل کرنا جائز ہے، چھت کی طرف پردہ کی کوئی حاجت نہیں۔

☆......غسل خانے میں بے پردگی نہ ہونے کی صورت میں ننگے ہو کر غسل کرنا جائز ہے، مگر سنت کے خلاف ہے۔ مستحب اور افضل یہی ہے کہ لنگی وغیرہ باندھ کر غسل کرے، کیوں کہ ابوداؤد شریف کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ شرم کرنے والے، پردہ کرنے والے کو پسند کرتا ہے۔ لہٰذا جب تم میں سے کوئی غسل کرے تو ضرور پردہ کرے''۔(۲)

(۱) المعانی الموجبة للغسل وهی ثلاثة منها الجنابة وهی تثبت بسببین احدهما خروج المنی علی وجه الدفق والشهوة من غیر ایلاج السبب الثانی الایلاج، الایلاج فی احد السبیلین اذا توارت الحشفة یوجب الغسل ومنها الحیض والنفاس، یجب عند خروج دم حیض او نفاس (الفتاوی الهندیة ۱/۱۴ - ۱۶، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل، ط: رشیدیة)

☆ البحر الرائق: ۱/۵۳ - ۵۸، کتاب الطهارة، مبحث الغسل، ط: سعید

☆ بدائع الصنائع: ۱/۳۵ - ۳۶، کتاب الطهارة، فصل اما الغسل، ط: سعید

(۲) عن یعلی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رای رجلا یغتسل بالبراز فصعد المنبر فحمدالله واثنی علیه ثم قال ان الله حیی ستیر یحب الحیاء والستر فاذا اغتسل احدکم فلیستتر (سنن ابی داؤد ۲/۲۰۱، کتاب الطهارة، باب النهی عن التعری، ط: مکتبه رحمانیه) =

غسل خانے میں باتیں کرنا

غسل خانے میں غسل کے دوران باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ البتہ ضرورت ہے تو باتیں کرنے کی اجازت ہے۔(۱)

غسل خانے میں پیشاب کرنا

غسل خانے میں پیشاب نہیں کرنا چاہیے، اس سے وسوسے کا مرض ہوتا ہے۔ اور اگر غسل خانے میں کسی نے پیشاب کردیا ہو تو غسل سے پہلے اس کو دھو کر پاک کرلینا چاہیے۔(۲)

مزید "پیشاب کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں!

غسل دیتے وقت غسل دینے والے کے علاوہ دوسرے لوگ نہ ہوں

"میت کو جس جگہ غسل دیا جائے" عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۳۳)

= ☐ يغتسل ويختار ما هو استر هذا لما في الوهبانية والقنية وفي حاشية ويستحب ان يغتسل بمكان لا يراه فيه احد لا يحل له النظر لعورته لاحتمال ظهورها في حال الغسل او لبس الثياب لقوله صلى الله عليه وسلم ان الله حيي ستير يحب الحياء والستر فاذا اغتسل احدكم فليستتر

☐ مراقي الفلاح: ٥٧، كتاب الطهارة، آداب الغسل، ط: سعيد.

☐ حلبي كبير: ٥١، كتاب الطهارة، فرائض الغسل، ط: سهيل اكيدمي.

(۱) ويستحب ان لا يتكلم بكلام قط من كلام الناس او غيره اما كلام الناس فلما تقدم في الوضوء واما غيره من الذكر والدعاء فلانه في مصب الماء المستعمل ومحل الاوضار والاوساخ والاقذار. (حلبي كبير: ٤٥، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: نعمانية كوئٹه)

☐ رد المحتار على الدر: ۴۱۸/۲، كتاب الحظر والاباحة، فروع، ط: سعيد.

☐ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ٥٢، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: قديمي

(۲) عن عبدالله بن مغفل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبولن احدكم في مستحمه ثم يغتسل فيه او يتوضأ فيه فان عامة الوسواس منه. (سنن ابي داؤد: ۱۵/۱-۱۶، ط: رحمانيه)

☐ مشكاة المصابيح: ٤٢، ط: قديمي.

غسل دیتے وقت کیسے لٹائے؟

☆ میت کو غسل دیتے وقت جس طرح لٹانا مناسب ہو لٹا کر غسل دے سکتے ہیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ اور بعض نے یہ کہا ہے کہ قبلہ کی طرف منہ کر کے عرضاً لٹا دیں۔ جیسا کہ قبر میں رکھا جاتا ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ قبلہ کی طرف لمبائی میں لٹا دیں، اس صورت میں پیر اور منہ قبلہ کی طرف ہوں گے۔

☆...... خانہ کعبہ کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یہ ہے کہ ''تمہارا قبلہ ہے، زندگی میں اور مرنے کے بعد۔'' اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جیسے قبر میں میت کو رکھا جاتا ہے، اسی طرح میت کو غسل دیتے وقت لٹا دیا جائے۔ اس پر امت کا عمل ہے۔(۱)

بہرصورت جس طرح بھی سہولت ہو میت کو غسل دینے میں لٹانے کی گنجائش ہے؛ کیوں کہ بعض مقامات پر غسل دینے کی جگہ قبلہ رخ نہیں ہوتی، اور چھوٹی ہوتی ہے۔

غسل دینا نہ آئے اور وہ غسل دے دے

جس آدمی کو میت کو غسل دینا نہیں آتا، اگر وہ میت کو غسل دے دے تو اس پر کچھ گناہ نہیں ہوگا۔ لیکن جہاں تک ممکن ہو میت کو ایسے آدمی کے ذریعے غسل دلانا چاہیے جو سنت کے مطابق میت کو غسل دینا جانتا ہو۔(۲)

---

(۱) وکیفیة الوضع عند بعض اصحابنا الوضع طولا کما فی حالة المرض اذا اراد الصلاة بایماء ومنهم من اختار الوضع کما یوضع فی القبر والاصح انه یوضع کما تیسر کذا فی الظهیریة. (الفتاوی الهندية : ۱۵۸/۱، کتاب الصلاة ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز ، الفصل الثانی فی الغسل ، ط: رشیدیة)

◻ البحر الرائق : ۱۷۱/۱، کتاب الجنائز ،ط: سعید

◻ بدائع الصنائع : ۳۰۰/۱، کتاب الطهارة ، فصل اما بیان کیفیة الغسل ، ط: سعید.

(۲) ویستحب ان یکون الغاسل ثقة یستوفی الغسل. (الفتاوی الهندية : ۱۵۹/۱، کتاب الصلاة الباب الحادی العشرون فی الجنائز ، الفصل الثانی فی الغسل ، ط: رشیدیة)

غسل دینے کا پانی

علامہ شامی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ میت کو پہلے سادہ پانی سے غسل دیا جائے، پھر بیری کے پتوں کا پکایا ہوا پانی، پھر کافور ملا ہوا پانی ڈالا جائے۔

اور فتح القدیر میں ہے کہ پہلی اور دوسری مرتبہ بیری کے پتوں کا پکایا ہوا پانی اور تیسری مرتبہ کافور ملا ہوا پانی ڈال کر غسل دینا بہتر ہے۔(۱)

موجودہ دور میں ہر جگہ بیری کے پتوں کا ملنا مشکل ہوتا ہے؛ اس لیے جہاں ملیں وہاں بیری کے پتے استعمال کرے۔ اور جہاں نہ ملیں وہاں صابن وغیرہ استعمال کرے، کافی ہے۔(۲)

= وینبغی کونه اقرب الناس الیه فان لا یحسن الغسل فاهل الامانة والورع. (ردالمحتار علی الدر: ۲/۲۰۲، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فروع، ط: سعید)

(۱) وذکر شیخ الاسلام ان الاولی بالقراح ای الماء الخالص، وفی الثانیة بالمغلی فیه سدر والثالثة بالذی فیه کافور قال فی الفتح والاولی کون الاولین بالسدر کما هو ظاهر الهدایة لما فی ابی داؤد بسند صحیح ان ام عطیة تغسل بالسدر مرتین والثالث بالماء والکافور. (ردالمحتار ۲/۱۹۷)، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی القراءة عند المیت، ط: سعید)

الفتاوی الهندیة: ۱/۱۵۸، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیة

فتح القدیر: ۲/۷۳، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: رشیدیة.

(۲) ویصب علیه ماء مغلی بسدر او حرض ان تیسر والا فماء خالص ویغسل رأسه ولحیته. (تنویر الابصار علی هامش رد المحتار: ۲/۱۹۶، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعید)

وصب علیه ماء مغلی بسدر او حرض والا ای لم یوجدا فالغسل بالقراح وهو الماء الخالص کاف ویسخن ان تیسر لانه ابلغ فی التنظیف. (حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح ۵۲۹، کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، ط: قدیمی)

ویغلی الماء بالسدر او بالحرض فان لم یکن فالماء القراح ویغسل رأسه ولحیته بالخطمی وان لم یکن فبالصابون ونحوه لانه یعمل عمله. (الفتاوی الهندیة: ۱/۱۷۳، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: قدیمی)

غسل دینے کا پانی ناپاک تھا

☆......اگر میت کو دفن کرنے سے پہلے معلوم ہوا کہ جس پانی سے میت کو غسل دیا گیا ہے وہ ناپاک تھا تو اس کو دوبارہ پاک پانی سے غسل دیا جائے۔(۱)

☆......اور اگر غسل، کفن اور دفن کے بعد معلوم ہوا کہ پانی ناپاک تھا، تو اب قبر کو کھول کر دوبارہ میت کو غسل دینے کی اجازت نہیں ہوگی۔(۲)

اور میت پر اس کی وجہ سے مؤاخذہ نہیں ہوگا، وہ مجبور اور معذور ہے۔ اور جس شخص سے بھی اس سلسلے میں بے احتیاطی ہوئی ہے وہ توبہ استغفار کرے اور میت کے لیے مغفرت کی دعا کرے اور اس کو ثواب پہنچاتا رہے۔(۳)

غسل دینے کا طریقہ میت کو

''میت کو غسل دینے کا طریقہ'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۰۶)

غسل دینے کی جگہ

اگر میت کو غسل دینے کے لیے کوئی الگ ایسی جگہ ہے جہاں سے پانی کہیں

(۱) وان غسل الميت بماء نجس يعاد الغسل والصلاة مالم يدفن. (الفتاوى التاتارخانية: ۲/ ۱۷۳، كتاب الصلاة، الفصل الثاني والثلاثون في الجنائز، غسل الميت، ط: ادارة القرآن.

✐......................................

✐......................................

(۲) ولا يخرج منه بعد اهالة التراب الا لحق آدمي.
قال الشامي: (قوله: الا لحق آدمي) احتراز عن حق الله تعالىٰ. (الدر المختار على هامش رد المحتار: ۲/ ۲۳۷-۲۳۸، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد)

✐......................................

✐......................................

(۳) قال الله تعالىٰ: ولا تزر وازرة وزر اخرىٰ (سورة النجم: ۳۸)

✐......................................

الگ بہہ کر چلا جائے تو بہتر ہے۔ ورنہ کچی جگہ میں میت کے تختے کے نیچے گڑھا کھود لیا جائے، تاکہ سارا پانی اس میں جمع ہو جائے۔ اگر گڑھا نہیں کھدوایا اور سارا پانی گھر میں پھیل گیا تب بھی گناہ نہیں ہوگا۔ مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو آنے جانے میں تکلیف نہ ہو، اور کوئی پھسل کر نہ گرے۔ (۱)

غسل دینے کی شرطیں

میت کو غسل دینے کے فرض ہونے کے لیے یہ شرائط ہیں:

۱......میت مسلمان ہو، کافر نہ ہو۔ کافر میت کو غسل دینا فرض نہیں ہے۔

۲......اسقاط شدہ مردہ یا کچا بچہ نہ ہو، کیوں کہ اسقاط شدہ مردہ بچے کو غسل دینا فرض نہیں ہے۔

۳...... جب تک میت کے جسم کا بیشتر حصہ یا آدھا حصہ سر کے ساتھ نہ ہو، اس کو غسل دینا فرض نہیں ہے۔ اگر اتنا نہ ملے تو غسل دینا مکروہ ہے۔

۴......میت حقیقی شہید نہ ہو، اور حقیقی شہید وہ ہے جسے اللہ کا نام بلند کرنے پر قتل کر دیا گیا ہو، کیوں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے شہداء کے متعلق فرمایا تھا: ''انہیں غسل نہ دو، ان کا ہر زخم یا خون قیامت کے دن مشک کی طرح مہکتا ہوگا''۔ (۲)

---

(۱) ويوضع على التخت لانه لايمكن الغسل الا بالوضع عليه لانه لو غسل على الارض لتلطخ. (بدائع الصنائع: ۱/۳۰۰، كتاب الصلاة، فصل في بيان كيفية الغسل، ط: سعيد)
قال في هامش بهشتي زيور: هذه المسئلة ظاهرة لا تحتاج لنقل.

(۲) عن ابن عباس قال امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقتلى احد ان ينزع عنهم الحديد والجلود وان يدفنوا بدمائهم وثيابهم. (سنن ابي داؤد: ۲/۹۳، كتاب الصلاة، باب الشهيد يغسل، ط: رحمانية)
مراقي الفلاح: ۳۲۲، كتاب الصلاة، باب احكام الشهيد، ط: سعيد.
ردالمحتار على الدر: (۲/۲۵۰)، كتاب الصلاة، باب الشهيد، ط: سعيد. =

غسل دینے کے بعد تری کو خشک کرے

میت کو غسل دینے کے بعد اس کی تری کو کپڑے وغیرہ سے نچوڑ کر دور کر دیں۔ اس کے بعد کفن پہنایا جائے۔(١)

غسل دینے کے بعد دن یا رات گزر گئی

اگر میت کو غسل دے کر ایک رات یا ایک دن گھر یا مردہ خانے میں رکھا جائے تو دوسرے دن دوبارہ غسل دینے کی ضرورت نہیں ہے، پہلے والا غسل کافی ہوگا۔(٢)

غسل دینے کے بعد میت سے نجاست خارج ہو

☆......اگر میت کو غسل دینے کے بعد میت کے جسم سے نجاست خارج ہو، اس سے کوئی حرج نہیں ہے، خواہ وہ اس کے کفن یا بدن کو لگ جائے۔ البتہ کفن

= ☐ الرابع : ان لایکون شهیدا قتل فی اعداء، کما سیاتی فی مبحث "الشهید" لقوله صلی الله علیه وسلم فی قتلی احد : ولا تغسلوهم فان کان جرح او کل دم یفوح مسکا یوم القیامة. (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة : ١/٥٠٣-٥٠٢، شروط غسل المیت، ط: دار احیاء التراث العربی.

(١) ویندب ان یجفف بدن المیت بعد الغسل حتی لا تبتل اکفانه. (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة : ١/٥٠٩، ماینداب ان یکون علیه الغاسل من الصفات، ط: دار احیاء التراث العربی)

☐ ثم ینشف ثم یقمص ثم یبسط الکفن علی مقاله کر. (فتح القدیر : ٢/٧٣، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: رشیدیة)

☐ الفتاوی الهندیة : ١/١٥٨، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیة

☐ ردالمحتار : (٢/١٩٧)، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی القراءة عند المیت، ط: سعید.

(٢) ولایعید غسله ولا وضوءه. (الفتاوی الهندیة : ١/١٥٨، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیة)

☐ ....

☐ ....

پہنانے سے پہلے صفائی کے خیال سے اس کو دھو ڈالنا چاہیے۔ لیکن دھونا جنازہ کی نماز صحیح ہونے کی شرط نہیں ہے۔

☆......اگر کفن پہنانے کے بعد نجاست خارج ہوئی تو اس کو دھونا لازم نہیں ہے؛ کیوں کہ دھونے میں دشواری اور حرج ہے۔ ہاں اگر نجاست سے کفن آلودہ ہو جائے تو اس کو دھونا لازم ہوگا، ورنہ کفن ناپاک ہو جانے کی وجہ سے جنازہ کی نماز درست نہیں ہوگی۔ (کیوں کہ یہ ناپاک کفن دینا شمار ہوگا)(۱)

غسل دینے کے لیے کوئی عورت نہیں

''عورت کو غسل دینے کے لیے کوئی عورت نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲)

غسل دینے کے لیے کوئی مرد نہیں

اگر اتفاق سے کوئی مرد ایسی جگہ پر مر جائے جہاں پر کوئی مرد غسل دینے والا نہ ہو، تو اس کو محرم عورت اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹے بغیر اور اگر غیر محرم ہے تو اپنے ہاتھوں پر کپڑا لپیٹ کر تیمم کرا دے۔(۳)

---

(۱) الحنفية قالوا: النجاسة الخارجة من الميت لاتضر، سواء اصابت بدنه او كفنه الا انها تغسل قبل التكفين تنظيفا لاشرطا في صحة الصلاة عليه، اما بعد التكفين فانها لا تغسل الان في غسلها مشقة وحرج بخلاف النجاسة الطارئة عليه، كان كفن بنجس فانها تمنع من صحة الصلاة عليه (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۵۰۹-۵۱۰، اذا خرج من الميت نجاسة بعد غسله، ط: داراحياء التراث العربي.

☐ ويمسح بطنه مسحا رفيقا تحرزا عن تلويث الكفن فان خرج منه شيء غسله ولايعيد غسله ولاوضوءه. (فتح القدير: ۲/۷۳، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: رشيدية)

☐ ردالمحتار على الدر: (۲/۱۹۷)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراءة عند الميت ط: سعيد.

(۲،۳) واذا لم يكن للرجل زوجة ولا رجل يغسله لاتغسله ابنته ولا احد من ذوات محارمه بل ييممه من لحق الا بثوب. (فتح القدير: ۲/۷۶، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: رشيدية)=

غسل دینے والا بھی غسل کرے

''مردہ کو غسل دینے والے کے لیے غسل کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۷۷)

غسل دیئے بغیر میت کو دفن کر دیا

اگر کسی میت پر غسل اور تیمم کے بغیر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کر دیا گیا ہے، اور دفن کرنے کے بعد خیال آیا کہ اس کو غسل نہیں دیا گیا تھا تو اس کے جنازہ کی نماز اس کی قبر پر دوبارہ پڑھی جائے گی؛ اس لیے کہ پہلی نماز صحیح نہیں ہوئی۔ اب چوں کہ دفن کرنے کے بعد غسل دینا ممکن نہیں ہے، لہٰذا دوبارہ جو نماز پڑھی جائے گی وہ ہو جائے گی۔ (۱)

واضح رہے کہ جب تک یہ اندازہ ہو کہ میت قبر میں پھٹ نہیں گئی تب تک جنازہ کی نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ (۲)

غسل سنت کے مطابق نہیں کیا

غسل سنت کے مطابق کرنا چاہیے، تاہم اگر غسل سنت کے مطابق نہیں کیا،

= ☐ الفتاوى الهندية: (۱/۱۶۰)، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية.

☐ الدر المختار: (۲/۲۰۱)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد.

(۱) ولو دفن بلا غسل واهالوا عليه التراب يصلى على قبره ولا ينبش. (فتح القدير: ۲/۷۶، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: رشيدية)

☐ الدر المختار: (۲/۲۲۳)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد

☐ الفتاوى الهندية: ۱/۱۶۵، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الخامس في الصلاة على الميت، ط: رشيدية.

(۲) ويصلى عليه مالم يتفسخ والمعتبر فيه اكبر الرأى على الصحيح لاختلافه باختلاف الزمان. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۵۹۲، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، ط: قديمي)

صرف کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور پورے بدن پر پانی بہالیا، تو غسل ہو جائے گا اور پاکی حاصل ہو جائے گی؛ کیوں کہ غسل میں یہی تین چیزیں فرض ہیں۔(۱)

غسل سنت ہے

۱ جن لوگوں پر جمعہ کی نماز واجب ہے ان کے لیے جمعہ کے دن فجر کے بعد جمعہ کے لیے غسل کرنا سنت ہے۔

۲ جن لوگوں پر عیدین کی نماز واجب ہے ان کے لیے عیدین کے دن فجر کے بعد عید کے لیے غسل کرنا سنت ہے۔

۳ حج یا عمرہ کے احرام کے لیے غسل کرنا سنت ہے۔

۴ حج کرنے والے کو عرفہ کے دن زوال کے بعد غسل کرنا سنت ہے۔(۲)

غسل صحیح ہونے کی شرطیں

غسل صحیح ہونے کی شرطیں یہ ہیں:

۱ اگر کوئی عذر نہیں تو پورے جسم کے ظاہری حصے پر پانی پہنچ جانا۔ اگر کسی عذر کے بغیر جسم کے ظاہری حصے میں بال برابر کوئی جگہ خشک رہ جائے گی تو غسل نہ

---

(۱) وفرض الغسل غسل فمه وانفه وبدنه. (تنوير الابصار على الدر: (۱۵۱/۱)، كتاب الطهارة مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية: ۱۳/۱، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول في فرائضه، ط: رشيدية

البحر الرائق: ۴۵/۱، كتاب الطهارة، سعيد.

(۲) اما انواع الغسل فتسعة ... واربعة سنة وهي غسل يوم الجمعة ويوم العيدين والاحرام وعرفة وعند الاحرام (الفتاوى الهندية: ۱۶/۱، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية)

البحر الرائق: ۶۳/۱، كتاب الطهارة، ط: سعيد

بدائع الصنائع: ۳۵/۱، كتاب الطهارة، ط: سعيد.

نہیں ہوگا۔(۱)

۲ جسم پر ایسی چیز کا نہ ہونا جس کی وجہ سے جسم تک پانی نہ پہنچ سکے۔ مثلاً: جسم پر چربی یا خشک موم یا خمیرہ یا رنگ یا ایلفی یا مچھلی یا چھلکا وغیرہ لگا ہوا ہو، یا انگلیوں میں تنگ انگوٹھی، چھلے وغیرہ ہوں، یا کانوں میں تنگ بالیاں ہوں کہ سوراخ میں پانی نہ پہنچ سکے۔(۲)

۳..... جن چیزوں سے غسل واجب ہوتا ہے، غسل کی حالت میں ان چیزوں کا نہ ہونا۔ مثلاً: کوئی عورت حیض (ماہواری) یا نفاس (بچہ کی پیدائش کے بعد چالیس دن کے اندر جو خون آتا ہے) کی حالت میں غسل کرے، یا کوئی مرد منی گرنے کی حالت میں غسل کرے تو غسل صحیح نہیں ہوگا۔

غسل فرض ہونے کے اسباب

۱..... ''منی'' کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر جسم سے باہر نکلنا۔

۲..... ''ایلاج'' (کسی شہوت والے مرد کے خاص حصے کی سپاری کسی زندہ عورت کے خاص حصے میں یا کسی دوسرے زندہ آدمی کے مشترک حصے میں داخل ہو، خواہ مرد ہو یا عورت یا مخنث، منی گرے یا نہ گرے غسل فرض ہے۔

(۱) والماركه فهواسالة الماء على جميع مايمكن اسالته عليه من البدن من غير حرج مرة واحدة حتى لوبقيت لمعة لم يصبها الماء لم يجز الغسل. ((البحر الرائق: ۱/۳۶، كتاب الطهارة، ط: سعيد)
☐ بدائع الصنائع: ۱/۳۴، كتاب الطهارة، فصل اما الغسل، ط: سعيد.
☐ الدرالمختار: ۱/۱۵۲، كتاب الطهارة مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد.

(۲) والعجين يمنع تمام الاغتسال وكذا جلد السمك والوسخ والدرن لايمنع ويجب تحريك القرط والخاتم الضيقين ولولم يكن قرط فدخل الماء الثقب عند مروره اجزاه كالسرة والا ادخله ولايتكلف في ادخال شيء سوى الماء من خشب ونحوه. (البحر الرائق: ۱/۴۷، كتاب الطهارة، ط: سعيد)
☐ الدرالمختار مع الرد: ۱/۱۵۵، كتاب الطهارة، ط: سعيد.

۳ ''حیض'' کا خون بند ہونے کے بعد غسل کرنا فرض ہے۔

۴ ''نفاس'' کا خون بند ہونے کے بعد غسل کرنا فرض ہے۔

ان چاروں اسباب کی تفصیلات اپنی اپنی جگہ پر دیکھیں!(۱)

غسل کا سامان

میت کو غسل دینے کا سامان یہ ہے:

۱ غسل دینے کے لیے پانی کا پاک برتن، اگر چہ گھر کا استعمال شدہ کیوں نہ ہو۔

۲ ...لوٹا، یا پانی نکالنے کا مگا ایک عدد۔ نیا ہو یا پرانا، دونوں صحیح ہیں۔

۳ ...غسل کا تختہ ایک عدد، اکثر مساجد یا برادری کے پاس ہوتا ہے۔ یا کوئی اور تختہ جس پر میت کو لٹا کر غسل دیا جا سکے۔

۴ ...استنجے کے ڈھیلے تین یا پانچ عدد۔

۵ ...بیری کے تھوڑے سے پتے۔ (اگر مل جائیں)

۶ ...لوبان ایک تولہ۔ (تقریباً بارہ گرام)

۷ ...عطر کی شیشی۔ (تقریباً چار ماشہ)

۸ ...تھوڑی سی پاک صاف روئی۔

۹ ...گل خیرو۔ (ایک چھٹانک، اور اگر یہ نہ ملے تو نہانے کا صابن)

۱۰ ...کافور پانچ گرام

---

(۱) المعانی الموجبة للغسل وهی ثلاثة منها الجنابة وهی تثبت بسببین احدهما خروج المنی علی وجه الدفق والشهوة من غیر ایلاج السبب الثانی الایلاج، الایلاج فی احد السبیلین اذا توارت الحشفة یوجب الغسل ومنها الحیض والنفاس، یجب الغسل عند خروج دم حیض او نفاس. (الفتاوی الهندیة: ۱/۱۴-۱۶، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل، ط: رشیدیة)

☜ البحر الرائق: ۱/۵۴-۶۰، کتاب الطهارة، مبحث الغسل، ط: سعید

☜ بدائع الصنائع: ۱/۳۵-۳۶، کتاب الطهارة، فصل اما الغسل، ط: سعید

۱۱ پاک تہبند دو عدد۔ اگر گھر میں موجود نہ ہوں، تو بالغ مرد و عورت کے لیے سوا میٹر لمبا کپڑا، اور عورت کے لیے ڈیڑھ میٹر رنگین کپڑا زیادہ مناسب ہے کیوں کہ رنگین میں غسل کے وقت پوشیدہ حصہ نمایاں نہیں ہوتا۔

۱۲ دو عدد کسی پاک صاف موٹے کپڑے کی تھیلیاں سی کر اتنی بڑی بنائیں کہ غسل دینے والے کا ہاتھ اس میں داخل ہو جائے، تا کہ کلائی تک آسانی سے آ جائے۔ یہی تھیلیاں دستانوں کے طور پر استعمال ہوں گی۔ ایک تھیلی کے لیے کپڑا تقریباً چھ گرہ لمبا اور تین گرہ چوڑا کافی ہے، یعنی پچیس سینٹی میٹر۔ (احکام میت ص ۲۵)(۱)

غسل کا طریقہ

☆……غسل کرنے والے کو چاہیے کوئی کپڑا مثلاً لنگی وغیرہ باندھ کر نہائے۔ اور اگر کپڑے اتار کر نہائے تو کسی ایسی جگہ نہائے جہاں کسی کی نظر نہ پڑے۔ اور اگر کوئی ایسی جگہ نہ ملے تو زمین پر انگلی سے ایک دائرہ کھینچ کر اس کے اندر "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھ کر بیٹھ کر نہائے۔

☆……عورت اور کپڑے اتار کر نہانے والے کو بیٹھ کر نہانا چاہیے۔

☆……اگر کوئی مرد کپڑے پہنے ہوئے نہائے تو اس کو بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر نہانے کا اختیار ہے۔

☆……اگر کپڑے اتار کر نہا رہا ہے تو نہاتے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کرے۔

☆……سب سے پہلے پیشاب کرے، پھر دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین مرتبہ دھوئے، اس کے بعد اپنے خاص حصے کو خصیتین کے ساتھ دھوئے، پھر اس کے

(۱) آسان بہشتی زیور مدلل مکمل، دوسرا حصہ: ۱۹۷، ط: دار الاشاعت۔
(۲) احکام میت ۵۳-۵۵، تجہیز و تکفین کے سامان کی مکمل فہرست، ط: ادارۃ الفاروق کراچی۔

[illegible] کو بیٹھ:

[illegible] تو اس کو دھو ڈالے، پھر اس کے بعد دونوں ہاتھ [illegible] کے بعد سنت کے مطابق وضو کرے [illegible] پھر اس کے بعد [illegible] اور روزہ نہیں ہے تو کلی کے ساتھ غرغرہ بھی کرے [illegible] غسل کررہا ہے جہاں غسل کا پانی جمع ہوتا رہتا ہے تو غسل سے فا[illegible] کے بعد دوسری جگہ ہٹ کر پیر دھوئے۔

[illegible] اگر غسل فرض ہے تو غسل سے پہلے وضو کے شروع میں "بسم اللہ" کے علاوہ کوئی اور دعا نہ پڑھے۔

[illegible] وضو کے بعد اپنے بالوں میں انگلیاں ڈال کر تین مرتبہ سر کا خلال کرے۔ پہلے داہنی جانب کا، پھر بائیں جانب کا، اس کے بعد اپنے سر پر پانی ڈالے، پھر داہنے شانے پر پھر بائیں شانے پر۔ اور تمام جسم کو ہاتھوں سے ملے، اسی طرح دو بار مزید تمام جسم پر اسی ترتیب سے پانی ڈالے، تاکہ تین بار پورے جسم پر پانی پہنچ جائے۔ اس کے بعد چاہے اپنے جسم کو کسی کپڑے اور تولیہ وغیرہ سے خشک کرلے چاہے تو خشک نہ کرے۔(۱)

☆ غسل کرتے وقت ضرورت کے بغیر کسی سے بات نہ کرے۔(۲)

---

(۱) عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اغتسل من الجنابة يبدأ فيغسل يديه ثم يتوضأ كما يتوضأ للصلاة ثم يدخل اصابعه في الماء فيخلل بها اصول شعره ثم يصب على رأسه ثلث غرفات بيديه ثم يفيض الماء على جلده كله. (مشكاة المصابيح ۴۸، كتاب الطهارة، باب الغسل، الفصل الاول، ط: قديمي)

(۲) ويستحب ان لا يتكلم بكلام قط وان يمسح بمنديل بعد الغسل. (الفتاوى الهندية ۱/۱۴، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثاني في سنن الغسل، ط: قديمي)

(۲) ويستحب ان لا يتكلم بكلام قط، اما كلام الناس فلكراهته حال الكشف واما الدعاء فلانه في مصب الماء المستعمل ومحل الاقذار والاوحال. (رد المحتار على الدر: ۱/۱۵۶، كتاب الطهارة، مطلب سنن الغسل، ط: سعيد)

(۲) ومن الادب ان لا يتكلم فيه بكلام الناس. (المحيط البرهاني: ۱/۱۷۸، كتاب الطهارة، الفصل الاول في الوضوء، ط: ادارة القرآن كراچی)

٭ وضو اور غسل میں اتنا پانی استعمال کرے جتنی ضرورت ہے۔ زیادہ پانی خرچ کرنا اعتدال کے خلاف ہے۔(۱)

غسل کرانا فرض کفایہ ہے

مسلمان مردے کو غسل دینا زندہ مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے۔(۲)

غسل کرتے وقت جہاں پانی پہنچانا مشکل ہو

"پانی پہنچانا مشکل ہو" عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۲۴)

غسل کرتے وقت درود شریف پڑھنا

غسل کرتے وقت درود شریف پڑھنا ضروری نہیں ہے، بلکہ اگر بدن پر کپڑا نہ ہو تو ایسی حالت میں درود شریف پڑھنا جائز نہیں ہے۔ ننگے ہونے کی حالت میں

= ٭ الفتاوى الهندية : ١/١٧، كتاب الطهارة ، الباب الثاني في الغسل ، الفصل الثاني في سنن
الغسل، ط: قديمي.
٭ حاشية الطحطاوي على المراقي ، ص: ١٠٦، قبل فصل يسن الاغتسال لأربعة أشياء ، ط: قديمي
(١) ومنها ان لا يسرف في الوضوء ولا يقتر والادب فيمابين الاسراف والتقتير اذا الحق بين
الغلو والتقصير. (بدائع الصنائع : ١/٢٣، كتاب الطهارة ، فصل في آداب الوضوء ، ط: سعيد)
٭ ويكره الاسراف في صب الماء لقوله عليه السلام لسعد لما مر به وهو يتوضأ : ماهذا
السرف ياسعد فقال أفي الوضوء سرف قال نعم وان كنت على نهر جار. (حاشية الطحطاوي
على مراقي الفلاح : ٨١، كتاب الطهارة ،فصل في المكروهات(اى الوضوء)، ط: قديمي)
٭ المحيط البرهاني : ١/١٧٨، كتاب الطهارات ، الفصل الاول في الوضوء ، ط: ادارالقرآن كراچی.
(٢) غسل الميت حق واجب على الاحياء بالسنة واجماع الامة كذا في النهاية ولكن اذا قام به
البعض سقط عن الباقين. (الفتاوى الهندية : ١/١٥٨، كتاب الصلاة ، الباب الحادي والعشرون
في الجنائز ، الفصل الثاني في الغسل ، ط: رشيدية)
٭ فتح القدير : ٢/٦٩، كتاب الصلاة ، باب الجنائز ، ط: رشيدية.
٭ حلبي كبير : ٥٥، كتاب الطهارة ، فرائض الغسل ، ط: سهيل اكيڈمی.

خاموش رہے کچھ نہ پڑھے۔(۱)

غسل کرتے وقت کلمہ پڑھنا

غسل کرتے وقت کلمہ پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ اگر بدن پر کپڑا نہ ہو تو ایسی حالت میں کلمہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔ ننگے ہونے کی حالت میں خاموش رہے کچھ نہ پڑھے۔(۲)

غسل کرتے وقت کلمۂ طیبہ پڑھنا

''کلمہ طیبہ'' اور ''کلمہ طیبہ غسل کرتے وقت پڑھنا'' عنوانات کے تحت دیکھیں!

غسل کرتے وقت کلمہ طیبہ پڑھنا

''کلمہ طیبہ غسل کرتے وقت پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۵۷)

غسل کرتے وقت ننگے ہونے کی حالت میں وضو کرنا

''ننگے ہونے کی حالت میں وضو کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۵۷)

غسل کرنا ان صورتوں میں واجب ہے

''غسل واجب ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۳۳)

غسل کرنا نفاس کی حالت میں

''نفاس کی حالت میں غسل کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۴۴)

(۱،۲) یسمی قبل الاستنجاء، یسمی قبل کشف العورة فان کشف قبل التسمیة یسمی بقلبه ولا یحرک بها لسانه لان ذکر الله حال الانکشاف غیر مستحب تعظیما لاسم الله تعالی
(الجوهرة النیرة (۱/۶)، کتاب الطهارة، بحث الوضوء، ط: میر محمد)
حلبی کبیر ۵۱-۵۲، کتاب الطهارة، فرائض الغسل، ط: سهیل اکیڈمی
ردالمحتار علی الدر ۱/۱۵۶، کتاب الطهارة، مطلب سنن الغسل، ط: سعید
مراقی الفلاح ۵۵، اداب الغسل، ط: سعید

غسل کرنے کا باپردہ انتظام نہیں

اگر کسی آدمی کو ایسی جگہ غسل واجب ہوا جہاں غسل کرنے کا باپردہ انتظام نہ ہو، اور دیگر آدمیوں کے سامنے کشف عورت کے بغیر غسل کرنا بھی ممکن نہ ہو تو اس آدمی کے لیے تیمم کرنا جائز ہے۔ پھر اس کے بعد جب غسل کرنے کا موقع ملے تو غسل کرلے۔(۱)

غسل کرنے میں تاخیر کرنا

جس عورت کا خون دس دن رات سے کم آکر بند ہوا ہو، تو اگر اس عورت کی عادت مقرر ہو چکی ہو اور عادت سے بھی کم میں بند ہوا ہو تو اس کو نماز کے مستحب وقت کے اخیر تک غسل کرنے میں تاخیر کرنا واجب ہے۔ اس خیال سے کہ شاید پھر خون نہ آجائے۔

مثلاً: اگر عشاء کے شروع وقت میں خون بند ہوا ہے تو آدھی رات کے قریب تک اس کو غسل میں تاخیر کرنا واجب ہے۔

اور جس عورت کا حیض دس دن یا اگر عادت مقرر ہو چکی ہو تو عادت کے موافق بند ہوا ہو، تو اس کو نماز کے مستحب وقت کے اخیر تک غسل کرنے میں تاخیر کرنا مستحب ہے۔

اور یہی حکم نفاس کا ہے کہ چالیس دن سے کم میں خون بند ہوا، اور عادت پہلے سے مقرر ہے، تو اگر عادت سے کم آکر خون بند ہو تو نماز کے مستحب وقت کے اخیر تک غسل میں تاخیر کرنا واجب ہے۔

اور پورے چالیس دن یا عادت مقرر ہو تو عادت کے موافق آکر خون بند ہوا

---

(۱) يغتسل في موضع لايراه احد لاحتمال بدو العورة حال الاغتسال او اللبس ولحديث يعلى بن امية ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: ان الله حيي ستير يحب الحياء والستر فاذا اغتسل احدكم فليستتر. (حلبي كبير: ۵۱، كتاب الطهارة، فرائض الغسل، ط: سهيل)

(۲) حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۵۷، آداب الغسل، ط: سعيد.

(۳) ردالمحتار على الدر: ۱۵۵/۱، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد.

تو نماز کے مستحب وقت کے اخیر تک غسل میں تاخیر کرنا مستحب ہے، واجب نہیں۔(۱)

غسل کھڑے ہوکر کرے یا بیٹھ کر

"کھڑے ہوکر غسل کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۶۲)

غسل کی سنتیں

۱- نیت کرنا، یعنی دل میں یہ قصد کرنا کہ میں نجاست سے پاک ہونے، اور اللہ کی رضامندی حاصل کرنے اور ثواب کے لیے نہاتا ہوں۔ بدن صاف کرنے کے لیے نہیں۔

۲- ترتیب سے غسل کرنا، یعنی پہلے ہاتھوں کا دھونا، پھر خاص حصے کا دھونا، پھر نجاست حقیقیہ کا دھونا اگر نجاست ہو، پھر پورا وضو کرنا، پھر تمام بدن پر پانی بہانا اور اگر ایسی جگہ ہو جہاں پر پانی جمع رہتا ہے تو پیروں کو غسل کے بعد دوسری جگہ ہٹ کر دھونا۔

۳- "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کہنا۔

۴- مسواک کرنا۔

۵- ہاتھوں پیروں کی انگلیوں اور داڑھی کا تین تین مرتبہ خلال کرنا۔

۶- بدن کو ملنا۔

۷- جسم اور ہوا معتدل ہونے کی صورت میں بدن کو اس طرح دھونا کہ ایک عضو خشک ہونے سے پہلے دوسرے حصے کو دھوڈالے۔

۸- تمام جسم پر تین مرتبہ پانی ڈالنا۔(۲)

---

(۱) وفی النهاية تاخير الغسل الى آخر الوقت المستحب مستحب فيما اذا انقطع لتمام عادتها وفيما ان انقطع لاقلها واجب. (البحر الرائق: ۲۰۳/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

(۲) قوله كسنن الوضوء اى من البداءة بالنية والتسمية والسواك والتخليل والدلك والولاء. (رد المحتار على الدر ۱۵۲/۱، كتاب الطهارة، مطلب سنن الغسل، ط: سعيد) =

غسل کے بعد خوشبو استعمال کرنا

عورتوں کو حیض ونفاس کے غسل سے فارغ ہونے کے بعد خوشبو یا خوشبودار کپڑے یا روئی کا پھایہ (روئی جس پر مرہم رکھ کر زخم پر چپکاتے ہیں) شرمگاہ میں رکھ لینا چاہیے، تاکہ خون کی بدبو زائل ہو جائے، اور مرد کی رغبت زیادہ ہو۔(۱)

اس مسئلہ میں فقہاء لکھتے ہیں کہ عورت کے لئے ایام حیض میں یہ مستحب ہے کہ وہ مشک کا ایک ٹکڑا یا مشک میں رنگ کر معطر کئے ہوئے کپڑے کا ایک ٹکڑا لے کر شرمگاہ پر رکھ لے تاکہ خون کی بدبو جاتی رہے۔(۲)

غسل کے بعد دوبارہ وضو کا حکم

غسل کے شروع میں کیا ہوا وضو نماز صحیح ہونے کے لیے کافی ہے۔ دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے، بشرطیکہ اس وضو کے بعد وضو ٹوٹنے والی کوئی چیز پیش نہ آئی ہو۔ اور غسل کے شروع میں وضو کرنے کے بعد غسل کے دوران ستر کھلا ہونے کی وجہ سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔(۳)

= الفتاوى الهندية: ۱/۱۴، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثاني في سنن الغسل، ط: رشيدية.

الجوهرة النيرة: (۱/۱۲)، كتاب الطهارة، فرائض الغسل، ط: مير محمد.

(۱) وعن عائشة رضي الله عنها قالت ان امرأة من الانصار سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن غسلها من المحيض فامرها كيف تغتسل ثم قال خذي فرصة من مسك فتطهري بها قالت كيف اتطهر بها فقال تطهري بها قالت كيف اتطهر بها قال سبحان الله تطهري بها فاجتذبتها الي فقلت تتبعي بها اثر الدم. متفق عليه. (مشكاة المصابيح: ۴۸، كتاب الطهارة، باب الغسل، الفصل الاول، ط: قديمي)

(۲) کتاب الفقہ ۱/۲۲۱، باب الغسل، الفصل الاول، ط: دار الاشاعت۔

(۳) عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يتوضأ بعد الغسل. رواه الترمذي وابو داؤد والنسائي وابن ماجة. (مشكاة المصابيح: ۱/۴۸، كتاب الطهارة، باب الغسل، الفصل الثاني، ط: قديمي)=

غسل کے بعد منی خارج ہوئی

''منی غسل کے بعد خارج ہوئی'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۹۳)

غسل کے بعد منی نکلنے پر غسل کا حکم

جماع یا احتلام ہونے کے بعد غسل کیا جاتا ہے، کبھی کبھار غسل کے بعد منی کے قطرے خارج ہوجاتے ہیں، تو کیا اس میں دوبارہ غسل کرنا واجب ہے یا پہلا غسل ہی کافی ہوگا؟ اس کے بارے میں تھوڑی سے تفصیل ہے:

اگر غسل کرنے کے بعد زیادہ چلنے یا سونے یا پیشاب کرنے کے بعد قطرات نکلے ہیں تو شہوت اور رفق کے بغیر منی خارج ہونے کی وجہ سے دوبارہ غسل کرنا واجب نہیں ہوگا، پہلا غسل کافی ہوگا۔ اور اگر زیادہ چلنے یا سونے یا پیشاب کرنے کے بغیر قطرے نکلے ہیں تو دوبارہ غسل کرنا واجب ہوگا۔ (۱)

= مرقاة المفاتيح، ۱۲۸/۲، ط حقانية پشاور

وتفق العلماء على عدم وجوب الوضوء في الغسل، الا داؤد الظاهري، فقال بالوجوب في غسل الجنابة، واذا توضأ اولاً لا يأتي به ثانياً بعد الغسل، فقد اتفق العلماء على انه لا يستحب وضوء ان. ذكره النووي في شرح مسلم يعني لا يستحب وضوء ان للغسل. اما اذا توضأ بعد الغسل، واختلف المجلس على مذهب او فصل بينهما بصلاة كما هو مذهب الشافعي فيستحب (البحر ۱/ ۵۰، كتاب الطهارة، سنن الغسل، ط سعيد)

لو توضأ اولاً لا يأتي به ثانياً لانه لا يستحب وضوء ان للغسل اتفاقاً. اما لو توضأ بعد الغسل واختلف المجلس على مذهب او فصل بينهما بصلاة كقول الشافعية فيستحب (الدر مع الرد ۱/ ۱۵۹، كتاب الطهارة، مطلب في سنن الغسل، ط سعيد)

(۱) لو اغتسل من الجنابة قبل ان يبول او ينام وصلى، ثم خرج بقية المني فعليه ان يغتسل عندهما خلافاً لابي يوسف ولكن لا يعيد تلك الصلاة في قولهم جميعاً. كذا في الذخيرة ولو خرج بعد ما بال او نام او مشى لا يجب عليه الغسل اتفاقاً، كذا في التبيين (الهندية ۱/ ۱۴، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط رشيدية)

وكذا لو خرج منه بقية المني بعد الغسل قبل النوم او البول او المشي الكثير نهر

غسل کے بعد منی نکلی

جماع وغیرہ سے کچھ منی نکلی، پھر پیشاب کرنے سے پہلے، یا بقیہ منی نکلنے سے پہلے کچھ دیر توقف کئے بغیر جنابت کا غسل کرلیا، اور غسل کے بعد اسی حال میں باقی منی نکلی، لذت کے ساتھ نکلی ہو یا لذت کے بغیر دونوں صورتوں میں دوبارہ غسل کرنا واجب ہے۔(۱)

غسل کے بعد وضو کرنا

غسل کے شروع میں وضو کرلینا مسنون ہے، اس لیے غسل کرنے کے بعد وضو کرنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔ اور اگر کسی نے غلطی سے غسل کی ابتدا میں وضو نہیں کیا، وضو کے بغیر ہی تمام بدن پر پانی ڈال کر غسل کرلیا، تب بھی غسل کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب تمام بدن پانی ڈالنے سے تر ہوگیا تو اس میں وضو بھی ہوگیا۔ مگر یہ سنت کے خلاف ہے۔(۲)

= لا بعده، لأن النوم والبول والمشي يقطع مادة الزائل عن مكانه بشهوة، فيكون الثاني زائلاً عن مكانه بلا شهوة، فلا يجب الغسل اتفاقاً. (شامي: (١٦٠/١) كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع والمد، ط: سعيد)

الفتاوى التاتارخانية: ١٥٢/١، كتاب الطهارة، الفصل الثالث في الغسل، نوع آخر في بيان أسباب الغسل، ط: ادارة القرآن كراجي.

(١) اذا اغتسل المجامع قبل ان يبول او ينام ثم خرج باقي المني بعد الغسل وجب عليه اعادة الغسل (الجوهرة النيرة: (١٣/١)، كتاب الطهارة، [المعاني الموجبة للغسل]، ط: مير محمد)

(٢) وعن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اغتسل من الجنابة بدأ فغسل يديه ثم يتوضأ كما يتوضأ للصلاة. (مشكاة المصابيح ٤٨، الفصل الاول، ط: قديمي)

وعنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يتوضأ بعد الغسل رواه الترمذي وابو داؤد والنسائي وابن ماجة (مشكاة المصابيح ٤٨، كتاب الطهارة، باب الغسل، الفصل الثاني، ط: قديمي كراچي)

غسل کے بغیر جماع کرنا

جس عورت کا حیض دس دن دس رات آ کر بند ہوا ہے اس سے خون بند ہوتے ہی غسل کے بغیر جماع (صحبت) کرنا جائز ہے۔

اور جس عورت کا خون دس دن دس رات پورا ہونے سے پہلے بند ہو گیا ہے، تو اگر وہ عادت سے بھی کم آ کر بند ہوا ہے تو جب تک اس کی عادت کے دن گزر نہ جائیں تب تک اس سے جماع کرنا جائز نہیں ہوگا، اگرچہ غسل بھی کر لیا ہو۔

اور اگر عادت کے موافق آ کر بند ہوا ہے، تو جب تک غسل نہ کرے یا ایک نماز کا وقت گزر نہ جائے صحبت کرنا جائز نہیں ہے۔

نماز کا وقت گزر جانے کا مطلب یہ ہے کہ اگر شروع وقت میں خون بند ہوا ہے تو باقی سب وقت گزر جائے، اور اگر اخیر وقت میں بند ہوا ہو تو اس قدر وقت ہونا ضروری ہے کہ جس میں غسل کر کے نماز کی نیت کرنے کی گنجائش ہو، اور اگر اس سے بھی کم وقت باقی ہو تو پھر اس کا اعتبار نہیں ہے، دوسری نماز کا پورا وقت گزر جانا ضروری ہے۔

اور نفاس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد چالیس دن تک خون نہ بند ہوا ہے تو خون بند ہوتے ہی غسل کے بغیر بھی جماع کرنا جائز ہوگا۔

اور اگر چالیس دن سے کم آ کر خون بند ہوا ہے، اور عادت سے بھی کم ہو تو

وأجمع العلماء على عدم وجوب الوضوء في الغسل، إلا داؤد الظاهري، فقال بالوجوب في [illegible] وإذا توضأ أولاً لا يأتي به ثانياً بعد الغسل، فقد اتفق العلماء على أنه لا يستحب [illegible] ذكره النووي في شرح مسلم يعني لا يستحب وضوءان للغسل، أما إذا توضأ بعد [illegible] واختلف المجلس على مذهبه أو فصل بينهما بصلاة كما هو مذهب الشافعي فيستحب [illegible] (ط سعيد)

[illegible] توضأ أولاً لا يأتي به ثانياً لأنه لا يستحب وضوءان للغسل اتفاقاً. أما لو توضأ بعد الغسل [illegible] واختلف المجلس على مذهبه أو فصل بينهما بصلاة كقول الشافعية فيستحب (الدر مع الرد [illegible] كتاب الطهارة مطلب في سنن الغسل، ط سعيد)

عادت کے دن گزر جانے کے بعد جماع کرنا جائز ہوگا، اس سے پہلے نہیں۔

اور اگر خون عادت کے موافق بند ہوا ہے تو غسل کے بعد یا ایک نماز کا وقت گزر جانے کے بعد جماع کرنا جائز ہوگا، اس سے پہلے نہیں۔ لیکن ان تمام صورتوں میں غسل کے بعد جماع کرنا مستحب ہے۔(۱)

غسل کے دوران باتیں کرنا

غسل کے دوران خاموش رہنا بہتر ہے، ننگے ہونے کی حالت میں باتیں کرنا مکروہ ہے۔(۲)

غسل کے دوران دعا پڑھنا

غسل کے دوران مسنون دعا بھی پڑھنا مناسب نہیں ہے؛ کیوں کہ ناپاک جگہ پر اللہ تعالیٰ کا نام لینا بے ادبی کے مترادف ہے۔

---

(۱) اذا مضى اكثر مدة الحيض وهو العشرة يحل وطؤها قبل الغسل مبتداة كانت او معتادة وان انقطع دم الحيض لاقل من عشرة ايام لم يجز وطؤها حتى تغتسل لو انقطع دمها دون عادتها يكره قربانها وان اغتسلت حتى يمضي عادتها. (الفتاوى الهندية: ۳۹/۱، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: رشيدية)

☐ الفتاوى التاتارخانية: ۳۳۳/۱، كتاب الطهارة، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في الاحكام التي تتعلق بالحيض، ط: ادارة القرآن كراچی.

(۲) ويستحب ان لا يتكلم بكلام مطلقاً. اما كلام الناس فلكراهته حال الكشف. واما الدعاء فلأنه في مصب المستعمل ومحل الأقذار والأوحال. (شامي: ۱۵۶/۱)، كتاب الطهارة، مطلب سنن الغسل، ط: سعيد)

☐ ويستحب ان لا يتكلم بكلام معه، ولو دعاء اى هذا اذا كان غير دعاء بل ولو دعاء اما الكلام غير الدعاء فلكراهته حال الكشف. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۵۷، كتاب الطهارة، آداب الاغتسال، ط: سعيد)

☐ الهندية: ۱۴/۱، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثاني في سنن الغسل، ط: رشيدية)

''غسل کے دوران باتیں کرنا'' عنوان کے تحت تخریج دیکھیں!(۱)

غسل کے دوران قبلہ رو ہونا

''قبلہ کی طرف منہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۴۰)

غسل کے دوران قبلہ کی طرف پیٹھ کرنا

''قبلہ کی طرف منہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۴۰)

غسل کے فرائض

☆...... غسل میں تین فرائض ہیں:

۱...... کلی کرنا۔ ۲...... ناک میں پانی ڈالنا۔ ۳...... تمام بدن کو پانی سے دھونا۔(۲)

☆...... غسل میں صرف تمام بدن کے ظاہری حصے کا سر سے پیر تک دھونا اس طرح فرض ہے کہ بال برابر کوئی جگہ خشک نہ رہے۔

☆...... ناف کو دھونا فرض ہے۔

---

(۱) ویستحب أن لا یتکلم بکلام مطلقاً. أما کلام الناس فلکراهته حال الکشف. وأما الدعاء فلأنه فی مصب المستعمل ومحل الأقذار والأوحال. (شامی: ۱/۱۵۶)، مطلب سنن الغسل، ط: سعید)

☐ ویستحب أن لا یتکلم بکلام معه، ولو دعاء أی هذا إذا کان غیر دعاء بل ولو دعاء أما الکلام غیر الدعاء فلکراهته حال الکشف. حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح :۵۷ ، کتاب الطهارة، آداب الاغتسال، ط: سعید)

☐ الهندیة ۱/۱۴، کتاب الطهارة ، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثانی فی سنن الغسل، ط: رشیدیة)

(۲) وهی ثلاثة : المضمضة والاستنشاق وغسل جمیع البدن. (الفتاوی الهندیة : ۱/۱۳، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضه، ط: رشیدیة)

☐ الدر المختار مع رد المحتار : ۱/۱۵۱-۱۵۲، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید

☐ البحر الرائق ۱/۴۵، کتاب الطهارة ، ط: سعید.

داڑھی، مونچھ اور ان کے نیچے کی کھال کا دھونا فرض ہے ...

... گھنی ہوں اور ان کے نیچے کی جلد نظر نہ آتی ہو۔

سر کے بالوں کا بھگونا فرض ہے۔ (۱)

انگوٹھی اگر تنگ ہو اور کان کے سوراخوں میں بالیاں ہوں اور حرکت دیے بغیر پانی جسم تک نہ پہنچے تو ان کو حرکت دینا فرض ہے۔ اور کان کے سوراخوں میں اگر بالیاں نہ ہوں اور سوراخ اگر بند نہ ہوئے ہوں تو اگر ہاتھ سے ملے بغیر یا تنکا وغیرہ ڈالے بغیر پانی ان میں نہیں پہنچتا تو تنکا وغیرہ ڈال کر ان میں پانی پہنچانا فرض ہے۔ (۲)

غسل کے لیے ستر کھولنا

بعض علاقوں میں لوگ بڑے تالاب، حوض اور سوئمنگ پول میں اتر کر اجتماعی طور پر غسل کرتے ہیں، ایسی حالت میں بھی گھٹنوں سے لے کر ناف تک کا حصہ مرد کے لیے چھپانا فرض ہے۔ اور اس حصے کو لوگوں کے سامنے ننگا کرنا حرام ہے۔ تاہم اگر کسی نے اس طرح غسل کرلیا تو فرائض ادا ہونے کی وجہ سے غسل

---

(۱) ویجب ای یفرض غسل کل ما یمکن من البدن بلاحرج مرة کاذن وسرة وشارب وحاجب ولحیة وشعر رأس ولو متلبدا لما فی فاطهروا من المبالغة. (تنویر الابصار مع الدر ۱/۱۵۲، کتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعید)

☜ البحر الرائق ۱/۴۶-۴۷، کتاب الطهارة، ط: سعید

☜ بدائع الصنائع ۱/۳۴، کتاب الطهارة، فصل فی الغسل، ط: سعید

(۲) ویجب تحریک القرط والخاتم الضیقین ولو لم یکن قرط فدخل الماء الثقب عند مروره علیه کالسرة والا ادخله. (البحر الرائق: ۱/۴۷، کتاب الطهارة، ط: سعید)

☜ الفتاوی الهندیة ۱/۱۴، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضه، ط: رشیدیة

☜ الدر المختار ۱/۱۵۵، کتاب الطهارة مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید

غسل ... لکھ دیئے
... ۶۰،۴۰،۵۰۔(۱)
...

غسل کے لیے کشف عورت کا حکم

... عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۲۱)

غسل کے مستحبات

۱۔ ایسی جگہ نہانا جہاں کسی نا محرم کی نظر نہ پڑے، یا تہبند وغیرہ باندھ

لے۔(۲)

۲۔دائیں جانب کو بائیں جانب سے پہلے دھونا۔(۳)

---

(۱) ... يغتسل في موضع لايراه أحد) لاحتمال بدو العورة حال الاغتسال أو ... ويحتجب بعض ... أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ان الله حي ستير يحب الحياء والستر فاذا اغتسل أحدكم فليستتر رواه أبوداؤد (كبيرى، فرائض الغسل، ص ۵۱، كتاب الطهارة، فرائض الغسل، ط: سهيل)

(۲) ... قال في شرح المنية: وهو غير مسلم لأن ترك المنهي مقدم على ... المأمور، وللغسل خلف وهو التيمم، فلايجوز كشف العورة لأجله عند من لايجوز نظره إليه ... (شامي [illegible]، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد)

(۳) الفتاوى الهندية [illegible]، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثاني في سنن الغسل، ط: رشيدية

(۴) وأن يغتسل في موضع لايراه أحد (كبيرى، فرائض الغسل، ص: ۵۱، كتاب الطهارة، فرائض الغسل، ط: سهيل)

(۵) شامي [illegible]، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد

(۶) وانما كان التيامن مستحبا لما في الكتب الستة عن عائشة رضي الله عنها كان صلى الله عليه وسلم يحب التيامن في كل شيء حتى في طهوره وتنعله وترجله وشأنه كله (البحر الرائق [illegible]، كتاب الطهارة، ط: سعيد)

(۷) بدائع الصنائع [illegible]، كتاب الطهارة، ط: سعيد

(۸) ردالمحتار على الدر [illegible]، كتاب الطهارة، مطلب ترك المندوب هل يكره تنزيها، ط: سعيد

۳- سر کے دائیں حصے کا خلال پہلے کرنا، پھر بائیں حصے کا خلال کرنا۔(۱)

۴- تمام جسم پر پانی اس ترتیب سے بہانا کہ پہلے سر، پھر دائیں شانے، پھر بائیں شانے پر پانی بہائے۔

۵- جو چیزیں وضو میں مستحب ہیں وہ غسل میں بھی مستحب ہیں۔ البتہ غسل کے دوران قبلہ رو ہونا اور دعا پڑھنا، اور غسل کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا مستحب نہیں ہے۔(۲)

غسل کے معنی

غسل کے معنی "نہانا" پانی سے دھونا، پانی بہا کر میل کچیل جسم سے دور کرنا۔

☆ ...... فقہاء کرام کی اصطلاح میں غسل سر سے پیر تک جسم کی تمام اس سطح کے دھونے کو کہتے ہیں جس کا دھونا کسی قسم کی تکلیف کے بغیر ممکن ہو۔(۳)

---

(۱) ثم يفيض الماء ... بادئا بمنكبه الايمن ثم الايسر ثم برأسه ثم على بقية بدنه مع دلكه ندبا. وقيل يثني بالرأس، وقيل يبدأ بالرأس وهو الاصح. (الدر المختار: ۱/۱۵۸-۱۵۹، كتاب الطهارة، مطلب سنن الغسل، ط: سعيد)

(۲) وسننه كسنن الوضوء، قال الشامي: اي من البداءة بالنية والتسمية والسواك والتخليل والدلك والولاء. (الدر المختار مع الرد: ۱/۱۵۶، كتاب الطهارة مطلب سنن الغسل، ط: سعيد)

ومندوباته فهي كل ما سبق انه مندوب في الوضوء الا الدعاء المأثورة فانه مندوب في الوضوء لا في الغسل لوجود المغتسل في مصب الماء المستعمل المختلط غالبا بالاقذار (الفقه على المذاهب الاربعة ۱/۱۱۰، مبحث الامور التي يسن عندها الغسل او يندب، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت)

واما آداب الغسل فهي آداب الوضوء، لكن يستثنى منه ان من آداب الوضوء استقبال القبلة بخلاف الغسل لانه يكون غالبا مع كشف العورة بخلاف الوضوء. (البحر الرائق ۱/۵۲، كتاب الطهارة، ط: سعيد)

الدر المختار ۱/۱۵۶، كتاب الطهارة، مطلب سنن الغسل، ط: سعيد

الفتاوى الهندية ۱/۱۴، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثاني في سنن الغسل، ط: رشيدية

(۳) الغسل بضم الغين معناه في اللغة الفعل الذي يقع من الانسان من ازالة الماء على بدنه، ودلك بدنه (الفقه على المذاهب الاربعة ۱/۱۰۵، تعريف الغسل، ط: دار احياء التراث العربي)

الغسل في اللغة اسم للماء الذي يغتسل به، لكن في عرف الفقهاء يراد به غسل البدن =

غسل کے مکروہات

۱۔ ننگے ہو کر نہانے والے کے لیے قبلہ کی طرف منہ کرنا مکروہ ہے۔(۱)

۲۔ بلا ضرورت ایسی جگہ غسل کرنا جہاں کسی غیر محرم کی نظر پڑے مکروہ ہے۔(۲)

۳۔ غسل میں "بسم اللہ" کے علاوہ اور کوئی دعا پڑھنا مکروہ ہے۔(۳)

۴۔ غسل کے دوران ضرورت کے بغیر بات چیت کرنا مکروہ ہے۔(۴)

= فهو اسالة الماء على جميع ما يمكن اسالته عليه من البدن من غير حرج مرة واحدة. (بدائع الصنائع ۱/۳۴، كتاب الطهارة، ط: سعيد)

☜ البحر الرائق ۱/۴۵، ۴۶، كتاب الطهارة، ط: سعيد

☜ ردالمحتار على الدر: ۱/۱۵۱، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد

(۱) وسننه كسنن الوضوء سوى الترتيب وآدابه كآدابه سوى استقبال القبلة لانه يكون غالبا مع كشف عورة قوله مع كشف عورة فلو كان متزرا فلاباس به. (ردالمحتار على الدر: ۱/۱۵۶، كتاب الطهارة، مطلب سنن الغسل، ط: سعيد)

☜ وآداب الاغتسال مثل آداب الوضوء الا انه لايستقبل القبلة حال اغتساله لانه يكون غالبا مع كشف العورة (حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: ۱۰۶، كتاب الطهارة، آداب الاغتسال، ط: قديمى)

☜ حلبى كبير: ۴۴، كتاب الطهارة، سنن الغسل، ط: نعمانية كوئته.

(۲) ويستحب ان يغتسل بمكان لايراه فيه احد لايحل له النظر لعورته لاحتمال ظهورها فى حال الغسل او لبس الثياب (حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: ۱۰۶، كتاب الطهارة، آداب الاغتسال، ط: قديمى)

☜ وان يغتسل فى موضع لايراه احد. (حلبى كبير: ۴۵، كتاب الطهارة، سنن الغسل، ط: نعمانية)

(۳) ويستحب ان لايتكلم بكلام مطلقا فقد عد التسمية من سنن الغسل المراد الكراهة حال الكشف فقط (ردالمحتار على الدر: ۱/۱۵۶، كتاب الطهارة، مطلب سنن الغسل، ط: سعيد)

ويستحب ان لايتكلم بكلام معه ولو دعاء لانه فى مصب الاقذار ويكره مع كشف العورة (حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: ۱۰۶، كتاب الطهارة، آداب الاغتسال، ط: قديمى)

☜ حلبى كبير: ۴۵، كتاب الطهارة، سنن الغسل، ط: نعمانية كوئته.

(۴) ويستحب ان لا يتكلم بكلام قط من كلام الناس او غيره اما كلام الناس فلما تقدم فى الوضوء واما غيره من الذكر والدعاء فلانه فى مصب الماء المستعمل ومحل الاوساخ والاقذار (حلبى كبير: ۴۵، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: نعمانية كوئته)

☜ رد المحتار على الدر ۱/۱۵۶، كتاب الطهارة، مطلب سنن الغسل، ط: سعيد

☜ حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح ۵۲، كتاب الطهارة، [ابحاث الغسل]، ط: قديمى

دو جتنی چیزیں وضو میں مکروہ ہیں، وہ غسل میں بھی مکروہ ہیں۔(۱)

غسل کے واجبات

غسل کے چار واجبات ہیں:

۱ کلی کرنا۔ ۲.....ناک میں پانی ڈالنا۔ ۳ مردوں اور عورتوں کو اپنے گندھے ہوئے بالوں کا کھول کر تر کرنا۔ ۴.....ناک کے اندر جو میل ناک کے لعاب سے جم جاتا ہے اس کو چھڑا کر اس کے نیچے کی سطح کا دھونا۔(۲)

غسل کے وقت میت کے کپڑے کو پاک کرنا

"میت کے کپڑے کو پاک کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۲۲)

غسل کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کس طرف تھے؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیتے وقت پاؤں کس طرف تھے اور سر مبارک کس طرف تھا؟ یہ کہیں منقول نہیں ہے۔ البتہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خانہ

---

(۱) ویکرہ فیہ ماکرہ فی الوضوء. (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۵۲، کتاب الطھارۃ، مکروھات الغسل)، ط: قدیمی)

(۲) قال الحنفیۃ: کرہ فی الغسل ماکرہ فی الوضوء والتکلم بکلام الناس. (الفقہ الاسلامی وادلتہ ۱/۳۸۱، الباب الاول، الطھارات، الفصل الخامس، الغسل المطلب الخامس مکروھات الغسل، ط: دار الفکر)

(۲) الحنفیۃ قالوا فرائض الغسل ثلاثۃ: احدھا المضمضۃ، ثانیھا الاستنشاق، ثالثھا غسل جمیع البدن بالماء، فھذہ ھی الفرائض عند الحنفیۃ واما الاستنشاق فھو ایصال الماء الی داخل الانف ... الکیفیۃ التی تقدمت فی الوضوء، فاذا کان فی انفہ مخاط یابس، او وسخ جاف فان غسلہ لا یصح الا باخراجہ (الفقہ علی المذاھب الاربعۃ: ۱/۱۱۱، فرائض الغسل، ط: داراحیاء التراث العربی)

... البدن المفسل غسل فمہ وانفہ وبدنہ ولا ینقض ضفیرۃ ان بل اصلھا ... ان مؤدی الکتاب ... مسائل البدن والشعر لیس منہ بل متصل بہ نظرا الی اصولہ فعملنا بمقتضی الاتصال فی حق ... حتی قلنا یجب النقض علی الاتراک والعلویین (البحر الرائق ۱/۴۹-۵۲، کتاب الطھارۃ، سنن الغسل، ط: سعید)

کعبہ کے بارے میں یہ ارشاد ہے: ''یہ تمہارا قبلہ ہے زندگی میں اور مرنے کے بعد''
اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ جیسے میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے اسی طرح غسل کے
وقت لٹادیا جائے، جیسا کہ اب امت کا معمول ہے۔(۱)

غسل لڑکی کو کون دے؟

''لڑکی کو غسل کون دے؟'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۲۴)

غسل مستحب ہے

۱-اگر کافر پاک بھی ہو، اسلام لانے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔(۲)

۲-کوئی مرد یا عورت جب پندرہ سال کی عمر کو پہنچے اور اس وقت تک جوانی کی کوئی علامت اس میں نہ پائی جائے، تو اس کو غسل کرنا مستحب ہے۔(۳)

---

(۱) ویوضع کما مات کما تیسر فی الاصح علی سریر.
قال فی الرد: وقیل یوضع الی القبلة طولا وقیل عرضا کما فی القبر. (الدر المختار مع الرد ۲/ ۱۹۵، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی القراءة عند المیت، ط: سعید)
☜ الفتاوی الهندیة: ۱/ ۱۵۸، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیة.
☜ بدائع الصنائع: ۱/ ۳۰۰، کتاب الصلاة، فصل واما بیان کیفیة الغسل، ط: سعید.
(۲) والمندوب غسل الکافر اذا اسلم غیر جنب ولدخول مکة والوقوف بمزدلفة ودخول مدینة النبی صلی الله علیه وسلم وللمجنون اذا افاق والصبی اذا بلغ بالسن ومن غسل المیت وللحجامة لشبهة الخلاف ولیلة القدر اذا رآها وللتائب من الذنب وللقادم من السفر ولمن یراد قتله وللمستحاضة اذا انقطع دمها. (البحر الرائق: ۱/ ۶۶، کتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعید)
☜ الدر المختار مع الرد: ۱/ ۱۶۸، کتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب فی رطوبة الفرج، ط: سعید.
☜ النتف فی الفتاوی: ۲۵، کتاب الطهارة، الغسل المعدود من الفضائل، ط: سعید.
(۳) والمندوب غسل الکافر والصبی اذا بلغ بالسن. (البحر الرائق: ۱/ ۶۶، کتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعید)
☜ رد المحتار علی الدر: ۱/ ۱۶۸، کتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب فی رطوبة الفرج، ط: سعید.
☜ النتف فی الفتاوی: ۲۵، کتاب الطهارة، الغسل المعدود من الفضائل، ط: سعید.

۳۔ پچھنے لگوانے (خراب خون نکلوانے کے لیے حجامہ کرنے) کے بعد اور جنون، مستی اور بے ہوشی ختم ہونے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔(۱)

۴۔ مردے کو غسل دینے کے بعد غسل کرانے والوں کو غسل کرنا مستحب ہے۔(۲)

۵۔ شب براءت یعنی شعبان کی پندرہویں رات کو غسل کرنا مستحب ہے۔(۳)

۶۔ اگر لیلۃ القدر کی رات کے بارے میں علم ہو تو غسل کرنا مستحب ہے۔(۴)

والغسل المستحب اربعة: غسل الحجامة" (الفتاوى التاتارخانية ١/١٢٢، كتاب الطهارة، الفصل الثالث في الغسل، نوع آخر من هذا الفصل في المتفرقات، ط: قديمي)

والمندوب غسل الكافر اذا اسلم وللمجنون اذا افاق وللحجامة.

بحر رائق ١/٦٦، كتاب الطهارة، [موجبات الغسل]، ط: سعيد

حلبي كبير: ٣٨، كتاب الطهارة، فرائض الغسل، [الاغتسال على احد عشر وجها]، ط: مكتبة كوئٹه

والمندوب غسل الكافر اذا اسلم غير جنب ومن غسل الميت. (البحر الرائق ١/٦٦، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعيد)

الدر المختار مع الرد: ١/١٧٠، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد.

النتف في الفتاوى: ٢٥، كتاب الطهارة، الغسل المعدود من الفضائل، ط: سعيد.

(٣) وندب لمجنون افاق وفي ليلة البراءة. (الدر المختار مع الدر: ١/١٧٠، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد)

والغسل المستحب اربعة: غسل الحجامة وفي ليلة البراءة. (الفتاوى التاتارخانية: ١/١٢٢، كتاب الطهارة، الفصل الثالث في الغسل، نوع آخر من هذا الفصل في المتفرقات، ط: قديمي)

(٤) والمندوب غسل الكافر اذا اسلم غير جنب وليلة القدر اذا رآها. (البحر الرائق: ١/٦٦، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعيد)

الدر المختار مع الرد: ١/١٧٠، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد

والغسل المستحب اربعة: غسل الحجامة وفي ليلة البراءة وفي ليلة القدر. (الفتاوى التاتارخانية: ١/١٢٢، كتاب الطهارة، الفصل الثالث في الغسل، نوع آخر من هذا الفصل في المتفرقات، ط: قديمي)

۷۔ مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔(۱)

۸۔ مزدلفہ میں ٹھہرنے کے لیے دسویں ذی الحجہ کی صبح کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔(۲)

۹۔ طواف زیارت کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔(۳)

۱۰۔ سورج گرہن، چاند گرہن اور استسقاء (پانی کی طلب) کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔(۴)

۱۱۔ خوف اور مصیبت کی نمازوں کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔(۵)

---

(۱) والمسنون غسل الكافر اذا اسلم غير جنب ولدخول مكة ودخول مدينة النبي صلى الله عليه وسلم. (البحر الرائق: ۱/۶۲، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعيد)

ح الدر المختار مع الرد: ۱/۱۷۰، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد

ح مراقي الفلاح (۳۶)، كتاب الطهارة، فصل يسن الاغتسال لاربعة اشياء، ط: قديمي

(۲) والمسنون غسل الكافر اذا اسلم غير جنب والوقوف بمزدلفة. (البحر الرائق: ۱/۶۲، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعيد)

ح الدر المختار مع الرد: ۱/۱۷۰، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد

ح مراقي الفلاح (۳۶)، كتاب الطهارة، فصل يسن الاغتسال لاربعة اشياء، ط: قديمي

(۳) ويندب عند دخول مكة لطواف الزيارة. (الدر المختار مع الرد: ۱/۱۷۰، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد.)

ح النتف في الفتاوى ۲۴، كتاب الطهارة، غسل السنة، ط: سعيد.

ح مراقي الفلاح (۳۶)، كتاب الطهارة، فصل يسن الاغتسال لاربعة اشياء، ط: قديمي

(۴) من الغسل المسنون غسل الكسوفين وغسل الاستسقاء. (البحر الرائق: ۱/۶۶، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعيد)

ح الدر المختار مع الرد: ۱/۱۷۰، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد

ح مراقي الفلاح (۳۶)، كتاب الطهارة، فصل يسن الاغتسال لاربعة اشياء، ط: قديمي

(۵) ويندب لمجنون افاق وفزع وظلمة وريح شديد. (الدر المختار مع الرد: ۱/۱۷۰، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد)☆

۱۲- کسی گناہ سے توبہ کرنے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔(۱)

۱۳- سفر سے واپس آنے والے کو وطن پہنچ جانے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔(۲)

۱۴- استحاضہ والی عورت کو استحاضہ ختم ہونے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔(۳)

۱۵- جو شخص قتل کیا جاتا ہو، اس کو غسل کرنا مستحب ہے۔(۴)

☐ مراقی الفلاح: (۳٦)، کتاب الطهارة، فصل يسن الاغتسال لاربعة اشياء، ط: قديمي

☐ نور الايضاح مع المراقي: (۳٦)، کتاب الطهارة، فصل يسن الاغتسال لاربعة اشياء، ط: قديمي

(۱) والمندوب غسل الكافر اذا اسلم غير جنب وللتائب من الذنب. (البحر الرائق: ٦٦/١، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعيد)

☐ الدر المختار مع الرد: ١٧٠/١، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد.

☐ النتف في الفتاوى: ٢٢، كتاب الطهارة، الغسل المعدود من الفضائل، ط: سعيد.

(۲) والمندوب غسل للقادم من السفر. (البحر الرائق: ٦٦/١، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعيد)

☐ الدر المختار مع الرد: ١٧٠/١، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد.

☐ النتف في الفتاوى: ٢٢، كتاب الطهارة، الغسل المعدود من الفضائل، ط: سعيد.

(۳) والمندوب غسل للمستحاضة اذا انقطع دمها. (البحر الرائق: ٦٦/١، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعيد)

☐ الدر المختار مع الرد: ١٧٠/١، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد.

☐ مراقي الفلاح: (٣٦)، كتاب الطهارة، فصل يسن الاغتسال لأربعة اشياء، ط: قديمي.

(۴) والمندوب غسل لمن يراد قتله. (البحر الرائق: ٦٦/١، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعيد)

☐ الدر المختار مع الرد: ١٧٠/١، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد.

☐ النتف في الفتاوى: ٢٢، كتاب الطهارة، الغسل المعدود من الفضائل، ط: سعيد.

۶۔نیا کپڑا پہننے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔(۱)

۷۔مجلس اور تقریبات میں شرکت کرنے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔(۲)

غسل میت میں ڈھیلے سے استنجاء کرانا

"میت کو ڈھیلے سے استنجاء کرانا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۰۳)

غسل میں پورا بدن دھونا فرض ہے

جنابت کے غسل میں پورے بدن کو دھونا فرض ہے، چنانچہ اگر بدن کا ذرا سا حصہ بھی دھونے سے رہ جائے گا غسل صحیح نہیں ہوگا۔(۳) لہٰذا غسل کرنے والے پر بدن سے ہر ایسی چیز کو دور کرنا واجب ہے جو جسم کی سطح تک پانی پہنچنے سے مانع ہو، خواہ شہر کا رہنے والا شہری ہو یا دیہاتی دونوں کا حکم ایک ہے۔ البتہ مٹی گارے وغیرہ کا میل اگر ناخنوں میں رہ جائے تو معاف ہے۔(۴)

---

(۱) وندب لمجنون افاق ... ولمن لبس ثوبا جديدا. (الدر المختار مع الرد: ۱/۱۷۰، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد)

☜ النتف في الفتاوى: ۲۵، كتاب الطهارة، الغسل المعدود من الفضائل، ط: سعيد.

(۲) ومن المستحب الغسل لمن اراد حضور مجمع الناس.

البحر الرائق: ۱/۶۶، كتاب الطهارة، [ابحاث الغسل]، ط: سعيد.

☜ الدر المختار مع الرد: ۱/۱۷۰، كتاب الطهارة ابحاث الغسل، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط سعيد

☜ حلبي كبير: ۴۸، كتاب الطهارة، [الاغسال المسنونة]، ط: نعمانية كوئته.

(۳) واما ركنه فهو اسالة الماء على جميع ما يمكن اسالته عليه من البدن من غير حرج مرة واحدة حتى لو بقيت لمعة لم يصبها الماء لم يجز الغسل وان كانت يسيرة.

البحر الرائق: ۱/۴۹، كتاب الطهارة فرائض الغسل، ط سعيد.

☜ الجوهرة النيرة: (۱/۱۲)، كتاب الطهارة، مبحث الغسل، ط مير محمد.

☜ الدر المختار مع الرد: ۱/۱۵۱-۱۵۲، كتاب الطهارة مطلب في ابحاث الغسل، ط سعيد

(۴) والتراب والطين في الظفر لا يمنع لان الماء ينفذ فيه ... والصحيح انه لا فرق بين القروي والمدني. (البحر الرائق: ۱/۴۷، كتاب الطهارة، [ابحاث الغسل]، ط. سعيد)

غسل میں سر کا مسح کافی نہیں

''سر کا مسح کرنا کافی نہیں ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۶۰)

غسل میں نیت

''سر کا مسح کرنا کافی نہیں ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۶۰)

غسل نہیں دیا گیا میت کو

''میت کو غسل نہیں دیا گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۱۳)

غسل واجب ہو پردہ کا انتظام نہ ہو

اگر مرد پر غسل واجب ہو اور غسل کرنے کے لیے پردہ وغیرہ باندھنے کے لیے کپڑے وغیرہ کا انتظام نہ ہو تو اور مرد کو مردوں کے سامنے نہانا پڑے تو نہا سکتا ہے۔ اسی طرح عورت پر غسل واجب ہو اور پردے کے لئے کپڑے کا انتظام نہ ہو اور اسے عورتوں کے مجمع میں نہانا پڑے تو نہا سکتی ہے۔(۱)

= ☐ واما غسل جميع البدن بالماء، فانه فرض لازم في الغسل من الجنابة باتفاق بحيث لو بقي منه جزء يسير يبطل الغسل، ويجب على من يريد الغسل ان يزيل من على بدنه كل شيء يحول بينه وبين وصول الماء اليه. فاذا كان بين اظافره القذر تمنع من وصول الماء الى ماتحتها من جلد الاظافر بطل غسله سواء كان من اهل المدن او من اهل القرى ويغتفر الدرن من تراب وطين ونحو ذلك، فانه اذا وجد بين الاظافر لايبطل الغسل. (الفقه على المذاهب الاربعة: ١/١١١، فرائض الغسل، رقم الحاشية: ١، ط: داراحياء التراث العربي)

☐ الجوهرة النيرة: (١/١٢)، كتاب الطهارة، مبحث الغسل، ط: مير محمد.

☐ الدر المختار مع الرد: ١/١٥٢، كتاب الطهارة مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد.

(١) عليه غسل ولثمة رجال لايدعه وان رأوه والمرأة بين رجال اورجال ونساء تؤخره لابين نساء فقط (الدرالمختار مع الرد: ١/١٥٥، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد.)

☐ الفتاوى التاتارخانية: ١/١٢٢، كتاب الطهارة، الفصل الثالث في الغسل، نوع آخر من هذا الفصل في المتفرقات، ط: ادارة القرآن كراچی.

☐ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ١٠٢، كتاب الطهارة، آداب الاغتسال، ط: قديمی

غسل واجب ہونے کی شرطیں

غسل واجب ہونے کی شرائط یہ ہیں

۱- مسلمان ہونا، کافر پر غسل واجب نہیں۔

۲- بالغ ہونا، نابالغ پر غسل واجب نہیں۔

۳- عاقل ہونا، دیوانے، پاگل اور بے ہوش پر غسل واجب نہیں۔

۴- پاک پانی استعمال کرنے پر قادر ہونا، جو شخص پاک پانی استعمال کرنے پر قادر نہیں اس پر غسل واجب نہیں۔

۵- نماز کا اس قدر وقت ملنا کہ جس میں غسل کر کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہو، اگر کسی کو اتنا وقت نہ ملے تو اس پر غسل واجب نہیں ہے۔ مثلاً: کسی کو ایسے تنگ وقت میں نہانے کی ضرورت ہو کہ غسل کر کے نماز پڑھنے کی گنجائش نہ ہو، یا کوئی عورت ایسے ہی تنگ وقت میں حیض یا نفاس سے پاک ہو۔

۶- حدث اکبر (غسل واجب ہونے کی بات) کا پایا جانا، جو حدث اکبر سے پاک ہو اس پر غسل واجب نہیں ہے۔

۷- نماز کے وقت کا تنگ ہونا، شروع وقت میں غسل واجب نہیں ہے۔(۱)

یعنی ناپاک ہونے کے بعد فوراً غسل کرنا ضروری نہیں ہے۔ مثلاً: رات کو احتلام وغیرہ ہو گیا تو فوراً اسی وقت غسل کرنا ضروری نہیں، (۲) بلکہ فجر کی نماز قضا

---

(۱) جميع الشروط الاول ترجع الى ستة: وهي الاسلام، والتكليف، وقدرة استعمال المطهر، ووجود حدث، وفقد المنافي من حيض ونفاس، وضيق الوقت، والاخيرة ترجع الى اثنين: تعميم المحل بالمطهر، وفقد المنافي من حيض ونفاس وحدث في حق غير المطهور به. (ردالمحتار على الدر ۱/ ۸۰، كتاب الطهارة، مطلب في اعتبارات المركب التام، ط: سعيد)

(۲) الجنب اذا اخر الاغتسال الى وقت الصلاة لا يأثم، كذا في المحيط. (الفتاوى الهندية: ۱/ ۱۶، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية)

بدائع الصنائع ۱/ ۳۹، كتاب الطهارة، الاحكام المتعلقة بالجنابة، ط: سعيد.

ردالمحتار على الدر ۱/ ۱۶۵، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد

(کر)نے سے پہلے غسل کرنا ضروری ہے کیونکہ غسل کے بغیر نماز نہیں ہوسکتی۔ اور اگر (غ)سل کی وجہ سے نماز کو قضا کرے گا تو گناہ گار ہوگا۔ اور اگر کسی کو ایسے تنگ وقت میں (غ)سل واجب ہوا کہ غسل کرنے کے بعد نماز ادا کرنے کا وقت باقی نہیں رہے گا تو (غس)ل کرنے کے بعد فوراً نماز پڑھ لے۔

اور اگر کوئی حائضہ عورت حیض سے ایسے وقت میں فارغ ہوکہ اس کو غسل (ک)رنے کے بعد تکبیر تحریمہ کہنے کا وقت بھی نہیں ملے گا تو اس سے اس وقت کی نماز (م)عاف ہوجائے گی۔ اور اگر غسل کے بعد اتنا وقت ملا کہ وہ تکبیر تحریمہ کہہ سکتی تھی تو اس پر (ا)س وقت کی نماز کی قضا واجب ہوگی۔(۱)

غسل واجب ہے

۱۔ اگر کوئی کافر اسلام لائے، اور کفر کی حالت میں اس پر غسل واجب ہوا تھا، (ا)ور اس نے غسل نہیں کیا، یا غسل کیا تھا مگر وہ شریعت کے مطابق صحیح نہیں ہوا تو اس پر (ا)سلام لانے کے بعد غسل کرنا واجب ہے۔(۲)

---

(۱) فاذا ادركت من آخر الوقت قدر ما يسع الغسل فقط لم يجب عليها قضاء تلك الصلاة (لانه)ا لم تخرج من الحيض في الوقت بخلاف ما اذا كان يسع التحريمة ايضا لان التحريمة من (الط)هر فيجب القضاء. (رد المحتار على الدر: ۲۹۷/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، مبحث (في م)سائل المتحيرة، ط: سعيد.)

☆ الفتاوى الهندية: ۳۹/۱، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، (ال)فصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: رشيدية.

☆ البحر الرائق: ۲۰۳/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

(۲) فرض الغسل على من اسلم حال كونه جنبا. (البحر الرائق: ۶۵/۱، كتاب الطهارة، ابحاث (ال)غسل، ط: سعيد)

☆ الدر المختار مع الرد: ۱۶۷/۱، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب في رطوبة الفرج، ط: سعيد

☆ الفتاوى الهندية: ۱۶/۱، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة (لل)غسل، ط: رشيدية.

۲- اگر کوئی شخص پندرہ سال کی عمر سے پہلے بالغ ہو جائے تو اس پر غسل کرنا واجب ہے۔(۱)

غسل واجب ہونے کے لیے بالغ ہونا ضروری ہے

غسل واجب ہونے کے لیے بالغ ہونا ضروری ہے۔ اگر دونوں بالغ ہیں تو دونوں پر غسل واجب ہوگا، اور اگر دونوں میں سے ایک بالغ ہو تو بالغ پر غسل واجب ہوگا۔ نابالغ پر غسل واجب نہیں ہوگا۔ البتہ نابالغ کو بھی غسل کرنے کا حکم دیا جائے گا، جیسے نماز کا حکم دیا جاتا ہے، حالاں کہ نماز فرض نہیں ہوئی۔

اس بارے میں نابالغ بچی کا بھی وہی حکم ہے جو نابالغ لڑکے کا ہے۔(۲)

غوطہ لگانا

گہرے اور جاری پانی میں غوطہ لگانے سے جسم پاک ہو جاتا ہے، اور غسل ہو جاتا ہے۔ البتہ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھی ضروری ہے۔ اگر یہ دونوں فرض

---

(۱) ويجب اى يفرض على الاحياء المسلمين او بلغ لا بالسن بل بالانزال. (الدر المختار مع الرد ۱/۱۶۸، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب فى رطوبة الفرج، ط: سعيد.)

☜ الفتاوى الهندية: ۱/۱۶، الباب الثانى فى الغسل، الفصل الثالث فى المعانى الموجبة للغسل، ط: رشيدية

☜ النتف فى الفتاوى: ۲۳، كتاب الطهارة، باب الغسل، ط: سعيد.

(۲) وفرض الغسل عند خروج منى من العضو وعند ايلاج حشفة عليهما اى على الفاعل والمفعول لو كانا مكلفين ولو احدهما مكلفا فعليه فقط دون المراهق لكن يمنع من الصلاة حتى يغتسل ويؤمر به ابن عشر تاديبا.

قال فى الرد يؤمر به اعتيادا وتخلقا كما يؤمر بالصلاة والطهارة. (الدر المختار مع الرد: ۱/۱۵۹ - ۱۶۲، كتاب الطهارة، مطلب فى تحرير الصاع والمد، ط: سعيد)

☜ الفتاوى الهندية: ۱/۱۵، الباب الثانى فى الغسل، الفصل الثالث فى المعانى الموجبة للغسل، ط: رشيدية

☜ البحر الرائق: ۱/۵۸، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعيد.

ہو گئے تو پانی میں ڈبکی لگانے سے غسل صحیح ہو جائے گا۔(١)

غیر ضروری بالوں کی صفائی

☆ غیر ضروری بالوں کی صفائی کے لیے عورتوں کو پاؤڈر، کریم، لوشن وغیرہ استعمال کرنے کا حکم ہے۔ استرہ، بلیڈ اور لوہے کا استعمال ان کے لیے پسندیدہ نہیں، مگر گناہ بھی نہیں۔(٢)

☆ اگر عورت تکلیف برداشت کر سکتی ہے تو زیر ناف بالوں کو اکھیڑنا بہتر ہے؛ کیوں کہ اس کی وجہ سے شوہروں کو رغبت ان کی طرف زیادہ ہوتی ہے۔ اور اگر تکلیف برداشت نہیں کر سکتی تو کریم، لوشن وغیرہ استعمال کرے۔

☆ زیر ناف کے بال مونڈنے، بغل کے بال مونڈنے، ناخن ترشوانے و مونچھ ہلکی کرانے کا وقفہ چالیس دن سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔ چالیس دن کے اندر اندر کر لینا چاہیے۔ اس سے زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے۔ اور اگر ہر ہفتہ میں

---

(١) ولو انغمس الجنب في البحر او النهر العظيم او الماء الجاري انغماسة واحدة ووصل الماء الى جميع بدنه وتمضمض واستنشق اجزاه. (الجوهرة النيرة: ١/١٢، كتاب الطهارة، ط: مير محمد كراچی)

(٢) ولو غمس العضو غسل فمه وانفه وبدنه. (البحر الرائق: ١/٤٥، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعيد)

(٣) الدر المختار مع الرد: ١/١٥١، كتاب الطهارة مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد

(٤) الفتاوى الهندية: ١/١٣، الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول في فرائضه، ط: رشيدية

(٢) المنقول في الهندية ويبتدئ من تحت السرة ولو عالج بالنورة يجوز، كذا في الغرائب، وفي الاشباه والسنة في عانة المرأة النتف. (رد المحتار على الدر: ٢/٤٠٦، كتاب الحظر والاباحة، فصل في البيع، ط: سعيد)

(٣) مسائل ٢٠٧، مکتبہ لدھیانوی

صفائی ہو تو یہ زیادہ بہتر ہے۔(۱)

ويستحب حلق عانته وتنظيف بدنه

(۱) ويستحب تقليم أظفاره وقص شاربه واظفاره يوم الجمعة

بالاغتسال في كل أسبوع مرة والأفضل يوم الجمعة وجاز في كل خمسة عشرة وكره تركه وراء

الأربعين

ولا عذر فيما وراء الأربعين ويستحق الوعيد

القوله وكره تركه هي تحريما للقول المجتبى

روى مسلم عن أنس بن مالك وقت لنا في تقليم الأظفار وقص الشارب ونتف الإبط أن لا نترك

أكثر من أربعين ليلة. (الدر المختار مع الرد: ۶/۴۰۵-۴۰۷، كتاب الحظر والإباحة، فصل في

البيع، ط سعيد)

⭘ الفتاوى الهندية: ۵/۳۵۸، الباب التاسع عشر في الختان والخصاء وقلم الأظفار، ط

رشيدية

⭘ ويسن قص الشارب وإعفاء اللحية ونتف الإبط...... ويكون ذلك مع تقليم الأظفار وحلق

العانة يوم الجمعة وقيل يوم الخميس وقيل يخير...... ويكره ترك التقليم والحلق لشعر الرأس

والعانة والنتف فوق أربعين يوما. (الفقه الإسلامي وأدلته: ۱/۳۱۱، كتاب الطهارة، خصال

الفطر العشر، ط: دار الفكر)

ف

فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل کس نے دیا؟

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے غسل دیا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مجازاً غسل دینے والا کہا جاتا ہے: کیوں کہ انہوں نے غسل دینے کا سامان مہیا فرمایا تھا۔(۱)

فاعل ومفعول دونوں پر غسل واجب ہے

''دونوں پر غسل واجب ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۴۲)

فرج خارج کو دھونا فرض ہے

☆ عورت کی شرم گاہ کے دو حصے ہیں: ایک اندرونی حصہ جو چنگ کی مانند لمبی شکل کا ہے۔ اس کے بعد کچھ گہرائی میں جا کر گول سوراخ ہے، اس گولائی سے اوپر کے حصے کو فرج خارج اور اندرونی حصے کو فرج داخل کہا جاتا ہے۔

فرض غسل میں فرج خارج کا دھونا فرض ہے، یعنی گول سوراخ تک پانی پہنچانا ضروری ہے، اس کے بغیر غسل صحیح نہیں ہوگا۔ البتہ فرج داخل کے اندر پانی پہنچانا ضروری نہیں ہے۔

☆ غسل کے وقت عورت کو شرم گاہ کے ظاہری حصے کا دھونا کافی ہے۔(۲)

---

(۱) قال فی شرح المجمع لمصنفہ فاطمۃ رضی اللہ عنہا غسلتہا ام ایمن حاضنتہ صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا فتحمل روایۃ الغسل لعلی علی معنی التہیئۃ والقیام التام بأسبابہ. (رد المحتار علی الدر: ۲/۱۹۸، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، فصل فی القراءۃ عند المیت، ط: سعید)

(۲) بدائع الصنائع: ۱/۳۰۲، کتاب الصلاۃ، فصل واما بیان الکلام فیمن یغسل، ط: سعید.

(۳) وتغسل فرجہا الخارج وجوبا فی الغسل ولا تدخل اصابعہا فی قبلہا وبہ یفتی. (البحر الرائق: ۱/۴۷، کتاب الطہارۃ، ابحاث الغسل، ط: سعید)=

فرج داخل کو دھونا فرض نہیں

''فرج خارج کو دھونا فرض ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۳۷)

فرج کو بوسہ دینا

''شرم گاہ کو بوسہ دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۶۸)

فرق مذی، ودی اور منی میں

۱ مذی نکلنے کے وقت کوئی شہوت یا لذت حاصل نہیں ہوتی ہے، منی نکلنے کے وقت شہوت یا لذت حاصل ہوتی ہے۔

۲ منی کود کر قوت کے ساتھ نکلتی ہے، اس کے بعد انتشار ختم ہو جاتا ہے، مذی میں یہ سب باتیں نہیں ہوتیں۔

۳ منی کی رنگت زیادہ صاف ہوتی ہے، اور کچے چھوارے کے شگوفے جیسی بو اس میں ہوتی ہے، اور اس میں چپکاہٹ بھی ہوتی ہے، اور اس کے نکلنے سے عضو خاص ست ہو جاتا ہے، اور شہوت اور جوش ختم ہو جاتا ہے۔ (۱)

= ويجب اى يفرض غسل كل ما يمكن من البدن بلا حرج مرة كاذن وفرج خارج لانه كالفم لا داخل لانه باطن ولا تدخل اصبعها فى قبلها، به يفتى. (الدر المختار على الدر ۱/ ۱۵۲، كتاب الطهارة، مطلب فى ابحاث الغسل، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية: ۱/ ۱۴، الباب الثانى فى الغسل، الفصل الاول فى فرائضه، ط: رشيدية

(۱) روى ابن المنذر ان المنى هو الماء الاعظم الذى منه الشهوة وفيه الغسل فرض الغسل عند خروج منى موصوف بالدفق والشهوة عند الانفصال عن محله. (البحر الرائق ۱/ ۵۵، كتاب الطهارة، المعانى الموجبة للغسل، ط: سعيد)

والمذى بكسر الذال وتشديد الياء وهو ماء ابيض رقيق يخرج عند شهوة لا بشهوة ولا دفق ولا يعقبه فتور وربما لا يحس بخروجه. (البحر الرائق: ۱/ ۶۲، كتاب الطهارة، المعانى الموجبة للغسل، ط: سعيد)

بدائع الصنائع ۱/ ۲۷۰، كتاب الطهارة، فصل فى صفة الغسل، ط: سعيد

الجوهرة النيرة (۱/ ۱۴)، كتاب الطهارة، المعانى الموجبة للغسل، ط: مير محمد

''ودی'' بھورے رنگ کی ہوتی ہے، جو پیشاب کے بعد اور بھی اس سے پہلے نکلتی ہے، اور پیشاب سے گاڑھی ہوتی ہے۔(١)

فقہ کی کتاب کو جنبی کا پڑھنا

جنبی کا فقہ کی کتاب کو چھونا اور پڑھنا درست ہے، مگر خلاف اولیٰ ہے۔(٢)

فوراً غسل ضروری نہیں

''غسل واجب ہونے کی شرطیں'' عنوان کے تحت دیکھیں!(٣٣٢)

(١) والودی وهو ماء ابيض كدر ثخين يشبه المني في الثخانة ويخرج عقيب البول اذا كانت الطبيعة مستمسكة. (البحر الرائق: ٦٢/١، كتاب الطهارة، (المعاني الموجبة للغسل) ط: سعيد)

بدائع الصنائع: ٣٧/١، كتاب الطهارة، فصل في صفة الغسل، ط: سعيد

الجوهرة النيرة: (١٣/١)، كتاب الطهارة، (المعاني الموجبة للغسل)، ط: مير محمد.

(٢) ويكره له مس كتب التفسير ومس كتب الفقه وما هو من كتب الشريعة: والمشائخ المتاخرون رحمهم الله وسعوا مس كتب الفقه وفي الظهيرية والمستحب ان يكون متوضأ. (الفتاوى التاتارخانية: ١٢٣/١، كتاب الطهارة، ومما يتصل بخروج المني مسائل الاحتلام، نوع متفرقات، ط: قديمي)

المحيط البرهاني: ٢٣٧/١، كتاب الطهارات، الفصل الثالث في الغسل، ومما يتصل بهذا الفصل بيان احكام الجنابة، ط: ادارة القرآن كراچی

رد المحتار: ١٧٦/١-١٧٧، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب يطلق الدعاء على ما يشمل الثناء، ط: سعيد.

ق

قادیانی کو غسل دینا

"مرتد مرجائے" عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۷۲)

قبض کشا دوا

قبض کی وجہ سے اجابت نہ ہونے کی صورت میں پاخانہ کے مقام میں دوا رکھتے ہیں، اس سے قبض کھل جاتا ہے، اس سے غسل واجب نہیں ہوتا، نجاست دھو کر صاف کرنے کے بعد وضو کر کے نماز پڑھنا جائز ہے۔ (۱)

قبلہ کی طرف منہ کرنا

اگر ننگے ہو کر غسل کیا جائے تو قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا مکروہ تنزیہی ہے، بلکہ شمال یا جنوب کی طرف منہ کر کے غسل کرنا چاہیے، اور اگر ستر ڈھانک کر غسل کیا جائے تو قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا منع نہیں ہے۔ (۲)

قتل کیے جانے والے آدمی کا غسل کرنا

جس آدمی کو قتل کیا جائے گا اس کے لیے قتل سے پہلے غسل کرنا مستحب ہے۔ (۳)

---

(۱) ولا عند ادخال اصبع ونحوه کذکر غیر آدمی وما یصنع من نحو خشب (فی الدبر او القبل) علی المختار (تنویر الابصار مع الدر: ۱/۱۶۶، کتاب الطهارة، (ابحاث الغسل)، ط: سعید)

(۲) لا یستقبل القبلة حال اغتساله لانه یکون غالبا مع کشف العورة فان کان مستورا فلا بأس (حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۵۷ فصل، وآداب الاغتسال هی، ط: قدیمی)

... وآدابه کآدابه سوی استقبال القبلة لانه لا یکون غالبا مع کشف العورة. قال الشلبی ولعلما ان ترک المندوب مکروه تنزیها فیزاد ترک ما یکره فعله (رد المحتار علی الدر ۱/۱۲۵، کتاب الطهارة، مطلب فی تتمیم مندوبات الوضوء، ط: سعید)

(۳) والمندوب غسل ... لمن یراد قتله (البحر الرائق ۱/۶۶، کتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط سعید)

قذی

"مذی" عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۷۰)

قرآن جنابت کی حالت میں لکھنا

"جنابت کی حالت میں قرآن لکھنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۶۰)

قرآن حیض کے دوران کیسے یاد رکھے؟

"حفظ کرتے ہوئے مخصوص ایام شروع ہو جائیں" عنوان کے تحت دیکھیں!

قرآن خاص ایام میں نہ پڑھے

"خاص ایام میں خواتین کا حکم" عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۱۳)

قرآن سننا جنابت کی حالت میں

جنابت کی حالت میں قرآن کریم سننا جائز ہے۔(۱)

---

(۱) الدر المختار مع الرد: ۱/۱۷۰، کتاب الطهارة مطلب يطلق الدعاء على ما يشمل الثناء، ط: سعيد

النتف في الفتاوى ۲۲، كتاب الطهارة، الغسل المعدود من الفضائل، ط: سعيد.

(۱) حالت حیض میں ازواج مطہرات کا قرآن سننا ثابت ہوتا ہے، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے: "كان النبي صلى الله عليه وسلم يتكئ في حجري وانا حائض ثم يقرأ القرآن" متفق عليه (صحيح البخاري: ۱/۴۳-۴۴، كتاب الحيض، باب قراءة الرجل في حجر امرأته وهي حائض، ط: قديمي)

الصحيح لمسلم: ۱/۱۴۳، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها، ط: قديمي

مسند احمد ۶/۱۱۷، حديث السيدة عائشة، ط: المكتب الاسلامي.

ک

کافر رشتہ دار مرجائے

☆ اگر کسی مسلمان کا کوئی کافر رشتہ دار مرجائے، تو اس کی لاش اس کے کسی ہم مذہب کو دے دی جائے، اور اگر اس کا کوئی مذہب والا نہ ہو، یا اس کا مذہب والا ہو لیکن وہ نہ لے، تو مجبوری کی صورت میں مسلمان اس کافر رشتہ دار کو غسل دے، مگر مسنون طریقے سے نہیں، یعنی اس کو وضو نہ کرائے، اور سر صاف نہ کرے، اور کافور وغیرہ اس کے بدن پر نہ ملے اور جنازہ کی نماز بھی نہ پڑھے۔(۱)

☆..... اگر مردہ کافر ہے اور مسلمان ولی کے سوا کوئی اس کا ولی نہیں ہے، تو مسلمان ولی اس میت پر صرف پانی بہادے، غسل کے مسنون طریقے کا اہتمام نہ کرے۔(۲)

کافور ملنے کی وجہ

میت کے بدن پر کافور ملنے کی وجہ سے موذی جانور قریب نہیں آتے۔(۳)

---

(۱) اما الكافر اذا لم يوجد له الا وليه المسلم فيغسل عليه الماء كالخرقة النجسة من غير ملاحظة السنة. (رد المحتار على الدر ۱/۱۶۷، كتاب الطهارة، مطلب في رطوبة الفرج، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: ۱/۳۰۲-۳۰۳، كتاب الصلاة، فصل في الصلاة على الجنازة، فصل في شرائط وجوبه. ط: سعيد

(۲) الفتاوى الهندية: ۱/۱۶۰، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية

(۳) (واجعلن في الآخرة كافورا او شيئا من كافور) وهو لدفع الهوام. (مرقاة المفاتيح: ۴/۳۰۳، باب غسل الميت وتكفينه، ط: المكتبة الاسلامية)

مظاهر حق جديد ۲/۹۸، ط: دار الاشاعت كراچى.

کان

☆ اگر کان کے سوراخوں میں بالیاں ہیں، حرکت دیئے بغیر پانی جسم تک نہیں پہنچتا تو فرض غسل میں بالیوں کو حرکت دے کر پانی پہنچانا فرض ہے۔(۱)

☆ ...اگر کان کے سوراخوں میں بالیاں نہیں ہیں، اور سوراخ بند بھی نہیں ہوئے تو اگر ہاتھ سے مَلنے یا تنکا وغیرہ ڈالے بغیر پانی نہ پہنچے تو فرض غسل میں ہاتھ سے مَل کر یا تنکا وغیرہ ڈال کر سوراخوں میں پانی پہنچانا فرض ہوگا۔(۲)

☆ ......اگر عورت کے کان کا سوراخ بند ہوگیا ہے، تو اس سوراخ میں زبردستی تنکا وغیرہ ڈال کر دھونا ضروری نہیں ہے۔(۳)

کان کے سوراخ

کان میں بندے وغیرہ ڈالنے کے لیے جو سوراخ کیا جاتا ہے، جنابت کے

---

(۱) (و) ویجب تحریک القرط والخاتم الضیقین. (البحر الرائق: ۱/۴۷، کتاب الطهارة، فرائض الغسل، ط: سعید)

۲ الدر المختار مع رد المحتار: ۱/۱۵۵، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید.

۳ الفتاوی الهندیة: ۱/۱۴، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضه، ط: رشیدیة

(۲) والمعتبر فیه غلبة الظن بالوصول ان غلب علی ظنها ان الماء لایدخل الا بتکلف تکلف. (حلبی کبیر: ۴۲، کتاب الطهارة ملروع، مکتبه نعمانیة)

۲ الفتاوی الهندیة: ۱/۱۳، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضه، ط: رشیدیة.

۳ حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۱۰۲، کتاب الطهارة، فصل لبیان فرائض الغسل قدیمی.

(۳) لایجب غسل مافیه حرج کعین وثقب انضم، قال فی الرد: وان انضم الثقب بعد نزع القرط وصار بحال ان امر علیه الماء یدخله وان غفل لا، فلابد من امراره ولایتکلف لغیر الامرار من ادخال عود ونحوه فان الحرج مدفوع. (الدر المختار مع الرد: ۱/۱۵۲، کتاب الطهارة مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید)

۲ ولایتکلف فی ادخال شیئ سوی الماء من خشب ونحوه. (الفتاوی الهندیة: ۱/۱۴، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضه، ط رشیدیة)

۳ البحر الرائق: ۱/۴۷، کتاب الطهارة، [فرائض الغسل]، ط: سعید.

بھی پانی پہنچانا ضروری ہے، اگر جسم پر پانی ڈالتے ہوئے
غسل کے دوران اس میں خود بخود پانی پہنچ جائے، بہتر، ورنہ ہلا کر پانی پہنچانا ضروری ہوگا۔
ان سوراخوں میں
ورنہ غسل صحیح نہیں ہوگا، اور نماز صحیح نہیں ہوگی۔ (۱)

کپڑا رکھنا

''پیڈ رکھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۳۲)

کپڑا رنگنے والا

''رنگنے والا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۵۰)

کپڑا لپیٹ کر جماع کیا

☆ عضو مخصوص پر موٹا یا باریک کپڑا لپیٹ کر جماع کرنے کی صورت میں اگر منی خارج نہیں ہوئی تو بھی احتیاط یہ ہے کہ دونوں غسل کریں۔ (۲)

---

(۱) امرأة اغتسلت هل تتكلف في ايصال الماء الى ثقب القرط أم لا؟ قال: تتكلف فيه كما تتكلف في تحريك الخاتم ان كان ضيقاً. والمعتبر فيه غلبة الظن بالوصول، ان غلب على ظنها أن الماء لايدخل الا بتكلف تتكلف، وان غلب انه وصله لاتتكلف سواء كان القرط فيه أم لا. وان انضم الثقب بعد نزع القرط وصار بحال ان امر عليه الماء يدخله وان غفل لا، فلابد من امراره ولاتتكلف بغير الامرار من ادخال عود ونحوه، فان الحرج مدفوع. وانما وضع المسئلة في المرأة باعتبار الغالب، والافلافرق بين الرجل وكذا في قوله (امرأة اغتسلت وقد كان) الشان (بقي في اظفارها عجين قد جف لم يجز غسلها) وكذا الوضوء، الخ. (حلبي كبير: ۴۲، كتاب الطهارة، فروع، مكتبه نعمانيه)

☐ البحر الرائق: ۴۷/۱، كتاب الطهارة، فرائض الغسل، ط: سعيد.

☐ الفتاوى الهندية: ۱۴/۱، الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول في فرائضه، ط: رشيدية

(۲) والاصح انه كمسه بخرقة رقيقة بحيث يجد حرارة الفرج واللذة وجب الغسل والافلا، والاحوط وجوب الغسل في الوجهين. (البحر الرائق: ۲۰/۱، كتاب الطهارة، المعاني الموجبة للغسل)، ط: سعيد

☐ الفتاوى الهندية: ۱۵/۱، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية

☐ الدر المختار مع الرد: ۱۶۵/۱، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع والمد، ط: سعيد

اور اگر منی خارج ہوئی ہے تو غسل کرنا فرض ہو جائے گا۔(۱)

کپڑوں پر تری

اگر کوئی مرد سو کر اٹھنے کے بعد اپنے کپڑوں پر تری دیکھے، اور سونے سے پہلے اس کے خاص حصے میں سختی اور ایستادگی نہیں تھی، اور احتلام بھی یاد نہ ہو، اور اس تری کے منی ہونے کا خیال نہ ہو، تو غسل فرض نہیں ہوگا۔ اور وہ تری، مذی سمجھی جائے گی۔

اور اگر احتلام یاد ہے، یا اس تری کے بارے میں منی ہونے کا خیال ہے، یا سونے سے پہلے خاص حصے میں سختی تھی تو ان صورتوں میں غسل واجب ہوگا۔(۲)

کپڑوں پر نجاست نہیں لگی

اگر کسی نے احتلام یا صحبت کے بعد نجاست صاف کر کے جانگیہ، یا نیکر پہن کر اس پر کپڑے پہن لیے، اور بعد میں غسل کر کے وہی کپڑے پہن لیے، تو اگر ان

---

(۱) فرض الغسل عند خروج منی موصوف بالدفق والشهوة عند الانفصال عن محله. (البحر الرائق: ۱/۵۵، کتاب الطهارة، [المعانی الموجبة للغسل]، ط: سعید)

☜ وفرض الغسل عند خروج منی عن العضو. (الدر المختار مع الرد: ۱/۱۵۹، کتاب الطهارة، مطلب فی تحریر الصاع والمد، ط: سعید)

☜ الفتاوی الهندیة: ۱/۱۴، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل، ط: رشیدیة.

(۲) وان استیقظ الرجل ووجد علی فراشه أو فخذه بللا وهو یتذکر احتلاما ان تیقن انه منی أو تیقن انه مذی أو شک انه منی او مذی فعلیه الغسل، وان تیقن انه ودی لایجب الغسل وان تیقن انه منی یجب الغسل وان تیقن انه مذی لایجب الغسل. (الفتاوی الهندیة: ۱/۱۵-۱۴، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل، ط: رشیدیة)

☜ الدر المختار مع الرد: ۱/۱۶۳، کتاب الطهارة، مطلب فی تحریر الصاع والمد والرطل، ط: سعید

☜ الجوهرة النیرة: (۱/۱۳-۱۴) کتاب الطهارة، [المعانی الموجبة للغسل]، ط: میر محمد

پڑوں پر پڑیں تو جس کی ہے تو ان پڑوں سے نماز درست ہے۔(۱)

کپڑے پر پسینہ لگ جائے

"پسینہ" عنوان کے تحت دیکھیں (۱۲۸)

کپڑے کے ایک حصے پر منی کا اثر ہے

کپڑے پر جتنی دور تک منی کا اثر معلوم ہو وہ کپڑا اسی قدر ناپاک ہوتا ہے، باقی سب پاک ہے۔ اس لیے ناپاک حصے کو دھونا کافی ہے، باقی پورے کپڑے کو دھولینا بہتر ہے۔(امداد الاحکام، ۱/۳۹۳)(۲)

کٹے ہوئے بال

کٹے ہوئے بال دفن کردینے چاہئیں، اگر دفن نہ کرے تو کسی محفوظ جگہ پر ڈال دینے چاہئیں؛ تاکہ بے حرمتی نہ ہو اور دوسروں کو گھن یا تکلیف نہ ہو۔(۳)

---

(۱) وعفا الشارع عن قدر درهم وان كره تحريما فيجب غسله، وما دونه تنزيها فيسن. (الدر المختار مع الرد: ۱/۳۱۶، كتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: سعيد)

☐ الفتاوى الهندية: ۱/۴۵، الباب السابع في النجاسة واحكامها، الفصل الثاني في الاعيان النجسة، ط: رشيدية.

☐ الجوهرة النيرة: (۱/۳۹)، كتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: مير محمد.

(۲)

☐

☐

(۳) فاذا قلم اظفاره او جز شعره ينبغي ان يدفنه، فان رمى به فلا بأس، وان القاه في الكنيف او في المغتسل كره لانه يورث داء. (ردالمحتار على الدر: ۶/۴۰۵، كتاب الحظر والاباحة فصل في البيع، ط: سعيد)

☐ الفتاوى الهندية: ۵/۳۵۸، كتاب الكراهية، الباب التاسع عشر في الختان والخصاء، وقلم الاظفار ، ط: رشيدية.

☐ الفتاوى السراجية: ۷۷، كتاب الكراهة والاستحسان، باب المتفرقات، ط: سعيد.

کٹے ہوئے ناخن

کٹے ہوئے ناخن دفن کر دینے چاہئیں، اگر دفن نہ کرے تو کسی محفوظ جگہ پر ڈال دینے چاہئیں تاکہ ادھر ادھر پھینکنے سے بے حرمتی نہ ہو اور دوسروں کو گھن یا تکلیف نہ ہو۔ (۱)

کفن

بالغ، نابالغ، مُحرِم اور حلال سب کا کفن یکساں ہوتا ہے۔ یعنی نابالغ بچے کا کفن بالغ مرد کی طرح، اور نابالغ بچی کا کفن بالغ عورت کی طرح اور مُحرِم آدمی کا کفن حلال آدمی کی طرح ہے۔ (۲)

کفن پہنانا

میت کو غسل دینے کے بعد کفن پہنانا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے کہ اگر کچھ لوگ اس کام کو انجام دے دیں گے تو باقی سب لوگ اس ذمہ داری سے بری ہو جائیں گے۔ (۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة، رقم: ۳، علی الصفحة: ۳۴۴. (فاذا قلم اظفاره او جز شعره)

(۲) والمحرم کالحلال والمراهق کالبالغ وفی الرد: الذکر کالذکر والانثی کالانثی الطفل الذی لم یبلغ حد الشهوة الاحسن ان یکفن فیهما یکفن فیه البالغ. (الدر المختار مع الرد ۲/۲۰۲، باب صلاة الجنازة مطلب فی الکفن، ط: سعید)

بدائع الصنائع: ۱/۳۰۷، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، فصل فی کیفیة وجوبه، ط: سعید.

الفتاوی الهندیة: ۱/۱۶۰، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث فی الکفن، ط: رشیدیة.

(۳) اصل التکفین فرض کفایة وکونه علی هذا الشکل مسنون. (ردالمحتار علی الدر: ۲/۲۰۲، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی الکفن، ط: سعید)

بدائع الصنائع: ۱/۳۰۶، کتاب الصلاة، فصل فی صلاة الجنازة، فصل فی بیان کیفیة وجوبه (الکفن) ط: سعید.

الفتاوی الهندیة: ۱/۱۶۰، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث فی الکفن، ط: رشیدیة.

کفن پہنانے کا طریقہ

☆ کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے چادر بچھائی جائے، اس کے اوپر ازار پھیلائی جائے، پھر قمیص کا نچلا حصہ بچھا کر اوپر کا حصہ سرہانے کی جانب سمیٹ کر رکھے، پھر میت کو لٹایا جائے اور قمیص پہنائی جائے، یعنی سرہانہ کی جانب جو حصہ سمیٹ کر رکھا گیا تھا اس کو سر کے اوپر سے گلے پر لا کر پاؤں کی طرف لے جائے، پھر ازار و میت کے اوپر بائیں جانب سے لپیٹا جائے اس کے بعد دائیں جانب سے لپیٹا جائے۔

پھر اس کے بعد چادر کو بائیں جانب سے لپیٹ دیا جائے (۱)، پھر اس کے بعد دائیں جانب سے لپیٹ دیا جائے، پھر کفن کو سر کے اوپر سے اور پیروں کی طرف سے دھجی (کپڑے کے ٹکڑے) کے ساتھ باندھ دیا جائے۔ اور قبر میں کھول دیا جائے۔ (۲)

☆ ... اور اگر میت عورت ہے تو پہلے چادر بچھائے اس کے بعد ازار بچھائے، پھر قمیص کا نچلا حصہ اس پر بچھائے، اور اوپر کا حصہ سرہانے کی جانب سمیٹ کر رکھے، پھر اس پر میت کو رکھا جائے۔ پھر قمیص (کرتا) پہنایا جائے، یعنی سرہانے کی جانب جو سمیٹ رکھا تھا، اس کو سر کے اوپر سے گلے پر لا کر پاؤں کی طرف لے جائے، اور بالوں

---

(۱) وکیفیته ان تبسط اللفافة اولا ثم الازار فوقها، ویوضع المیت علیهما مقمصا ثم یعطف علیه الازار وحده من قبل الیسار ثم من قبل الیمین لیکون الایمن فوق الایسر ثم اللفافة کذلک. (البحر الرائق: ۱۷۶/۲، کتاب الجنائز [الکفن وکیفیته]، ط: سعید)

☆ الدر المختار مع الرد: ۲۰۳/۲، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی الکفن، ط: سعید

☆ بدائع الصنائع: ۳۰۸/۱، الصلاة علی الجنازة، فصل فی صفة الکفن، ط: سعید.

(۲) ویعقد الکفن ان خیف انتشاره. (الدر المختار مع الرد: ۲۰۳/۲، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی الکفن، ط: سعید)

☆ وعقد ان خیف انتشارة صیانة عن الکشف. (البحر الرائق: ۱۷۶/۲، کتاب الجنائز [الکفن وکیفیته] ط: سعید)

☆ الجوهرة النیرة: (۱۳۶/۱)، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: میر محمد.

عورت کے سر کے بالوں کو دو حصے کر کے [illegible] سینے پر ڈال دیا جائے [illegible]

[illegible] ڈال دیا جائے (۱)، پھر کفن [illegible]

[illegible] دونوں پر لپیٹ دیا جائے [illegible]

[illegible] کفن کے ساتھ باندھ دیا جائے، اور قبر میں کھول دیا جائے۔ (۲)

کفن پہنانے کے بعد نجاست نکلی

اگر کفن پہنانے کے بعد میت سے نجاست نکلی ہے تو اس کا دھونا ضروری نہیں ہے، خواہ میت کے بدن پر ہو یا کفن پر، دھوئے بغیر جنازہ کی نماز پڑھنا صحیح ہے۔ یہ حکم خود میت سے نکلنے والی نجاست کا ہے۔ اگر باہر سے نجاست لگ جائے تو دھونا ضروری ہے۔ اسی طرح اگر کفن نجاست سے لت پت ہوگیا تو بھی دھونا یا کفن بدلنا ضروری ہے، ورنہ جنازہ کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔ (۳)

---

(۱) وتلبس الدرع أولا ثم يجعل شعرها ضفيرتين على صدرها فوق الدرع ثم الخمار فوقه تحت اللفافة ثم يعطف الإزار ثم اللفافة (البحر الرائق ۲/۱۷۷، كتاب الجنائز، الكفن وكيفيته) ط سعيد.

بدائع الصنائع ۱/۳۰۹، الصلاة على الجنازة، فصل في كيفية التكفين، ط سعيد

الفتاوى الهندية ۱/۱۶۱، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثالث في التكفين، ط رشيدية

(۲) ويعقد الكفن إن خيف انتشاره (الدر المختار مع الرد ۲/۲۰۳، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في الكفن، ط سعيد)

ويعقد إن خيف انتشاره صيانة عن الكشف (البحر الرائق ۲/۱۷۹، كتاب الصلاة، باب الجنائز، الكفن وكيفيته، ط سعيد)

الجوهرة النيرة (۱/۱۳۲)، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط مير محمد

(۳) إذا تنجس الكفن بنجاسة الميت لا يضر دفعا للحرج بخلاف الكفن المتنجس ابتداء وكذا لو تنجس بدنه بما خرج منه إن قبل أن يكفن غسل وبعده لا (رد المحتار على الدر ۲/۲۰۸، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في شروط الجنازة، ط سعيد)

الطهارة من النجاسة في ثوب وبدن ومكان وستر العورة شرط في حق الميت والإمام (الدر المختار مع الرد ۲/۲۰۸، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في صلاة الجنازة، ط سعيد)

وإذا خرج منه شيء بعد الغسل قبل أن يكفن غسل ما سال وإن سال بعد ما كفن لا يغسل (الفتاوى التاتارخانية ۲/۱۳۹، كتاب الصلاة، الفصل الثاني والثلاثون في الجنائز، ط إدارة القرآن كراچی)

کفن سنت

☆ مرد اور عورت کے کفن سنت میں قمیص، ازار اور چادر شامل ہیں۔

قمیص: گردن کی جڑ سے لے کر پیروں تک ہوتی ہے۔ دامن کے چاک اور آستین نہیں ہوتی۔

ازار: ماتھے سے قدم تک ہوتی ہے۔

چادر: ماتھے سے قدم تک۔ البتہ سر اور پیر کی طرف سے بڑھی ہوئی ہونی چاہیے: تا کہ اسے سکیڑ کر اوپر نیچے سے باندھنا آسان ہو۔(۱)

عورت کے لیے ان کے علاوہ ایک اور اوڑھنی ہوگی جو چہرے کو ڈھکے اور ایک سینہ بند جو عورت کی چھاتیوں پر باندھا جاتا ہے۔(۲)

☆ بالغ، نابالغ، مُحرِم اور حلال سب کا کفن یکساں ہے۔(۳)

---

(۱) وسن فی الکفن له ازار وقمیص ولفافة.

قال فی الرد قوله ازار هو من القرن الی القدم والقمیص من اصل العنق الی القدمین بلادخریص وکمین واللفافة تزید علی ما فوق القرن والقدم لیلف فیها المیت وتربط من الاعلی والاسفل (الدر المختار مع الرد ۲/۲۰۲، کتاب الصلاة باب صلاة الجنازة، مطلب فی الکفن، ط سعید)

☜ الجوهرة النیرة (۱/۱۳۴)، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: میر محمد.

☜ البحر الرائق ۲/۱۷۶، کتاب الصلاة، باب الجنائز، [الکفن وکیفیته] ط سعید.

(۲) ولها درع ای قمیص وازار وخمار ولفافة وخرقة تربط بها ثدیاها وبطنها قال فی الرد: قوله وخمار بکسر الخاء، ماتغطی به المرأة رأسها قوله وخرقة، والاولی ان تکون من الثدیین الی الفخذین (الدر المختار مع الرد ۲/۲۰۳، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی الکفن، ط: سعید)

☜ الجوهرة النیرة (۱/۱۳۵)، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: میر محمد.

☜ البحر الرائق ۲/۱۷۶، کتاب الصلاة، باب الجنائز، [الکفن وکیفیته] ط: سعید.

(۳) والمحرم کالحلال والمراهق کالبالغ وفی الرد: الذکر کالذکر والانثی کالانثی الطفل الذی لم یبلغ حد الشهوة الاحسن ان یکفن فیما یکفن فیه البالغ (الدر المختار مع الرد ۲/۲۰۴، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی الکفن، ط سعید)

☜ بدائع الصنائع ۱/۳۰۷، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، فصل فی کفنه وجوبه، ط سعید

☜ الفتاوی الهندیة ۱/۱۶۰، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث فی الکفن، ط رشیدیة

کفن ضرورت

کفن ضرورت وہ ہے جو ضرورت کے وقت میسر ہو جائے۔ خواہ وہ صرف ایک ستر پوشیدہ رہنے کے لیے کافی ہو۔ (۱)

اگر اتنا بھی کپڑا کفن کا مہیا نہ ہو سکے تو غسل دینے کے بعد ہری گھاس وغیرہ سے ڈھک دیا جائے۔ اور دفن کرنے کے بعد قبر پر جنازہ کی نماز پڑھی جائے۔ (۲)

کفن کا خرچہ

مسئلہ میت کا کفن اسی کے خاص ذاتی مال سے ہونا چاہیے، جس کے ساتھ کسی غیر کا حق وابستہ نہ ہو۔ جیسے رہن کی صورت میں ہوتا ہے۔ اگر اس کا خالص مال موجود نہ ہو تو اس کا کفن اس شخص کے ذمہ ہے جس پر اس کی زندگی میں اس کا نفقہ اور ضروری خرچہ واجب تھا۔ (۳)

(۱) وکفن الضرورة لهما مایوجد. (تنویر الابصار مع الدر المختار: ۲/۲۰۴، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في الكفن، ط: سعید)

ح البحر الرائق: ۲/۱۷۶، باب الجنائز، [الكفن وكيفيته] ط: سعيد.

ح مراقي الفلاح: (۲۱۳) کتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، ط: قديمي.

(۲) واما كفن الضرورة فهو مايوجد حال الضرورة ولو بقدر مايستر العورة، وان لم يوجد شيئ يغسل ويجعل عليه الاذخر ان وجد، ويصلى على قبره. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۵۱۵، الكفن، ط: داراحياء التراث العربي)

ح

(۳) وكفن من لا مال له على من تجب عليه نفقته فان تعددوا فعلى قدر ميراثهم.

قال في الرد: اما من له مال فكفنه في ماله يقدم على الدين والوصية والارث ... مالم يتعلق به حق الغير كالرهن والمبيع قبل القبض والعبد الجاني. (الدر المختار مع الرد: ۲/۲۰۵، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة مطلب في الكفن، ط: سعيد)

ح البحر الرائق: ۲/۱۷۷، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: سعيد.

ح الجوهرة النيرة: (۱/۱۳۳)، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: مير محمد.

☆ اگر میت کسی کی بیوی ہے اور اس کے ترکہ میں مال ہے تو بھی اس کے شوہر پر اپنی بیوی کا کفن دینا واجب ہے۔(۱)

☆ اگر ایسا شخص موجود نہ ہو جس پر میت کا نفقہ اور ضروری خرچہ دینا لازم ہے، تو بیت المال سے کفن کا خرچ حاصل کرنا چاہیے۔ اور اگر مسلمانوں کا بیت المال نہیں ہے، یا ہے لیکن وہاں سے خرچہ لینا ممکن نہ ہو تو مال دار مسلمانوں پر اس کا انتظام کرنا واجب ہے۔ اور اسی میں جنازہ کے دوسرے اخراجات بھی شامل ہیں۔ مثلاً قبرستان تک لے جانے اور دفنانے وغیرہ کے مصارف وغیرہ۔(۲)

کفن کا کپڑا میسر نہ ہو

اگر میت کو کفن دینے کے لیے کپڑا بالکل میسر نہ ہو تو غسل دینے کے بعد گھاس وغیرہ سے ڈھانک کر دفن کر دیا جائے، پھر اس کے بعد قبر پر جنازہ کی نماز پڑھی جائے۔(۳)

---

(۱) يلزمه كفنها وان تركت مالا وعليه الفتوى. (ردالمحتار: ۲۰۶/۲، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة مطلب في الكفن، ط: سعيد)

☐ البحر الرائق: ۱۷۷/۲، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: سعيد

☐ الجوهرة النيرة (۱۳۴/۱)، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: مير محمد.

(۲) فان لم يكن لمن تلزمه نفقته مال كفن من بيت المال ان كان للمسلمين بيت مال ويمكن الاخذ منه، والا فعلى جماعة المسلمين القادرين ومثل الكفن في هذا الحكم مؤن التجهيز كالحمل الى المقبرة والدفن ونحوه. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۵۱۳/۱، الكفن، ط: دار احياء التراث العربي بيروت)

☐ وان لم يكن ثمة من تجب عليه نفقته ففي بيت المال فان لم يكن بيت المال معمورا او منتظما فعلى المسلمين تكفينه. (الدر المختار مع الرد: ۲۰۶/۲، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة مطلب في الكفن، ط: سعيد)

☐ البحر الرائق: ۱۷۸/۲، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: سعيد

☐ الجوهرة النيرة (۱۳۴/۱)، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: مير محمد

(۳) ... مالا يستر البدن لا يكفي عند الضرورة ايضا بل يجب ستر باقيه نحو حشيش كالادخر

کفن کفایہ

☆ عورت کے کفن کفایہ کے لیے ایک ازار، ایک چادر، اوڑھنی اور سینہ بند کافی ہے۔ قمیص نہ بھی ہو تو اس قدر کفن بلا کراہت جائز ہے۔(۱)

☆ اگر میت کا مال تھوڑا ہے، وارثوں کی تعداد زیادہ ہے، یا میت مقروض ہے، تو کفن کفایہ پر اکتفا کرنا چاہیے۔(۲)

کفن کم سے کم

کم سے کم کفن اتنا ہونا چاہیے کہ میت کا تمام بدن ڈھک جائے، خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ اگر اس سے کم ہو تو مسلمانوں کے ذمہ سے فرض ادا نہیں ہوگا۔(۳)

= (رد المحتار علی الدر ۲/ ۲۰۴، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی الکفن، ط: سعید)
☜ وان لم یوجد ذلک غسل وجعل علیه الاذخر ودفن ویصلی علی قبره. (الفتاوی الهندیة:
۱/ ۱۶۱، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث فی التکفین، ط: رشیدیة)
☜ البحر الرائق ۲/ ۱۷۲، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ط: سعید.
☜ الجوهرة النیرة: (۱/ ۱۳۵)، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ط: میر محمد.

(۱) وکفایة ازار ولفافة وخمار اعتبارا بلبسها حال حیاتها من غیر کراهة، ویکره اقل من ذلک.
(البحر الرائق ۲/ ۱۷۲، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ط: سعید)
☜ رد المحتار علی الدر: ۲/ ۲۰۳، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی الکفن، ط: سعید.
☜ الجوهرة النیرة (۱/ ۱۳۴)، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ط: میر محمد.

(۲) ولو الوا اذا کان بالمال قلة والورثة کثرة فکفن الکفاية اولیٰ اذا کان الدین مستغرقا للغرماء المنع من تکفینه بما زاد علی کفن الکفاية. (رد المحتار علی الدر: ۲/ ۲۰۳، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ مطلب فی الکفن، ط: سعید)
☜ الجوهرة النیرة (۱/ ۱۳۵)، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ط: میر محمد.
☜ البحر الرائق ۲/ ۱۷۲، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ط: سعید

(۳) وقلّه ما یعم البدن قال فی الرد: ظاهره انه لو لم یوجد له ذلک سالوا الناس له ثوبا یعمه وان ما دون ذلک بمنزلة العدم وانه لا یسقط به الفرض عن المکلفین وان کان ساترا للعورة مالم یعم البدن.
(الدر المختار مع الرد ۲/ ۲۰۴، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی الکفن، ط: سعید) =

کفن کو دھونی دینا

کفن کو خوشبو کی دھونی دینا مستحب ہے۔(۱)

کفن کی تین قسمیں ہیں

کفن کی تین قسمیں ہیں:

۱......کفن سنت۔ ۲......کفن کفایہ۔ ۳......کفن ضرورت۔(۲)

کفن کیسے دیا جائے؟

☆ سب سے زیادہ پسندیدہ کفن سفید کپڑے کا ہے، خواہ نیا ہو یا پرانا، بشرطیکہ پاک ہو۔(۳)

= النتف فی الفتاوی ۸۱، کتاب الجنائز، مسألة التکفین، ط: سعید.

الجوهرة النيرة (۱۳۵/۱)، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: میر محمد

(۱) واما الحنوط فانه مسنون والثالث تجمر أكفانه وترا. (النتف فی الفتاوی (۸۰)، کتاب الجنائز، مسألة الحنوط، ط: سعید)

بدائع الصنائع ۳۰۷/۱، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فصل فی صفة التکفین، ط: سعید

الفتاوی الهندية: ۱۶۱/۱، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث فی التکفین، ط: رشیدية

(۲) ثم التکفین علی ثلثة اقسام: کفن السنة وکفن الکفاية وکفن الضرورة. (الجوهرة النيرة (۱/ ۱۳۴)، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: میر محمد)

الفتاوی الهندية (۱/ ۱۶۰)، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث فی التکفین، ط: رشیدية

البحر الرائق (۱۷۵/۲)، کتاب الجنائز [مبحث الکفن] ط: سعید.

(۳) واحب الاکفان وافضلها البیض لقوله علیه السلام: احب الثیاب الی الله البیض فلیلبسها أحیاؤکم وکفنوا فیها موتاکم وسواء کان جدیدا او غسیلا. (الجوهرة النيرة (۱/ ۱۳۴-۱۳۵)، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: میر محمد)

الدر المختار مع الرد (۲/ ۲۰۵)، باب صلاة الجنازة، مطلب فی الکفن، ط: سعید

بدائع الصنائع (۱/ ۳۰۷)، صلاة الجنازة، فصل فی صفة الکفن، ط: سعید

☆ ہر ایسا لباس جو مردوں کے لیے زندگی میں پہننا مباح ہے، مرنے کے بعد اس کا کفن دینا بھی مباح ہے۔(۱)

☆ اور ہر ایسا لباس جس کا زندگی میں پہننا مکروہ ہے، اس کا کفن بھی مکروہ ہے۔ لہٰذا مردوں کو ریشم، زرد رنگ، لال اور زعفرانی رنگ وغیرہ کے کپڑے کا کفن دینا مکروہ ہے۔ ہاں اگر اس کے علاوہ اور کوئی کپڑا مہیا نہ ہو سکے تو مکروہ نہیں ہوگا۔ البتہ عورتوں کو رنگین کپڑوں سے کفن دینا مکروہ نہیں ہے۔(۲)

☆ اور مرد کے کفن کے لیے ایسا کپڑا منتخب کیا جائے جیسا کہ وہ عیدین کی نماز کے لیے پہن کر جایا کرتا تھا۔ اور عورت کے لیے ایسا کپڑا منتخب کیا جائے جو وہ ماں باپ کے گھر جانے کے لیے پہنتی تھی۔(۳)

(۱) لجوازه بكل مايجوز لبسه حال الحياة. (الدر المختار مع الرد: (۲/ ۲۰۵)، باب صلاة الجنازة، مطلب في الكفن، ط: سعيد)
☆ بدائع الصنائع: (۱/ ۳۰۷)، صلاة الجنازة، فصل في صفة الكفن، ط: سعيد.
☆ الفتاوى الهندية: (۱/ ۱۶۱)، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثالث في التكفين، ط: رشيدية.

(۲) ولا بأس في الكفن ببرود وكتان وفي النساء بحرير ومزعفر ومعصفر. قال في الرد تحت قوله وفي النساء: واحترز عن الرجال لانه يكره لهم ذلك. (الدر المختار مع الرد: (۲/ ۲۰۵)، باب صلاة الجنازة، مطلب في الكفن، ط: سعيد)
☆ الفتاوى الهندية: (۱/ ۱۶۱)، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثالث في التكفين، ط: رشيدية.
☆ بدائع الصنائع: (۱/ ۳۰۷)، صلاة الجنازة، فصل في صفة الكفن، ط: سعيد.

(۳) ويحسن الكفن. قال في الرد: بان يكفن بكفن مثله وهو ان ينظر الى ثيابه في حياته للجمعة والعيدين، وفي المرأة ما تلبسه لزيارة ابويها. (الدر المختار مع الرد: (۲/ ۲۰۵)، باب صلاة الجنازة، مطلب في الكفن، ط: سعيد)
☆ الفتاوى الهندية: (۱/ ۱۶۱)، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثالث في التكفين، ط: رشيدية.
☆ البحر الرائق: (۲/ ۱۷۶)، كتاب الجنائز، [مبحث الكفن] ط: سعيد.

کلمہ پڑھنا

حیض اور نفاس والی عورت کو کلمہ، درود شریف اور اللہ کا نام لینا، استغفار پڑھنا یا اور کوئی وظیفہ پڑھنا، جیسے "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ" پڑھنا منع نہیں ہے، یہ سب درست ہے۔ اور دعائے قنوت پڑھنا بھی درست ہے۔(۱) اور قرآن مجید میں جو دعائیں آئی ہیں ان کو دعا کی نیت سے پڑھنا درست ہے۔ لیکن تلاوت کی نیت سے پڑھنا درست نہیں۔(۲)

کلمہ پڑھنا حیض میں

"حیض میں آیت الکرسی پڑھنا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۰۵)

---

(۱) ولاباس لحائض وجنب بقراءة أدعية ومسها وحملها وذكر الله تعالى ونسبح قال في الرد تحت قوله بقراءة أدعية: شمل دعاء القنوت وهو ظاهر المذهب.

الدر المختار مع الرد: (۱/۲۹۳) كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب لو افتى مفت بشيء من هذه الاقوال، ط: سعيد.

☜ واما الاذكار فالمنقول اباحتها مطلقا ويدخل فيها اللهم اهدنا الى آخره، واما اللهم انا نستعينک الى آخره الذى هو دعاء القنوت عندنا فالظاهر من المذهب انه لايكره لهما، وعليه الفتوى (البحر الرائق: (۱/۲۰۰)، كتاب الطهارة، باب الحيض [مايمنعه الحيض] ط. سعيد

☜ الفتاوى الهندية: (۱/۳۸)، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس. ط: رشيدية.

(۲) فلو قرأت الفاتحة على وجه الدعاء او شيئا من الآيات التى فيها معنى الدعاء ولم ترد القراءة لاباس به (ردالمحتار على الدر: (۱/۲۹۳)، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب لو افتى مفت بشيء من هذه الاقوال. ط. سعيد)

☜ الفتاوى الهندية (۱/۳۸)، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس ط: رشيدية

☜ البحر الرائق (۱/۲۰۰)، كتاب الطهارة، باب الحيض [مايمنعه الحيض]، ط سعيد

کلمہ طیبہ

غسل کرتے وقت بلند آواز سے کلمہ طیبہ پڑھنا درست نہیں ہے۔(۱)

کلمہ طیبہ جنابت کی حالت میں پڑھنا

جنابت کی حالت میں کلمہ طیبہ پڑھنا جائز ہے۔(۲)

کلمہ طیبہ غسل کرتے وقت پڑھنا

بعض لوگ غسل کرتے وقت کلمہ طیبہ پڑھنے کو ضروری سمجھتے ہیں، برہنہ ہو کر کلمہ طیبہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔ کلمہ پڑھے بغیر بھی غسل ہو جائے گا۔ غسل کرنے کے وقت کلمہ پڑھنا یا کلمہ پڑھ کر پانی پر دم کرنا، اور اس کو ثواب سمجھنا بدعت ہے۔(۳)

---

(۱) فان اراد ان یسمی قبل الاستنجاء سمی قبل کشف العورة فان کشف قبل التسمیة سمی بقلبه ولا یحرک بها لسانه لان ذکر الله حال الانکشاف غیر مستحب تعظیما لاسم الله تعالی (الجوهرة النیرة (۶/۱)، کتاب الطهارة، ط: میر محمد)

ﷲ الفتاوی الهندیة (۵۰/۱) الباب السابع فی النجاسة واحکامها، الفصل الثالث فی الاستنجاء، ط رشیدیة.

ﷲ رد المحتار علی الدر: (۱۵۶/۱)، کتاب الطهارة، مطلب سنن الغسل، ط: سعید

(۲) ولا باس لحائض وجنب بقراءة ادعیة ومسها وحملها وذکر الله تعالی وتسبیح. قال فی الرد تحت قوله بقراءة ادعیة: شمل دعاء القنوت وهو ظاهر المذهب. (الدر المختار مع الرد: (۲۹۳/۱)، کتاب الطهارة، باب الحیض، مطلب لو افتی مفت بشیء من هذه الاقوال، ط: سعید)

(۳) فان اراد ان یسمی للاستنجاء سمی قبل کشف العورة فان کشف قبل التسمیة سمی بقلبه ولا یحرک بها لسانه لان ذکر الله حال الانکشاف غیر مستحب تعظیما لاسم الله تعالی (الجوهرة النیرة (۲/۱)، کتاب الطهارة، ط: میر محمد)

کلی

فرض غسل میں کلی کرنا فرض ہے۔(۱) اور غرغرہ کرنا فرض نہیں، سنت ہے۔(۲) اور [illegible] جو زبان کی جڑ کے اوپر حلق میں ایک نوک دار گوشت کا چھوٹا سا ٹکڑا ہے، اس کو فرض غسل میں دھونا فرض نہیں ہے۔(۳)

اور کلی میں منہ کے اندرونی حدود کی مقدار یہ ہے کہ منہ میں کلی کے لیے پانی لینے کے بعد سر جھکائے ہوئے غرغرہ کے بغیر جہاں تک پانی پہنچ جائے وہاں تک کلی میں پانی پہنچانا فرض ہے۔(۴)

☆ فرض غسل میں صرف ایک مرتبہ کلی کرنا فرض ہے، اور تین مرتبہ کرنا سنت ہے۔

☆ اگر کسی نے منہ بھر کر پانی پی لیا تو یہ کلی کے قائم مقام ہو جائے گا۔ پھر

---

(۱) وفرض الغسل المضمضة والاستنشاق يعني الغسل من الجنابة والحيض والنفاس
الجوهرة النيرة (۱/۱۲)، كتاب الطهارة، [مبحث الغسل]، ط: مير محمد.
🗀 الفتاوى الهندية: (۱/۱۳) الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول في فرائضه، ط: رشيدية
🗀 الفتاوى السراجية: (۳)، كتاب الطهارة، باب الغسل، ط: سعيد
(۲) وغسل الفم والانف اى بدون مبالغة فيها فانها سنة فيه على المعتمد.
حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: ۵۵، ط: قديمى.
🗀 الفتاوى الهندية: (۱/۱۳) الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول في فرائضه، ط: رشيدية
🗀 بدائع الصنائع: ۱/۲۱، كتاب الطهارة، ط: سعيد.
(۳) ولكن الاحوط ان يخرج الطعام والاوساخ من بين اسنانه، ومن فوق لثته حتى يمسها الماء
(الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۱۱۱، فرائض الغسل، ط: دار احياء التراث العربى بيروت)
(۴) وحد المضمضة استيعاب الماء جميع الفم. (الفتاوى الهندية: (۱/۹)، كتاب الطهارة،
الفصل الثاني في سنن الوضوء، ط. رشيدية)
🗀 رد المحتار على الدر (۱/۱۵۱)، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد
🗀 البحر الرائق: (۱/۲۱)، كتاب الطهارة، [سنن الوضوء] ط: سعيد

مستقل الگ سے کلی کرنے کی ضرورت نہیں ہے، مگر پھر بھی کلی کر لینا بہتر ہے۔(۱)

کلی پانی پینے سے ہو جاتی ہے

''پانی پی لیا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۲۴)

کلی کرنا یاد نہیں رہا

اگر فرض غسل میں کلی کرنا یاد نہیں رہا، تو یاد آنے کے بعد کلی کر لے، کافی ہو جائے گا، غسل کو لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے۔(۲)

کم سے کم کفن

''کفن کم سے کم'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵۳)

کم عمر عورت

''ایلاج'' سے غسل فرض ہوتا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۹۹)

کنڈوم

کنڈوم کے ساتھ ہمبستری کرنے کی صورت میں انزال ہو یا نہ ہو دونوں

(۱) (ویکفی الشرب عبا لأن المج لیس بشرط فی الأصح قال فی الرد والمراد به هنا الشرب بجمیع الفم (الدر المختار مع رد المحتار (۱۵۱/۱)، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط سعید)

☐ البحر الرائق (۴۶/۱)، کتاب الطهارة، [فرائض الغسل] ط سعید

☐ لو وضع ماء فی فمه ثم ابتلعه فقد خرج عن عهدة المضمضة فی الغسل بشرط أن یصیب الماء جمیع فمه (الفقه علی المذاهب الاربعة (۱۱۱/۱)، فرائض الغسل، ط دار احیاء التراث العربی بیروت)

(۲) (ولو ترکها ای المضمضة ناسیا فصلی ثم تذکر یتمضمض ویعید ما صلی (منیة المصلی ۱۴)

☐ نسی المضمضة او جزءا من بدنه فصلی ثم تذکر فلو نفلا لم یعد لعدم صحة شروعه قال الشامی (قوله لعدم صحة شروعه) وسکت عن الفرض لظهور انه یلزمه الاتیان به مطلقا (الدر المختار مع الرد (۱۵۵/۱)، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط سعید)

صورتوں میں دونوں پر غسل واجب ہے۔ کیوں کہ کنڈوم کا غلاف اتنا باریک ہوتا ہے کہ اس کی موجودگی میں تمام تر لذت کا احساس ہوتا ہے۔ اور فرج داخل کی حرارت محسوس ہوتی ہے۔ اور دونوں ایک دوسرے سے لذت یاب ہوتے ہیں۔ اس لیے کنڈوم کے ساتھ داخل کرنے کی صورت میں انزال کے بغیر بھی غسل واجب ہوگا۔(۱)

کنگھا کرنا سر میں

میت کے سر میں کنگھا کرنا درست نہیں ہے۔(۲)

کوا

''کوا'' جو زبان کی جڑ کے اوپر حلق میں ایک نوک دار گوشت کا چھوٹا سا ٹکڑا ہے اس کو فرض غسل میں دھونا فرض نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) ومنها ایلاج بخرقة مانعة من وجود اللذة علی الأصح. (قوله: مانعة من وجود اللذة) النص علی ذکر اللذة هنا، وزاد فیما تقدم وجود الحرارة ولعلهما متلازمان. (حاشیة الطحطاوي علی المراقي ۱۰۱، کتاب الطهارة، فصل عشرة أشیاء لایغتسل منها، ط: قدیمی.)

◻ وفیه أیضاً: ولو لف ذکره بخرقة أولجه ولم ینزل فالأصح أنه ان وجد حرارة الفرج واللذة وجب الغسل والا لا. (مراقي الفلاح مع حاشیة الطحطاوی: ۹۸، کتاب الطهارة، مایوجب الاغتسال، ط: قدیمی)

◻ أولج حشفة أو قدرها ملفوفة بخرقة ان وجد لذة الجماع وجب الغسل، والا لا علی الأصح (الدر مع الرد، ۱/۱۶۳-۱۶۵، کتاب الطهارة، مطلب في تحریر الصاع والمد، ط سعید)

(۲) ولایسرح شعر المیت ولا لحیته لان ذلک زینة. (الجوهرة النیرة: ۱/۱۳۵، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: میر محمد)

◻ البحر الرائق: (۲/۱۷۳)، کتاب الجنائز، ط: سعید

◻ الدر المختار مع الرد: (۲/۱۹۷)، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراءة عند المیت، ط: سعید.

(۳) وحد المضمضة استیعاب الماء جمیع الفم. (الفتاوی الهندیة. (۱/۹)، کتاب الطهارة، الفصل الثاني في سنن الوضوء، ط: رشیدیة)

◻ رد المحتار علی الدر: (۱/۱۵۱)، کتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط سعید

◻ البحر الرائق: (۱/۲۱)، کتاب الطهارة، [سنن الوضوء]، ط: سعید

کورس کی کتابوں کا حکم خاص ایام میں

"خاص ایام میں کورس کی کتابوں کا حکم" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۱۴)

کھانا پینا جنابت کی حالت میں

☆ جنابت کی حالت میں کھانا پینا جائز ہے، مکروہ نہیں ہے۔ (۱) مگر ...نے پینے سے پہلے استنجاء اور وضو کر لینا بہتر ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ ...ہ سے روایت ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں جب ...نے یا سونے کا ارادہ فرماتے تھے تو وضو فرما لیا کرتے تھے۔ (۲)

☆ ...اگر جنابت کی حالت میں کھانے پینے کی ضرورت ہے تو ہاتھ منہ دھو ...کر پانی لے، اور بعد میں غسل کر لے۔ (۳)

---

(۱) الجنب اذا اراد ان یاکل او یشرب فالمستحب له ان یغسل یدیه وفاه وان ترک لا باس
البحر الرائق: (۴۷/۱)، کتاب الطهارة، [فرائض الغسل] ط: سعید)

(۲) الدر المختار مع الرد: (۱۷۵/۱)، کتاب الطهارة، مطلب یطلق الدعاء علی ما یشمل الثناء، ط سعید

(۳) الفتاوی الهندیة: ۱۶/۱، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، ومما یتصل بذلک مسائل، ط رشیدیة

(۲) کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا کان جنبا فاراد ان یاکل او ینام توضأ وضوءه للصلاة
مشکوة المصابیح: ۴۹، کتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب وما یباح له، ط قدیمی)

(۱) الجنب اذا اراد ان یاکل او یشرب فالمستحب له ان یغسل یدیه وفاه وان ترک لا باس،
البحر الرائق: (۴۷/۱)، کتاب الطهارة، [فرائض الغسل] ط: سعید)

(۲) الدر المختار مع الرد: (۱۷۵/۱)، کتاب الطهارة، مطلب یطلق الدعاء علی ما یشمل الثناء، ط سعید

(۳) الفتاوی الهندیة: ۱۶/۱، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، ومما یتصل بذلک مسائل، ط رشیدیة

کھڑے ہو کر غسل کرنا

☆ ۔ غسل کرتے وقت کسی خاص کیفیت کی پابندی ضروری نہیں ہے۔ حالت اور موقع کو دیکھ کر پردہ کے اعتبار سے جو کیفیت مناسب ہے اس کو اختیار کرنا چاہیے۔ عام طور پر بیٹھ کر غسل کرنے میں پردہ کی رعایت زیادہ ہوتی ہے۔ اس لیے بیٹھ کر غسل کرنا زیادہ بہتر ہے۔ روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر غسل فرمایا۔

☆ ..... اور تالاب میں اتر کر غسل کرنے کی صورت میں کھڑے ہو کر کرنا بہتر ہوگا، کیوں کہ پانی کے اندر اتر کر بیٹھ کر غسل کرنا مشکل ہے۔ (۱)

کئی بار جماع کے بعد غسل کا حکم

'متعدد بار جماع کرنے کے بعد ایک غسل کافی ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!

---

(۱) عن ام هانئ رضي الله عنها تقول: ذهبت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم- عام الفتح، فوجدته يغتسل، وفاطمة تستره، فقال: من هذه؟ فقلت: انا ام هانئ. (صحيح البخاري ۱/۴۲، كتاب الطهارة، باب التستر في الغسل عند الناس، ط: قديمي.

☆ عن معاذة قالت: قالت عائشة: كنت اغتسل انا ورسول الله من اناء واحد بيني وبينه، فيبادرني حتى اقول دع لي دع لي، قالت: وهما جنبان. (الصحيح لمسلم: ۱/۱۴۸، كتاب الطهارة، باب غسل الرجل والمرأة من اناء واحد، ط: قديمي.

گ

گر جانے والے حمل کی مدت معلوم نہ ہو

''نا تمام بچہ'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۴۳۲)

گرنے سے منی نکلی

''غسل ان صورتوں میں فرض نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۹۱)

گلے ملنا

''معانقہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۹۱)

گناہ سے توبہ کے لئے غسل کرنا

''غسل مستحب ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۲۶)

گوند

''افشار'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۹۴)

ل

لباس پہننے کے لیے غسل کرنا

نیا لباس پہننے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔(۱)

لپسٹک

اگر ہونٹوں پر لپسٹک لگانے کے بعد وہ جلد تک پانی پہنچنے میں رکاوٹ ہوتی ہے تو اس کو اتارے بغیر غسل اور وضو صحیح نہیں ہوگا۔ اور اگر وہ جلد تک پانی پہنچنے میں رکاوٹ نہیں بنتی تو اس پر وضو اور غسل ہو جائے گا۔(۲)

لڑکی کو غسل کون دے؟

☆ اگر نابالغہ لڑکی بالغ ہونے کے قریب نہیں بلکہ کم عمر ہے، تو اس کو عورت اور مرد دونوں غسل دے سکتے ہیں۔(۳)

---

(۱)

(۲)

(۳) فان كان الميت صغيرا جاز للنساء تغسيله، وان كانت صغيرة جاز للرجال تغسيلها (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة ۱/۵۰۵، حكم النظر الى عورة الميت ولمسها وتغسيل الرجال النساء وبالعكس. ط دار احياء التراث العربي بيروت)

قال في الفتح الصغير والصغيرة اذا لم يبلغا حد الشهوة يغسلهما الرجال والنساء (رد المحتار على الدر ۲/۲۰۱، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في حديث كل سبب منقطع، ط سعيد)

اور اگر نابالغہ لڑکی بالغ ہونے کے قریب ہے، تو اس کا حکم بھی بالغہ لڑکی کی مانند ہے۔ یعنی اس کو عورتوں کے علاوہ کوئی مرد غسل نہیں دے سکتا۔ (١) شوہر بھی غسل نہیں دے سکتا۔ (٢) بلکہ اگر کوئی محرم موجود ہے تو وہ اس عورت کا تیمم کرادے اور اگر کوئی محرم نہ ہو تو غیر محرم اپنے ہاتھوں پر کپڑا لپیٹ کر تیمم کرادے۔ اور کفن پہنا کر نماز پڑھ کر دفن کر دیں۔ (٣)

لنگی

اگر کوئی لنگی وغیرہ باندھ کر غسل کر رہا ہو تو کپڑے اتارنے کے بعد لنگی وغیرہ باندھ کر "بسم اللہ" پڑھے۔ اور غسل کے دوران وضو کی دعائیں بھی پڑھ سکتا ہے۔ (٤)

= الفتاوی السراجیة (٢٢)، کتاب الجنائز، ط: سعید۔
الجوھرة النیرة (١/١٣٣) کتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: میر محمد
(١) واعلم أنه یغسل الرجال الرجال والنساء النساء، ولا یغسل أحدهما الآخر. (الجوهرة النیرة (١/١٣٣)، کتاب الصلاة باب الجنائز، ط: میر محمد)
الفتاوی الھندیة: (١/١٦٠)، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیة۔
(٢) والزوج لایغسل الزوجة. (الفتاوی السراجیة: (٢٢)، کتاب الجنائز، ط: سعید)
البحر الرائق: (٢/١٧٤)، کتاب الجنائز، [غسل المیت] ط: سعید
الفتاوی الھندیة: (١/١٦٠)، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیة۔
(٣) وإذا ماتت المرأة فی السفر بین الرجال یممها ذو رحم محرم منها وإن لم یکن لف الأجنبی علی یدیه خرقة ثم یممها. (البحر الرائق: (٢/١٧٤)، کتاب الجنائز، [غسل المیت]، ط: سعید)
الفتاوی السراجیة: (٢٢)، کتاب الجنائز، ط: سعید
الفتاوی الھندیة: (١/١٦٠)، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیة
(٤) وسننه کسنن الوضوء سوی الترتیب وآدابه کآدابه سوی استقبال القبلة لانه یکون غالبا مع کشف عورة
قال فی الرد: فلو کان متزرا فلا بأس به. (الدر المختار مع الرد: (١/١٥٦)، کتاب الطهارة، =

لواطت

''اغلام بازی'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۹۴)

لوطی پر غسل واجب ہے

''دونوں پر غسل واجب ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۴۲)

لیلۃ القدر کی رات میں غسل کرنا

''غسل مستحب ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۲۶)

= مطلب سنن الغسل، ط: سعید)

الجوهرة النيرة: (۱۲/۱)، كتاب الطهارة، مبحث الغسل، ط: مير محمد.

الفتاوى الهندية: (۱۳/۱)، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثاني في سنن الغسل، ط: رشيدية.

م

ماتھے پر افشاں لگی ہے

"افشاں" کے عنوان کے تحت دیکھیں! (۹۳)

متحیرہ

"عادت والی عادت بھول گئی" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۸۲)

متعدد بار جماع کرنے کے بعد ایک غسل کافی ہے

اگر کوئی شخص ایک بیوی سے یا متعدد بیویوں سے ایک سے زائد دفعہ ہمبستری کرنے کے بعد ایک دفعہ ہی غسل کرے تو یہ کافی ہے۔ ہر دفعہ ہمبستری کرنے کے لیے الگ الگ غسل کرنا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ دن یا رات کے آخر میں ایک دفعہ غسل کرنا کافی ہے۔ بشرطیکہ اس کی وجہ سے نماز اور جماعت فوت نہ ہو، ورنہ گناہ گار ہوگا۔ (۱)

مجلس میں شرکت کرنے کے لیے غسل کرنا

مجلس میں شرکت کرنے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔ (۲)

---

(۱) ان رسول الله صلى الله عليه وسلم طاف ذات يوم على نسائه في غسل واحد. (جامع الترمذي، باب ماجاء في الرجل يطوف على نسائه بغسل واحد، (۱/۳۶)

ولا ممانعة أهله قبل اغتساله الا اذا احتلم لم يأت أهله. قال الحلبي: ظاهر الأحاديث انما يفيد الندب لانفي الجواز المفاد من كلامه. (الدر مع الرد (۱/۱۷۵، ۱۷۶، كتاب الطهارة، مطلب يطلق الدعاء على مايشمل الثناء، ط: سعيد)

ولا بأس للجنب ان ينام ويعاود أهله قبل ان يغتسل او يتوضأ (خلاصة الفتاوى، الفصل الثاني في الغسل، (۱/۱۳)، ط رشيديه

مشكوة (۱/۴۹)، باب مخالطة الجنب ومايباح له، الفصل الأول، ط قديمي

(۲) ومن المستحب الغسل لمن اراد حضور مجمع الناس (البحر الرائق (۱/۶۲)، كتاب الطهارة، الغسل المسنون، ط سعيد)=

مُحرِم کا کفن

مُحرِم اور غیر مُحرِم دونوں کا کفن ایک جیسا ہے، دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔(۱)

مخنث میت

☆ ...... اگر خنثیٰ میں مرد کی علامات زیادہ ہیں، مثلاً: داڑھی نکل آئی ہے، یا مرد کی پیشاب گاہ کی طرح پیشاب گاہ ہے، یا اس سے کسی عورت کو حمل ٹھہرا ہے، تو اس کو مرد سمجھا جائے گا، اور اس پر تمام احکام مرد کے لاگو ہوں گے۔ اور اس کو مرد غسل دیں۔

☆ ...... اور اگر خنثیٰ میں عورت کی علامات زیادہ ہیں، مثلاً: وہ حاملہ ہوگئی ہے یا پستان ظاہر ہوگئے، یا حیض آنے لگے، یا عورت کی پیشاب گاہ جیسی پیشاب گاہ ہو تو اس کو عورت شمار کریں گے۔ اور اس پر عورتوں کے تمام احکام لاگو ہوں گے۔ اور اس کو عورتیں غسل دیں۔(۲)

☆ ...... اور اگر خنثیٰ مردانہ اور زنانہ دونوں جگہ سے پیشاب کرتا ہے، تو جہاں

= الدر المختار مع الرد: (۱۷۰/۱)، کتاب الطهارة، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد.

الفتاوى الهندية: (۱۶/۱)، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية.

(۱) والمحرم كالحلال والمراهق كالبالغ، قال في الرد: الذكر كالذكر والانثى كالانثى (الدر المختار مع رد المحتار: (۲۰۲/۲)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في الكفن، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۱۷۷/۲)، كتاب الجنائز [مبحث الكفن] ط: سعيد.

(۲) ان كانت له علامة الرجل اللحية والشهوة الى النساء والاحتلام كما يحتلم الرجل فهو رجل وان كانت له علامة النساء الثديان والشهوة الى الرجال او الاحتلام كما تحتلم المرأة فهي امرأة (النتف في الفتاوى: ۵۲۷، كتاب الفرائض، ميراث الخنثى، ط: سعيد)

الجوهرة النيرة: (۳۶۲/۱)، كتاب الخنثى، ط: مير محمد

الدر المختار: ۷۲۷/۶، كتاب الخنثى، ط: سعيد

ے پیشاب پہلے نکلتا ہے، اسی کا اعتبار ہوگا۔ (۱)
اور اگر حالت مشتبہ ہو، کسی صورت سے بھی مرد یا عورت ہونے کی
زیح نہ ہو تو اس کو خنثیٰ مشکل کہتے ہیں۔ (یعنی یہ مرد ہے یا عورت معلوم نہ ہو، اس
بارے میں اس نے مشکل میں ڈالا ہے) اگر یہ خنثیٰ مشکل چار سال یا اس سے کم عمر کا
ہے تو عورت بھی غسل دے سکتی ہے، مرد بھی۔ اور اگر یہ چار سال سے زائد عمر کا ہے تو
نہ مرد غسل دیں اور نہ عورتیں۔ بلکہ اس کو تیمم کرادیں۔ (۲)

مدرسہ

جنبی، حیض اور نفاس والی کو مدرسہ اور خانقاہ وغیرہ میں جانا جائز ہے۔ (۳)

مدرسے کے کمرے کو مسجد بنادیا گیا

اگر مدرسے کے کمرے کو مستقل طور پر مسجد بنادیا گیا ہے تو وہ مسجد کے حکم میں

---

(۱) وان بال من مبال الرجال فهو رجل وان بال من مبال النساء فهي امرأة وان بال منهما جميعا حكمه من حيث يسبق. (النتف في الفتاوى: ۵۲۷، كتاب الفرائض، ميراث الخنثى، ط: سعيد)
الجوهرة النيرة: (۲۶۱/۱)، كتاب الخنثى، ط: مير محمد.
الدر المختار مع الرد: ۷۲۷/۶، كتاب الخنثى، ط: سعيد.

(۲) وان لم تظهر له علامة اصلا او تعارضت العلامات فمشكل ولومات قبل ظهور حاله لم يغسل ويمم بالصعيد لتعذر الغسل ولا يحضر حال كونه مراهقا غسل ميت ذكر او انثى. (الدر المختار مع الرد: ۷۲۸/۶-۷۳۰، كتاب الخنثى، ط: سعيد)
الجوهرة النيرة: (۲۶۲/۱)، كتاب الخنثى، ط: مير محمد.
الفتاوى السراجية: ۲۲، كتاب الجنائز، ط: سعيد.

(۳) ويحرم بالحدث الاكبر دخول مسجد لا مصلى عيد وجنازة ورباط ومدرسة. (الدر المختار مع الرد (۱۷۱/۱)، كتاب الطهارة، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد)
وخرج بالمسجد غيره كمصلى العيد والجنائز والمدرسة والرباط فلا يمنعان من دخولها (البحر الرائق (۱۹۵/۱)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

ہے۔ اس میں جنبی آدمی کے لیے داخل ہونا جائز نہیں ہے۔ اور اگر مدرسہ کے کمرے سے عارضی طور پر نماز پڑھنے کا کام لیا جارہا ہے، تو وہ مسجد کے حکم میں نہیں ہے، جنبی آدمی کے لیے اس میں داخل ہونا منع نہیں ہے۔ (۱)

مدرسہ میں جنابت کی حالت میں جانا

جنابت کی حالت میں مدرسہ میں جانا جائز ہے۔ (۲)

مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا

مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔ (۳)

مذی

''مذی'' پتلی سفیدی مائل رطوبت ہوتی ہے۔ بوس وکنار، لپٹنے چمٹنے اور پیار کرنے سے شہوت کے وقت کودے بغیر نکلتی ہے۔ اور اس کے نکلتے وقت شہوت یا لذت حاصل نہیں ہوتی ہے، اس کے نکلنے پر شہوت قائم رہتی ہے، اور جوش کم نہیں ہوتا، بلکہ اور زیادہ ہوجاتا ہے۔ اور یہی چیز جب عورتوں میں ہوتی ہیں تو اس کو ''قذی''

---

(۱) المدرسة اذا لم يمنع اهلها الناس من الصلاة فيها فهي مسجد. (الدر المختار مع الرد: (۱/۱۷۰)، كتاب الطهارة، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد)

(۲) يمنع الحيض دخول المسجد وكذا الجنابة ... ان المدرسة اذا كان لا يمنع اهلها الناس من الصلاة في مسجدها فهي مسجد. (البحر الرائق: (۱/۱۹۵)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

(۲) ويحرم بالحدث الاكبر دخول مسجد لا مصلى عيد وجنازة ورباط ومدرسة (الدر المختار مع الرد (۱/۱۷۰)، كتاب الطهارة، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد)

(۳) البحر الرائق (۱/۱۹۵)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

(۳) ويندب لمجنون افاق ... وكذا لدخول المدينة (الدر المختار مع الرد (۱/۱۷۰)، كتاب الطهارة مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد (البحر الرائق: (۱/۶۶)، كتاب الطهارة، ابحث الغسل المسنون، ط: سعيد)

کہتے ہیں۔(۱)

''مذی'' سفید پتلا پانی ہے جو شہوت کے وقت نکلتی ہے، مگر شہوت کے رہتے نہیں نکلتی۔(۲)

مذی ناپاک ہے، نجاست غلیظہ ہے، کپڑے اور بدن پر لگنے سے کپڑا اور بدن ناپاک ہوجاتا ہے۔(۳) اگر اس کی مقدار ایک درہم سے کم ہے تو دھونا واجب نہیں ہے۔ اس سے زیادہ ہو تو دھونا واجب ہے۔(۴) اس کے نکلنے سے غسل فرض نہیں ہوتا ہے۔ البتہ وضو ٹوٹ جاتا ہے۔(۵)

---

(۱) ... ماء رقیق أبیض یخرج عند الشهوة لابها، وهو فی النساء أغلب، قیل ... یسمی القذی ... (ردالمحتار علی الدر: ۱/۱۶۵)، کتاب الطهارة، مطلب فی تحریر الصاع والمد، ط: سعید)

(۲) البحر الرائق (۱/۲۲)، کتاب الطهارة (المعانی الموجبة للغسل)، ط: سعید.

الجوهرة النیرة (۱/۱۴)، کتاب الطهارة، (مبحث الغسل)، ط: میر محمد.

(۳) کل ما یخرج من بدن الانسان مما یوجب خروجه الوضوء او الغسل فهو مغلظ کالغائط والبول والمنی والمذی والودی والقیح والصدید اذا ملأ الفم. (البحر الرائق: (۱/۲۳۰)، کتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: سعید)

الجوهرة النیرة (۴۹)، کتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: میر محمد.

الفتاوی الهندیة: (۱/۴۶)، کتاب الطهارة، الباب السابع فی النجاسة واحکامها، الفصل الثانی فی الاعیان النجسة، ط: رشیدیة.

(۴) وعفی قدر الدرهم کعرض الکف من نجس مغلظ. (البحر الرائق: (۱/۲۲۸)، کتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: سعید)

الجوهرة النیرة (۴۹)، کتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: میر محمد.

الفتاوی الهندیة (۱/۴۵)، کتاب الطهارة، الباب السابع فی النجاسة واحکامها، الفصل الاول فی تطهیر الانجاس، ط: رشیدیة

(۵) واجمع العلماء انه لایجب الغسل بخروج المذی والودی کذا فی شرح المهذب، واذا لم یجب بهما الغسل وجب بهما الوضوء. (البحر الرائق: (۱/۶۲)، کتاب الطهارة، (قوله لامذی وودی واحتلام بلا بلل)، ط: سعید)

الجوهرة النیرة (۱/۱۴)، کتاب الطهارة، (مبحث الغسل)، ط: میر محمد.

الدر المختار مع الرد (۱/۱۶۵)، کتاب الطهارة، مطلب فی تحریر الصاع والمد، ط: سعید

مذی اور منی میں فرق

''فرق مذی، ودی اور منی میں'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۳۸)

مرتد مرجائے

مرتد (اسلام سے پھر جانے والا، والعیاذ باللہ) اگر مر جائے تو اس کو غسل نہ دیا جائے۔ اور اگر اس کے مذہب والے اس کی نعش کو مانگیں تو ان کو نعش نہ دی جائے۔ (۱)

مرد کا کفن

مرد کو تین کپڑوں میں کفنانا سنت ہے:

۱.....چادر۔ ۲.....ازار۔ ۳.....قمیص (کرتا)۔

اگر مرد میت کے کفن میں دو ہی کپڑے ہوں، چادر اور ازار، اور کرتا نہ ہو تب بھی درست ہے۔ اور دو کپڑے سے کم دینا مکروہ ہے۔ لیکن مجبوری اور لاچاری ہو تو مکروہ نہیں ہے۔ (۲)

مرد کو غسل دینے کے لیے کوئی مرد نہ ملے

اگر کوئی مرد ایسی جگہ وفات پائے کہ جہاں پر عورتوں کے سوا کوئی مرد نہ ہو، اور بیوی بھی نہ ہو، تو ایسی صورت میں کسی بے نفس معصوم طبیعت عورت کو میت کے غسل کا

(۱) اما المرتد فيلقى فى حفرة كالكلب فال فى الرد ويغسل ولا يكفن ولا يدفع الى من انتقل الى دينهم (الدر المختار مع الرد (۲/ ۲۳۰)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط سعيد

☜ البحر الرائق (۲/ ۱۹۱)، كتاب الجنائز، [مبحث غسل الميت] ط سعيد

(۲) وكفنه سنة ازار وقميص ولفافة وكفاية ازار ولفافة قالوا ويكره فعل يكفن فى ثوب واحد حالة الاختيار (البحر الرائق (۲/ ۱۷۵-۱۷۶)، كتاب الجنائز، [مبحث الكفن]، ط سعيد

☜ الدر المختار مع الرد (۲/ ۲۰۲-۲۰۳)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فى الكفن، ط سعيد

☜ الجوهرة النيرة (۱۳۴-۱۳۵)، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط مير محمد

طریقہ جاننے والی عورتیں غسل کا طریقہ سکھادیں، اور پھر وہ بے نفس عورت غسل دے۔ اور اگر ایسی بے نفس عورت موجود نہ ہو تو وہی عورتیں اپنے ہاتھوں پر کپڑا وغیرہ لپیٹ کر کہنیوں تک اس میت کا تیمم کرادیں۔ اور پردہ کی جگہ دیکھنے سے اپنی آنکھیں بند رکھیں۔(۱)

مردہ بچہ

''بچہ مرا ہوا پیدا ہوا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۰۸)

مردہ پیدا ہونے والے بچے کے غسل کا حکم

☆......اسقاط کی صورت میں اگر کوئی عضو بن گیا ہو مگر پورا جسم نہ بنا ہو تو اس پر پانی بہا کر کپڑا لپیٹ کر کہیں بھی دفن کر کے زمین ہموار کردی جائے۔ کفن دفن میں مسنون طریقے کی رعایت نہیں کی جائے گی۔

☆......اور اگر پورا جسم بن چکا ہو تو مسنون طریقے کے مطابق غسل کفن اور دفن میں اختلاف ہے۔ لہٰذا اگر مسنون طریقے سے کفن دفن کا انتظام کرسکتا ہے بہتر ورنہ اس کے بغیر دفن کردے۔ جنازہ کی نماز کسی صورت میں بھی نہیں پڑھی جائے گی۔

(۱) اذا مات رجل بين النساء تيممه ذات رحم محرم منه او زوجته او امته بغير ثوب وغيرهن بثوب (البحر الرائق : (۱۷۳/۲)، كتاب الجنائز، ط: سعيد)

☐ الدر المختار مع الرد : (۲۰۱/۲)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في حديث كل سبب ونسب منقطع الا سببي ونسبي، ط: سعيد

☐ الفتاوى الهندية :(۱۶۰/۱)، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية.

☐ واذا مات الرجل بين نساء ليس معهن رجل ولا زوجة، فان كان معهن قاصرة لاتشتهي علمنها الغسل وغسلته وان لم توجد قاصرة بينهن يممنه الى مرفقيه مع غض بصرهن عن عورته. (الفقه على المذاهب الاربعة : ۵۰۵/۱، مباحث الجنائز، تغسيل الرجال والنساء، ط: دار احياء التراث العربي)

البتہ زندہ پیدا ہونے کے بعد اگر مرا ہے تو جنازہ کی نماز بھی پڑھی جائے گی، اور سنت کے مطابق قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔(۱)

جو بچہ ماں کے پیٹ سے ہی مرا ہو پیدا ہو، اور پیدا ہوتے وقت زندگی کی کوئی علامت نہ پائی جائے، اس کو بھی مسنون طریقے سے غسل دینا چاہیے۔ لیکن مسنون طریقے سے کفن دینا ضروری نہیں، بلکہ کسی ایک پاک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دے۔(۲)

مردہ عورت کو غسل دینے میں ستر کی حد

عورت کو عورت سے اس قدر پردہ ہے جتنا مرد کو مرد سے پردہ ہے؛ اس لیے اگر مردہ عورت کو عورت ہی غسل دے تو غسل دیتے وقت صرف ناف سے زانو تک کپڑا اڈالنا کافی ہے۔(۳)

---

(۱) اذا وضع المولود سقطا تام الخلقة قال ابو یوسف یغسل اکراما لبنی آدم، وقالا: یدرج فی خرقة ولا یغسل، والصحیح قول ابی یوسف، واذا لم یکن تام الخلق لا یغسل اجماعا.
البحر الرائق: (۱۸۸/۲)، کتاب الجنائز، [غسل الصبی] ط: سعید
☜ الفتاوی الهندیة: (۱۵۹/۱)، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیة.

(۲) وان لم یستهل ادرج فی خرقة ولم یصل علیه ویغسل. (الفتاوی الهندیة: (۱۵۹/۱)، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیة)
☜ البحر الرائق: (۱۸۸/۲)، کتاب الجنائز، [غسل الصبی] ط: سعید
☜ الجوهرة النیرة: (۱۲۲)، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: میر محمد

(۳) ولا ینظر الرجل الی فخذ الرجل عند الغسل، وکذا المرأة لا تنظر الی فخذ المرأة. (الفتاوی الهندیة: (۱۵۸/۱)، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیة)
☜ رد المحتار علی الدر المختار: (۱۹۵/۲)، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی القراءة عند المیت، ط: سعید

مردہ کا عضو خشک رہ گیا

اگر مردہ کا کوئی عضو خشک رہ گیا ہو اور کفن پہنانے کے بعد یاد آئے تو کفن کھول کر صرف اس عضو کو دھونا کافی ہے، پورے غسل کو دوبارہ لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں اگر کوئی انگلی یا اس کے برابر کوئی حصہ خشک رہ جائے تو کفن پہنانے کے بعد یاد آنے پر دھونے کی ضرورت نہیں ہے۔(۱)

مردہ کو غسل جو بھی چاہے دے سکتا ہے

جس شخص کو بھی میت کو غسل دینے کا طریقہ معلوم ہو، وہ میت کو غسل دے سکتا ہے۔ البتہ ایسے آدمی کے لیے میت کو غسل دینا بہتر ہے جو غسل دینے پر اجرت اور عوض نہ لے۔(۲)

مردے کو غسل دینے کی شرطیں

''غسل دینے کی شرطیں'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۰۲)

---

(۱) ولو كفن الميت وبقي منه عضو لم يغسل ذلك العضو وان بقي اصبع ونحو ذلک لا يغسل. (خلاصة الفتاوى: ۱/۲۱۹، كتاب الصلاة، الفصل الخامس والعشرون في الجنائز، ط: رشيدية)
☜ واذا بقيت لمعة من الجسد لم يصبها الماء يجزئه غسلها. (الفقه الاسلامي وادلته: ۱/۲-۱، الفصل الثالث في الغسل، المطلب الثالث فرائض الغسل، ط دار الفكر)

(۲) ويستحب ان يكون الغاسل ثقة يستوفي الغسل والافضل ان يغسل الميت مجانا. (الفتاوى الهندية: ۱/۱۵۹، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية)
☜ والافضل ان يغسل الميت مجانا قال الشامي: والاولى كونه اقرب الناس اليه فان لم يحسن الغسل فاهل الامانة والورع. (ردالمحتار على الدر: ۲/۱۹۸-۲۰۲، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في حديث كل سبب ونسب منقطع الخ، ط: سعيد)
☜ البحر الرائق: ۲/۱۷۵، كتاب الجنائز، (غسل الميت)، ط: سعيد.

مردے کو غسل دینے کی شرعی حیثیت

مسلمان مردے کو غسل دینا زندہ مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے، یعنی اگر چند لوگوں نے غسل دے دیا تو دوسرے لوگ اس فریضے سے بری الذمہ ہو جائیں گے۔ اور مردہ کو ایک بار اس طرح غسل دینا فرض ہے کہ پورے بدن پر پانی پہنچ جائے۔ اور تین بار پانی بہانا سنت ہے۔(۱)

مردہ کو غسل دینے والا

''مردہ کو غسل جو بھی چاہے دے سکتا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(د ۲۷)

مردہ کو غسل دینے والا کیسا ہو؟

مردہ کو غسل دینے والا ایسا شخص ہونا چاہیے جس کے لیے میت کو دیکھنا جائز ہو۔ عورت کو مرد اور مرد کو عورت کا غسل دینا جائز نہیں ہے۔(۲) ہاں اگر مرد کو غسل دینے کے لیے کوئی مرد نہ ہو تو بیوی اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے؛ کیوں کہ وہ عدت ختم

---

(۱) غسل الميت فرض كفاية على الاحياء، اذا قام به البعض سقط عن الباقين، والمفروض غسله مرة واحدة بحيث يعم بها جميع بدنه، اما تكرار غسله وترا فهو سنة. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۵۰۲/۱، مبحث غسل الميت وحكمه، ط: دار احياء التراث العربي بيروت)

(والصلاة عليه فرض كفاية) بالاجماع فيكفر منكرها (كدفنه) وغسله وتجهيزه. (تنوير الابصار مع الدر: ۲۰۷/۲، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية: ۱۵۸/۱، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية

(۲) واما الغاسل فمن شرطه ان يحل له النظر الى المغسول فلا يغسل الرجل المرأة ولا المرأة الرجل. (البحر الرائق: (۱۷۴/۲)، كتاب الجنائز، [غسل الميت] ط: سعيد)

رد المحتار على الدر: (۱۹۸/۲)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراءة عند الميت، ط: سعيد

الفتاوى الهندية: (۱۶۰/۱)، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية

ہونے تک اس کے نکاح میں سمجھی جائے گی۔ اور اس کو حکماً نکاح کہتے ہیں۔ البتہ بیوی کے مرتے ہی شوہر کو اس کے نکاح سے الگ سمجھا جائے گا۔ اور اس کے لیے اپنی مردہ بیوی کو غسل دینا جائز نہیں ہوگا۔ (۱)

مردہ کو غسل دینے والے کے لیے غسل کرنا

مردہ کو غسل دینے کے بعد غسل دینے والے کے لیے غسل کر لینا مستحب ہے۔ تاکہ میت کو غسل دینے کے دوران جو چھینٹیں وغیرہ پڑ گئی ہوں تو وہ دور ہو جائیں۔ اور نظافت اور پاکیزگی حاصل ہو جائے۔ (۲)

مردے کو غسل کیوں دیتے ہیں؟

☆......میت کو غسل دینا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے، یعنی اگر کچھ لوگوں نے اس غسل کے فریضے کو انجام دے دیا تو باقی مسلمانوں کی طرف سے یہ ذمہ داری ادا ہو جائے گی۔ اگر کوئی مسلمان مردہ غسل دیئے کے بغیر دفن کر دیا گیا ہے تو وہ تمام

(۱) ولا یغسل الرجل زوجته والزوجة تغسل زوجها، دخل بها او لا بشرط بقاء الزوجية عند الغسل. (البحر الرائق: (۱۷۳/۲)، کتاب الجنائز، [غسل الميت] ط: سعيد)

☐ رد المحتار على الدر: (۱۹۸/۲)، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراءة عند الميت، ط: سعيد

☐ الفتاوى الهندية: (۱۶۰/۱)، کتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية.

☐ ولا يحل للرجال تغسيل النساء وبالعكس الا الزوجين فيحل لكل منهما ان يغسل الآخر الا اذا كانت المرأة مطلقة ولو طلاقا رجعيا، فانه لا يحل لاحد الزوجين غسل الآخر حينئذ. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۵۰۳/۱، حكم النظر الى عورة الميت ولمسها، ط: داراحياء التراث العربي بيروت)

(۲) وندب لمجنون افاق ولمن لبس ثوبا جديدا او غسل ميتا او يراد قتله. (الدر المختار مع الرد (۱۷۰/۱)، کتاب الطهارة، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد)

☐ البحر الرائق (۶۶/۱)، کتاب الطهارة [الغسل المندوب] ط: سعيد.

مسلمان جن کو اس کی خبر ہوئی گناہ گار ہوں گے۔(۱)

☆ میت کو غسل دینے کی اصل یہ ہے کہ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو غسل دیا تھا، اور آپ کے بیٹے کو کہا تھا کہ تمہارے مردوں کے لیے یہی طریقہ ہے۔(۲)

☆ مردے کو غسل دینے کا مقصد اس کی نظافت و عزت اور احترام کا اظہار ہے۔(۳)

مردے کو نہلانے کے بعد غسل کرنا

مردے کو نہلانے کے بعد نہلانے والوں کو غسل کرنا مستحب ہے۔(۴)

---

(۱) اما الاول فهو من فروض الكفاية كالصلاة عليه وتجهيزه ودفنه حتى لو اجتمع اهل بلدة على تركها لوتلوا. (البحر الرائق: (۲/۱۷۳)، كتاب الجنائز، ط: سعيد)

▭ الفتاوى الهندية: (۱/۱۵۸)، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز الفصل الثانى فى الغسل، ط: رشيدية.

▭ الدر المختار مع الرد: (۱/۱۶۷)، كتاب الطهارة، مطلب فى رطوبة الفرج، ط: سعيد

(۲) الاصل فيه تغسيل الملائكة لآدم عليه السلام وقالوا لولده هذه سنة موتاكم. (الدر المختار مع الرد: (۲/۲۰۰)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فى حديث كل سبب ونسب منقطع الا سببى ونسبى، ط: سعيد)

▭ ....

▭ ....

(۳) ويجرد من ثيابه قال فى الرد: ليمكنهم التنظيف لان المقصود من الغسل هو التطهير. (الدر المختار مع الرد: (۲/۱۹۵)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة مطلب فى القراءة عند الميت، ط: سعيد)

▭ البحر الرائق: (۲/۱۷۱)، كتاب الجنائز، ط: سعيد.

▭ بدائع الصنائع: ۱/۳۰۰، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد.

(۴) وندب لمجنون افاق ولمن لبس ثوبا جديدا او غسل ميتا او يراد قتله. (الدر المختار مع الرد: (۱/۱۷۰)، كتاب الطهارة، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد)

▭ البحر الرائق: (۱/۶۶)، كتاب الطهارة، [الغسل المندوب]: سعيد.

▭ ..

مرنے کے بعد

عورت کے مرنے کے بعد اس کا شوہر اس سے اجنبی ہو جاتا ہے۔ اور نکاح کا تعلق ختم ہو جاتا ہے۔ اس لیے شوہر کے لیے مردہ بیوی کو غسل دینا، اور ہاتھ لگانا منع ہے۔ لیکن دیکھنا اور جنازہ کو اٹھانا درست ہے۔ (۱) اور ضرورت کے وقت قبر میں اتارنا بھی درست ہے۔ کیوں کہ قبر میں اتارنے میں کفن حائل ہوتا ہے۔ اور محرم نہ ہونے کی صورت میں کفن کے اوپر ہاتھ لگانا درست ہے۔ اور اگر محرم موجود ہے تو وہی قبر میں اتارے۔ (۲)

مرنے والے کی وصیت

اگر مرنے والا آدمی اس قسم کی وصیت کرے کہ فلاں آدمی اس کو غسل دے، یا فلاں آدمی اس کو دفن کرے، یا فلاں آدمی اس کے جنازے کی نماز پڑھائے، یا فلاں جگہ پر دفنایا جائے، تو اس قسم کی وصیت کا شریعت میں اعتبار نہیں ہے۔ یہ چیزیں میت کے اختیار میں نہیں ہیں۔ یہ ورثاء کا حق ہیں، ورثاء جو بہتر ہو اس پر عمل کریں۔ (۳)

---

(۱) ويمنع زوجها من غسلها ومسها لا من النظر اليها على الاصح. (الدر المختار مع الرد: (۲/ ۱۹۸)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراءة عند الميت، ط: سعيد)

☐ البحر الرائق: (۲/ ۱۷۳)، كتاب الجنائز، ط: سعيد.

☐ الجوهرة النيرة: (۱۳۳)، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: مير محمد.

(۲) وذو الرحم المحرم اولى بادخال المرأة القبر وكذا الرحم غير المحرم اولى من الاجنبي فان لم يكن فلا باس للاجانب وضعها. (البحر الرائق: (۲/ ۱۹۳)، كتاب الجنائز، [دفن الميت]، ط: سعيد)

☐ الفتاوى الهندية: (۱/ ۱۶۶)، كتاب الصلاة، الفصل السادس في القبر والدفن والنقل من مكان الى آخر، ط: رشيدية.

☐ الجوهرة النيرة: (۱۴۰)، كتاب الصلاة، باب الجنائز، [وضع الميت القبر]، ط: مير محمد.

(۳) فرع: اوصى بان يصلي عليه فلان، او يحمل بعد موته الى بلد آخر، او يكفن في ثوب كذا، او يطين قبره، او يضرب على قبره قبة، او لمن يقرأ عند قبره شيئا معينا فهي باطلة. شامي كتاب الوصايا

☐ لسان الحكام (۱/ ۲۲۰) الفصل السابع والعشرون، ط: مصطفى البابي القاهرة.

مزدلفہ میں ٹھہرنے کے لیے غسل کرنا

مزدلفہ میں دسویں ذی الحجہ کو ٹھہرنے کے لیے صبح کی نماز کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔(۱)

مسالا دانت میں بھر دیا

''دانت میں مسالا بھر دیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۳۶)

مسالا لگانا

عورتوں کو سر پر ایسا مسالا لگا کر رہنے دینا درست نہیں جو بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچنے سے مانع ہو، خواہ دلہن ہی کیوں نہ ہو۔(۲)

= مجمع الصمانات (۸۶۸/۲) ط المکتب الاسلامی، بیروت.

البحر (۵۱۸/۱) کتاب الوصایا، باب الوصیة بالخدمة. ط: رشیدیة.

ھندیة (۹۶/۲) کتاب الوصایا، الباب الثانی فی بیان الالفاظ التی تکون وصیة والتی لاتکون وصیة. ط: رشیدیة.

(۱) والمندوب غسل الکافر اذا اسلم غیر جنب ولدخول مکة والوقوف بمزدلفة. (البحر الرائق (۶۶/۱)، کتاب الطهارة، [الغسل المندوب] ط: سعید)

الدر المختار مع الرد: (۱۷۰/۱)، کتاب الطهارة، مطلب یوم عرفة افضل من یوم الجمعة. ط: سعید.

الفتاوی الهندیة: (۱۶/۱)، کتاب الطهارة، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل، ط رشیدیة

(۲) واذا وضعت المرأة علی رأسها طیبا لخبا له جسم، یمنع من وصول الماء الی وصول الشعر، فانه یجب علیها ازالته حتی یصل الماء الی وصول الشعر. (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱۱۱/۱-۱۱۲، فرائض الغسل، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت)

ولابد من زوال مایمنع وصول الماء الی الجسد کطلاء الاظافر ونحوها. (الفقه الحنفی وادلته: ۶۱/۱، ط: حقانیة کوئٹه)

الدر المختار مع الرد: (۱۵۴/۱)، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید

الفتاوی الهندیة: (۵/۱)، کتاب الطهارة الفصل الاول فی فرائض الوضوء، ط رشیدیة

الجوهرة النیرة: (۱۲)، کتاب الطهارة، [مبحث الغسل]، ط: میر محمد.

مست

مست کی مستی ختم ہونے کے بعد غسل کرنا ضروری نہیں ہے۔ (۱)

مستحاضہ

''مستحاضہ'' سے مراد وہ عورت ہے جس کے رحم سے معمول کے خلاف خون نکلتا رہتا ہے۔ اور وہ حیض ونفاس کا خون نہیں ہوتا، بلکہ بیماری کی وجہ سے جاری ہوتا ہے۔ (۲)

اصل بات یہ ہے کہ عورت کے رحم میں ایک خاص رگ ہوتی ہے، جس کو عربی زبان میں ''عاذل'' کہتے ہیں، کسی بیماری کی وجہ سے یا پھٹ جانے کی وجہ سے یہ رگ بہنے لگتی ہے۔ اور خون باہر آنے لگتا ہے، اور یہی ''استحاضہ'' کہلاتا ہے۔

اور مستحاضہ عورت کا حکم یہ ہے کہ وہ اس دوران پانچ وقت کی نماز بھی ادا کرے

---

(۱) (ویندب لمجنون افاق) وکذا المغمی علیہ، کما فی غرر الأذکار وھل السکران کذلک؟ لم ارہ. الدر المختار

وفی الشامیۃ (قولہ وھل السکران کذلک) الظاہر نعم، وما قدمہ الشارح علی مافی بعض النسخ فیما اذا رای منیا، اما ھنا فالمراد اذا لم یر منیا کما فی المجنون والمغمی علیہ فلا تکرار فافہم. شامی (۱/۱۷۰) کتاب الطہارۃ، مطلب یوم عرفۃ افضل من یوم الجمعۃ، ط سعید

(۲) تعریف الاستحاضۃ ھی سیلان الدم من عرق ادنی الرحم یقال لہ العاذل (الفقہ الاسلامی وادلتہ ۱/۸۰۲، تحت المبحث الرابع، دار الفکر بیروت)

المستحاضۃ ھی التی تری الدم من قبلھا فی زمان لا یعتبر من الحیض والنفاس (التعریفات (۲۰۹)، مادۃ المستحاضۃ، ط قدیمی)

الجوھرۃ النیرۃ (۴۲)، کتاب الطہارۃ، باب الحیض، ط میر محمد

الدر المختار مع الرد (۱/۲۸۵) کتاب الطہارۃ، باب الحیض، ط سعید

گی ،اور رمضان المبارک کے روزے بھی رکھے گی ،اور دوسری عبادات بھی معمول کے مطابق کرتی رہے گی۔اور شوہر کے لیے اس کے ساتھ صحبت کرنا بھی جائز ہے۔(۱)

مستحاضہ خون روکنے کی کوشش کرے

مستحاضہ عورت کو چاہیے کہ لنگوٹ اور پیڈ وغیرہ کے ذریعے خون کی آمد کو روکنے کی کوشش کرے۔اوراس کے بعد بھی خون آنا نہ رکے تو اس حالت میں بھی نماز پڑھ لے،تو صحیح ہو جائے گی۔ان کو دوبارہ لوٹانا ضروری نہیں ہوگا۔(۲)

مستحاضہ مبتدیہ

☆......اگر کسی ایسی نوعمر لڑکی کو استحاضہ کی بیماری لاحق ہوگئی جس کو ابھی تک خون آنا شروع نہیں ہوا تھا،پہلی مرتبہ حیض کا خون آیا تھا،بند نہیں ہوا،اوراس کو استحاضہ کی بیماری لگ گئی،اور خون برابر جاری رہا تو یہ عورت شروع کے دس دن کو حیض کی عدت قرار دے۔اس دوران نماز نہ پڑھے،اور روزہ نہ رکھے،پھر جب شروع کے دس دن پورے ہو جائیں تو خون کو دھو کر غسل کرلے اور نماز وغیرہ شروع کردے۔

اور آگے ہر ماہ اس حساب سے حیض اور استحاضہ کے دن شمار کرے،مثلاً:محرم کی دس تاریخ کو خون آنا شرع ہوا اور سلسلہ جاری رہا،بند نہیں ہوا،تو محرم کی دس سے بیس تاریخ تک حیض شمار کرے،اور اکیس محرم سے صفر کی دس تاریخ تک استحاضہ پھر دس صفر سے بیس صفر تک حیض پھر اکیس صفر سے دس ربیع الاول تک استحاضہ،اس

(۲،۱) لایمنع صوما وصلاة ولو نفلا وجماعا لحدث: توضئی وصلی وان قطر الدم علی الحصیر (الدر المختار مع الرد (۲۹۸/۱)،کتاب الطهارة ،باب الحیض، مطلب فی حکم وطء المستحاضة، ط سعید)

☜ البحر الرائق (۲۱۵/۱)،کتاب الطهارة ، باب الحیض ،بحث الاستحاضة|ط سعید.

☜ الجوهرة النیرة (۲۰)، کتاب الطهارة ، باب الحیض ، ط میر محمد

طرح حساب کرے۔ (۱)

حیض کی مدت والے دن گزر جانے پر بس ایک دفعہ اپنی شرمگاہ کو دھو کر غسل کرلے۔ اور جب نماز کا وقت آئے تو جلدی جلدی وضو کرلے، پھر دوسری نماز کا وقت آنے تک اسی وضو سے جو نماز چاہے پڑھ لے۔ اگرچہ خون بہہ رہا ہو، کیوں کہ وہ اس خون کے بہنے کے دوران معذور کے حکم میں ہے۔ (۲)

مستحاضہ معتادہ

"معتادہ" یعنی حیض کی مقررہ عادت والی عورت کو اگر استحاضہ کی بیماری لاحق ہوجائے، اور اس کی وجہ سے حیض اور استحاضہ کے درمیان فرق کرنا اس کے لیے دشوار ہوجائے، تو وہ عورت یہ کرے کہ استحاضہ میں مبتلا ہونے سے پہلے اس کو عادت کے طور پر جتنے دن حیض کا خون آتا تھا، تو اتنے ہی دنوں کو وہ حیض کے دن سمجھے، اور ان دنوں میں نماز، روزہ وغیرہ چھوڑ دے۔ اور پھر جب وہ دن گزر جائیں، تو خون کو دھو کر غسل کرلے، اور نماز وغیرہ شروع کردے۔

مثلاً: ہر ماہ پانچ دن یا چھ دن یا پورے دس دن تک وہ حائضہ رہتی تھی تو وہ

---

(۱) والحاصل ان المبتدأة اذا استمر دمها فحيضها في كل شهر عشرة وطهرها عشرون كما في عامة الكتب (ردالمحتار على الدر : (۲۸٦/۱)، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، مطلب في مسائل المتحيرة، ط. سعيد)

☜ البحر الرائق : (۲۱۴/۱)، كتاب الطهارة ، باب الحيض، ط: سعيد.

☜ الجوهرة النيرة . (۴۲)، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: مير محمد.

(۲) وذكر عن سنن ابن ماجة انه صلى الله عليه وسلم قال لفاطمة بنت ابي حبيش : اجتنبي الصلاة ايام محيضك ثم اغتسلي وتوضئي لكل صلاة وان قطر الدم على الحصير . (رد المحتار على الدر : (۲۹۹/۱)، كتاب الطهارة ، مطلب في حكم وطء المستحاضة . ط سعيد

☜ الفتاوى الهندية (۴۱/۱)، كتاب الطهارة الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ط رشيدية

☜ الجوهرة النيرة (۴۲)، كتاب الطهارة، باب الحيض ، [حكم الاستحاضة]، ط مير محمد

اتنے ہی دنوں کو حیض کے دن سمجھے، اور ان دنوں میں نماز نہ پڑھے، روزہ نہ رکھے، پھر جب یہ مقرر عادت والے دن گزر جائیں، تو خون کو دھو کر غسل کر لے اور نماز وغیرہ شروع کر دے۔(۱)

مستحبات غسل

''غسل کے مستحبات'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۲۲)

مسجد

لفظ''مسجد'' کے اندر مسجد کا صحن بھی داخل ہے، یعنی مسجد کے اندر کا حصہ اور مسجد کا باہر کا وہ حصہ جو نماز کے لیے متعین ہے وہ داخل ہے۔ البتہ مسجد کا میدان اور امام ومؤذن وغیرہ کا کمرہ یا غسل خانہ یا وضو خانہ وغیرہ مسجد نہیں ہے۔ اس لیے جنابت کی حالت میں تیمم کے بغیر ان جگہوں کے اندر داخل ہونا جائز ہے۔(۲)

مسجد کے اندر جانے کے لیے تیمم کرنا

جنابت (ناپاکی) کی حالت میں مسجد کے اندر جانے کے لیے دو صورتوں میں

---

(۱) ولو زاد الدم على اكثر الحيض والنفاس فما زاد على عادتها استحاضة. (البحر الرائق: (۱/ ۲۱۲)، كتاب الطهارة، باب الحيض، [بحث الاستحاضة] ط: سعيد)

الدر المختار مع الرد: (۱/ ۳۰۰)، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في حكم وطء المستحاضة و... ط سعيد.

الجوهرة النيرة: (۳۷)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: مير محمد

(۲) وسطح المسجد له حكم المسجد في ذلك كله، اما فناء المسجد - حوشة - فانه يجوز للجنب ان يدخله بدون تيمم ... فليها حمّيها لها حكم المسجد (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة (۱/ ۱۲۲)، مبحث ما يحب على الجنب ان يفعله قبل ان يغتسل، ط. دار احياء التراث العربي)

فحل دخوله لجنب وحائض كفناء مسجد ورباط ومدرسة ومساجد حياض واسواق (الدر المختار مع الرد (۱/ ۶۵۷)، كتاب الصلاة، مطلب في احكام المسجد، ط. سعيد)

البحر الرائق (۱/ ۱۹۵)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط. سعيد

تیمم کرنا واجب ہے۔ ان دو صورتوں کے علاوہ باقی صورتوں میں تیمم کرنا مستحب ہے۔

تیمم واجب ہونے کی دو صورتیں یہ ہیں:

۱۔ پہلی صورت یہ ہے کہ مسجد کے باہر جنابت لاحق ہوئی، اور پانی، یا ڈول یا رسی یا بجلی کے بٹن دبانے کے لیے مسجد میں جانا ضروری ہے، تو تیمم کرکے مسجد میں جانا واجب ہے۔(۱)

۲۔ دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی شخص پاکی کی حالت میں مسجد کے اندر سو گیا، یعنی احتلام ہو گیا اور کسی خطرے کے اندیشے سے مسجد ہی میں ٹھہرنا لازم ہو، تو اس کو تیمم کر لینا واجب ہے۔(۲)

تیمم مستحب ہونے کی صورتیں:

☆...... اگر کسی کو مسجد کے اندر جنابت لاحق ہوئی اور باہر نکلنے میں کوئی خطرہ نہیں، تو باہر آنے سے پہلے تیمم کر لینا مستحب ہے۔(۳)

☆...... اگر کوئی شخص جنابت کی حالت میں ہے، اور مسجد میں جانے کی مجبوری پیش آئی، اور تیمم کرنے کا موقع نہ ملا، پھر وہ مجبوری دور ہو گئی، اور باہر آتا ہے تو

---

(۱) مر مسافر بمسجد فيه عين ماء وهو جنب ولا يجد غيره فانه يتيمم لدخول المسجد عندنا. (الدر المختار مع الرد: (۱/۶۵۷)، كتاب الطهارة، مطلب في احكام المسجد، ط: سعيد)

(۲) البحر الرائق: (۱/۱۹۵)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

(۳) الفتاوى الهندية: (۱/۳۸)، كتاب الطهارة، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة. ط: رشيدية.

(۳،۲) ولو احتلم فيه ان خرج مسرعا لم يتيمم ندبا وان مكث لخوف فوجوبا ولا يصلي ولا يقرأ. قال في الرد تحت " له تيمم ندبا: اقول: والظاهر ان هذا في الخروج، اما في الدخول فيجب ولا يجوز المرور في المسجد بلا تيمم. (الدر المختار مع الرد: (۱/۱۷۲)، كتاب الطهارة، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد)

(۴) البحر الرائق: (۱/۱۹۶)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

مستحب یہ ہے کہ تیمم کرلے، تاکہ تیمم کی حالت میں باہر آتا ہو۔(۱)

واضح رہے کہ اس قسم کے تیمم سے قرآن شریف پڑھنا یا نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے۔(۲)

مسجد میں جنابت کی حالت میں جانا پڑے

''جنابت کی حالت میں مجبوراً مسجد میں جانا پڑے'' عنوان کے تحت دیکھیں!

مسجد نبوی

حیض، نفاس اور جنابت کی حالت میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہونا جائز نہیں ہے۔(۳) اس لیے ایسی حالتوں میں مسجد کے متصل مسجد سے باہر بیٹھ جائے، اور تسبیح اور استغفار میں مشغول رہے۔ اور صلاۃ وسلام بھی وہیں سے پڑھتی رہے۔ اور جنابت کی حالت میں غسل کرنے کے بعد مسجد میں جائے۔(۴)

مسلمانوں اور کافروں کی نعشیں مل جائیں

''نعشیں مل جائیں'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۳۹)

---

(۱) انظر الی الحاشیۃ السابقۃ، رقم: ۲، علی الصفحۃ: ۳۸۵. (ولو احتلم فیه ان خرج مسرعا)

(۲) ولا یصلی ولا یقرأ قال فی الرد: لانه لم ینو به عبادۃ مقصودۃ. (الدر المختار مع الرد: (۱/ ۱۷۲)، کتاب الطهارۃ، مطلب یوم عرفۃ افضل من یوم الجمعۃ، ط: سعید)

☜ البحر الرائق: (۱/ ۱۹۶)، کتاب الطهارۃ، باب الحیض، ط: سعید.

☜ النتف فی الفتاوی: ۳۲، کتاب الطهارۃ، من یجوز لهم التیمم، ط: سعید.

(۳) ولا تدخل المسجد وکذا الجنب ایضا. (الجوهرۃ النیرۃ: (۳۸)، کتاب الطهارۃ، باب الحیض، ط: میر محمد)

☜ الفتاوی الهندیۃ: (۱/ ۳۸)، کتاب الطهارۃ، الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضۃ، ط: رشیدیۃ.

☜ الدر المختار مع الرد: (۱/ ۲۹۱)، کتاب الطهارۃ، باب الحیض، مطلب لو افتی مفت بشئ من هذه الاقوال ط: سعید.

(۴)

مسّی

☆ اگر مسّی کی تہ جمی ہوئی ہو تو اس کو چھڑا کر کلی کرے، ورنہ غسل صحیح نہیں ہوگا۔

☆ جو عورتیں دانتوں پر مسّی ملتی ہیں اگر صرف اس کا رنگ ہے، تو وضو اور غسل ہو جائے گا۔ اور اگر کوئی ایسی چیز ہے کہ وہ خود جم جاتی ہے، اور پانی کو پہنچنے نہیں دیتی تو اس پر وضو اور غسل صحیح نہیں ہوگا۔(۱)

☆ ...... جو عورتیں مسی کثرت سے لگاتی ہیں ان کے دانتوں میں مسی کی تہہ جم جاتی ہے، اگر چھڑانے میں دشواری ہو، تو چھڑائے بغیر بھی اس پر وضو اور غسل درست ہے۔(۲)

مشت زنی

لذت حاصل کرنے کے لیے مشت زنی (ہاتھ سے منی نکالنا) حرام، اور لعنت

(۱) ولایمنع الطہارۃ ونیم ای خرء ذباب وبرغوث لم یصل الماء تحتہ (وحناء) ولو جرمہ بہ یفتی (ودرن ووسخ) التنویر مع الدر۔

قال الشامی: صرح بہ فی المنیۃ عن الذخیرۃ فی مسئلۃ الحناء والطین والدرن معللا بالضرورۃ فی قولہ فالاظہر التعلیل بالضرورۃ۔ (الدر المختار مع الرد: ۱۵۴/۱، کتاب الطہارۃ، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید)

ﷺ الفتاوی الہندیۃ ۱۴/۱، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضہ، ط رشیدیۃ

(۲) ولایمنع ما علی الظفر من صباغ ولا طعام بین اسنانہ او فی سنہ المجوف، بہ یفتی، وقیل إن صلبا منع وھو الاصح۔ قال فی الرد: أی إن کان ممضوغا مضغا کثاحیث تداخلت اجزاءہ وصار لہ لزوجۃ وعلاکۃ کالعجین شرح المنیۃ۔

قولہ وھو الاصح صرح بہ فی شرح المنیۃ وقال الامتناع نفوذ الماء مع عدم الضرورۃ والحرج (الدر المختار مع الرد (۱۵۴/۱)، کتاب الطہارۃ، مطلب فی ابحاث الغسل، ط۔ سعید)

ﷺ الفتاوی الہندیۃ (۱۴/۱)، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی الغسل، فصل الاول فی فرائضہ، ط رشیدیۃ

ﷺ البحر الرائق (۱/ ۴۶-۵۴)، کتاب الطہارۃ، فرائض الغسل، ط سعید

کا سبب ہے۔ لیکن اس عمل سے شہوت سے منی نکلتی ہے اس لیے غسل واجب ہے۔(۱)

مصافحہ کرنا

جنابت کی حالت میں کسی سے مصافحہ کرنا جائز ہے۔(۲)

مصنوعی بالوں کا غسل میں حکم

☆ موجودہ دور میں خواتین اپنے بالوں کو لمبا اور گھنا ظاہر کرنے کے لیے مصنوعی بال لگاتی ہیں، یہ کام نہیں کرنا چاہیے، تاہم اگر کسی عورت نے ایسا کام کرلیا تو ان بالوں پر وضو غسل ہو جائے گا، وضو اور غسل میں ان خارجی بالوں کو ہٹانا ضروری نہیں ہے۔ کیوں کہ عورتوں پر غسل کے دوران صرف بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچانا ضروری ہے۔ بالوں کو کھولنا ضروری نہیں ہے۔ البتہ وضو کی صورت میں چوتھائی سر کا مسح اصلی بالوں پر ہونا ضروری ہے۔ اگر صرف مصنوعی بالوں پر مسح کیا جائے گا تو وضو نہیں ہوگا۔

☆......اگر گنجے آدمی نے سر پر بال لگا لیے ہیں، اور وہ بالکل فِکس ہیں، الگ کر کے دوبارہ لگانا مشکل ہے، تو وہ اصلی بال کے حکم میں ہو جائیں گے، ان پر

---

(۱) فرض الغسل عند خروج منی موصوف بالدفق والشهوة عند الانفصال عن محله. (البحر الرائق: (۱/۵۵)، کتاب الطهارة، [المعانی الموجبة للغسل] ط: سعید)

☜ خروج المنی علی وجه الدفق والشهوة من غیر ایلاج باللمس او النظر او الاحتلام او الاستمناء. (الفتاوی الهندیة: ۱/۱۴، کتاب الطهارة، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل، ط: رشیدیة)

☜ الدر المختار مع الرد: (۱/۱۵۹)، کتاب الطهارة، مطلب فی تحریر الصاع والمد، ط: سعید

☜ بدائع الصنائع: ۱/۳۶، کتاب الطهارة، ط: سعید.

(۲) عن ابی هریرة قال: لقینی رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا جنب فاخذ بیدی فمشیت معه حتی قعد فانسللت فاتیت الرحل فاغتسلت ثم جئت وهو قاعد، فقال: این کنت یا اباهریرة؟ فقلت له فقال: سبحان الله! ان المؤمن لا ینجس. (مشکاة المصابیح: ۴۹، کتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب وما یباح له، ط: قدیمی)

وضو، غسل ہو جائے گا۔ اور اگر الگ کر کے دوبارہ لگانا ممکن ہے تو وضو اور غسل میں الگ کر کے غسل میں پانی ڈالنا اور وضو میں مسح کرنا لازم ہوگا۔(۱)

مصنوعی دانت

☆ ...اگر مصنوعی دانت فکس ہے الگ کر کے دوبارہ نہیں لگایا جا سکتا تو وہ اصل دانت کے حکم میں ہوگا، اس پر وضو، غسل صحیح ہوگا۔

☆ ......اور اگر مصنوعی دانت فکس نہیں بلکہ آسانی کے ساتھ نکال کر دوبارہ لگایا جا سکتا ہے تو غسل کے دوران نکال کر کلی کرنا لازم ہوگا۔(۲)

مصنوعی دانت لگا کر وضو کرنے سے وضو ہو جاتا ہے۔ وضو کے وقت مصنوعی

---

(۱) ليس على المرأة أن تنقض ضفائرها في الغسل اذا بلغ الماء أصول الشعر. (هدايه: ۱/۳۰، كتاب الطهارات، فصل في الغسل، ط: رحمانية)

۞ لا يفترض نقض المضفور من شعر المرأة ان سرى الماء في أصوله اتفاقاً. (مراقي الفلاح مع الطحطاوي، فصل في فرائض الغسل، (ص: ۸۲))

۞ كبيرى، فرائض الغسل، (ص: ۴۷)

(۲) بخلاف نحو عجين. ولا يمنع ما على ظفر صباغ، ولا طعام بين أسنانه أو في سنه المجوف، به يفتى وقيل: ان صلبا منع، وهو الأصح. (الدر مع الرد: ۱/۱۵۴)

(قوله بخلاف نحو عجين) أي: كعلك، وشمع وقشر سمك وخبز ممضوغ متلبد "جوهرة" نعم ذكر الخلاف في شرح المنية في العجين واستظهر المنع، لأن فيه لزوجة وصلابة تمنع نفوذ الماء. (قوله: وهو الأصح) صرح به في شرح المنية، وقال: لامتناع نفوذ الماء مع عدم الضرورة والحرج. (رد المحتار على الدر: ۱/۱۵۴، كتاب الطهارة، مطلب في أبحاث الغسل، ط: سعيد)

۞ الجوهرة النيرة: (۱۲)، كتاب الطهارة، (مبحث الغسل)، ط: مير محمد.

۞ الفتاوى الهندية: (۱/۱۳)، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الأول في فرائضه، ط: رشيدية

۞ قال بعضهم: ان كان صلباً ممضوغاً متأكداً لا يجوز غسله، قل أو كثر، وهو الأصح، لامتناع نفوذ الماء مع عدم الضرورة والحرج. (كبيري، ص: ۴۷، الطهارة الكبرى، فرائض الغسل، ط: سهيل اکیڈمی)

ت کو نکالنا ضروری نہیں ہے۔ (۱)

مصنوعی دانت میت کے منہ میں

اگر میت کے منہ میں سے مصنوعی دانتوں کا نکالنا مشکل ہو، اور زیادہ محنت کرنے میں میت کی بے حرمتی ہو تو منہ کے اندر ہی چھوڑ دیے جائیں۔ غسل اور دفن میں کوئی حرج نہیں ہوگا؛ کیوں کہ مال کی عزت وحرمت سے میت کی عزت وحرمت زیادہ ہے۔ (۲)

مصیبت کی نماز کے لیے غسل کرنا

مصیبت کی نماز کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔ (۳)

---

(۱) بخلاف نحو عجين، ولا يمنع ما على ظفر صباغ، ولا طعام بين أسنانه أو في سنه المجوف، به يفتى. وقيل إن صلبا منع، وهو الأصح.
(قوله بخلاف نحو عجين) أي كعلك، وشمع وقشر سمك وخبز ممضوغ متلبد "جوهرة". لكن ذكر الخلاف في شرح المنية في العجين واستظهر المنع، لأن فيه لزوجة وصلابة تمنع نفوذ الماء. (قوله وهو الأصح) صرح به في شرح المنية، وقال: لامتناع نفوذ الماء مع عدم الضرورة والحرج (رد المحتار على الدر (۱/۱۵۳)، كتاب الطهارة، مطلب في أبحاث الغسل، ط: سعيد)
☐ الجوهرة النيرة (۱۲)، كتاب الطهارة [مبحث الغسل]، ط: مير محمد.
☐ الفتاوى الهندية: ۱/۱۳، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الأول في فرائضه، ط: رشيدية

(۲) ولو بلع مال غيره ومات هل يشق؟ قولان، والأولى نعم. فتح. قال في الرد: لأنه وإن كان حرمة الآدمي أعلى من صيانة المال لكنه أزال احترامه بتعديه كما في الفتح.
ومفاده لو سقط في جوفه بلا تعد لا يشق اتفاقا كما لا يشق الحي مطلقا. (الدر المختار مع الرد (۲/۲۳۸-۲۳۹)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في دفن الميت، ط: سعيد)

(۳) وندب لمجنون أفاق ... وللصلاة كسوف ... وفزع وظلمة وريح شديد. (الدر المختار مع الرد (۱/۱۷۰)، كتاب الطهارة، مطلب يوم عرفة أفضل من يوم الجمعة، ط: سعيد)
☐

معانقہ کرنا

جنابت کی حالت میں معانقہ کرنا جائز ہے۔(۱)

معتادہ مستحاضہ

"مستحاضہ معتادہ" عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۸۳)

معذور عورت کے لیے غسل کا حکم

☆... حیض ونفاس کی صورت میں اگر عورت غسل کرنے سے معذور ہو تو غسل کرنا فرض نہیں ہوگا، بلکہ تیمم کرنا کافی ہوگا۔ مثلاً: عورت حیض یا نفاس سے فارغ ہو چکی ہو، لیکن کسی ایسے مرض میں مبتلا ہو کہ پانی سے غسل نہ کر سکے، یا ایسی جگہ پر ہو جہاں اتنا پانی دستیاب نہیں ہے جو غسل کے لیے کافی ہو سکے، یا ایسے ہی کوئی اور شرعی وجہ ہو تو اس پر تیمم کرنا فرض ہے۔(۲)

☆...... اگر صرف اتنا پانی ہے کہ صرف استنجاء ہو سکتا ہے، غسل نہیں ہو سکتا تو اس پانی سے استنجاء کرنا واجب ہے۔(۳)

---

(۱) وفيه جواز مصافحة الجنب ومخالطته وهو قول عامة اهل العلم. (شرح السنة للبغوي: ۲/ ۳۰، كتاب الطهارة، باب الرخصة في المسح، ط: المكتب الاسلامي)

(۲) تيمم لبعده ميلا عن ماء او لمرض او برد او خوف عدو او سبع او عطش او فقد آلة. (البحر الرائق (۱/ ۱۳۸-۱۴۲)، كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد.

☆ من عجز عن استعمال الماء لبعده ميلا او لمرض او برد او خوف عدو او عطش او عدم آلة تيمم (تنوير الابصار مع الرد: (۱/ ۲۳۲-۲۳۶)، كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد)

☆ الجوهرة النيرة: (۲۷) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: مير محمد.

(۳) فلو وجد ماء يكفي لازالة الحدث او غسل النجاسة المانعة غسلها وتيمم عند عامة العلماء. (رد المحتار على الرد: (۱/ ۲۳۲)، كتاب الطهارة باب التيمم، ط: سعيد)

☆ البحر الرائق: (۱/ ۱۳۹)، كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد.

☆ وكذلك الجنب اذا وجد من الماء قدر ما يتوضأ به لا غير اجزأ التيمم عندنا. (بدائع الصنائع ۱/ ۵۰، كتاب الطهارة، فصل في التيمم، ط: سعيد)

معلمات خاص ایام میں کیسے پڑھائیں؟

''خاص ایام میں معلمات کیسے پڑھائیں؟'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۱۵)

مکروہات غسل

''غسل کے مکروہات'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۲۴)

منہ میں کوئی ریزہ ہو

''ریزہ'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۵۳)

منی

☆...... منی ناپاک ہے۔(۱)

☆...... مرد کی منی غلیظ اور سفید رنگ کی ہوتی ہے۔ بہت لذت سے شہوت کے ساتھ کود کر نکلتی ہے۔ اور لمبائی میں پھیلتی ہے۔ اور کچے چھوارے کے شگوفے جیسی بو اس میں ہوتی ہے۔ اور اس میں چپکاہٹ بھی ہوتی ہے۔ اور اس کے نکلنے سے عضو خاص ست ہو جاتا ہے۔ اور شہوت اور جوش ختم ہو جاتا ہے۔(۲)

☆...... عورتوں کی منی پتلی اور زرد رنگ کی گولائی میں پھیلنے والی ہوتی

---

(۱) وفي المسعودي مني الانسان نجس، وكذا مني كل حيوان. (البحر الرائق: (۲۲۵/۱)، كتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: سعيد)

□ ردالمحتار على الدر: (۳۱۳/۱)، كتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: سعيد.

□ الجوهرة النيرة: (۴۷)، كتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: مير محمد.

(۲) والمني خاثر ابيض ينكسر منه الذكر عند خروجه ويخلق منه الولد ورائحته عند خروجه كرائحة الطلع وعند يبسه كرائحة البيض. (الجوهرة النيرة: (۱۳)، كتاب الطهارة، [المعاني الموجبة للغسل]، ط: مير محمد)

□ النتف في الفتاوى: ۲۳، كتاب الطهارة، باب الغسل، ط: سعيد

□ البحر الرائق: (۵۶/۱)، كتاب الطهارة، [المعاني الموجبة للغسل] ط: سعيد

ہے۔(۱)

منی انجکشن کے ذریعے رحم میں پہنچانا

''انجکشن کے ذریعے عورت کے رحم میں منی پہنچانا'' عنوان کے تحت دیکھیں!

منی اور مذی میں فرق

''فرق مذی، ودی اور منی میں'' کے عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۳۸)

منی عورتوں سے شہوت سے نکلے

عورتوں پر بھی شہوت سے منی نکلنے سے غسل فرض ہوتا ہے۔(۲)

منی غسل کے بعد خارج ہوئی

اگر جنابت کا غسل کرنے کے بعد منی خارج ہوجائے، تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر جنابت کے بعد غسل سے پہلے سویا تھا، یا پیشاب کرلیا تھا، یا چل پھر لیا تھا، پھر غسل کے بعد منی خارج ہوئی تو دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں۔

اور اگر صحبت سے فارغ ہوکر فوراً غسل کرلیا، نہ پیشاب کیا، نہ سویا، نہ چلا پھرا

---

(۱) ومنیہ ابیض ومنیھا اصفر . قال فی الرد : وایضا منیہ خاثر ومنیھا رقیق. (الدر المختار مع الرد: (۱۵۹/۱)، کتاب الطھارۃ ، مطلب فی تحریر الصاع والمد، ط: سعید)

البحر الرائق :(۵۶/۱)، کتاب الطھارۃ [المعانی الموجبۃ للغسل] ط:سعید.

(۲) وفرض الغسل عند خروج منی منفصل عن مقرہ بشھوۃ ای لذۃ ولو حکما کمحتلم ، ولم یذکر الدفق لیشمل منی المرأۃ لان الدفق فیہ غیر ظاہر .(الدر المختار مع الرد : (۱۵۹/۱-۱۶۰)، کتاب الطھارۃ ، مطلب فی تحریر الصاع والمد، ط: سعید)

الفتاوی الھندیۃ :(۱۴/۱)، کتاب الطھارۃ ، الباب الثانی فی الغسل ، الفصل الاول فی فرائضہ، ط: رشیدیۃ.

منحۃ الخالق علی ہامش البحر الرائق :(۵۴/۱)، کتاب الطھارۃ ،[المعانی الموجبۃ للغسل] ط: سعید

اور غسل کے بعد منی خارج ہوئی تو دوبارہ غسل کرنا لازم ہوگا۔(۱)

منی غسل کے بعد نکلی

''غسل کے بعد منی نکلی'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۱۷)

منی کا دھبہ

اگر منی کپڑے پر گر جائے، اور کپڑے کو دھو کر پاک کرلیا جائے، مگر داغ دھبہ نہ جائے تو کچھ حرج نہیں ہے، وہ کپڑا پاک ہے۔(۲)

منی کا شہوت سے جدا ہونا

غسل فرض ہونے کے لیے منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر جسم سے باہر نکلنا ضروری ہے، خواہ سوتے میں یا جاگتے میں، بے ہوشی میں یا ہوش میں، ہمبستری سے یا ہمبستری کے بغیر، کسی خیال و تصور سے یا خاص حصے کو حرکت دینے سے یا کسی اور طرح سے نکلے، غسل فرض ہو جائے گا۔(۳)

---

(۱) والثالث ان المجامع اذا اغتسل قبل ان يبول او ينام ثم سال منه بقية المنى من غير شهوة بعد الاغتسال عندهما خلافا له فلو خرج بقية المنى بعد البول او النوم او المشى لايجب الغسل اجماعا. (البحر الرائق: (۵۵/۱)، كتاب الطهارة، [المعانى الموجبة للغسل] ط: سعيد)

☐ الجوهرة النيرة: (۱۳)، كتاب الطهارة، [المعانى الموجبة للغسل]، ط: مير محمد.

☐ الفتاوى الهندية: (۱۴/۱)، كتاب الطهارة، الباب الثانى فى الغسل، الفصل الاول فى فرائضه، ط: رشيدية.

(۲) ويطهر منى اى محله بفرك ولا يضر بقاء اثره. قال فى الرد: اى كبقائه بعد الغسل. (الدر المختار مع الرد: (۳۱۲/۱)، كتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: سعيد)

وبقاء اثر المنى بعد الفرك لايضر كبقائه بعد الغسل. (البحر الرائق: (۲۲۵/۱)، كتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: سعيد)

☐ الفتاوى الهندية: (۴۴/۱)، كتاب الطهارة، الباب السابع فى النجاسة واحكامها، الفصل الاول فى تطهير الانجاس، ط: رشيدية.

(۳) فرض الغسل عند خروج منى موصوف بالدفق والشهوة عند الانفصال عن محله.

منی کو روک لیا احتلام میں

"احتلام میں منی کو روک لیا" عنوان کے تحت دیکھیں" (۹۱)

منی لذت کے بغیر نکلی

اگر منی لذت کے بغیر نکلی ہے، مثلاً: ریڑھ پر کوئی چوٹ لگی اور منی نکل آئی، یا کوئی ایسا مرض لاحق ہوا کہ منی لذت کے بغیر نکلی تو غسل واجب نہیں ہے۔(۱)

منی نکلتے وقت شہوت نہیں تھی

اگر منی نکلتے وقت شہوت نہ ہو، اور گندے خیالات بھی نہ ہوں، اور عضو مخصوص میں سختی بھی نہ ہو، اور پیشاب سے پہلے یا پیشاب کے بعد جریان کے مرض کی وجہ سے منی نکل جائے تو غسل واجب نہیں ہوگا، اور اگر شہوت ہو اور عضو میں سختی ہو تو اس صورت میں منی نکلنے سے غسل واجب ہوگا۔(۲)

= (البحر الرائق: (۱/۵۵)، كتاب الطهارة، [المعاني الموجبة للغسل] ط: سعيد)
☆ الدر المختار مع الرد: (۱/۱۵۹)، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع والمد والرطل، ط: سعيد.
☆ الفتاوى الهندية: (۱/۱۴)، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول في فرائضه، ط: رشيدية.

(۱) لو انفصل بضرب او حمل ثقيل على ظهره فلا غسل عندنا. (رد المحتار على الدر: (۱/۱۶۰)، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع والمد، ط: سعيد)
☆ لمنها ان ينفصل المني لا عن شهوة ويخرج لا عن شهوة بان ضرب على ظهره ضربا قويا او حمل حملا ثقيلا فلا غسل فيه عندنا. (بدائع الصنائع: ۱/۳۷، كتاب الطهارة، مطلب آداب الوضوء، ط: سعيد)

(۲) ولو خرج مني بعد البول وذكره منتشر وجب الغسل وان لم يكن ذكره منتشرا لا يجب الغسل. (البحر الرائق: (۱/۵۵)، كتاب الطهارة، [المعاني الموجبة للغسل] ط: سعيد)
☆ الدر المختار مع الرد: (۱/۱۶۱)، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع والمد والرطل، ط: سعيد.
☆ الفتاوى الهندية: (۱/۱۴)، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول في فرائضه، ط: رشيدية.

منی نکل جائے

''انزال ہو جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۹۶)

منی نکلنے سے غسل فرض ہوتا ہے

حدث اکبر سے پاک ہونے کے لیے غسل کرنا فرض ہے، اور حدث اکبر پیدا ہونے کے چار سبب ہیں:

۱...... منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر جسم سے باہر نکلنا، خواہ سوتے میں ہو یا جاگتے میں، بے ہوشی میں ہو یا ہوش میں، جماع سے نکلے یا جماع کے بغیر، کسی خیال وتصور سے ہو یا خاص حصہ کو ہاتھ سے حرکت دے کر مشت زنی سے یا لواطت واغلام بازی سے یا کسی مردہ یا جانور سے خواہش پوری کرنے سے، مذکورہ صورتوں میں سے کسی بھی صورت میں منی خارج ہونے سے غسل کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ (۱)

اگر منی اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی، مگر خاص حصے سے باہر نکلتے وقت شہوت نہیں تھی تب بھی غسل فرض ہو جائے گا۔ (۲)

مثال کے طور پر منی اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی، مگر اس نے خاص

---

(۱) الغسل عند خروج منی موصوف بالدفق والشهوة عند الانفصال عن محله. (البحر الرائق: (۱/۵۵)، کتاب الطهارة، [المعانی الموجبة للغسل] ط: سعید)

الدر المختار مع الرد: (۱/۱۵۹)، کتاب الطهارة، مطلب فی تحریر الصاع والمد والرطل، ط: سعید.

الفتاوی الهندیة: (۱/۱۴)، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضه، ط: رشیدیة.

(۲) اذا انفصل عن مکانه بشهوة وخرج من غیر دفق وشهوة وجب الغسل عندهما. (الجوهرة النیرة: (۱۳)، کتاب الطهارة، [المعانی الموجبة للغسل]، ط: میر محمد)

البحر الرائق: (۱/۵۵)، کتاب الطهارة [المعانی الموجبة للغسل] ط: سعید.

الفتاوی الهندیة: (۱/۱۴)، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضه، ط: رشیدیة.

حصے کے سوراخ کو ہاتھ سے بند کرلیا یا روئی وغیرہ رکھ لی، تھوڑی دیر کے بعد جب شہوت جاتی رہی تو اس نے خاص حصے کے سوراخ سے روئی یا ہاتھ ہٹالیا اور منی شہوت کے بغیر نکل گئی تب بھی غسل فرض ہوگا۔(۱)

☆ اگر کسی کے خاص حصے سے کچھ منی نکلی اور کچھ اندر باقی رہ گئی، اور اس نے غسل کرلیا، غسل کے بعد وہ منی جو باقی رہ گئی تھی شہوت کے بغیر نکلی، تو اس صورت میں پہلا غسل باطل ہوجائے گا، دوبارہ پھر غسل کرنا فرض ہوگا، بشرطیکہ یہ باقی منی سونے سے قبل یا پیشاب کرنے سے پہلے یا چالیس قدم یا اس سے زیادہ چلنے سے پہلے نکلے ورنہ سابقہ غسل باطل نہیں ہوگا۔(۲)

☆......اگر کسی کے خاص حصے سے پیشاب کرنے کے بعد شہوت کے ساتھ منی نکلے، تو اس پر غسل فرض ہوگا، اور اگر شہوت کے بغیر نکلے تو غسل فرض نہیں

---

(۱) ولو احتلم او نظر الی امرأة بشهوة فانفصل المنی منه بشهوة فلما قارب الظهور شد علی ذکره حتی انکسرت شهوته ثم ترکه فسال بغیر شهوة وجب الغسل عندهما. (الجوهرة النيرة: (۱۳)، کتاب الطهارة، [المعانی الموجبة للغسل]، ط: میر محمد)

☐ البحر الرائق: (۵۵/۱)، کتاب الطهارة، [المعانی الموجبة للغسل]، ط: سعید.

☐ ردالمحتار علی الدر: (۱۶۰/۱)، کتاب الطهارة، مطلب فی تحریر الصاع والمد والرطل، ط: سعید.

(۲) والثالث ان المجامع اذا اغتسل قبل ان یبول او ینام ثم سال منه بقیة المنی من غیر شهوة بعد الاغتسال عندهما خلافا له فلو خرج بقیة المنی بعد البول او النوم او المشی لایجب الغسل اجماعا. (البحر الرائق: (۵۵/۱)، کتاب الطهارة، [المعانی الموجبة للغسل] ط: سعید)

☐ وفی الرد: وقیده فی المجتبی بالکثیر وهو اوجه لان الخطوة والخطوتین لایکون منهما ذلک. قال المقدسی: وفی خاطری انه عین له اربعون خطوة فلینظر. (رد المحتار علی الدر: (۱۶۰/۱)، کتاب الطهارة، مطلب فی تحریر الصاع والمد والرطل، ط: سعید)

☐ الجوهرة النيرة: (۱۳)، کتاب الطهارة، [المعانی الموجبة للغسل]، ط: میر محمد.

☐ الفتاوی الهندية: (۱۴/۱)، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضه، ط: رشیدیة.

ہوگا۔(۱)

☆......اگر کسی شخص کا ختنہ نہ ہوا ہو، اور اس کی منی خاص حصے کے سوراخ سے باہر نکل کر اس کھال کے اندر رہ جائے جو ختنے میں کاٹ دی جاتی ہے، تو اس پر غسل فرض ہو جائے گا، اگرچہ وہ منی اس کھال سے باہر نہ نکلی ہو۔(۲)

مزید ''سو کر اٹھنے کے بعد تری معلوم ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۶۴)

منی نکلنے سے غسل کیوں واجب ہوتا ہے؟

☆......منی نکلنے سے غسل واجب ہوتا ہے، اور پیشاب سے غسل واجب نہیں ہوتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی عظیم رحمت ہے، اس میں بے شمار حکمتیں اور مصلحتیں بھی ہیں، کیوں کہ منی سارے بدن سے نکلتی ہے، اللہ رب العزت نے ''منی'' کا نام ''سلالہ'' رکھا ہے، منی انسان کے پورے بدن کا خلاصہ اور روح ہوتی ہے، جو بدن سے جاری ہو کر آخر میں پیٹھ کے راستے سے نیچے آتی ہے، اور عضو تناسل سے نکلتی ہے۔ اس کے نکلنے سے بدن کمزور ہو جاتا ہے۔ اور پیشاب پاخانہ صرف کھانے پینے کے فضلے ہوتے ہیں، جو مثانے اور معدے میں جمع رہتے ہیں، اس لیے منی خارج ہونے سے جسم کو بہت زیادہ کمزوری لاحق ہوتی ہے، اور پیشاب پاخانہ خارج ہونے

(۱) ولو خرج منی بعد البول وذکرہ منتشر وجب الغسل، وان لم یکن ذکرہ منتشرا لایجب الغسل. (البحر الرائق: (۱/۵۵)، کتاب الطهارة، [المعانی الموجبة للغسل] ط: سعید)
☜ الدر المختار مع الرد: (۱/۱۶۱)، کتاب الطهارة، مطلب فی تحریر الصاع والمد، ط: سعید.
☜ الفتاوی الهندیة: (۱/۱۴)، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضه، ط: رشیدیة.

(۲) واعلم انه کما ینتقض الوضوء بنزول البول الی القلفة یجب الغسل بوصول المنی الیها. ذکرہ فی البدائع. (البحر الرائق: (۱/۵۸)، کتاب الطهارة، [المعانی الموجبة للغسل] ط: سعید)
☜ لو کان الرجل اقلف فبلغ الماء قلفته وجب علیه الغسل. (بدائع الصنائع: ۱/۳۶ کتاب الطهارة، ط: سعید)

سے جسم کو کمزوری لاحق نہیں ہوتی، اور منی خارج ہونے سے جسم کو جو کمزوری لاحق ہوتی ہے وہ پانی سے غسل کرنے سے دور ہو جاتی ہے، اور پیشاب کے بعد کمزوری نہیں ہوتی، اس لیے صرف دھو لینا کافی ہے، غسل کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

☆ مزید "جنابت" (۱۵۴) اور "ہمبستری کے بعد غسل" عنوانات کے تحت بھی دیکھیں! (۴۶۲)

☆ منی نکلنے سے بدن کے تمام مسامات (جسم سے پسینہ نکلنے کے سوراخ) کھل جاتے ہیں، اور کبھی ان سے پسینہ نکلتا ہے، اور پسینے کے ساتھ بدن کے اندرونی حصے سے گندے مواد بھی خارج ہوتے ہیں، جو مسامات پر آکر ٹھہر جاتے ہیں، اگر ان کو نہ دھویا جائے تو خطرناک امراض پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے! اس لیے بھی غسل کرنا ضروری ہے۔(۱)

منی نکلی

☆.... اگر کسی کو بیٹھے بیٹھے کسی لڑکی کا خیال آیا، یا اس نے کسی کو دیکھا، یا عورت کی تصویر دیکھی، یا ناول وغیرہ پڑھتے ہوئے گندے خیالات کے تصور وخیال سے شہوت پیدا ہوئی، اور عضو میں سختی پیدا ہوئی، اس کے بعد منی نکلی تو غسل واجب ہوگا۔ اور اگر مذی نکلی تو غسل واجب نہیں ہوگا، لیکن بدن یا کپڑے پر لگنے کی صورت میں اس کو

(۱) اما المسئلة الاولى وهي ايجاب الشارع صلى الله عليه وسلم الغسل من المني دون البول فهذا من اعظم محاسن الشريعة وما اشتملت عليه الرحمة والحكمة والمصلحة فان المني يخرج من جميع البدن ولهذا سماه الله سبحانه سلالة لانه يسيل من جميع البدن واما البول فانما هو فضلة الطعام والشراب المستحيلة في المعدة فتأثر البدن بخروج المني اعظم من تأثره بخروج البول وايضا فان الاغتسال من خروج المني من انفع شئ للبدن والقلب والروح بل جميع الارواح القائمة بالبدن فانها تقوى بالاغتسال والغسل عليه ماتحلل منه بخروج المني وهذا امر يعرف بالحس وايضا فان الجنابة توجب ثقلا وكسلا والغسل يحدث له نشاطا وخفة. (اعلام الموقعين: ۲/۳۰، فصل سرد شبه نفاة الحكم والقياس، ط: دار الحديث قاهرة)

ہو تو پاک کر لینا ضروری ہے، اور وضو کر لینا کافی ہے۔(۱)

مونچھ

☆ فرض غسل میں مونچھ اور ان کے نیچے کی سطح کا دھونا فرض ہے، اگرچہ یہ چیزیں گھنی ہوں، اور ان کے نیچے کی جگہ نظر نہ آتی ہو۔(۲)

☆ میت کی مونچھیں کاٹنا درست نہیں ہے، اس لیے مونچھیں نہ کتری جائیں۔(۳)

مہندی

☆ ...... حیض اور نفاس کے دوران مہندی لگانا شرعاً جائز ہے، اور یہ خیال غلط ہے کہ ماہواری میں مہندی ناپاک ہو جاتی ہے۔

☆ ...... بعض خواتین کا خیال ہے کہ اگر حیض ونفاس کے دوران مہندی لگائی جائے تو جب تک مہندی کا رنگ مکمل طور پر اتر نہ جائے پاکی کا غسل نہیں ہوگا۔ عورتوں کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ مہندی پر بھی غسل صحیح ہو جائے گا۔ غسل صحیح ہونے

---

(۱) فرض الغسل عند خروج منی موصوف بالدفق والشهوة عند الانفصال عن محله. (البحر الرائق: (۱/۵۵)، کتاب الطهارة، [المعانی الموجبة للغسل] ط: سعید)

☆ الدر المختار مع الرد: (۱/۱۵۹)، کتاب الطهارة، مطلب فی تحریر الصاع والمد والرطل، ط: سعید.

☆ الفتاوی الهندیة: (۱/۱۴)، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضه، ط: رشیدیة.

(۲) ویجب ای یفرض غسل کل ما یمکن من البدن بلا حرج مرة کاذن وسرة وشارب وحاجب (الدر المختار مع الرد: (۱/۱۵۲)، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید)

(۳) ولا یقص ظفره الا المکسور ولا شعره ولا یختن. (الدر المختار مع الرد: (۲/۱۹۸)، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی القراءة عند المیت، ط: سعید)

☆ ولا یقص ظفره وشعره لانها للزینة. (البحر الرائق: (۲/۱۷۳)، کتاب الجنائز، ط: سعید)

☆ الجوهرة النیرة: (۱۳۶)، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: میر محمد.

ہے یے مہندی کے رنگ کا اتر نا شرط نہیں ہے۔(۱)

میت پر پٹی ہو

"میت پر پلاسٹر ہو" عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۰۱)

میت پر پلاسٹر ہو

اگر میت پر پٹی یا پلاسٹر ہے تو اس پر مسح کرلیا جائے، اور باقی کو دھولیا جائے۔(۲)

میت پھول گئی

اگر میت پھولنے کی وجہ سے ہاتھ لگانے کے قابل نہ ہو، بلکہ ہاتھ لگانے سے پھٹ جانے کا اندیشہ ہو تو صرف میت پر پانی بہادینا کافی ہے؛ کیوں کہ ملنا وغیرہ ضروری نہیں ہے۔ اور اگر صرف پیٹ پھول گیا کہ اس پر پانی بہانا ممکن نہ ہو تو باقی بدن کو دھوکر پیٹ پر صرف مسح کردیا جائے، جیسا کہ زندہ کے لیے غسل اور وضو میں حکم

---

(۱) وفی الجامع الصغیر سئل ابو القاسم عن وافر الظفر الذی یبقی فی اظفاره الدرن أو الذی یعمل عمل الطین أو المرأة التی اصبغت اصبعها بالحناء أو الصرام أو الصباغ ، قال : کل ذلک سواء یجزیهم وضوئهم. (الفتاوی الهندیة : (۴/۱)، کتاب الطهارة ، الباب الاول فی الوضوء ، ط: رشیدیة)

ج البحر الرائق : (۱۳/۱)، کتاب الطهارة ، [فرائض الوضوء] ط: سعید.

ج آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۵۳/۲، ط: مکتبہ لدھیانوی۔

(۲) ویمسح نحو (مفتصد وجریح علی کل عصابة)مع فرجتها فی الاصح (ان ضره)الماء (اوحلها) ومنه ان لایمکنه ربطها بنفسه ولایجد من ربطها.

وفی الرد: (قوله ان ضره الماء)ای الغسل به او المسح علی المحل ... اذا الثابت بالضرورة یتقدر بقدرها (الدر مع الرد : ۲۸۰/۱–۲۸۱، کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ،ط: سعید)

ج الفتاوی الهندیة : ۳۵/۱/۱، کتاب الطهارة ، الباب الرابع فی التیمم ، [فصل]وممایتصل بذلک المسح علی الجبیرة ، ط: رشیدیة .

ہے۔(۱)

میت جل گئی

''میت نہلانے کے قابل نہ ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۲۳)

میت سے نجاست خارج ہو

''غسل دینے کے بعد میت سے نجاست خارج ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں

میت کا بال

میت کے بال کاٹنا درست نہیں، اس لیے میت کے بال نہ کاٹے جائیں۔(۲)

میت کا پیٹ دبانے سے نجاست نکلے

''پیٹ دبانے سے نجاست نکلے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۳۱)

میت کا ناخن

''ناخن'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۳۲)

میت کو تیمم کرانے کا طریقہ

''تیمم کرانے کا طریقہ'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۴۳)

---

(۱) ولو كان الميت متفسخا يتعذر مسحه كفى صب الماء عليه. (الفتاوى الهندية: ۱/ ۱۵۸، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية)
☜ الفتاوى التاتارخانية: ۲/ ۱۳٦، كتاب الصلاة، (الجنائز)، ط: ادارة القرآن كراچي.

(۲) ولا يقص ظفره الا المكسور ولا شعره. (الدر المختار مع الرد: ۲/ ۱۷۲، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراءة عند الميت، ط: سعيد)
☜ ولا يقص ظفره ولا شعره. (البحر الرائق: ۲/ ۱۷۳، كتاب الجنائز، ط: سعيد)
☜ بدائع الصنائع: ۱/ ۳۰۱، كتاب الصلاة، فصل في صلاة الجنازة، فصل في بيان كيفية الغسل، ط: سعيد.

میت کو جس جگہ غسل دیا جائے

جس جگہ میت کو غسل دیا جائے، وہاں پر غسل دینے والے شخص، یا جو غسل دینے کے کام میں شریک ہیں، ان کے علاوہ کوئی دوسرا شخص نہ جائے، اور اگر غسل دینے والے اس میت میں کوئی عمدہ بات دیکھیں تو لوگوں سے بیان کردیں۔ اور اگر کوئی بری بات دیکھیں تو کسی پر ظاہر نہ کریں۔ ہاں اگر میت کسی مشہور بدعتی کی ہے، اور اس میں کوئی بری بات دیکھیں تو ظاہر کردیں، تاکہ اور لوگوں کو عبرت ہو، اور بدعت سے باز رہیں۔(۱)

میت کو ڈھیلے سے استنجاء کرانا

فقہ کی کتابوں میں میت کو غسل دیتے وقت استنجاء کا حکم صراحت کے ساتھ موجود ہے، اس لیے ڈھیلے کے استعمال کا حکم بھی اسی میں داخل ہے، کیوں کہ استنجاء کا مسنون طریقہ یہی ہے کہ ڈھیلے کے بعد پانی استعمال کیا جائے۔ اور اس حکم میں میت بھی شامل ہے۔ لہٰذا اس کے لیے بھی ڈھیلے کا استعمال مسنون ہے۔(۲)

(۱) ويستحب ان يستر الموضع الذي يغسل فيه الميت فلا يراه الا غاسله او من يعينه ... فان رأى ما يعجبه من تهلل وجهه وطيب رائحته واشباه ذلك يستحب له ان يحدث به الناس وان رأى ما يكره من اسوداد وجهه ونتن رائحته وانقلاب صورته وتغير اعضائه وغير ذلك لم يجز له ان يحدث به احدا كذا في الجوهرة النيرة، فان كان الميت مبتدعا مظهر البدعة ورأى الغاسل منه ما يكره فلا بأس بان يحدث به الناس ليكون زجرا لهم عن البدعة. (الفتاوى الهندية: (۱/ ۱۵۸- ۱۵۹)، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية)

□ الجوهرة النيرة: (۱۳۱) كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: مير محمد.

□ رد المحتار على الدر: ۲۰۲/۲، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، قبيل مطلب في الكفن، ط: سعيد.

(۲) فكان الجمع سنة على الاطلاق في كل زمان وهو الصحيح وعليه الفتوى ... ثم اعلم ان الجمع بين الماء والحجر افضل ويليه في الفضل الاقتصار على الماء ويليه الاقتصار على الحجر. (شامي: ۳۳۸/۱، فصل الاستنجاء، ط: سعيد.

□ لم يذكر الاستنجاء للاختلاف فيه فعندهما يستنجى، وعند ابي يوسف لا، وصورته ان يلف الغاسل على يده خرقة ويغسل السوأة لان مسها حرام كالنظر. (رد المحتار على الدر: ۱۹۶/۲، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراءة عند الميت، ط: سعيد)

میت کو غسل دیتے وقت کیسے لٹائے؟

''غسل دیتے وقت کیسے لٹائے؟'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۹۹)

میت کو غسل دینا

مسلمان مردے کو غسل دینا زندہ مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے۔(۱)

میت کو غسل دینا کب فرض ہے؟

''غسل دینے کی شرطیں'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۰۲)

میت کو غسل دینے سے پہلے کیا کرے؟

☆......جس کی موت کا وقت قریب آ گیا ہے اس کے مرجانے کے بعد ایک پاک کپڑے کا ٹکڑا لے کر تھوڑی کے نیچے سے لے جا کر سر کے اوپر گرہ لگا دینا مستحب ہے، تاکہ منہ کھلا ہوا نہ رہ جائے، اور آہستہ آہستہ اس کے اعضاء کو درست کر دیا جائے۔(۲)

☆......اگر زمین پر موت واقع ہوئی ہے تو اس کو اٹھا کر کسی چیز پر لٹا دیا جائے

---

(۱) (يجب اى يفرض على الاحياء المسلمين كفاية اجماعا ان يغسلوا الميت المسلم ولو الخنثى المشكل فيتيمم. (الدر المختار مع الرد: (۱/۱٦٧)، كتاب الطهارة، مطلب في رطوبة الفرج، ط: سعيد)

☐ البحر الرائق: (۱/٦٥)، كتاب الطهارة، [المعاني الموجبة للغسل] ط: سعيد.

☐ الجوهرة النيرة: (۱۳۱)، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: مير محمد.

(۲) (واذا مات شد لحياه وغمض عيناه تحسينا له ... ثم تمد اعضاءه. (الدر المختار مع الرد: (۲/۱۹۳)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في اطفال المشركين، ط: سعيد)

☐ الجوهرة النيرة: (۱۳۱)، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: مير محمد.

☐ الفتاوى الهندية: (۱/۱۵۷)، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون، الفصل الاول في المحتضر، ط: رشيدية.

تاکہ منتقل کرنے میں آسانی رہے۔ (۱) اور جس لباس میں دم نکلا ہے اسے اتار کر ایسے کپڑے سے ڈھانک دیا جائے جس سے کچھ نظر نہ آئے۔ (۲)

☜ جنازہ کی تیاری میں اتنا انتظار واجب ہے کہ موت کا یقین ہو جائے، لیکن جب موت کا یقین ہو جائے تو اب جنازہ کی تیاری اور دفن میں جلدی کرنی چاہیے، اور لوگوں کو موت کی خبر سے آگاہ کرنا مستحب ہے۔ (۳)

میت کو غسل دینے کا پانی

''غسل دینے کا پانی'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۴۰۵)

---

(۱) ویوضع کما مات کما تیسر فی الاصح. قال فی الرد: ای انه یوضع علی السریر علی لهذ موته. (الدر المختار مع الرد: (۱۹۵/۲) ، کتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة ، مطلب فی القرائة عند المیت، ط: سعید)

☜ الفتاوی الهندیة: (۱۵۷/۱)، کتاب الصلاة ، الباب الحادی والعشرون ، الفصل الاول فی المحتضر ، ط: رشیدیة.

☜ البحر الرائق: (۱۷۱/۲)، کتاب الجنائز ، ط: سعید.

(۲) ویستحب ان ینزع عنه ثیابه التی مات فیها ویسجی جمیع بدنه بثوب. (الفتاوی الهندیة: (۱/ ۱۵۷)، کتاب الصلاة ، الباب الحادی والعشرون ، الفصل الاول فی المحتضر ، ط: رشیدیة)

☜ یجرد المیت اذا ارید غسله ... ویوضع علی التخت لانه لایمکن الغسل الا بالوضع. (بدائع الصنائع: ۱/ ۳۰۰، فصل فی صلاة الجنازة ، ط: سعید)

☜ الدر المختار مع الرد: (۱۹۵/۲)، کتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة ، مطلب فی القراءة عند المیت، ط: سعید.

(۳) ویعلم به جیرانه واقرباءه ویسرع فی جهازه. (الدر المختار مع الرد: (۱۹۳/۲)، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة ، مطلب فی اطفال المشرکین، ط: سعید)

☜ البحر الرائق: (۱۹۸/۲)، کتاب الجنائز، باب الشهید ، ط: سعید

☜ الفتاوی الهندیة: (۱۵۷/۱)، کتاب الصلاة ، الباب الحادی والعشرون ، الفصل الاول فی المحتضر ، ط: رشیدیة

☜ بدائع الصنائع: ۲۹۹/۱ ، فصل فی صلاة الجنازة ، ط: سعید.

میت کو غسل دینے کا سامان

"غسل کا سامان" عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۰۶)

میت کو غسل دینے کا طریقہ

☆ میت کو غسل دیتے وقت کسی اونچی چیز مثلاً نہلانے کے تخت پر رکھا جائے۔(۱)

☆ پھر غسل دینے سے پہلے تین بار یا پانچ بار یا سات بار دھونی دی جائے، یعنی دھونی کی انگیٹھی یا برتن کو تخت کے اردگرد تین بار یا پانچ بار یا سات بار پھیرا جائے۔(۲)

☆......پھر ستر کے لباس کے علاوہ باقی تمام کپڑے اتار دیے جائیں، یعنی ناف سے گھٹنے تک کپڑے سے ڈھانک کر رکھیں، باقی حصے کے تمام کپڑے اتار دیں۔(۳)

☆......میت کے پاس غسل دینے والا اور اس کے معاون کے علاوہ اور کوئی نہ ہو۔(۴)

(۲،۱) ویوضع کما مات کما تیسر فی الاصح علی سریر مجمر وترا الی سبع فقط قال فی الرد: بان تدار المجمرة حول السریر مرة او ثلاثا او خمسا او سبعا ولایزاد علیها. (الدر المختار مع الرد: (۱۹۵/۲)، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی القراء ة عند المیت، ط: سعید)

▭ البحر الرائق: (۱۹۵/۲)، کتاب الجنائز، ط: سعید.

▭ الجوهرة النیرة: (۱۳۱) کتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: میر محمد.

(۳) والستر عورته الغلیظة فقط علی الظاهر من الروایة ...... ویجرد من ثیابه. (الدر المختار مع الرد: (۱۹۵/۲)، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی القراء ة عند المیت، ط: سعید)

▭ الجوهرة النیرة: (۱۳۲)، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: میر محمد.

▭ البحر الرائق: (۱۷۱/۲)، کتاب الجنائز، ط: سعید.

(۴) ویستحب ان یستر الموضع الذی یغسل فیه المیت فلا یراه الا غاسله او من یعینه ویغضون ابصارهم الا فیما لا یمکن. (الجوهرة النیرة: (۱۳۱) کتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: میر محمد)

▭ الفتاوی الهندیة: (۱۵۸/۱)، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیة.

☆...... پھر غسل دینے والا اپنے ہاتھ پر کپڑے لے لپیٹ لے یا دستانے پہن لے اور اسے تر کر کے اگلی پچھلی شرم گاہوں کو دھوئے، یعنی استنجاء کرائے۔(۱)

☆...... پھر وضو کرائے، اور وضو کرانے کا طریقہ یہ ہے کہ شہادت کی انگلی اور انگوٹھے پر پاک کپڑا لپیٹ کر اس کو پاک پانی میں تر کر کے میت کے دانتوں، مسوڑھوں اور نتھنوں کا مسح کرے، پھر اس کے بعد چہرہ کو دھلائے، کیوں کہ وضو کی ابتدا ہاتھوں سے کرنا یہ زندوں کے لیے ہے، مردوں کے لیے نہیں، کیوں کہ میت کو دوسرا شخص غسل کراتا ہے، اس لیے میت کے غسل دینے میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے، بلکہ اس کے بجائے شہادت کی انگلی اور انگوٹھے پر پاک کپڑا لپیٹ کر اس کو پاک پانی سے تر کر کے میت کے دانتوں، مسوڑھوں اور نتھنوں کا مسح کرے۔(۲)

☆ اس کے بعد میت کے سر اور داڑھی کے بالوں کو کسی میل کاٹنے والی چیز، مثلاً صابن وغیرہ سے دھوئے، بال نہ ہوں تو صابن وغیرہ سے سر کو دھویا نہ

---

(۱) ويغسل عورته تحت الخرقة بعد أن يلف على يده خرقة. (البحر الرائق: (۲/۱۷۱)، كتاب الجنائز، ط سعيد)

☆ الدر المختار مع الرد (۲/۱۹۵)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراءة عند الميت، ط سعيد

☆ الفتاوى الهندية (۱/۱۵۸)، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط رشيدية

(۲) ويوضئ بلا مضمضة ولا استنشاق لأن الوضوء سنة الاغتسال غير أن إخراج الماء متعذر فيتركان وفي الظهيرية ومن العلماء من قال: يجعل الغاسل خرقة في إصبعه يمسح بها أسنانه ولهاته ولثته ويدخل في منخريه أيضا.

البحر الرائق: (۲/۱۷۱-۱۷۲)، كتاب الجنائز، ط: سعيد

☆ الدر المختار مع الرد: (۲/۱۹۵-۱۹۶)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراءة عند الميت، ط: سعيد

☆ الفتاوى الهندية (۱/۱۵۸)، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية

جائے۔(۱)

☆ ......پھر میت کو بائیں کروٹ پر لٹایا جائے، تاکہ پہلے دائیں پہلو کو دھویا جائے۔ اور دائیں پہلو پر پانی سر سے پاؤں کی طرف تین بار بہایا جائے، یہاں تک کہ نچلی طرف پانی بہہ جائے۔ اور پیٹھ دھونے کے لیے چہرے کے بل اوندھا نہ لٹایا جائے، بلکہ پہلو کی جانب سے اس طرح ہلایا جائے کہ پانی تمام جگہ پہنچ جائے۔(۲) یہ پہلا غسل ہوا۔ اگر اس طرح تمام بدن پر پانی بہہ جائے تو فرض کفایہ ادا ہو جائے گا۔ اس کے بعد دو غسل اور دیے جائیں، تو سنت ادا ہو جائے گی۔ ان کا طریقہ یہ ہے کہ میت کو دوسری مرتبہ دائیں کروٹ پر لٹا دیا جائے، پھر بائیں پہلو پر تین مرتبہ اسی طرح پانی ڈالا جائے جیسا کہ پہلے بتایا گیا۔(۳)

☆ ......پھر غسل دینے والا میت کو بٹھائے اور اس کو اپنے سہارے پر رکھ کر

---

(۱) ويغسل رأسه ولحيته بالخطمي ان وجد والا فبالصابون ونحوه هذا لو كان بهما شعر حتى لو كان امرد او اجرد لايفعل. (الدر المختار مع الرد : (۲/۱۹۶)، كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة ، مطلب في القراءة عند الميت، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/۱۷۲)، كتاب الجنائز ، ط: سعيد.

الفتاوى الهندية : (۱/۱۵۸)، كتاب الصلاة ، الباب الحادي والعشرون ، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية.

(۲) ويضجع على يساره ليبدأ بيمينه فيغسل حتى يصل الماء الى مايلي التخت منه ... ويصب عليه الماء عند كل اضطجاع ثلاث مرات. (الدر المختار مع الرد: (۲/۱۹۶-۱۹۷)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة ، مطلب في القراءة عند الميت، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/۱۷۲)، كتاب الجنائز، ط: سعيد.

الجوهرة النيرة :(۱۳۳)، كتاب الصلاة ، باب الجنائز، ط: مير محمد.

(۳) ثم على يمينه كذلك . قال في الرد : بان يغسله الى ان يصل الماء الى مايلي التخت منه وهو الجانب الايسر وهذه غسلة ثانية. (الدر المختار مع الرد : (۲/۱۹۷)، كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة ، مطلب في القراءة عند الميت، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/۱۷۲)، كتاب الجنائز ، ط: سعيد.

الجوهرة النيرة : (۱۳۳)، كتاب الصلاة ، باب الجنائز، ط: مير محمد.

آہستہ آہستہ اس کے پیٹ پر ہاتھ پھیرے، اگر اس طرح کرنے سے کچھ خارج ہوتو اس کو دھوڈالے، یہ دوسرا غسل ہے۔(۱)

☆ اس کے بعد میت کو بائیں کروٹ پر لٹایا جائے، اور سابقہ طریقے کے مطابق پانی بہایا جائے، یہ تیسرا غسل ہوگیا۔(۲)

☆......ابتدائی دو غسل گرم پانی سے اور میل کچیل کاٹنے والی چیز جیسے بیری کے پتے اور صابن وغیرہ کے ساتھ دیے جائیں۔ تیسرے غسل میں پانی میں کافور استعمال کیا جائے۔(۳)

☆......اس کے بعد میت کے بدن کو پونچھ کر خشک کرلیا جائے، اور اس پر خوشبول دی جائے۔(۴)

---

(۱) ثم يجلس مسندا اليه ويمسح بطنه رفيقا وما خرج منه يغسله. (الدر المختار مع الرد: (۲/ ۱۹۷)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراءة لعند الميت، ط: سعيد)

☆ البحر الرائق: (۲/ ۱۷۲)، كتاب الجنائز، ط: سعيد.

☆ الجوهرة النيرة: (۱۳۳) كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: مير محمد.

(۲) ثم بعد الجلاده يضجعه على شقه الايسر ويغسله وهذه غسلة ثالثة ليحصل المسنون. قال في الرد: وهو تثليث الغسلات المستوعبات جسده. (الدر المختار مع الرد: (۲/ ۱۹۷)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراءة لعند الميت، ط: سعيد)

☆ البحر الرائق: (۲/ ۱۷۲)، كتاب الجنائز، ط: سعيد.

☆ الفتاوى الهندية: (۱/ ۱۵۸)، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون، الفصل الثاني في الغسل. ط: رشيدية.

(۳) قال في الفتح: والاولى كون الاوليين بالسدر كما هو ظاهر الهداية لما في ابي داؤد بسند صحيح ان ام عطية تغسل بالسدر مرتين والثالث بالماء والكافور. (ردالمحتار على الدر: (۲/ ۱۹۷)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراءة لعند الميت، ط: سعيد)

☆ البحر الرائق: (۲/ ۱۷۳)، كتاب الجنائز، ط: سعيد.

(۴) وينشف في ثوب ويجعل الحنوط على رأسه ولحيته والكافور على مساجده. (البحر الرائق: (۲/ ۱۷۳)، كتاب الجنائز، ط: سعيد)

☆ ردالمحتار على الدر: (۲/ ۱۹۷)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراءة لعند الميت، ط: سعيد.

☆ الجوهرة النيرة: (۱۳۳)، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: مير محمد.

واضح رہے کہ میت کا غسل صحیح ہونے کے لیے غسل دینے کی نیت کرنا ضروری نہیں ہے۔ اسی طرح فرض کفایہ ادا ہونے کے لیے بھی نیت کرنا شرط نہیں ہے۔ البتہ فرض کفایہ ادا کر کے ثواب حاصل کرنے کے لیے نیت شرط ہے۔(۱)

میت کو غسل دینے کا مقصد

''مردے کو غسل کیوں دیتے ہیں؟'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۷۷)

میت کو غسل دینے کی شرطیں

''غسل دینے کی شرطیں'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۰۲)

میت کو غسل دینے کی اجرت لینا

اگر میت کو ایک شخص کے علاوہ دوسرا کوئی بھی نہلانے والا نہ ہو تو اس صورت میں میت کو غسل دے کر اجرت لینا جائز نہیں ہے۔ کیوں کہ اس پر میت کو نہلانا فرض عین ہے۔ اور اگر دوسرے بھی نہلانے والے ہوں تو اجرت لینا جائز ہے، کیوں کہ ایسی صورت میں کسی خاص شخص پر مردہ کا غسل دینا فرض نہیں ہے۔ مگر یہ فریضہ میت کے رشتہ داروں کو خود ادا کرنا چاہیے۔ اپنے عزیز کو خود غسل نہ دینا اور دوسروں کے سپرد کرنا انتہائی بے مروتی، بے غیرتی، اور بڑائی، غرور اور تکبر کی دلیل ہے۔(۲)

---

(۱) شروط الغاسل ... ولم يشترط الجمهور شرطي الاسلام والنية. (الفقه الاسلامي وادلته: ۲/ ۴۶۰، المبحث الثامن، ط: دارالفكر)

(۲) وان ابتغى الغاسل الاجر فان كان هناك غيره يجوز اخذ الاجر والا لم يجز. (الفتاوى الهندية: (۱/ ۱۵۹-۱۶۰)، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الثانى فى الغسل، ط: رشيدية)

الدر المختار مع الرد: (۲/ ۱۹۵)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲/ ۱۷۳-۱۷۴)، كتاب الجنائز، [مبحث غسل الميت]، ط: سعيد.

میت کو غسل دینے کی اصل

''مردے کو غسل کیوں دیتے ہیں؟'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۷۷)

میت کو غسل دینے کی جگہ

''غسل دینے کی جگہ'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۰۱)

میت کو غسل دینے کی شرطیں

''غسل دینے کی شرطیں'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۰۲)

میت کو غسل دینے کے برتن

''برتن'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۱۰)

میت کو غسل دینے میں اعلیٰ درجہ

میت کو غسل دینے میں اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ پہلے اپنے ہاتھوں میں کپڑا یا دستانے وغیرہ پہن کر ڈھیلے سے صفائی کی جائے، یعنی استنجاء کرایا جائے، پھر پانی سے دھویا جائے۔(۱)

میت کو غسل دینے والا کون ہو؟

میت کو غسل دینے کے لیے اس کے کسی عزیز کا ہونا بہتر ہے، اور اگر عزیز قریب غسل دینا نہیں جانتے تو نیک کار، متقی، پرہیزگار آدمی غسل دے۔(۲)

---

(۱) وصورة استنجائه ان يلف الغاسل على يديه خرقة ويغسل السوأة لان مس العورة حرام كالنظر اليها. (الفتاوى الهندية: (۱/۱۵۸)، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية)

☜ بدائع الصنائع: (۱/۳۰۰)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فصل في بيان كيفية الغسل، ط: سعيد.

☜ الدر المختار مع الرد: (۲/۱۹۵)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد.

(۲) ويستحب للغاسل ان يكون اقرب الناس الى الميت فان لم يعلم الغسل فاهل الامانة والورع۔=

میت کو غسل دیے بغیر قبر میں رکھ دیا

اگر میت کو غسل دیے بغیر قبر میں رکھ دیا گیا ہے، مگر ابھی تک مٹی نہیں ڈالی گئی ہے، تو اس کو قبر سے نکال کر غسل دینا ضروری ہے۔ ہاں اگر مٹی ڈال چکے ہیں، تو پھر نہ نکالے۔(۱)

میت کو غسل کے بغیر دفن کر دیا

اگر کسی مسلمان میت کو غسل دیے بغیر دفن کر دیا، تو وہ تمام مسلمان گناہ گار ہوں گے جن کو اس کی خبر ہوئی تھی۔(۲)

میت کو نہلانے کے بعد غسل کرنا

''مردے کو نہلانے کے بعد غسل کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۷۸)

= (الفتاوی الهندية :(۱۵۹/۱)، كتاب الصلاة ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز ،الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشيدية)

▭ البحر الرائق :(۱۷۵/۲)، كتاب الجنائز ، [مبحث غسل الميت]، ط: سعيد.

▭ الدر المختار مع الرد :(۱۹۵/۲)، كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة ، ط: سعيد.

(۱) اما لو دفن بلا غسل ولم يهل عليه التراب فانه يخرج ويغسل ويصلى عليه. (ردالمحتار على الدر ،۲۰۷/۲)، كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة ، مطلب فی صلاة الجنازة ، ط: سعيد)

▭ الجوهرة النيرة : (۲۶۳/۱) ، كتاب الصلاة باب الجنائز ، مطلب فی الاحق بالصلاة على الميت، ط: قديمی.

▭ فلو دفن بلا غسل ولم يمكن اخراجه الا بالنبش صلى على قبره بلا غسل للضرورة بخلاف ما اذا لم يهل عليه التراب بعد ، فانه يخرج ويغسل. (البحر الرائق :(۱۷۹/۲)، كتاب الجنائز، فصل السلطان احق بصلاته، ط: سعيد)

(۲) والصلاة عليه صفتها فرض كفاية بالاجماع .... كدفنه وغسله وتجهيزه فانها فرض كفاية. (الدر المختار مع الرد : ۲۰۷/۲، كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة، مطلب فی صلاة الجنازة، ط: سعيد)

میت کو غسل نہیں دیا گیا

اگر میت کو غسل نہیں دیا گیا، یا غسل ناممکن ہونے کی صورت میں تیمم نہیں کرایا گیا، تو اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا درست نہیں۔ ہاں اگر اس کو پاک کرنا ممکن نہ ہو، مثلاً: غسل یا تیمم کے بغیر دفن کر دیا ہے اور قبر پر مٹی بھی پڑ چکی ہے، تو پھر اس کی نماز اس کی قبر پر اسی حالت میں پڑھنا جائز ہے۔(۱)

میت کو نہلانے کے بعد غسل کرنا

''مردے کو نہلانے کے بعد غسل کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۷۸)

میت کو نہلانے کے لیے پانی دستیاب نہ ہو

اگر میت کو نہلانے کے لیے پانی دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے میت کو غسل دینا دشوار ہو تو اس کو تیمم کرایا جائے۔(۲)

---

(۱) وشرطها سعة اسلام الميت وطهارته ما لم يهل عليه التراب فيصلى على قبره بلا غسل وان صلى عليه اولا استحسانا.

قال في الرد: (قوله وان صلى عليه اولا) اى لم تذكروا انه دفن بلا غسل (قوله استحسانا) لان تلك الصلاة لم يعتد بها لترك الطهارة مع الامكان والآن زال الامكان وسقطت فريضة الغسل. (الدر المختار مع الرد: (۲/۲۰۷–۲۰۸)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في صلاة الجنازة، ط: سعيد)

◻ الجوهرة النيرة: (۱/۲۶۳–۲۶۵)، كتاب الصلاة، باب الجنائز، مطلب في الاحق بالصلاة على الميت، ط: قديمى.

◻ فلو دفن بلا غسل ولم يمكن اخراجه الا بالنبش صلى على قبره بلا غسل للضرورة بخلاف ما اذا لم يهل عليه التراب بعد، فانه يخرج ويغسل. (البحر الرائق: (۲/۱۷۹)، كتاب الجنائز، فصل السلطان احق بصلاته، ط: سعيد)

(۲) رجل مات ولم يجدوا ماء فيمموه وصلوا عليه. (الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۱/۱۸۷)، كتاب الصلاة، باب غسل الميت وما يتعلق به، ط: رشيدية)

◻ الدر المختار مع الرد: (۲/۲۰۱)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد.=

میت کو نیت کے بغیر غسل دیا

اگر میت کو غسل دینے کی نیت کے بغیر غسل دے دیا، تو بھی پاک ہونے کے لئے کافی ہو جائے گا۔(۱)

میت کو وضو کرانا

مسئلہ میت کو بھی غسل دینے سے پہلے وضو کرانا مستحب ہے۔ البتہ وضو کرتے وقت کلی نہ کرائے، اور ناک میں پانی نہ ڈالے، تاکہ پیٹ میں پانی جاکر خرابی پیدا نہ کرے۔ مزید یہ کہ اس میں دشواری ہے۔ البتہ مستحب یہ ہے کہ میت کو غسل دینے والا اپنی شہادت کی انگلی اور انگوٹھے پر پاک کپڑا لپیٹ کر اس کو پانی سے تر کرلے، پھر اس سے میت کے دانتوں، مسوڑھوں اور نتھنوں کا مسح کرے، یعنی بھیگے ہوئے کپڑے والی انگلی پھیر دے۔ اور یہ عمل کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے قائم مقام ہے۔(۲)

= الفتاوی الهندية: (۱/ ۱۶۰)، كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشيدية.

(۱) (وان غسل) الميت (بغير نية اجزأ) ای لطهارته لا لاسقاط الفرض عن ذمة المكلفين. (الدر مع الرد (۲/ ۱۹۹) باب صلاة الجنائز، مطلب فی حديث كل سبب ونسب منقطع الا سببی ونسبی، ط: سعيد.

(۲) اما الميت فانه يغسله غيره، ولان المضمضة والاستنشاق لايفعلان فی غسل الميت، ويقوم مقامهما تنظيف الاسنان والمنخرين بخرقة. (كتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/ ۵۰۱، كيفية غسل الميت، رقم الحاشية: ۱، ط: داراحياء التراث العربی)

ورضی بلا مضمضة واستنشاق لان الوضوء سنة الاغتسال غير ان اخراج الماء متعذر فيتركان وفی الظهيرية ومن العلماء من قال: يجعل الغاسل خرقة فی اصبعه يمسح بها اسنانه ولهاته وشفتيه ويدخل فی منخريه ايضا.

البحر الرائق: (۲/ ۱۷۱-۱۷۲)، كتاب الصلاة، كتاب الجنائز، [مبحث الغسل] ط: سعيد.

الدر المختار مع الرد: (۲/ ۱۹۵-۱۹۶)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد.

الفتاوی الهندية: (۱/ ۱۵۸)، كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشيدية.

مسئلہ.... نابالغ بچہ و بچی کو بھی موت کے غسل میں مذکورہ طریقے سے وضو کرانا چاہیے۔(۱)

میت کی آنکھوں میں سرمہ لگانا

میت کی آنکھوں میں سرمہ لگانا درست نہیں ہے۔(۲)

میت کی زلفیں

اگر میت کی زلفیں ہوں تو انہیں کرتے اور ازار کے درمیان رکھ دیا جائے۔(۳)

میت کے بالوں میں کنگھی کرنا

میت کے بالوں میں کنگھی نہ کرے، کیوں کہ یہ درست نہیں۔(۴)

---

(۱) (قوله ويوضأ من يؤمر بالصلاة) خرج الصبي الذي لايعقل لانه لم يكن بحيث يصلي قاله الحلواني، وهذا التوجيه ليس بقوي اذ يقال: ان هذا الوضوء سنة الغسل المفروض للميت لاتعلق لكون الميت بحيث يصلي اولا كما في المجنون، شرح المنية، ومقتضاه انه لا كلام في ان المجنون يوضأ، وان الصبي الذي لايعقل الصلاة يوضأ ايضا. (ردالمحتار على الدر: ۲/ ۱۹۵ - ۱۹۶، باب صلاة الجنائز، مطلب في القراءة عند الميت، ط: سعيد)

(۲) ولايسرح شعره اى يكره تحريما قال في الرد: لما في القنية من ان التزيين بعد موتها والامتشاط وقطع الشعر لا يجوز. (الدر المختار مع الرد: (۲/۱۹۷-۱۹۸)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/۱۷۳)، كتاب الجنائز، [تكفين الميت]، ط سعيد.

فتاوی دارالعلوم دیوبند: (۵/۱۷۷)، ط: دارالاشاعت۔

(۳) واذا كان للمرأة ضفائر وضعت على صدرها بين القميص والازار. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۵۱۵، التكفين، رقم الحاشية ۲، ط: داراحياء التراث العربي)

فلو قطع ظفره او شعره ادرج معه في الكفن. (رد المحتار على الدر: (۲/۱۹۸)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة مطلب في القراءة عند الميت، ط: سعيد)

(۴) ولايسرح شعره اى يكره تحريما قال في الرد: لما في القنية من ان التزيين بعد موتها والامتشاط وقطع الشعر لا يجوز. (الدر المختار مع الرد: (۲/۱۹۷-۱۹۸)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد)=

میت کے پاس تلاوت کا حکم

☆ میت کو غسل دینے سے پہلے کپڑے سے ڈھانکے بغیر اس کے پاس قرآن پاک کی تلاوت مکروہ اور منع ہے۔ البتہ تسبیح پڑھی جاسکتی ہے، یا دوسرے کمرہ میں دور بیٹھ کر تلاوت کرنا جائز ہے۔

☆...... میت کو کپڑے سے ڈھانک دیا جائے، تو اس کے پاس تلاوت کرنے میں کوئی حرج نہیں، ورنہ مکروہ ہے۔ اور غسل دینے کے بعد قرآن مجید کی تلاوت کرنا بلا کراہت جائز ہے۔(۱)

میت کے پاس یہ لوگ نہ رہیں

حیض، نفاس والی عورت اور جنابت والے مرد یا عورت کے لیے میت کے پاس نہ رہنا بہتر ہے۔(۲)

= البحر الرائق: (۱۷۳/۲)، کتاب الجنائز، [تکفین المیت]، ط: سعید.

الفتاوی الهندية: ۱۵۸/۱، كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية.

تبيين الحقائق: ۵۶۷/۱، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: سعيد.

(۱) الحنفية قالوا تكره القراءة عند الميت قبل غسله اذا كان القارئ قريبا منه، اما اذا كان بعيدا عنه فلا كراهة، كما لاتكره القراءة قريبا منه اذا كان جميع بدن الميت مستورا بثوب طاهر والمكروه في الصورة الاولى انما هو القراءة برفع الصوت. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۵۰۲/۱، مباحث الجنائز، ما يفعل بالمحتضر، رقم الحاشية ۲، ط: داراحياء التراث العربي بيروت)

وفي التبيين وتكره قراءة القرآن عنده الى ان يغسل. (البحر الرائق: (۱۷۱/۲)، كتاب الجنائز، ط: سعيد)

الدر المختار مع الرد: (۱۹۳/۲)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد.

الفتاوی الهندية: (۱۵۷/۱)، كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، الفصل الاول في المحتضر، ط: رشيدية.

(۲) ويندب ابعاد الحائض والنفساء والجنب، وكل شيء تكرهه الملائكة كآلة اللهو. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۵۰۱/۱، مباحث الجنائز، ما يفعل بالمحتضر، رقم الحاشية ۲، =

میت کے جسم سے کوئی چیز از خود گر جائے

میت کے جسم سے بال، ناخن، بغل اور زیر ناف کے بالوں کو دور کرنا مکروہ ہے۔ شریعت کا تقاضا یہ ہے کہ جس طرح وفات ہوئی اسی حالت میں دفن کیا جائے۔ اگر میت کے جسم سے مذکورہ چیزوں میں سے کوئی چیز از خود گر جائے، تو اس کو کفن میں رکھ کر ساتھ ہی دفن کر دیا جائے۔(۱)

میت کے سر میں کنگھا کرنا

میت کے سر میں کنگھا کرنا درست نہیں۔(۲)

= ط: داراحیاء التراث العربی بیروت)

☜ ویحرج من عنده الحائض والنفساء والجنب. (الدر المختار مع الرد ۱۹۳/۲، کتاب

الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعید)

☜ البحر الرائق ۱۸۳/۲، کتاب الجنائز، [مایصنع بالمحتضر]، ط: سعید.

☜ حاشية الشلبی علی تبیین الحقائق: ۵٦۱/۱، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: سعید.

(۱) وکذا یکره قص ظفره وشعره وشاربه، وازالة شعر ابطه، وشعر عانته، بل المطلوب ان

یدفن بجمیع ما کان علیه، فان سقط منه شیئ من ذلک رد الی کفنه لیدفن معه. (کتاب الفقه

علی المذاهب الاربعة: ۵۰۹/۱ مایکره فعله بالمیت، ط: داراحیاء التراث العربی بیروت)

☜ فلو قطع ظفره او شعره ادرج معه فی الکفن. (رد المحتار علی الدر: (۱۹۸/۲)، کتاب

الصلاة، باب صلاة الجنازة مطلب فی القراءة عند المیت، ط: سعید)

(۲) ولا یسرح شعره ای یکره تحریما قال فی الرد: لما فی القنیة من ان التزیین بعد موتها

والامتشاط وقطع الشعر لا یجوز. (الدر المختار مع الرد: (۱۹۷/۲-۱۹۸)، کتاب الصلاة،

باب صلاة الجنازة، ط: سعید)

☜ البحر الرائق: (۱۷۳/۲)، کتاب الجنائز، [تکفین المیت]، ط: سعید.

☜ الفتاوی الهندیة: ۱۵۸/۱، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل

الثانی فی الغسل، ط: رشیدیة.

☜ یکره تسریح شعر راسه ولحیته. (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۵۰۹/۱ مایکره فعله

بالمیت، ط. داراحیاء التراث العربی بیروت)

میت کے غسل کی ابتداء

میت کو غسل دینے کی ابتداء حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی، جب حضرت آدم علیہ السلام کا انتقال ہوا تو فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو غسل دیا اور حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد سے کہا یہ تمہارے مردوں کو غسل دینے کا طریقہ ہے۔(۱)

میت کے غسل کے مستحبات

میت کے غسل دینے میں چند امور مستحب ہیں:

۱......میت کو تین بار غسل دیا جائے۔ اور ہر بار میت کے پورے جسم پر پانی پہنچ جائے، ان تین میں سے پہلی دفعہ کا غسل فرض ہے اور اس کے بعد کے دو غسل سنت ہیں۔(۲)

☆......اگر تین بار تمام جسم کو غسل دینے سے میت کا بدن صاف نہ ہو تو تین

---

(۱) وفي الاختيار: الأصل فيه تغسيل الملائكة لآدم عليه السلام، وقالوا لولده: هذه سنة موتاكم. الدر المختار.

(قوله وفي الاختيار الخ) استفيد منه انه شريعة قديمة، وانه يسقط، وان لم يكن الغاسل مكلفا ولذا لم يعد اولاد ابنا آدم عليه السلام غسله. (شامي (۲/۲۰۰) باب صلاة الجنائز، مطلب في حديث "كل سبب ونسب منقطع الاسببي ونسبي، ط: سعيد.

(۲) تندب في غسل الميت اشياء: احدها تكرار الغسلات الى ثلاث بحيث تعم كل غسلة منها جميع بدن الميت واحدى الغسلات الثلاث التي تعم جميع البدن فرض والغسلتان اللتان بعدها مندوبتان باتفاق ثلاثة، وخالف الحنفية فقالوا: ان الغسلتين مسنونتين. (الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۵۰۲، مندوبات غسل الميت، تكرار الغسلات الى ثلاث، ط: داراحياء التراث العربي)

▭ والواجب هو الغسل مرة واحدة والتكرار سنة. (الفتاوى الهندية: (۱/۱۵۸)، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية)

▭ بدائع الصنائع: (۱/۳۰۰)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، واما بيان كيفية وجوبه، ط: سعيد.

▭ الدر المختار مع الرد: (۲/۱۹۷)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد.

دفعہ سے زیادہ دھونا مستحب ہے، تاکہ بدن صاف ہو جائے۔ اس کے لیے کوئی تعداد مقرر نہیں ہے۔ لیکن یہ مستحب ہے کہ غسل کی تعداد طاق ہو جفت نہ ہو۔ مثلاً: ۳، ۵ وغیرہ۔ چنانچہ اگر چار بار دھونے سے مطلوبہ صفائی حاصل ہو جائے تب بھی پانچویں بار غسل دیا جائے، وغیرہ۔ (۱)

۲ ... آخری بار غسل کے پانی میں کافور اور خوشبو کی آمیزش کی جائے، خوشبوؤں میں سے کافور افضل ہے۔ آخری غسل کے علاوہ دوسرے غسل کے پانی میں بیری کے پتے یا میل دور کرنے والی کوئی اور چیز جیسے صابن وغیرہ سے مل لیا جائے، تاکہ صفائی حاصل ہو۔ (۲) اور میت کے غسل کے پانی میں خوشبو وغیرہ ڈالنا مستحب ہے۔

---

(۱) وان زاد عليها او نقص جاز اذا الواجب مرة. قال في الرد: (قوله وان زاد) اى عند الحاجة، لكن ينبغي ان يكون وترا. (الدر المختار مع الرد: (۱۹۷/۲)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد)

☐ البحر الرائق: (۱۷۳/۲)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد.

☐ بدائع الصنائع: (۳۰۱/۱)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فصل في بيان كيفية الغسل، ط: سعيد.

☐ اما اذا لم ينظف البدن بالثلاث المذكورة المستوعبة لجميع البدن، فانه يندب ان يزاد عليها حتى ينظف البدن بدون عدد معين، ولكن يندب ان تنتهي الزيادة الى وتر، فان حصل تنظيف البدن باربع زيد عليها خامسة وهكذا. (الفقه على المذاهب الاربعة: ۵۰۲/۱، مندوبات غسل الميت، ط: داراحياء التراث العربي)

(۲) ثاني المندوبات: ان يجعل في ماء الغسلة الاخيرة كافور ونحوه من الطيب، الا ان الكافور افضل، اما غير الغسلة الاخيرة فندب ان يكون بماء فيه ورق نبق ونحوه مما ينظف كالصابون. (الفقه على المذاهب الاربعة: ۵۰۷/۱، حكم خلط ماء الغسل بالطيب ونحوه، ط: داراحياء التراث العربي)

☐ فالحاصل انه يغسل في المرة الاولى بالماء القراح ليبتل الدرن والنجاسة ثم في المرة الثانية بماء السدر او ما يجرى مجراه في التنظيف لان ذلك ابلغ في التطهير وازالة الدرن ثم في المرة الثالثة بالماء القراح وشيء من الكافور. (بدائع الصنائع: (۳۰۱/۱)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فصل في بيان كيفية الغسل، ط: سعيد.

☐ ردالمحتار على الدر: (۱۹۷/۲)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد.

☐ البحر الرائق: (۱۷۳/۲)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد.

خواہ میت احرام کے لباس میں ہو یا نہ ہو۔ یہ اس لیے کہ مردہ انسان غیر مکلف ہوتا ہے، اور موت کے ساتھ احرام بھی ختم ہو جاتا ہے، اور ساری پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا سر ڈھک دیا جاتا ہے۔(۱)

۳...... میت کو ٹھنڈے پانی سے غسل دیا جائے۔ ہاں اگر مجبوری ہو تو الگ بات ہے۔ مثلاً: سخت سردی ہے، یا میل کچیل دور کرنا ہو۔ البتہ احناف کے نزدیک مردہ کے لیے گرم پانی افضل ہے۔(۲)

۴...... غسل دینے کے بعد میت کے سر اور داڑھی میں خوشبو لگائی جائے، لیکن زعفران نہ ہو۔ اور پیشانی، ناک، دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں، دونوں پاؤں، دونوں آنکھوں، دونوں کانوں اور دونوں بغلوں کے نیچے بھی خوشبو لگانا بہتر اور مستحب

---

(۱) الحنفية والمالكية قالوا: يندب وضع الطيب ونحوه في ماء غسل الميت، سواء كان ملتبسا بالاحرام اولا، وذلك لان الميت غير مكلف، وينقطع احرامه بالموت، ولذا تغطى رأسه، بخلاف ما لو كان ملتبسا بالاحرام وهو حي. (الفقه على المذاهب الاربعة: ۵۰۷/۱، حكم خلط ماء الغسل بالطيب ونحوه، ط: داراحياء التراث العربي)

☜ والمحرم كالحلال. قال في الرد: اي فيغطى رأسه وتطيب اكفانه. (الدر المختار مع الرد: (۲/ ۲۰۳)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في الكفن، ط: سعيد)

☜ الفتاوى الهندية: (۱۶۱/۱)، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، الفصل الثالث في التكفين، ط: رشيدية

☜ بدائع الصنائع: (۳۰۸/۱)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فصل في الكفن، ط: سعيد.

(۲) ثالث المندوبات: ان يغسل بالماء البارد الا لحاجة، كشدة برد او ازالة وسخ، وهذا متفق عليه عند الشافعية والحنابلة، اما المالكية فقالوا لافرق بين ان يكون الماء بارد او ساخنا واما الحنفية فقالوا: الماء الساخن افضل على كل حال. (الفقه على المذاهب الاربعة: ۵۰۷/۱، تسخين ماء الغسل، ط: داراحياء التراث العربي)

☜ الغسل بالماء الحار افضل عندنا. (الفتاوى الهندية: (۱۵۸/۱)، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية)

☜ البحر الرائق: (۱۷۲/۲)، كتاب الجنائز، ط: سعيد.

☜ الدر المختار مع الرد: (۱۹۶/۲)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد.

ہے۔اور بہتر یہ ہے کہ یہ خوشبو کافور ہو۔(۱)

۵ میت کے قریب دھونی دی جائے،اور دھونی دینا تین موقعوں پر مستحب ہے:

☆...... ایک اس وقت جب میت کی جان قبض ہو رہی ہو، جب موت کا یقین ہو جائے،تو اگر نیچے زمین پر لیٹا ہوا ہو تو اس کو اونچی جگہ پر مثلاً کسی تخت، پلنگ یا چبوترہ پر رکھا جائے۔اور اس جگہ رکھنے سے پہلے وہاں پر تین بار یا پانچ بار دھونی دی جائے۔اور دھونی دینے کا طریقہ یہ ہے کہ انگیٹھی یا دھونی کے برتن یا لوبان کو اس تخت وغیرہ کے اردگرد تین یا پانچ یا سات بار پھیرا جائے،اس سے زیادہ نہ پھیرا جائے۔اس کے بعد میت کو اس پر رکھا جائے۔(۲)

☆...... دوسرے غسل دینے کے وقت دھونی کی انگیٹھی یا برتن یا لوبان کو نہلانے کے تختے کے اردگرد اسی طرح پھیرا جائے۔

---

(۱) رابعها: ان تطيب رأس الميت ولحيته بعد تمام الغسل بطيب، بشرط ان لايكون الطيب زعفران، وان يوضع الطيب على الاعضاء التي يسجد عليها، وهي الجبهة والانف واليدان، والركبتان والقدمان، وكذالك يوضع الطيب على عينيه وانفه وتحت ابطيه، والافضل ان يكون الطيب كافورا. (الفقه على المذاهب الاربعة: ۵۰۷/۱، تطييب رأس الميت ولحيته، ط: داراحياء التراث العربي)

☜ ويجعل الحنوط ..... غير الزعفران وورس لكراهتهما للرجال وجعلهما في الكفن جهل على رأسه ولحيته لهما ، والكافور على مساجده كرامة لها.

قال في الرد: وهو الجبهة والانف واليدان والركبتان والقدمان. (ردالمحتار على الدر: (۲/ ۱۹۷)، كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة ، ط: سعيد)

☜ الفتاوى الهندية: (۱۶۱/۱)، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثالث في التكفين ، ط: رشيدية.

☜ البحر الرائق :(۱۷۲/۲)، كتاب الجنائز ،ط: سعيد.

(۲) يندب اطلاق البخور في ثلاثة مواضع : احدها عند خروج روح الميت ، فمتى تيقن موته يوضع على مكان مرتفع —سرير او دكة— وقبل وضعه على المكان المرتفع يبخر ذلك المكان ثلاث مرات او خمسا، بان تدار المجمرة —المبخرة— حول السرير ثلاثا او خمسا او سبعا ، ولا يزاد على ذلك ، ثم يوضع الميت عليه. (الفقه على المذاهب الاربعة : ۵۰۸/۱ ،اطلاق البخور عند الميت، رقم الحاشية: ۱ ، ط: داراحياء التراث العربي)

. تیمم ے ف ینے ے وقت اسی طرح یا جائے۔(۱)

• غسل دیتے وقت میت سے ستر سے ے ے پڑے کے علاوہ باقی

. رے تمام کپڑے اتار دیے جائیں۔(۲)

میت کے کپڑے کو پاک کرنا

میت کو غسل دیتے وقت جو کپڑا میت کی ناف سے لے کر گھٹنوں تک ڈالا جاتا

ہے، پہلی مرتبہ جب میت کی نجاست دور کی جاتی ہے تو وہ پانی کپڑے کو بھی لگتا ہے، تو

---

(۱) ويوضع على سرير مجمر وترا وكيفيته ان يدار بالمجمرة حول السرير مرة او ثلاثا او خمسا ولا يزاد عليها وفي النهاية والكافي وفتح القدير او سبعا ولا يزاد عليه (البحر الرائق ۲/ ۱۷۱)، كتاب الجنائز ،ط سعيد)

الفتاوى الهندية (۱۵۸/۱) ، كتاب الصلاة ، الباب الحادى والعشرون في الجنائز ، الفصل الثاني في الغسل ، ط رشيدية.

ردالمحتار على الدر (۱۹۵/۲)، كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة ، ط: سعيد .

(۱) ثانيها عند غسله بان تدار المجمرة حول -دكة- غسله بالكيفية المذكورة ، ثالثها : عند تكفينه بالصفة المتقدمة. (الفقه على المذاهب الاربعة : ۵۰۸/۱،اطلاق البخور عند الميت ، ط. داراحياء التراث العربي)

وجميع ما يجمر فيه الميت ثلاث مواضع عند خروج روحه لازالة الرائحة الكريهة وعند غسله وعند تكفينه ولا يجمر خلفه ولا في القبر. (البحر الرائق :(۱۷۷/۲)، كتاب الجنائز ،ط: سعيد)

الفتاوى الهندية :(۱۶۱/۱) ، كتاب الصلاة ، الباب الحادى والعشرون في الجنائز ، الفصل الثالث في التكفين ، ط: رشيدية.

ردالمحتار على الدر :(۱۹۵/۲)، كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة ، ط: سعيد .

(۲) سادسها: يجرد الميت عند غسله من ثيابه ما عدا ستر العورة. (الفقه على المذاهب الاربعة: ۵۰۸/۱ ،اطلاق البخور عند الميت ، ط: داراحياء التراث العربي)

ويجرد الميت اذا اريد غسله وعلينا ملحبنا وتستر عورته بخرقة من السرة الى الركبة (الفتاوى الهندية :(۱۵۸/۱) ، كتاب الصلاة ، الباب الحادى والعشرون في الجنائز ، الفصل الثاني في الغسل ، ط: رشيدية)

البحر الرائق :(۱۷۱/۲)، كتاب الجنائز ،ط: سعيد .

بدائع الصنائع: (۳۰۰/۱)، كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة ، بيان كيفية الغسل ، ط: سعيد

اسی کپڑا پاک کر کے رکھ لیں، یا دوسرا پاک کپڑا لیں۔ واضح رہے کہ اس کپڑے پر تین مرتبہ پانی ڈالنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا۔(۱)

میت کے منہ میں مصنوعی دانت

''مصنوعی دانت میت کے منہ میں'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۹۰)

میت میں کوئی بری بات دیکھے تو

''میت کو جس جگہ غسل دیا جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۰۲)

میت میں کوئی عمدہ بات دیکھے تو

''میت کو جس جگہ غسل دیا جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۰۲)

میت نہلانے کے قابل نہ ہو

اگر نہلانے کے قابل نہ ہونے کی وجہ سے میت کو غسل دینا دشوار ہو تو اس کو تیمم کرایا جائے گا۔ مثلاً: کوئی شخص جل کر مر گیا، اور اندیشہ ہے کہ غسل دیتے وقت جسم کو ملا گیا، یا ملے بغیر ہی پانی بہایا گیا تو مردہ کا جسم بگڑ جائے گا، تو جسم نہ دھونا چاہیے، بلکہ تیمم کرادینا چاہیے۔ اور اگر مردہ پر پانی ڈالنے سے جسم بگڑنے یا بکھرنے کا اندیشہ نہ ہو تو تیمم نہیں کرایا جائے، بلکہ بغیر ملے ہی پانی بہا کر غسل دیا جائے۔(۲)

---

(۱) وان کانت غیر مرئیة یغسلها ثلاث مرات. (الفتاوی الهندیة: (۴۲/۱)، کتاب الطهارة، الباب السابع فی النجاسة واحکامها، الفصل الاول فی تطهیر الانجاس، ط: رشیدیة)

الدر المختار مع الرد: (۳۳۱/۱)، کتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: سعید.

البحر الرائق: (۲۴۷/۱)، کتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: سعید.

(۲) ویقوم التیمم مقام غسل المیت عند فقد الماء او تعذر الغسل، کان مات حریقا ویخشی ان یتقطع بدنه اذا غسل بدلک او بصب الماء علیه بدون دلک، اما ان کان لا یتقطع بصب الماء فلا ییمم بل یغسل بصب الماء بدون دلک. (الفقه علی المذاهب الاربعة: ۵۰۲/۱، شروط غسل المیت، ط: دار احیاء التراث العربی)=

میدان میں غسل

اگر مرد کھلے میدان میں ناف سے گھٹنوں تک کپڑا باندھ کر غسل کرے تو جائز ہے۔ ناف سے گھٹنوں تک کا حصہ ستر ہے، کسی کے سامنے اس کا کھولنا حرام ہے۔(۱)

مینڈھی

اگر عورت کے سر کے بال گندھے ہوئے ہوں تو بالوں کی جڑ تک پانی پہنچانا ضروری ہے، مینڈھیاں کھولنا ضروری نہیں ہے۔
اور اگر عورت کے بال کھلے ہوئے ہوں تو پورے بالوں کا دھونا ضروری ہے۔ اگر کچھ حصہ بھی خشک رہ جائے گا، تو غسل درست نہیں ہوگا۔(۲)

= ولو كان الميت متفسخا يتعذر مسحه كفى صب الماء عليه. (الفتاوى الهندية: ۱/۱۰۸، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية)

(۱) وينظر الرجل من الرجل جميع البدن الا مابين سرته وركبته لقوله عليه السلام لعلى رضى الله عنه: لا تنظر الى فخذ حي ولا ميت. (الجوهرة النيرة: (۲/۱۲۱)، كتاب الحظر والاباحة، ط: للبهي)

الدر المختار مع الرد: (۶/۳۶۳-۳۶۶)، كتاب الحظر والاباحة، فصل في النظر والمس، ط: سعيد.

(۲) (قوله ولاتنقض ضفيرة ان بل اصلها) اى لايجب على المرأة ان تنقض ضفيرتها ان بلت في الاغتسال اصل شعرها. (البحر الرائق: ۱/۵۲، كتاب الطهارة، [ابحاث الغسل]، ط: سعيد)

وليس على المرأة ان تنقض ضفائرها في الغسل اذا بلغ الماء اصول الشعر وليس عليها بل ذوائبها هو الصحيح، ولو كان شعر المرأة منقوضا يجب ايصال الماء الى اثنائه. (الفتاوى الهندية: ۱/۱۳، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول في فرائضه، ط: رشيدية)

الدر المختار مع الرد: ۱/۱۵۳، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد كراچی۔

والمراهق في حق التكفين كالرجل ... وكذا المراهقة. (احكام الصغار: ۱/۱۵۸)

ن

نابالغ کا کفن

نابالغ بچے کا کفن بالغ مرد، اور نابالغ بچی کا کفن بالغ عورت کی طرح ہے۔
اور بالغ اور نابالغ ہونے کے اعتبار سے کفن میں کوئی فرق نہیں ہے۔(۱)

نابالغ کو غسل دینے والا

نابالغ لڑکے اور نابالغ لڑکی کو عورت اور مرد دونوں غسل دے سکتے ہیں۔(۲)

نابالغہ

نابالغہ پر صحبت سے غسل فرض نہیں ہوتا، مگر غسل کر لینا اچھا ہے۔(۳)

---

(۱) والصبی المراهق فی الکفن کالبالغ والمراهقة کالبالغة. (الفتاوی الهندیة: (۱/۱٦۰)، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث فی التکفین، ط: رشیدیة)

☜ البحر الرائق: (۲/۱۷۷)، کتاب الجنائز، [مبحث الکفن]، ط: سعید.

☜ الدر المختار مع الرد: (۲/۲۰۳)، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی الکفن، ط: سعید.

(۲) الصغیر والصغیرة اذا لم یبلغا حد الشهوة یغسلهما الرجال والنساء. (ردالمحتار علی الدر: (۲/۲۰۱)، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعید)

☜ الفتاوی الهندیة: (۱/۱٦۰)، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیة.

☜ البحر الرائق: (۲/۱۷۳)، کتاب الجنائز، [مبحث الکفن]، ط: سعید.

(۳) ولو احدهما مکلفا فعلیه دون المراهق، لکن یمنع من الصلاة حتی یغتسل ویؤمر به ابن عشر تادیبا (الدر المختار مع الرد: (۱/۱٦۲)، کتاب الطهارة، مطلب ابحاث الغسل، ط: سعید)

☜ (قوله تادیبا) وفی الخانیة وغیرها یؤمر به اعتیادا وتخلقا کما یؤمر بالصلاة والطهارة، وفی القنیة قال محمد: وطیء صبیة یجامع مثلها یستحب لها ان تغتسل کانه لم یر جبرها وتادیبها علی ذلک، وقال ابو علی الرازی تضرب علی الاغتسال وبه نقول، وکذا الغلام المراهق یضرب علی الصلاة والطهارة. (ردالمحتار علی الدر: ۱/۱٦۲، کتاب الطهارة، مطلب ابحاث الغسل. ط سعید)

ناپاک تہبند باندھ کر غسل کرنا

ناپاک تہبند باندھ کر غسل کرنے کی صورت میں اگر بدن اور تہبند پر بہت سارا پانی بہا دیا جائے اور پہنے پہنے اس کو نچوڑ دیا جائے، اور ظاہری اعتبار سے نجاست کا کوئی اثر محسوس نہ ہو تو وہ پاک ہو جائے گا۔(۱)

ناپاک شخص کا غسل دینا

اگر کوئی ناپاک شخص میت کو غسل دے تب بھی غسل صحیح ہو جائے گا، اگرچہ مکروہ ہوگا۔(۲)

ناپاک شخص کا مسجد میں داخل ہونا

☆...... جنابت (ناپاکی) کی حالت میں شدید ضرورت کے بغیر مسجد میں داخل ہونا حرام ہے۔(۳) ہاں اگر کوئی علاقہ ایسا ہو کہ مسجد کے علاوہ کہیں سے غسل کرنے کے لیے پانی دستیاب نہ ہو تو ایسی حالت میں تیمم کر کے مسجد کے اندر سے گزر

---

(۱) (وكذا يطهر محل نجاسة) (مرئية) ... (بقلعها) اى بزوال عينها واثرها ولو بمرة او بما فوق ثلاث فى الاصح. (الدر المختار: (۳۲۸/۱)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

☜ البحر الرائق: (۲۳۶/۱)، كتاب الطهارة، ط: سعيد.

☜ الفتاوى الهندية: (۴۱/۱)، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الاول، ط: رشيدية.

(۲) ولو كان الغاسل جنبا او حائضا او كافرا جاز ويكره. (الفتاوى الهندية: (۱۵۹/۱)، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الثانى فى الغسل، ط: رشيدية.)

☜ الخانية على هامش الهندية: (۱۸۸/۱)، كتاب الجنائز، باب فى غسل الميت، ط: رشيدية.

☜ البحر الرائق: (۱۷۵/۲)، كتاب الجنائز، ط: سعيد.

(۳) (قوله حيث لا يمكنه غيره) ومن صورة ما فى العناية عن المبسوط: مسافر مر بمسجد فيه عين ماء وهو جنب ولا يجد غيره فانه يتيمم لدخول المسجد عندنا. (ردالمحتار على الدر: (۱۷۱/۱ - ۱۷۲)، كتاب الطهارة، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد)

☜ الفتاوى الهندية: (۳۸/۱)، كتاب الطهارة، الباب السادس فى، الفصل الرابع، ط: رشيدية

☜ البحر الرائق: (۱۹۵/۱)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

کر پانی کی جگہ تک پہنچنا جائز ہوگا۔(۱) اور اگر مسجد سے باہر پانی کا انتظام ہے تو مسجد میں داخل ہونا یا اندر سے گزرنا جائز نہیں ہوگا۔

ﷺ: اگر کنویں سے پانی نکالنے کے لیے ڈول، برتن یا رسی، یا بجلی کا بٹن مسجد کے اندر ہے اور ان چیزوں کو مسجد کے اندر سے نکالنے کے لیے یا بٹن دبانے کے لیے کوئی اور آدمی نہیں ہے، یا اس کے علاوہ کوئی دوسری صورت بھی نہیں ہے تو ان صورتوں میں ان چیزوں کو تیمم کر کے مسجد کے اندر سے لانے کی اجازت ہوگی، اور بجلی کا بٹن بھی دبا کر باہر آنا جائز ہوگا۔(۲)

یہ کیفیت اکثر و بیشتر ان دیہاتوں میں پیش آتی ہے جہاں پانی کے نل، تالاب، ندی اور نہر وغیرہ نہیں ہیں۔ لیکن موجودہ دور میں شہر وغیرہ میں تقریباً ہر جگہ پانی کی ٹینکیاں وغیرہ ہوتی ہیں، اور پانی تک پہنچنے کے لیے خاص راستے ہوتے ہیں۔ لہذا جنبی آدمی کو چاہیے کہ باہر کے راستے ہی سے جائے اور شدید ضرورت کے بغیر مسجد کے اندر سے نہ جائے۔(۳)

---

(۱) وکذلک یحرم علی الجنب دخول المسجد الا لضرورۃ، والضرورۃ فی مثل ھذا القدر بما یناسب، فمنھا ان لا یجد ماء الا فی المسجد، کما ھو الشان فی بعض الجھات المحل الموجود فیہ الماء لیغتسل، ولکن یجب علیہ ان یتیمم قبل ان یمر. (کتاب الفقہ علی المذاھب الاربعۃ: ۱۲۲/۱، قبل مباحث الحیض، ط: داراحیاء التراث العربی بیروت)

(۲) ولا یباح للجنب دخول المسجد وان احتاج الی ذلک یتیمم ویدخل سواء کان الدخول لقصد المکث او للاجتیاز عندنا. (بدائع الصنائع: (۳۸/۱)، کتاب الطھارۃ، الاحکام المتعلقۃ بالجنابۃ، ط: سعید)

🗀 الفتاوی الھندیۃ: (۳۸/۱)، کتاب الطھارۃ، الباب السادس، الفصل الرابع، ط: رشیدیۃ.

🗀 البحر الرائق: (۱۹۵/۱)، کتاب الطھارۃ، باب الحیض، ط: سعید.

(۳) ویحرم بالحدث الاکبر دخول مسجد ...... الا لضرورۃ حیث لا یمکنہ غیرہ. (الدر المختار مع الرد: (۱۷۱/۱)، کتاب الطھارۃ، ط: سعید)

🗀 الفتاوی الھندیۃ: (۳۸/۱)، کتاب الطھارۃ، الباب السادس فی، الفصل الرابع، ط: رشیدیۃ

🗀 البحر الرائق: (۱۹۵/۱)، کتاب الطھارۃ، باب الحیض، ط: سعید.

مسئلہ اگر جنابت کی حالت میں غسل کرنے سے پہلے ایسا کوئی خطرہ پیش آیا کہ مسجد کے علاوہ پناہ لینے کی جگہ نہیں ہے، تو ایسی صورت میں تیمم کر کے مسجد کے اندر جانا جائز ہے۔ جب خطرہ زائل ہو جائے فوراً مسجد سے باہر آ جائے۔(۱)

☆...... اگر کوئی مریض جنابت کی حالت میں پانی استعمال نہیں کر سکتا، تو تیمم کر کے مسجد کے اندر جا کر نماز پڑھے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد بلا ضرورت مسجد میں نہ ٹھہرے۔(۲)

ناپاک کپڑا

☆......اگر غسل کرنے کے بعد خشک بدن پر ناپاک خشک کپڑا پہنا ہے تو کچھ حرج نہیں ہے، لیکن اس سے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

☆...... اور اگر بدن تر ہے، تو ناپاک کپڑا نہ پہنے، تا کہ بدن ناپاک نہ ہو،

---

(۱) ومن ذلک ما اذا اضطر الی دخول المسجد خوفا من ضرر یلحقه ......او اضطرته الضرورة الی الدخول وهو جنب، ولم یتمکن من التیمم، ثم زالت الضرورة وخرج، فانه یندب له ان یتیمم کی یمر به وهو متیمم. (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۱۲۲، قبل مباحث الحیض، ط: دار احیاء التراث العربی، بیروت)

لا یباح للجنب دخول المسجد وان احتاج الی ذلک یتیمم ویدخل سواء کان الدخول لقصد المکث او للاجتیاز عندنا. (بدائع الصنائع: (۱/۳۸)، کتاب الطهارة، الاحکام المتعلقة بالجنابة، ط سعید)

ﷲ الفتاوی الهندیة (۱/۳۸)، کتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، ط: سعید.
ﷲ البحر الرائق (۱/۱۹۵)، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید.

(۲) ولو کان یجد الماء الا انه مریض یخاف ان استعمل الماء اشتد مرضه او ابطأ برؤه یتیمم (الفتاوی الهندیة (۱/۲۸)، کتاب الطهارة، الباب الرابع الفصل الاول، ط: رشیدیة)

وکذا اذا کان به جراحة او جدری او مرض یضره استعمال الماء فیخاف زیادة المرض باستعمال الماء تیمم (بدائع الصنائع (۱/۴۸)، کتاب الطهارة، شرائط الرکن، ط: سعید)
ﷲ البحر الرائق (۱/۱۴۰)، کتاب الطهارة، باب التیمم، ط: سعید.

ورنہ جہاں جہاں ناپاکی لگے گی، اس کو دوبارہ دھونا لازم ہوگا۔(۱)

ناپاک کپڑے سے کپڑا لگ جائے

اگر ناپاک گیلے کپڑے کے ساتھ پاک کپڑا لگ جائے، اور اس میں ناپاک کپڑے سے کچھ نمی (گیلاپن) لگ جائے، تو اگر ناپاک کپڑا عین نجاست مثلاً پیشاب وغیرہ سے گیلا ہے، تو نجاست کا اثر پاک کپڑے میں ظاہر ہونے سے وہ ناپاک ہوجائے گا۔(۲)

اور اگر ناپاک کپڑا عین نجاست سے گیلا نہیں ہے، بلکہ نجس پانی سے بھیگا ہوتو اس میں دو قول ہیں:

۱...... ایک قول یہ ہے کہ خشک کپڑے پر اتنی رطوبت آجائے کہ اسے نچوڑنے سے قطرہ گرے تو ناپاک ہوگا ورنہ نہیں ہوگا۔

۲......دوسرا قول یہ ہے کہ اگر ناپاک کپڑا اتنا بھیگا ہوا ہو کہ نچوڑنے سے قطرہ

---

(۱) اذانام الرجل على الفراش فاصابه منى ويبس فعرق الرجل وابتل الفراش من عرقه ان لم يظهر اثر البلل فى بدنه لا يتنجس وان كان العرق كثيرا حتى ابتل الفراش ثم اصاب بلل الفراش جسده فظهر اثره فى جسده يتنجس بدنه. (الفتاوى الهندية: (۱/۴۷)، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثانى فى الاعيان النجسة، ط: رشيديه)

☐ مشى فى طين او اصابه ولم يغسله وصلى تجزيه مالم يكن فيه اثر النجاسة لانه المانع الا ان يحتاط اما فى الحكم فلا يجب. (رد المحتار مع الرد: (۱/۳۵۰)، كتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل فى الاستنجاء، ط: سعيد)

☐ البحر الرائق: (۱/۲۳۱)، كتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: سعيد.

(۲) ولو لف فى مبتل بنحو بول ان ظهر نداوته او اثره تنجس والالا. (الدر المختار مع الرد: (۱/۳۴۷)، كتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل فى الاستنجاء، ط: سعيد)

☐ الفتاوى الهندية: (۱/۴۷)، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثانى فى الاعيان النجسة، ط: رشيدية.

☐ احسن الفتاوى: (۲/۹۸)، كتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: سعيد.

گرے تو اس کی رطوبت سے خشک کپڑا ناپاک ہو جائے گا، اگرچہ اس خشک کپڑے سے قطرہ نہ گرے۔

پہلے قول میں آسانی ہے۔ اور دوسرے قول میں زیادہ احتیاط ہے اور یہی راجح ہے۔(۱)

ناپاک ہونے کے بعد کے احکام

☆...... جو شرعی کام وضو کے بغیر کرنا جائز نہیں ہے وہ جنابت کے بعد غسل کرنے سے پہلے کرنا بھی ناجائز ہے۔ جیسے بے وضو نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، اسی طرح جنابت کے بعد غسل کرنے سے پہلے نماز پڑھنا بھی جائز نہیں ہے، خواہ نفل نماز ہو یا فرض سب کا حکم ایک ہے۔(۲) ہاں اگر پانی دستیاب نہ ہو، یا کسی بیماری کی وجہ سے پانی استعمال کرنے سے معذوری ہو تو تیمم کرکے نماز پڑھنا جائز ہوگا۔(۳)

---

(۱) لف طاهر في نجس مبتل بماء ان بحيث لو عصر قطر تنجس والا لا . قال في الرد : اعلم انه اذا لف طاهر جاف في نجس مبتل واكتسب الطاهر منه اختلف فيه المشائخ فقيل يتنجس الطاهر واختار الحلواني انه لا يتنجس وان كان الطاهر بحيث لا يسيل منه شيء ولا يتقاطر لو عصر. (الدر المختار مع الرد :(۱/۳۴۶-۳۴۷)، كتاب الطهارة ، باب الانجاس ، فصل في الاستجاء، ط: سعيد)

☐ الفتاوى الهندية :(۱/۴۷)، كتاب الطهارة ، الباب السابع ، الفصل الثاني في الاعيان النجسة، ط: رشيدية.

(۲) ولا يصلي ولا يقرأ. (الدر المختار مع الرد : (۱/۱۷۲)، كتاب الطهارة ،(ابحاث الغسل) ، ط: سعيد)

☐ بدائع الصنائع :(۱/۳۸)، كتاب الطهارة ، فصل الغسل ، ط: سعيد.

(۳) ومنها عدم القدرة على الماء ، يجوز التيمم لمن كان بعيدا من الماء ميلا ..... ولو كان يجد الماء الا انه مريض يخاف ان استعمل الماء اشتد مرضه او ابطا [illegible]
(۱/ ۲۷-۲۸)، كتاب الطهارة ، الباب الرابع ، الفصل الاول ، [illegible]

☐ بدائع الصنائع :(۱/۴۶-۴۷)، كتاب الطهارة ، شرائط [illegible]

☐ البحر الرائق :(۱/۱۴۸)، كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: سعيد.

☆......البتہ جنابت کی حالت میں روزہ رکھنا صحیح ہے، خواہ فرض روزہ ہو یا نفل، دونوں روزے صحیح ہیں۔ چنانچہ اگر کسی نے رمضان المبارک میں کسی رات صبح صادق ہونے سے پہلے بیوی سے صحبت کی یا احتلام ہوگیا، اور صبح صادق سے پہلے غسل نہیں کیا، تو اس کا روزہ درست ہو جائے گا۔ البتہ فجر کی نماز سے پہلے غسل کر لینا ضروری ہوگا، تا کہ فجر کی نماز قضا نہ ہو۔ (۱)

ناپاک نے پانی میں ہاتھ ڈال دیا

''جنبی نے پانی میں ہاتھ ڈال دیا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۷۱)

ناپاکی کے دنوں میں نہانا

عورت کو حیض ونفاس کی ناپاکی کے دنوں میں نہانا جائز ہے۔ اور یہ نہانا گرمی دور کرنے اور ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے ہے، پاکی حاصل کرنے کے لیے نہیں۔ اس لیے خون بند ہونے کے بعد غسل کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

---

(۱) عن عائشة وام سلمة رضی الله عنهما زوجی النبی صلی الله علیه وسلم انهما قالتا: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصبح جنبا فی رمضان من جماع غیر احتلام ثم یصوم ذلک الیوم. (اللباب فی الجمع بین السنة والکتاب: (۱/۳۲۸)، کتاب الصیام، باب اذا اصبح فی رمضان جنبا، ط: سعید)

☐ الدر المختار مع الرد: (۲/۴۰۰)، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم ومالایفسده، ط: سعید.

☐ ومن اصبح جنبا او احتلم فی النهار لم یضره. (الفتاوی الهندیة: ۱/۲۰۰ ،الباب الثالث فیما یکره للصائم ومالایکره، ط: رشیدیة)

☐ ومن اصبح جنبا فی رمضان فصومه تام عند عامة الصحابة. (بدائع الصنائع: ۲/۹۲، کتاب الصوم، فصل واما رکنه فالامساک، ط: سعید)

(۲) والفرض عند انقطاع حیض ونفاس. (ردالمحتار علی الدر: (۱/۱۶۵)، کتاب الطهارة، ط: سعید)

☐ البحر الرائق: (۱/۶۰)، کتاب [illegible]

☐ الجوهرة النیرة: (۱/۴۳)، ک[illegible]

ناتمام بچہ

☆ ناتمام بچہ، بچے ہی کے حکم میں ہے۔ اس لیے ناتمام بچہ گرنے سے ماں نفاس والی ہوگی، بشرطیکہ حمل کی مدت ایک سو بیس دن سے کم نہ ہو۔

☆ اندھیرے میں اسقاط ہونے کی وجہ سے اگر یہ معلوم نہ ہوسکا کہ اس ناتمام بچے کے اعضاء ظاہر تھے اور بن چکے تھے یا نہیں؟، اور اس کو دیکھے بغیر پھینک دیا گیا، یا دفن کر دیا گیا، اور عورت کو حمل کے دنوں کی گنتی بھی معلوم نہیں، اور خون برابر جاری رہا، تو وہ ایام جو یقینی طور پر اس کے حیض کے ہیں، ان دنوں میں نماز چھوڑ دیا کرے، پھر غسل کرے، پھر وہ معذور کی طرح نماز ادا کرے، یعنی ہر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد نیا وضو کرے۔(۱)

ناخن

☆...... بعض فقہاء کرام نے جنابت کی حالت میں ناخن کاٹنے کو مکروہ تنزیہی لکھا ہے، اس لیے جنابت کی حالت میں ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں۔(۲)

---

(۱) والسقط ان ظهر بعض خلقه ولد وهو بالكسر والتثليث لغة كذا في المصباح وهو الولد الساقط قبل تمامه وهو كالساقط بعد تمامه في الحكم فتصير المرأة به نفساء وتنقضي به العدة. (البحر الرائق: (۲۱۸/۱)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

🗀 وسقط ظهر بعض خلقه كيد او رجل او اصبع او ظفر او شعر ولا يستبين خلقه الا بعد مائة وعشرين يوما ولد حكما فتصير المرأة به النفساء (الدر المختار مع الرد: (۳۰۲/۱)، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في احوال السقط واحكامه، ط: سعيد)

(۲) حلق الشعر حالة الجنابة مكروه، وكذا قص الأظافر، كذا في الغرائب [illegible] ۳۵۸، كتاب الكراهية، الباب التاسع عشر في الختان والخصاء، وقلم [illegible]

🗀 الفقه الاسلامي وادلته: ۳۶۶/۱، الباب الاول، الطهارات [illegible] الفصل الرابع الوضوء، المبحث الثاني السواک، ط: رشيدية.

🗀 امداد الفتاوی ۸۵/۱، کتاب الطہارۃ، بحالت جنابت بال کٹوانا مکروہ ہے، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

☆.....میت کے ناخن کاٹنا درست نہیں، اس لیے میت کے ناخن نہ کاٹے جائیں۔ ہاں اگر کوئی ناخن خود بخود ٹوٹ جائے تو اس کو الگ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۱)

☆.....اگر غسل کے دوران ناخنوں میں مٹی گارے کا میل رہ جائے تو معاف ہے، غسل ہو جائے گا۔(۲)

ناخن پالش

☆.....ناخن پالش والی میت کی پالش صاف کر کے غسل دینا ضروری ہے، ورنہ اس کا غسل صحیح نہیں ہوگا۔(۳)

☆.....اگر ناخن پالش چھڑائے بغیر غسل دے دیا گیا تو غسل صحیح نہیں ہوگا۔ اور جنازہ کی نماز بھی صحیح نہیں ہوگی۔ ایسی صورت میں غسل کے اعادہ کی ضرورت نہیں، صرف پالش چھڑا کر ناخن دھو دینا کافی ہے۔

---

(۱) ولا يسرح شعره ولحيته ولا يقص ظفره وشعره لانها للزينة وقد استغنى عنها ..... وفي الظهيرية ولو انكسر ظفر الميت فلا باس بان يوخذ. (البحر الرائق :(۱۷۳/۲)، كتاب الجنائز ، ط: سعيد)
☜ الفتاوى الهندية :(۱۵۸/۱) كتاب الصلاة ، الباب الحادى والعشرون في الجنائز ، الفصل الثاني في الغسل ، ط: رشيدية.
☜ الجوهرة النيرة :(۲۶۲/۱)، كتاب الصلاة ، باب الجنائز ، مطلب في الكفن ، ط: قديمى .

(۲) والعجين في الظفر يمنع تمام الاغتسال والوسخ والدرن لا يمنع. (الفتاوى الهندية: (۱/ ۱۳)، كتاب الطهارة ، الباب الثاني في الغسل ، الفصل الاول في فرائضه، ط: رشيدية)
☜ البحر الرائق :(۴۷/۱)، كتاب [illegible]
☜ الدر المختار مع الرد :([illegible] [illegible]

(۳) بخلاف نحو عجين قال [illegible] الرد: ثم ذكر الخلاف في شرح المنية وقال والاظهر التمنع لان [illegible] لزوجة وصلابة تمنع نفوذ الماء. (الدر المختار مع الرد :(۱۵۴/۱)، كتاب الطهارة ، ط: سعيد)
☜ البحر الرائق :(۴۷/۱)، كتاب الطهارة ، ط: سعيد.
☜ الجوهرة النيرة :(۴۰/۱)، كتاب الطهارة ، مطلب في فرائض الغسل ، ط: سعيد .

☆ ناخن پالش لگانے سے وضو اور غسل اس لیے نہیں ہوتا کہ ناخن پالش پانی کو بدن تک پہنچنے نہیں دیتی، اس لیے وضو غسل سے پہلے ناخن پالش اتارنا ضروری ہے، ورنہ وضو غسل صحیح نہیں ہوگا، اور نماز پڑھنا بھی جائز نہیں ہوگا۔

☆ ... اگر وضو غسل کے بعد ناخن پالش لگا کر نماز پڑھے تو نماز ہو جائے گی، لیکن اس سے بچنا ہی بہتر ہے۔(۱)

ناخن کاٹنے کی ترتیب

☆...... ہاتھ کے ناخن اس ترتیب سے کاٹنا بہتر ہے کہ دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کرے اور چھوٹی انگلی تک ترتیب سے ناخن کاٹ کر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ترتیب سے کاٹے، اور دائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر ختم کرے۔

☆......اور پیر کی انگلیوں میں دائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی سے شروع کر کے بائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی پر ختم کرے۔ یہ ترتیب بہتر اور اولی ہے، اس کے خلاف بھی درست ہے۔(۲)

ناخن کٹے ہوئے

"کٹے ہوئے ناخن" عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۴۷)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة، رقم: ۳، علی الصفحة: ۴۳۳. (بخلاف نحو عجین)

(۲) قال فی الهدایة عن الغرائب: وینبغی الابتداء بالید الیمنی والانتهاء بها فیبدأ بسبابتها ویختم بابهامها وفی الرجل بخنصر الیمنی ویختم بخنصر الیسری. (رد المحتار علی الرد: (۶/۴۰۶)، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ط: سعید)

ینبغی ان یکون ابتداء قص الاظافیر من الید الیمنی وکذا الانتهاء بها فیبدأ بسبابة الیمنی ویختم بابهامها وفی الرجل یبدأ بخنصر الیمنی ویختم بخنصر الیسری. (الهندیة: ۵/۳۵۸، کتاب الکراهیة، الباب التاسع عشر فی الختان والخصاء وحلق المرأة، ط: رشیدیة)

ناف

فرض غسل میں ناف کا دھونا فرض ہے۔(۱)

ناف سے گھٹنے تک

''حیض کے ایام میں ناف سے گھٹنے تک کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۰۳)

ناف میں جماع کیا

''غسل ان صورتوں میں فرض نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۹۱)

ناک میں پانی ڈالنا

☆......''ناک'' میں پانی ڈالنا وضو میں سنت ہے، اور غسل میں فرض ہے۔(۲)

☆......فرض غسل میں ناک میں ایک مرتبہ پانی ڈالنا فرض ہے، اور تین مرتبہ سنت ہے۔(۳)

---

(۱) یجب ایصال الماء الی داخل السرة وینبغی ان یدخل اصبعه فیها للمبالغة کذا فی المحیط
لسرخسی. (الفتاوی الهندیة :(۱/۱۴)، کتاب الطهارة، الباب الثانی، الفصل الاول، ط: رشیدیة)
(۲) الفتاوی الخانیة علی هامش الهندیة :(۱/۳۶)، کتاب الطهارة، باب الوضوء والغسل،
فصل فیما یوجب الغسل، ط: رشیدیة.
الدر المختار مع الرد:(۱/۱۵۲)، کتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعید.
(۳) انهما فرضان فی الجنابة سنتان فی الوضوء. (البحر الرائق :(۱/۳۶)، کتاب الطهارة،
ابحاث الغسل)، ط: سعید)
خلاصة الفتاوی :(۱/۱۴)، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیة.
حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح :(۱۰۲)، فصل (فی بیان) فرائض الغسل، ط: قدیمی
(۴) اما سنته فهی ان یبدا فیاخذ الانا بشماله ویکفه علی یمینه فیغسل یدیه الی الرسغین ثلاثا ثم
[illegible] وجهه و للصلاة ثلاثا ثلاثا.
صب الماء [illegible]
بدائع الصنائع : [illegible] کتاب الطهارة [illegible] وانه
(۵) و فرض الغسل — غسل کل فمه ویکفی الشرب [illegible] کتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: [illegible])
حو ملتحت الفرق. (الدر مع الرد: ۱/۱۵۱–۱۵۲، کتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعید)

ناک میں پانی ڈالنا یاد نہ رہا

اگر فرض غسل میں ناک میں پانی ڈالنا یاد نہیں رہا تو یاد آنے کے بعد ناک میں پانی ڈال لے، غسل کو لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے۔(۱)

نامحرم غسل دے

اگر میت کو کسی ایسے شخص نے غسل دیا جس کے لیے میت کو دیکھنا جائز نہیں تھا، تب بھی غسل ہو جائے گا، اگر چہ مکروہ ہوگا۔(۲)

نان بائی

''روٹی پکانے والا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۵۱)

ناول پڑھنے سے منی نکلنا

''شہوت انگیز اسباب سے منی نکلنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۷۰)

= وانما يجوز انا لمتمضمض واستنشق بناء على أن المضمضة والاستنشاق فرض في الغسل عندنا. (خلاصة الفتاوى، الفصل الثاني في الغسل، (۱/۱۳)، ط: رشيدية.

حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۱۰۲، فصل لبيان فرائض الغسل، ط: قديمي.

(۱) ولو لم كها اى لرك المضمضة او الاستنشاق او لمعة من اى موضع كان من البدن ناسيا. ثم تذكر ذلك يتمضمض او يستنشق او يغسل اللمعة. (حلبي كبير :(۵۰)، كتاب الطهارة، باب فرائض الغسل، ط: سهيل اكيدمي)

ولا يجب الترتيب بالاتفاق لان البدن شيء واحد...... وبناء عليه لو ترك لمعة في الجسد او محل جبيرة اعاد غسلها فقط دون ما بعدها. (الفقه الاسلامي وادلته : ۱/۳۷۷، الفصل الثالث الغسل، المطلب الرابع سنن الغسل، ط: دار الفكر)

منية المصلي :(۱۳)، كتاب الطهارة.

(۲) (قوله لامن النظر اليهما على الأصح) عزاه في المنح الى القنية، ونقل عن ... كان للمرأة محرم يممها بيده، واما الأجنبي فبخرقة على يده، ويغض بصره عن ذراعها ... لرجل في امرأته الالى غض البصر اه. شامي (۲/۱۹۸) باب صلاة الجنائز، قبل مطلب في ... انقطعت كل سبب ونسب منقطع الاسببي ونسبي، ط: سعيد.

نتھ

اگر عورت نے ناک میں "نتھ" یا کانوں میں بالیاں یا انگلیوں میں انگوٹھی وغیرہ پہنی ہوئی ہے، تو اگر غسل کرتے وقت ہلائے بغیر پانی نہیں پہنچے گا تو ہلانا ضروری ہوگا۔ اور اگر ہلائے بغیر پانی پہنچ جائے تو ہلانا ضروری نہیں ہوگا۔(۱)

نجاست خارج ہوئی میت سے

"غسل دینے کے بعد میت سے نجاست خارج ہوئی" عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۰۲)

نجاست کی معافی کا مطلب

ایک درہم سے کم مقدار نجاست کی معافی کا مطلب یہ ہے کہ لاعلمی میں اس نجاست کے ساتھ نماز پڑھ لی اور بعد میں اس کم مقدار نجاست کا علم ہوا، تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں، یا جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے، اور نماز کے دوران نجاست کا علم ہوا، اور نماز توڑنے میں جماعت فوت ہوجانے کا خوف ہو، تو نماز نہ توڑے۔ اور اگر جماعت فوت ہونے کا خوف نہ ہو، یا تنہا نماز پڑھ رہا ہے، اور قضا ہونے کا اندیشہ نہیں ہے، تو نماز توڑ کر نجاست دور کر کے دوبارہ نماز پڑھنا افضل ہے۔ اور اگر نماز توڑ کر نجاست دور کر کے دوبارہ نماز پڑھنے کی صورت میں نماز قضا ہونے کا اندیشہ ہے تو نماز نہ توڑے۔

معافی کا یہ مطلب نہیں ہے کہ درہم سے کم مقدار کی نجاست کو دھونے کی

---

(۱) وجب تحریک القرط والخاتم الضیقین ولو لم یکن قرط فدخل الماء الثقب عند مروره اجزاه والا ادخله. (الفتاوی الهندیة: (۱۴/۱)، کتاب الطهارة الباب الثانی، الفصل الاول، ط: رشیدیة [illegible] احداث الغسل، ط: سعید.

[illegible]

البحر الرائق: [illegible]

ضرورت ہی نہیں، بلکہ پہلی فرصت میں اسے دھولینا چاہیے۔(۱)

نجاست نکلی کفن پہنانے کے بعد

''کفن پہنانے کے بعد نجاست نکلی'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۴۹)

نجاست نکلے پیٹ دبانے سے

''پیٹ دبانے سے نجاست نکلے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۳۱)

نجس کپڑا

''ناپاک کپڑا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۲۸)

نصف بدن سے کم ملے

اگر کسی آدمی کے بدن کا نصف سے کم ملے تو غسل نہیں دیا جائے گا، خواہ سر کے ساتھ ہو یا سر کے بغیر، بلکہ یوں ہی جنازہ کے بغیر دفن کر دیا جائیگا۔(۲)

---

(۱) وعلی قدر الدرهم ای عفا الشارع عن ذلک والمراد عفا عن الفساد به والا فکراهة التحریم باقیة اجماعا ان بلغت الدرهم وتنزیها ان لم تبلغ وفرعوا علی ذلک ما لو علم قلیل نجاسة علیه وهو فی الصلاة ففی الدرهم یجب قطع الصلاة وغسلها ولو خاف فوت الجماعة...... وفی الثانی یکون ذلک افضل فقط ما لم یخف فوت الجماعة والامضی علی صلاته...... کما یمضی فی المسئلتین اذا خاف فوت الوقت. (حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۸۵، کتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: قدیمی)

(۲) الحنفیة قالوا: لایفرض الغسل الا اذا وجد من المیت اکثر البدن او وجد نصفه مع الراس. (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۵۰۳/۱، شروط غسل المیت، رقم الحاشیة: ۲، ط: داراحیاء التراث العربی بیروت)

وجد راس آدمی او احد شقیه لا یغسل ولا یصلی علیه بل یدفن الا ان یوجد اکثر من نصفه ولو بلا راس. قال فی الرد: وکذا فی الغسل لو وجد النصف مع الراس. (الدر المختار مع الرد: (۱۹۹/۲)، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعید)

الفتاوی الهندیة: (۱۵۹/۱)، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیة.

البحر الرائق: (۱۷۳/۲)، کتاب الطهارة، ط: سعید.

نصف بدن ملے

اگر کسی آدمی کے بدن کا نصف سے زیادہ نہ ملے، بلکہ نصف ہو، اگر سر کے ساتھ ملے تو غسل دیا جائے گا، ورنہ نہیں۔ (۱)

نصف سے زیادہ بدن ملے

اگر کسی آدمی کے بدن کا نصف سے زیادہ ملے، خواہ سر کے ساتھ ملے یا سر کے بغیر ملے، ہر صورت میں اس کو غسل دینا ضروری ہے۔ (۲)

نعشیں مل جائیں

اگر مسلمانوں کی نعشیں کافروں کی نعشوں میں مل جائیں اور کوئی تمیز، علامت باقی نہ رہے، تو ان سب کو غسل دیا جائے گا۔ اور اگر تمیز باقی ہو تو مسلمانوں کی نعشیں علیحدہ کر لی جائیں اور صرف انہی کو غسل دیا جائے گا، کافروں کی نعشوں کو غسل نہیں دیا جائے گا۔ (۳)

"نفاس"

بچہ پیدا ہونے کے بعد آگے کی راہ سے جو خون آتا ہے، اس کو "نفاس" کہتے

(۱،۲) انظر الی الحاشیۃ السابقۃ، رقم: ۲، علی الصفحۃ: ۴۳۸. (الحنفیۃ قالوا: لایغسل من الغسل)

(۳) موتی المسلمین اذا اختلطوا بموتی الکفار، او قتلی المسلمین بقتلی الکفار، ان کان للمسلمین علامۃ یعرفون بھا یمیز بینھم، وعلامۃ المسلمین: الختان والخضاب ولبس السواد، فیصلی علیھم، وان لم تکن علامۃ ان کانت الغلبۃ للمسلمین یصلی علی الکل، وینوی بالصلاۃ الدعاء للمسلمین ویدفنون فی مقابر المسلمین وان کانت الغلبۃ للمشرکین فانہ لایصلی علی الکل ولکن یغسلون ویکفنون ولکن لا علی وجہ غسل موتی المسلمین وتکفینھم، ویدفنون فی مقابر المشرکین، وان کانوا سواء فلایصلی علیھم ایضا. (الفتاوی الھندیۃ: (۱۵۹/۱)، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الج...

☐ الدر المختار مع الرد: (۲۰۰/۲)،

☐ البحر الرائق: (۱۷۳/۲)، کتاب الج... سعید.

ہیں۔(۱)

نفاس کا خون بند ہونے کے بعد غسل کرنا فرض ہے

☆ نفاس کا خون بند ہونے کے بعد عورت پر غسل کرنا فرض ہے،(۲)

نفاس کا معنی یہ ہے کہ بچے کی ولادت کے بعد عورت کے خاص حصے سے خون کا باہر نکلنا، جب تک بچے کے آدھے حصے سے زیادہ باہر نہیں نکلے گا، نفاس کا حکم نہیں دیا جائے گا، بلکہ وہ استحاضہ ہوگا۔(۳)

☆ نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن رات ہے، اور کم مدت کی کوئی حد نہیں، ممکن ہے کسی عورت کو بچے کی ولادت کے بعد بالکل ہی خون نہ آئے۔(۴)

☆ عورت حیض اور نفاس کے درمیان کم سے کم پندرہ دن پاک رہتی ہے۔(۵)

---

(۱) والنفاس هو الدم الخارج عقيب الولادة. (الجوهرة النيرة: (۱/۹۵)، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في النفاس، ط: قديمي)

☜ الدر المختار مع الرد: (۱/۲۹۹)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

☜ ولو خرج اكثر الولد تكون نفساء والا فلا. (الفتاوى الهندية: (۱/۳۷)، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الثاني في، ط: رشيدية)

(۲،۳) وفرض عند انقطاع حيض ونفاس. (ردالمحتار على الدر: (۱/۱۶۵)، كتاب الطهارة، ط: سعيد)

☜ البحر الرائق: (۱/۶۰)، كتاب الطهارة، ط: سعيد.

☜ الجوهرة النيرة: (۱/۳۳)، كتاب الطهارة، مطلب فيما يوجب الغسل، ط: قديمي.

(۴) اقل النفاس ما يوجد ولو ساعة وعليه الفتوى واكثره اربعون. (الفتاوى الهندية: (۱/۳۷)، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الثاني في، ط: رشيدية)

☜ الجوهرة النيرة: (۱/۹۶-۹۷)، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في النفاس، ط: قديمي.

☜ الدر المختار مع الرد: (۱/۲۹۹-۳۰۰)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

(۵) واقل الطهر خمسة عشر يوما ولا غاية لاكثره. (الفتاوى الهندية: (۱/۳۷)، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الاول، ط: رشيدية)

☜ الجوهرة النيرة: (۱/۹۳-۹۴)، كتاب الطهارة، باب الحيض، مسائل الحيض، ط: قديمي.

☜ البحر الرائق: (۱/۲۰۷-۲۰۸)، كتاب الطهارة، ط: سعيد.

☆ نفاس کی مدت میں خالص سفیدی کے سوا جس رنگ کا بھی خون آئے نفاس سمجھا جائے گا۔(۱)

☆ جس عورت کی عادت مقرر ہو، اس کو عادت سے زیادہ خون آئے مگر چالیس دن سے زیادہ نہ ہو تو وہ سب نفاس سمجھا جائے گا۔

مثال کے طور پر کسی عورت کو بیس دن نفاس کی عادت ہے، اس کو انتالیس یا پورے چالیس دن خون آئے تو یہ سب نفاس کا خون سمجھا جائے گا، اور یہ کہا جائے گا کہ اس عورت کی عادت بدل گئی۔(۲)

☆......اگر کسی عورت کو چالیس دن سے کم نفاس کا خون آکر بند ہو جائے، پھر چالیس دن کے اندر ہی دوبارہ خون آئے اور وہ خون چالیس دن کی حد سے آگے نہ بڑھے، تو یہ سارا زمانہ جس میں پہلی مرتبہ خون آیا اور جس میں خون بند رہا اور جس میں دوسری مرتبہ خون آیا نفاس سمجھا جائے گا۔(۳)

---

(۱) ولنا قوله تعالی "ويسالونك عن المحيض قل هو اذى....." جعل الحيض اذى واسم الاذى لاينقصر على الاسود وروى ان النساء كن يبعثن بالكرسف الى عائشة رضى الله عنها فكانت تقول لا حتى ترين القصة البيضاء اى البياض الخالص . واما النفاس ..... والكلام فى لونه وخروجه كالكلام فى دم الحيض. (بدائع الصنائع : ۱/۳۹-۴۰، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد)

(۲) وذكر فى الرسالة ان الاصل فيه ان المخالفة للعادة ان كانت فى النفاس فان جاوز الدم الاربعين فالعادة باقية ترد اليها والباقى استحاضة وان لم يجاوز انتقلت العادة الى ماراته والكل نفاس. (ردالمحتار على الرد :(۱/۳۰۱)، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد)

☐ فتح القدير :(۱/۱۷۹)، كتاب الطهارات ، باب الحيض والاستحاضة ، ط: رشيدية كوئته.

☐ الفتاوى التاتارخانية :(۱/۲۶۵)، كتاب الطهارة ، الفصل التاسع فى الحيض ، نوع آخر فى الانتقال، ط: قديمى.

☐ الفتاوى الهندية :(۱/۳۰)، كتاب الطهارة ، الباب السادس فى الدماء المختصة بالنساء ، الفصل الرابع فى احكام الحيض والنفاس ، ط: رشيدية كوئته.

(۳) الطهر المتخلل بين الاربعين فى النفاس لا يفصل عند ابى حنيفة سواء كان خمسة عشر او اقل او اكثر ويجعل احاطة الدمين بطرفيه كالدم

(۱/۲۹۰)، كتاب الطهارة ، باب الحيض

اور اگر چالیس دن کے اندر دوسری مرتبہ خون آنے کے بعد چالیس دن کی حد سے آگے بڑھ جائے، تو اگر اس عورت کی نفاس کی عادت پہلے سے مقرر نہیں تو خون آنے کے پہلے دن سے چالیس دن تک نفاس ہوگا۔ اگر پہلے سے عادت مقرر ہے تو عادت کے بقدر نفاس ہوگا۔(۱)

☆ جس عورت کی عادت بیس دن نفاس کی ہے، اس کو پندرہ دن خون آ کر پندرہ دن بند رہے، اور پھر گیارہ دن خون آئے تو پندرہ دن جن میں پہلا خون آیا ہے اور پانچ دن جن میں خون بند رہا، پورے بیس دن نفاس ہوگا؛ کیوں کہ دوسرا خون چالیس دن کی حد سے آگے بڑھ گیا ہے۔

☆...... اگر کسی عورت کے دو بچے پیدا ہوں، اور دونوں کی ولادت میں چھ مہینے سے کم وقفہ ہو تو اس کا نفاس پہلے بچے کی ولادت سے شروع ہوگا۔

اگر دوسرا بچہ چالیس دن کے اندر پیدا ہو تو جو خون اس کے بعد آئے وہ بھی نفاس ہے۔ بشرطیکہ اتنے دن آئے کہ پہلے خون سے مل کر چالیس دن یا اس سے کم ہو، زیادہ نہ ہو۔ اور اگر اتنے دن ہو کہ پہلے خون سے مل کر چالیس دن سے زیادہ ہو جائے، تو اگر اس عورت کی عادت پہلے سے مقرر نہیں تو نفاس چالیس دن، ورنہ جس قدر عادت ہے، اس قدر نفاس سمجھا جائے گا۔(۲)

= ▭ البحر الرائق: (۱/۲۰۵)، کتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

(۱) ولو كانت المرأة لها عادة معروفة في النفاس وهي التي ولدت غير مرة فكلما رأت من الدم ولم يجاوز الاربعين فذلك كله نفاس بالاجماع، وإذا جاوز الدم على الاربعين ترد الى عادتها (الفتاوى التاتارخانية: (۱/۲۹۰)، كتاب الطهارة، نوع آخر في النفاس، قسم آخر في الطهر المتخلل بين الاربعين في النفاس، ط: قديمي)

(۲) ونفاس التوأمين من الاول وأفاد المصنف ان ماتراه عقب الثاني ان كان قبل الاربعين فهو نفاس الاول لتمامها واستحاضة بعد تمامها. (البحر الرائق: (۱/۲۲۰)، كتاب الطهارة، باب الحيض، [مبحث نفاس التوأمين]، ط: سعيد)

▭ الفتاوى التاتارخانية: (۱/۲۹۰)، ك...

☆ اگر کسی عورت کے دو بچے پیدا ہوں، اور دونوں کی ولادت میں چھ مہینے یا اس سے زیادہ وقفہ ہو، اور دونوں بچوں کے پیدا ہونے کے بعد خون آئے، تو وہ دونوں خون علیحدہ علیحدہ دو نفاس سمجھے جائیں گے۔(۱)

☆......اگر کسی عورت کے پیٹ میں زخم وغیرہ کی وجہ سے سوراخ ہوگیا، اور بچہ اس سوراخ سے پیدا ہوگیا تو اگر خون اس عورت کے خاص حصے یا مشترک حصے سے باہر آئے تو وہ نفاس ہوگا۔(۲)

نفاس کا خون چالیس دن سے بڑھ گیا

''خون چالیس دن سے بڑھ گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۲۹)

نفاس کا خون چالیس دن سے پہلے بند ہوجائے

''چالیس دن سے پہلے خون بند ہوجائے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۷۴)

= قسم آخر فی معرفة اول وقت النفاس، ط: قديمی.
☆ ردالمحتار علی الدر: (۳۰۱/۱)، کتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب فی حکم وطء المستحاضة ومن بذکره نجاسة، ط: سعيد.

(۱) قيد بالتوامين لانه لو كان بينهما ستة اشهر فاكثر فهما حملان ونفاسان. (البحر الرائق: (۱/ ۲۲۰)، کتاب الطهارة، باب الحيض، [مبحث نفاس التوامين]، ط: سعيد)
☆ الفتاوى التاتارخانية: (۲۹۰/۱)، کتاب الطهارة، نوع آخر فی النفاس، قسم آخر فی معرفة اول وقت النفاس، ط: قديمی.
☆ ردالمحتار علی الدر: (۳۰۱/۱)، کتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب فی حکم وطء المستحاضة ومن بذکره نجاسة، ط: سعيد.

(۲) لو ولدت من قبل سرتها بان كان ببطنها جرح فانشقت وخرج الولد منها تكون صاحبة جرح سائل لا نفساء وتنقضي به العدة وتصير الامة ام ولد به، ولو علق طلاقها بولادتها. (فتح القدير: ۱/ ۱۸۸، کتاب الطهارات فصل فی النفاس، ط: رشيديه كوئٹه)
☆ فلو ولدت من سرتها ان سال الدم من الرحم فنفساء والا فذات جرح وان ثبت له احکام الولد. (شامی: ۲۹۹/۱، باب الحيض، کتاب الطهارة، ط: سعيد)
(حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح [redacted]
دار الكتب العلميه، بيروت)

نفاس کا خون عادت سے بڑھ جائے

اگر کسی عورت کی عادت تیس دن نفاس آنے کی ہے، لیکن تیس دن گزر گئے اور ابھی تک خون بند نہیں ہوا، تو ابھی غسل نہ کرے، اگر پورے چالیس دن پر خون بند ہوگیا تو یہ سب ''نفاس'' ہے۔ اور اگر چالیس دن سے زیادہ ہوجائے تو صرف تیس دن نفاس کے ہیں اور باقی سب ''استحاضہ'' ہے۔ اس لیے اب فوراً غسل کرے، اور دس دن کی نمازیں قضا پڑھے۔(۱)

نفاس کا خون نہیں آیا

''بچہ پیدا ہونے کے بعد خون نہیں آیا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۰۷)

نفاس کو روکنا

''حیض کو روکنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۹۶)

نفاس کی حالت میں جانور ذبح کیا

''ذبح'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۴۶)

نفاس کی حالت میں غسل کرنا

بچہ کی پیدائش کے بعد جو خون آتا ہے اس کے بند ہونے پر غسل کرنا واجب ہے۔ ویسے نفاس کے دوران گرمی، ظاہری پاکیزگی اور صحت کے لیے روزانہ یا جب بھی چاہے غسل کرنا منع نہیں ہے۔ چالیس دن سے پہلے جب بھی خون بند ہوجائے

(۱) ولو زاد الدم على أكثر الحيض والنفاس فمازاد على عادتها استحاضة. ([illegible] ۱/ ۲۱۲، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

□ العناية: ۱/ ۱۷۸، كتاب الطهارة، باب الحيض والاستحاضة، ط: رشيدية.

□ فتح القدير: ۱/ ۱۷۹، كتاب الطهارة، باب الحيض والاستحاضة، ط: رشيدية.

طہارت کی نیت سے غسل کر کے نماز شروع کر دینا ضروری ہے۔(۱)

اگر چالیس دن تک خون جاری رہا جو اس کی انتہائی مدت ہے، تو چالیس دن پورے ہوتے ہی غسل کر کے نماز شروع کر دے۔(۲)

نفاس کی حالت میں مر جائے

اگر کوئی عورت نفاس کی حالت میں مر جائے تو اس کو بھی عام میت کی طرح صرف ایک ہی غسل دیا جائے گا۔ نفاس اور غیر نفاس کے غسل میں کوئی فرق نہیں ہے۔(۳)

نفاس کی حالت میں مسجد نبوی میں نہ جائے

''مسجد نبوی'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۸۶)

نفاس کی حالت میں یہ کام جائز ہیں

''حیض کی حالت میں یہ کام جائز ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۹۸)

---

(۱) فاذا طهرت قبل الاربعين اغتسلت وصلت. (بدائع الصنائع: ۱/۴۱، كتاب الطهارة، [مبحث النفاس]، ط: سعيد)

(۲) لما كمل اربعون يوما اخذت حكم الطاهرات وحل للزوج قربانها وان لم تغتسل ولو بقى من الوقت قدر ما يمكنها ان يقول الله ونحو ذلك فانها تقضى تلك الصلاة. (الفتاوى السراجية: (۸)، كتاب الطهارة، فصل فى النفاس، ط: سعيد)

(۳) ويجرد كما مات ...... قول المصنف بلامضمضة واستنشاق هذا لو كان طاهرا امالو كان جنبا او حائضا او نفساء فعلا تتميما للطهارة،...... وفى حاشية الرملى اطلاق المتون والشروح يشمل من مات جنبا وكذلك اطلاق الفتاوى والعلة تقتضيه ولم ار من صرح به لكن الاطلاق يدخله وفى حاشية مسكين انهما لا يفعلان وعزاه الى الزيلعى ...... فما ذكره الخلخالى اى فى شرح القدورى من ان الجنب يمضمض ويستنشق غريب مخالف لعامة الكتب. (منحة الخالق على هامش البحر الرائق: ۲/۱۷۱-۱۷۲، كتاب الجنائز، ط: سعيد)

▭ رد المحتار على الدر: ۲/۱۹٦، كتاب الجنائز، مطلب فى القراءة عند الميت، ط: سعيد.

▭ مراقى الفلاح: ۵٦۸، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، ط: قديمى

نفاس کی عادت مقرر ہوتی ہے

''عادت مقرر ہوتی ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۸۰)

نفاس کی مدت

نفاس کی مدت زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہے، اور کم کی کوئی حد نہیں۔ اگر چالیس دن پورے ہونے کے بعد خون آئے گا تو وہ ''نفاس'' نہیں ہوگا، بلکہ بیماری کی وجہ سے ''استحاضہ'' کا خون ہوگا۔ اور اگر چالیس دن سے پہلے خون بند ہو جائے تو عورت پاک ہے، غسل کر کے نماز وغیرہ شروع کر دے۔ چالیس دن تک انتظار نہ کرے ورنہ خون بند ہونے کے بعد جتنے دن گزر گئے ان دنوں کی نمازیں قضا کرنی ہوں گی۔(۱)

نفاس کی مدت میں خون جاری اور بند ہو

☆......اگر کسی عورت کو بچہ پیدا ہونے کے بعد چند روز خون آئے، پھر سفید پانی آئے پھر خون آئے تو اس بارے میں حکم یہ ہے کہ نفاس کی مدت یعنی چالیس دن کے اندر جو خون آئے گا وہ سب نفاس میں شمار ہوگا۔ درمیان میں جو دن خالی گزریں گے وہ بھی نفاس میں ہی شمار ہوں گے۔ البتہ اگر چالیس دن سے زائد خون جاری رہا تو پھر دیکھا جائے گا کہ اس عورت کی نفاس سے متعلق کوئی عادت پہلے سے متعین تھی یا نہیں، اگر متعین ہے تو عادت کے دن گزر جانے کے بعد سے استحاضہ (بیماری کا خون) شمار ہوگا۔

مثلاً: نفاس کے تیس دن کی عادت تھی اور خون پچاس دن تک جاری رہا، تو تیس دن نفاس اور باقی بیس دن استحاضہ ہوگا۔ اور اگر پہلے سے نفاس کی کوئی عادت

(۱) اقل النفاس ما یوجد ولو ساعة وعلیه الفتوی واکثره اربعون. (الفتاوی الهندیة :(۱/[illegible]) کتاب الطهارة ، الباب السادس ، الفصل الثانی فی ، ط: رشیدیة)

☐ الجوهرة النیرة: (۱/۹۶-۹۷)، کتاب الطهارة، باب الحیض، مطلب فی النفاس، ط: [illegible]

☐ الدر المختار مع الرد :(۱/۲۹۹-۳۰۰)، کتاب الطهارة ، باب الحیض ، ط: سعید .

متعین نہیں تھی تو چالیس دن نفاس اور باقی دس دن استحاضہ (بیماری کا خون) ہوگا۔(۱)

☆ اگر بچہ کی پیدائش کے بعد آنے والا خون اس طرح آتا ہے کہ چار روز خون آیا پھر بند ہوگیا، پھر چار دن خون آیا پھر بند ہوگیا، اسی طرح چلتا رہا، یہاں تک کہ چالیس دن ختم ہوگئے، تو چالیس دن نفاس کے شمار ہوں گے۔ درمیان درمیان میں جو خون بند ہوا تھا ان ایام کو پاکی کے ایام میں شمار نہیں کیا جائے گا۔(۲)

نفاس کے ایام میں کورس کی کتابوں کا حکم

"خاص ایام میں کورس کی کتابوں کا حکم" عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۱۴)

---

(۱) (واکثره اربعون یوما) ... (والزائد) علی اکثره (استحاضة) لومبتدأة اما المعتادة فترد لعادتها.

(قوله لومبتدلة) یعنی انما یعتبر الزائد علی الاکثر استحاضة فی حق المبتدأة التی لم تثبت لها عادة اما المعتادة فترد لعادتها ای ویکون ما زاد علی العادة استحاضة، لا مازاد علی الاکثر فقط.

(ردالمحتار علی الدر : ۱/۳۰۰، کتاب الطهارة ، باب الحیض ، مطلب فی حکم وطء المستحاضة ومن بذکره نجاسة، ط: سعید کراچی)

⌂ ولو زاد الدم علی اکثر الحیض والنفاس فمازاد علی عادتها استحاضة. (البحرالرائق: ۱/ ۲۱۲، کتاب الطهارة ، باب الحیض، ط: سعید)

⌂ العنایة : ۱/۱۷۸ ، کتاب الطهارة ، باب الحیض والاستحاضة ، ط: رشیدیة .

⌂ فتح القدیر : ۱/۱۷۹، کتاب الطهارة ، باب الحیض والاستحاضة ، ط: رشیدیة.

(۲) الطهر بین الدمین فی المدة حیض ونفاس یعنی ان الطهر المتخلل بین دمین والدمان فی مدة الحیض او فی مدة النفاس یکون حیضا فی الاول ونفاسا فی الثانی. (البحرالرائق: (۱/ ۲۰۵)، کتاب الطهارة ، باب الحیض ، ط: سعید)

⌂ الفتاوی التاتارخانیة :(۱/ ۲۵۳)، کتاب الطهارة ، الفصل التاسع فی الحیض ، نوع آخر هو دائرة هذا الفصل، ط: قدیمی.

⌂ الفتاوی السراجیة :(۸)، کتاب الطهارة ، باب الحیض والنفاس،ط: سعید.

⌂ ردالمحتار علی الدر : ۱/۳۰۰

المستحاضة ومن بذکره نجاسة، ط:

نفاس کے دنوں کی پہلے سے عادت نہ ہو

اگر نفاس کے دنوں کی پہلے سے عادت مقرر نہ ہو تو چالیس دن تک جب تک خون بند نہیں ہوگا، نفاس کا حکم جاری رہے گا۔ اس میں نماز پڑھنا، روزہ رکھنا جائز نہیں ہوگا۔ البتہ جب خون بالکل بند ہو جائے گا بالکل دھبہ بھی نہیں آئے گا تو اس وقت غسل کر کے نماز روزہ شروع کرے۔(۱)

نفاس کے دنوں میں غسل کرنا

''ناپاکی کے دنوں میں نہانا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۳۱)

نفاس کے دوران مہندی لگانا

''مہندی'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۰۰)

نفاس میں احتلام ہو جائے

اگر نفاس کی حالت میں احتلام ہو جائے تو اس وقت غسل کرنا واجب نہیں ہوگا، بلکہ پاک ہونے کے بعد ایک ہی غسل واجب ہوگا۔(۲)

---

(۱) (قوله لو مبتدأة) يعني انما يعتبر الزائد على الاكثر استحاضة في حق المبتدأة التي لم تثبت لها عادة اما المعتادة فترد بعادتها اى ويكون ما زاد على العادة استحاضة، لا مازاد على الاكثر فقط. (ردالمحتار على الدر: ۱/۳۰۰، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في حكم وطء المستحاضة ومن بذكره نجاسة، ط: سعيد كراچى)

☐ واذا جاوز الدم الاربعين وكانت ولدت قبل ذلك ولها عادة في النفاس ردت الى ايام عادتها وان لم يكن لها عادة فابتداء نفاسها اربعون يوما. (الهداية مع فتح القدير: ۱/۱۹۱، كتاب الطهارة، باب الحيض والاستحاضة فصل في النفاس، ط: رشيدية)

☐ الفتاوى الهندية: ۱/۳۷، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثاني في النفاس، ط: رشيدية كوئته.

☐ البحر الرائق: ۱/۲۱۲، كتاب الطهارة، باب الحيض، [بحث الاستحاضة]

(۲) الحائض اذا اجنبت لم طهرت حتى وجب عليها الاغتسال، فاذا اغتسلت ... الاغتسال

نفاس میں استغفار پڑھنا

''کلمہ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۵۶)

نفاس میں اللہ کا نام لینا

''کلمہ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۵۶)

نفاس میں پیڈ رکھنا

''پیڈ رکھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۳۲)

نفاس میں تلاوت سننا

''خاص ایام میں تلاوت سننا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۱۲)

نفاس میں جماع کرنا

نفاس کی حالت میں صحبت کرنا ناجائز، حرام اور کبیرہ گناہ ہے، اس سے توبہ استغفار کرنا لازم ہے۔ استطاعت کی صورت میں صدقہ بھی کرنا چاہیے۔ البتہ نکاح پر اثر نہیں پڑے گا۔(۱)

= من الجنابة او من الحيض ؟ ...... فظاهر الجواب ان الاغتسال يكون منهما جميعا. (الفتاوى التاتارخانية: (۱/۱۲۱)، كتاب الطهارة ، الفصل الثالث في الغسل ، نوع آخر من هذا الفصل في المتفرقات ، ط: قديمي)

(۱) ويمنع الحيض قربان زوجها ماتحت ازارها اما حرمة وطئها عليه فمجمع عليها ... ووطؤها في الفرج عالما بالحرمة عامدا مختارا كبيرة لا جاهلا ولا ناسيا ولا مكرها فليس عليه الا التوبة والاستغفار ... ويستحب ان يتصدق بدينار او نصفه. (البحر الرائق :(۱/۱۹۷)، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد)

الفتاوى السراجية :(۸)، كتاب الطهارة

نفاس میں چالیس دن سے پہلے خون بند ہو گیا

ایک عورت کو بچہ پیدا ہونے کے بعد مثلاً دس یا بیس دن خون آیا اور پھر بند ہو گیا، اور چالیس دن کے اندر دوبارہ خون نہیں آیا تو اس صورت میں غسل کر کے نماز شروع کر دے، اور شوہر کے لیے اس سے ہمبستری بھی جائز ہے۔(۱)

اور اگر یہ پہلا بچہ نہیں ہے، اور اس سے پہلے بھی بچے ہوئے ہیں، اور ابھی جتنے دن خون آیا ہے ان بچوں کی پیدائش کے بعد بھی اس سے زیادہ خون نہیں آیا تھا، تو اس صورت میں غسل کر کے نماز شروع کر دے، اور نفاس کی وجہ سے جو کام کرنا منع تھے وہ تمام کام کرنا جائز ہوں گے۔

اور اگر سابقہ بچوں کی ولادت کے بعد جتنے دن میں خون بند ہوا تھا، اس سے پہلے بند ہو گیا ہے تو عادت تک انتظار کرے، اگر دوبارہ خون جاری ہوتا ہے تو ان ایام کو بھی نفاس میں شمار کرے، ورنہ عادت کے ایام پورے ہونے پر غسل کر لے اور خون بند ہونے کے وقت سے جتنے دن کی نمازیں رہ گئی ہیں وہ قضا کی نیت سے پڑھ لے۔(۲)

---

(۱) واما الكلام في مقداره فاقله غير مقدر بلاخلاف ..... فاذا طهرت قبل الاربعين اغتسلت وصلت. (بدائع الصنائع : ۱/۴۱، كتاب الطهارة، فصل في الحيض والنفاس، ط: سعيد)

(۲) (واكثره اربعون يوما)... (والزائد) على اكثره (استحاضة) لو مبتدأة اما المعتادة فترد لعادتها.

(قوله لو مبتدأة) يعني انما يعتبر الزائد على الاكثر استحاضة في حق المبتدأة التي لم تثبت لها عادة اما المعتادة فترد لعادتها اى ويكون ما زاد على العادة استحاضة، لا مازاد على الاكثر فقط. (رد المحتار على الدر : ۱/۳۰۰، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في حكم وطء المستحاضة ومن بذكره نجاسة، ط: سعيد كراچی)

☐ ولو زاد الدم على اكثر الحيض والنفاس فمازاد على عادتها استحاضة. (البحر الرائق: ۱/ ۲۱۲، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

☐ العناية : ۱/۱۷۸، كتاب الطهارة، باب الحيض والاستحاضة، ط: رشيدية.

☐ فتح القدير : ۱/۱۷۹، كتاب الطهارة، باب الحيض والاستحاضة، ط: رشيدية.

نفاس میں دعائیں پڑھنا

''حیض میں دعائیں پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۰۶)

نفاس میں درود شریف پڑھنا

''کلمہ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۵۶)

نفاس میں دعائے قنوت پڑھنا

''کلمہ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۵۶)

نفاس میں روزہ

نفاس میں روزہ رکھنا جائز نہیں ہے، لیکن روزہ معاف نہیں، بعد میں اس کی قضا رکھنا ضروری ہے۔(۱)

نفاس میں صحبت کرنا

''حیض میں صحبت کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۰۷)

نفاس میں عادت پوری ہوجانے کے بعد

اگر نفاس میں عادت پوری ہوجانے پر خون بند ہوجائے تو غسل کرنے کے بعد نماز شروع کرلے، اور اگر رمضان ہے تو روزہ بھی رکھنا شروع کردے۔ اور اس کا

---

(۱) واما حکم الحیض والنفاس فمنع جواز الصلاۃ والصوم. (بدائع الصنائع ۱/۴۴، کتاب الطہارۃ، فصل الحیض والنفاس، ط: سعید)

☜ ولا یسقط قضاء ہ عنہما فتقضی الحائض والنفساء الصوم دون الصلاۃ. (الفقہ الاسلامی وادلتہ: ۱/۴۷۰، ط: دار الفکر)

شوہر اس سے صحبت بھی کر سکتا ہے۔(۱)

نفاس میں قرآن پڑھنا منع ہونے کی وجہ

''حائضہ کے لیے قرآن پڑھنا منع ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۷۸)

نفاس میں قرآنی دعا پڑھنا

''کلمہ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵۶)

نفاس میں کھانا پکانا

''حیض میں کھانا پکانا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۰۹)

نفاس میں نماز

نفاس میں نماز بالکل معاف ہے، پاک ہونے کے بعد قضا نہیں ہے۔(۲)

نفاس میں نماز منع ہونے کی وجہ

''حائضہ کے لیے قرآن پڑھنا منع ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۷۸)

---

(۱) اذا كانت عادتها فی النفاس اربعین یوما فلما كمل اربعون یوما اغتسلت حكم الطاهرات وحل للزوج قربانها وان لم تغتسل. (الفتاوی السراجیة :(۸)، كتاب الطهارة ، باب الحیض والنفاس ، ط: سعید)

النفاس اذا انقطع لمادون الاربعین لتمام عادتها فان اغتسلت او مضی الوقت حل والا لا. (البحر الرائق :(۲۰۳/۱)، كتاب الطهارة ، باب الحیض ، ط: سعید)

ردالمحتار علی الدر:(۲۹۳/۱)، كتاب الطهارة ، باب الحیض ، مطلب لو افتی مفت بشیء من ... ، ط: سعید.

(۲) ان یسقط عن الحائض والنفساء الصلاة فلاتقضی. (الفتاوی الهندیة : ۳۸/۱، كتاب الطهارة ، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء ، الفصل الرابع فی احكام الحیض والنفاس والاستحاضة ، ط: رشیدیة)

ردالمحتار علی الدر : ۲۹۱/۱، كتاب الطهارة ، باب الحیض ، مطلب لو افتی مفت بشیء من هذه المسائل ، ط: سعید.

بدائع الصنائع : ۴۲/۱، كتاب الطهارة ، فصل فی تفسیر الحیض والنفاس ... ، ط: سعید

نفاس میں وظیفہ پڑھنا

''کلمہ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۵۶)

نفاس والی سے صحبت کرنا کب جائز ہے؟

جس عورت کا بچہ پیدا ہوا ہے، اس کی نفاس کی مدت زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہے، اگر کسی عورت کو اس مدت میں برابر کم و بیش خون آتا رہے، تو اس کا شوہر چالیس دن تک اس سے ہمبستری نہیں کر سکتا۔ چالیس دن کے بعد جائز ہے۔ اور چوں کہ نفاس میں کم مقدار کی کچھ مدت نہیں ہے؛ اس لیے اگر چالیس دن سے پہلے خون بند ہو جائے تو غسل کے بعد اس سے صحبت کرنا جائز ہے۔(۱)

نفاس والی عورت پر دم کرنا

''حائضہ پر دم کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۷۷)

نفاس والی عورت کا حکم

''حیض والی کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۰۹)

نفاس والی عورت کا غسل دینا

''حیض والی عورت کا غسل دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۱۰)

---

(۱) اذا انقطع لتمام العشرة يحل وطؤها بمجرد الانقطاع ويستحب ان لا يطأها حتى تغتسل وفيما اذا انقطع لمادون العشرة دون عادتها لا يقربها وان اغتسلت مالم تمض عادتها وفيما اذا انقطع للاقل لتمام عادتها فان اغتسلت او مضى عليها وقت صلاة حل والا لا وكذا النفاس اذا انقطع لمادون الاربعين لتمام عادتها ان اغتسلت او مضى عليها وقت صلاة حل والا لا. (البحر الرائق: (۲۰۳/۱)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

☐ الفتاوى السراجية :(۸)، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس، ط: سعيد.

☐ ردالمحتار على الدر:(۲۹۳/۱)، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب لو افتى مفت بشيء من......، ط: سعيد.

نفاس والی عورت کی عادت مقرر نہ ہو

کسی عورت کو پہلی مرتبہ بچہ پیدا ہونے کے بعد پینتیس(۳۵)دن اور دوسری مرتبہ بچہ پیدا ہونے کے بعد بتیس(۳۲) دن اور تیسری مرتبہ بچہ پیدا ہونے کے بعد تیس(۳۰)دن نفاس کا خون جاری رہا، تو یہ عورت تیسری بار تیس(۳۰)دن کے بعد پاک ہو جائے گی۔ اور غسل کر کے نماز پڑھے گی۔ اور اگر رمضان المبارک کا مہینہ ہے تو روزہ بھی رکھے گی۔ (لیکن صحبت مکروہ ہے۔ ہاں بتیس دن کے بعد صحبت درست ہے)۔(۱)

نفاس والی عورت کے لیے قرآن دیکھنا

''حیض والی عورت کے لیے قرآن دیکھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۱۱)

نفاس والی عورت مردہ کے پاس نہ رہے

نفاس والی عورت کا مردہ کے پاس نہ رہنا بہتر ہے۔(۲)

نفاس والی کے لیے کلمہ پڑھنا

''کلمہ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵۶)

---

(۱) وکذا النفاس فان رأت لاعلی العادۃ ولم یجاوز الاربعین انتقلت ھکذا فی المحیط. (الفتاوی الھندیۃ: ۱/ ۴۰، الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضۃ، ط: رشیدیۃ)

ولو انقطع دمھا دون عادتھا یکرہ قربانھا وان اغتسلت حتی یمضی عادتھا وعلیھا ان تصلی وتصوم للاحتیاط ھکذا فی التبیین.

الفتاوی الھندیۃ: ۱/ ۳۹، الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضۃ، ط: رشیدیۃ.

بدائع الصنائع: ۱/ ۴۲، کتاب الطھارۃ، فصل فی تفسیر الحیض والنفاس ......، ط: سعید.

(۲) ویخرج من عندہ الحائض والنفساء والجنب. (الدر المختار مع الرد: ۲/ ۱۹۳، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ط. سعید)

البحر الرائق: ۲/ ۱۸۴، کتاب الجنائز، [مایصنع بالمحتضر]، ط: سعید.

حاشیۃ الشلبی علی تبیین الحقائق: ۱/ ۵۶۱، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ط: سعید.

نفاس والی میت کے منہ میں پانی ڈالنا

''حائضہ میت کے منہ میں پانی ڈالنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۷۹)

نکسیر

نکسیر والا مرد اور عورت بھی معذور ہے، وہ بھی ہر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد تازہ وضو کریں۔ اور فرض، واجب، سنت، نفل اور قضا وغیرہ سب نمازیں ادا کریں۔ پھر دوسری نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد دوبارہ وضو کریں۔(۱)

نل میں سے پانی بالٹی میں گر کر بہنے لگے

اگر نل میں سے پانی بالٹی میں گر کر بہنے لگے تو وہ جاری پانی کے حکم میں ہوگا، اگر جنبی آدمی ایسی بالٹی کے پانی میں ہاتھ ڈال کر غسل کرے گا تو غسل ہو جائے گا؛ کیونکہ بالٹی کا پانی جاری پانی کے حکم میں ہونے کی وجہ سے پاک ہے۔(۲)

---

(۱) وتوضأ المستحاضة ومن به سلس بول او...... رعاف دائم او جرح لايرقا لوقت كل فرض. ويصلون به فرضا ونفلا. اى يصلى ارباب الأعذار بوضوئهم ما شاء وا فرضا كان او واجبا او نفلا. (البحر الرائق: (۱/۲۱۵)، كتاب الطهارة، باب الحيض، [مبحث الاستحاضة]، ط: سعيد.

☆ ردالمحتار على الدر: ۱/۳۰۵، كتاب الطهارة، مطلب فى احكام المعذور، ط: سعيد.

☆ الفتاوى الهندية: ۱/۴۱، كتاب الطهارة، الباب السادس فى الدماء المختصة بالنساء، ومايتصل بذلك احكام المعذور، ط: رشيدية.

(۲) وفى شرح المنية يطهر الحوض بمجرد مايدخل الماء من الانبوب ويفيض من الحوض هو المختار لعدم تيقن بقاء النجاسة فيه وصيرورته جاريا. (ردالمحتار على الدر: ۱/۱۹۰، كتاب الطهارة، باب المياه، مطلب لو ادخل الماء من اعلى الحوض وخرج من اسفله، ط: سعيد)

☆ البحر الرائق: ۱/۸۴، كتاب الطهارة، (الماء الجارى)، ط: سعيد.

☆ الفتاوى الهندية: ۱/۱۷، كتاب الطهارة، الباب الثالث فى المياه، الفصل الاول فيما يجوز به التوضؤ، ط: رشيدية.

نماز پڑھتے ہوئے حیض آگیا

اگر فرض نماز پڑھتے ہوئے حیض آگیا تو وہ نماز معاف ہے، اسی وقت نماز سے الگ ہو جائے، پوری نہ کرے۔ پاک ہونے کے بعد اس کی قضا نہ پڑھے۔ اور اگر نفل یا سنت پڑھتے ہوئے حیض آگیا، تو اسی وقت نماز سے الگ ہو جائے، پوری نہ کرے۔ پاک ہونے کے بعد قضا پڑھنی پڑے گی۔(۱)

نماز کے آخر وقت میں حیض آیا

اگر نماز کے آخر وقت میں حیض آیا، اور ابھی تک نماز نہیں پڑھی تھی، تب بھی نماز معاف ہوگئی۔ پاک ہونے کے بعد قضا نہ پڑھے۔(۲)

---

(۱) لو افتتحت الصلاة في آخر الوقت ثم حاضت لا يلزمها قضاء هذه الصلاة بخلاف التطوع كما في الخلاصة. (الفتاوى الهندية: ۳۸/۱، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: رشيدية)

☜ ولو شرعت تطوعا فيهما فحاضت قضتهما خلافا لما زعمه صدر الشريعة. الدر المختار. (قوله قضتهما) للزومهما بالشروع. (ردالمحتار على الدر: ۲۹۱/۱، باب الحيض، مطلب لو افتت بشيء من هذه الاقوال في موضع الضرورة طلبا للتيسير كان حسنا، ط: سعيد)

☜ وان ادركها الحيض في شيء من الوقت وقد افتتحت الصلاة او لم يفتتحها سقطت تلك الصلاة عنها، واجمعوا انها اذا طهرت وقد بقي من الوقت مقدار ما لا يسع فيه التحريمة لا يلزمها قضاء هذه الصلاة.

ولو افتتحت الصلاة في آخر الوقت، ثم حاضت لا يلزمها قضاء هذه الصلاة عندنا بخلاف التطوع، فانه لو ادركها الحيض بعد ما افتتحت صلاة التطوع كان عليها قضاء تلك الصلاة اذا طهرت. وكذا لو نفست في آخر الوقت بالولادة او باسقاط سقط يستبين الخلق لا يلزمها قضاء تلك الصلاة. (خلاصة الفتاوى (۲۳۲/۱) كتاب الحيض، قبل الفصل الثالث في الاطفال. ط: امجد اكيڈمي لاهور) و (۲۳۲/۱، ط: رشيدية)

(۲) اذا حاضت في الوقت او نفست سقط فرضه، بقي من الوقت ما يمكن ان تصلي فيه اولا، هكذا في الظهيرة، لو افتتحت الصلاة في آخر الوقت ثم حاضت لا يلزمها قضاء هذه الصلاة بخلاف التطوع. (الفتاوى الهندية: (۳۸/۱) الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: رشيدية)=

ننگے ہو کر صحبت نہ کرے

''صحبت ننگے ہو کر نہ کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۷۵)

ننگے ہونے کی حالت میں غسل کرنا

''غسل خانہ'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۹۷)

ننگے ہونے کی حالت میں وضو کرنا

غسل کرتے وقت ننگے ہونے کی حالت میں وضو کرنا جائز ہے۔ البتہ خلوت میں بھی ستر کی رعایت کرنا حیا کا تقاضا ہے۔ (۱)

نو سال سے پہلے

نو سال سے پہلے کسی کو حیض نہیں آتا؛ اس لیے نو سال سے چھوٹی لڑکی کو خون

= (قوله ولو شرعت تطوعا فيهما) اى في الصلاة والصوم، اما الفرض ففي الصوم تقضيه دون الصلاة وان مضى من الوقت ما يمكنها اداؤها فيه، لان العبرة عندنا لآخر الوقت كما في المنبع. (رد المحتار على الدر: ۲۹۱/۱، باب الحيض، مطلب لو افتى مفت بشيء من هذه الاقوال في مواضع الضرورة طلبا للتيسير كان حسنا، ط: سعيد)

ولو شرعت تطوعا فيهما فحاضت قضتهما خلافا لمازعمه صدر الشريعة. الدر المختار.

(قوله قضتهما) للزومهما بالشروع. (ردالمحتار على الدر: ۲۹۱/۱)، باب الحيض، ط: سعيد)

(۱) وحاصل حكم من الغسل عاريا انه ان كان بمحل خال لا يراه احد ممن يحرم عليه نظر عورته حل له ذلك، لكن الأفضل التستر حياء من الله تعالى. (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح: ۲/ ۳۹، كتاب الطهارة، باب الغسل، الفصل الثاني، ط: مكتبه امدادية ملتان)

عن ام هانئ بنت ابي طالب تقول: ذهبت الى رسول الله عام الفتح، فوجدته يغتسل وفاطمة تستره. (الجامع الصحيح للبخاري: ۴۲/۱، كتاب الغسل، باب من اغتسل عريانا وحده في الخلوة، ط: قديمي)

الصحيح للامام مسلم: ۱۵۳/۱، كتاب الحيض، باب تستر المغتسل بثوب ونحوه، ط: قديمي.

آئے تو وہ حیض نہیں ہے، بلکہ استحاضہ ہے۔(۱)

نہانے کا طریقہ

"غسل کا طریقہ" عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۰۹)

نیا لباس پہننے کے لئے غسل کرنا

"لباس پہننے کے لئے غسل کرنا" (۳۶۴) اور "غسل مستحب ہے" عنوانات کے تحت دیکھیں!(۳۲۶)

نیت

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک غسل صحیح ہونے کے لیے نیت فرض نہیں ہے۔ اس لیے اگر نیت کے بغیر غسل کیا گیا تو غسل صحیح ہو جائے گا، باقی نیت کر کے غسل کرنے کی صورت میں ثواب بھی ملے گا۔(۲)

نیت کے بغیر میت کو غسل دے دیا

"میت کو نیت کے بغیر غسل دیا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۱۴)

---

(۱) مقرنه الصفرة فانه دم استحاضة. (البحر الرائق: ۱/۱۹۰، کتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)
تبيين الحقائق: ۱/۱۵۸، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.
الدر المختار مع الرد: ۱/۲۸۳، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

(۲) واوجب الجمهور (غير الحنفية) النية للغسل كالوضوء...... والابتداء بالنية عند الحنفية سنة ليكون فعله تقربا يثاب عليه كالوضوء. (الفقه الاسلامي وادلته: ۱/۳۶۸، المطلب الثالث، فرائض الغسل، ط: رشيدية)
يسن ان يبدأ بالنية بقلبه ويقول بلسانه نويت الغسل لرفع الجنابة او للجنابة. (الفتاوى [illegible] ۱/۱۴، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثاني في سنن الوضوء، ط: ر[illegible]
يسن في الاغتسال اثنا عشر شيئا والابتداء بالنية. (حاشية الطحطاوي [illegible] مراقي الفلاح: ۱۰۲، كتاب الطهارة، فصل في سنن الغسل، ط: قديمي)

نیکر

اگر نیکر، جانگیہ وغیرہ پہن کر کپڑے کے نیچے پانی پہنچ جائے اور بدن کا پوشیدہ حصہ بھی دھل جائے تو غسل صحیح ہے۔(۱)

نیکر کے اوپر پاک کپڑا پہن لیا

”کپڑوں پر نجاست نہیں لگی“ عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۴۵)

نیل پالش

”ناخن پالش“ عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۳۳)

نیند سے بیدار ہو کر کپڑوں میں تری دیکھی

”تری دیکھی“ عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۳۸)

---

(۱) ویجب ای یفرض غسل کل ما یمکن من البدن بلا حرج مرة. (الدر المختار مع الرد: ۱/ ۱۵۲، کتاب الطهارة، ط: سعید)

☐ حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۱۰۲، کتاب الطهارة، فصل لبیان فرائض الغسل، ط: قدیمی.

☐ البحر الرائق: ۱/۴۷، کتاب الطهارة، فرائض الغسل، ط: سعید.

و

واجباتِ غسل

''غسل کے واجبات'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۲۵)

ودی

☆...... ''ودی'' پیشاب کے بعد نکلتی ہے، اور یہ نجاست غلیظہ ہے۔ اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، غسل واجب نہیں ہوتا۔(۱)

☆...... ''ودی'' گاڑھا پیشاب ہوتا ہے، جو کبھی پیشاب سے پہلے اور کبھی پیشاب کے بعد نکلتی ہے۔ کبھی ہمبستری یا غسل کے بعد شہوت کے بغیر نکلتی ہے، اور پیشاب سے گاڑھی ہوتی ہے۔(۲)

وصیت مرنے والے کی

''مرنے والے کی وصیت'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۷۹)

---

(۱) لایفترض الغسل عند خروج مذی ...... او ودی. (ردالمحتار علی الدر :(۱/۱۶۵)، کتاب الطهارة، مطلب فی تحریر الصاع والمد، ط: سعید)

البحر الرائق : ۱/۶۱، کتاب الطهارة ، [فرائض الغسل]، ط: سعید.

الفتاوی الهندیة : ۱/۱۵، کتاب الطهارة ، الباب الثانی فی الغسل ، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل، ط: رشیدیة.

حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح : ۱۰۰، کتاب الطهارة ، فصل عشرة اشیاء لا یغتسل منها، ط: قدیمی.

(۲) الودی ماء ثخین ابیض کدر یخرج عقب البول. (ردالمحتار علی الدر :(۱/۱۶۵)، کتاب الطهارة ، مطلب فی تحریر الصاع والمد ، ط: سعید)

البحر الرائق : ۱/۶۱، کتاب الطهارة ، [فرائض الغسل]، ط: سعید.

حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح : ۱۰۱، کتاب الطهارة ، فصل عشرة اشیاء لا یغتسل منها ، ط: قدیمی.

وضو غسل کے بعد کرنا

''غسل کے بعد وضو کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۱۷)

وضو میں نیت

☆...... امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک وضو میں نیت کرنا فرض نہیں ہے۔ اس لیے اگر نیت کے بغیر وضو کیا گیا تو وضو صحیح ہو جائے گا۔ البتہ نیت کرنے کی صورت میں ثواب ملے گا۔

☆...... وضو کے شروع میں ہاتھ دھوتے وقت نیت کر لینا بہتر ہے۔ اور غسل کی نیت بھی اسی وقت کر لینا مناسب ہے۔(۱)

وطن پہنچ کر غسل کرنا

''سفر سے وطن پہنچ کر غسل کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲٦١)

وظیفہ حیض میں پڑھنا

''کلمہ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵٦)

وظیفہ نفاس میں پڑھنا

''کلمہ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵٦)

---

(۱) النية سنة عند الحنفية. (الفقه الاسلامي وادلته : ۱/ ۲۲۱، المطلب الرابع، سنن الوضوء، ط: رشيدية)

☐ ومن السنة. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح [illegible] الوضوء، ط: قديمي)

☐ البحر الرائق : ۱/ ۲۲، كتاب الطهارة (سنن الوضوء)، ط: سعيد.

ہمبستری حیض میں کرنا

''حیض میں صحبت کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۰۷)

ہمبستری کے بعد نیکر کے اوپر پاک کپڑا پہن لیا

''کپڑوں پر نجاست نہیں لگی'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۴۵)

ہمبستری کے بعد غسل

ہمبستری سے لذت حاصل ہوتی ہے، مزہ آتا ہے، اور اس وقت اللہ کے ذکر سے غافل ہوجاتا ہے؛ اس لیے اس کی تلافی کے لیے غسل کیا جاتا ہے۔

اور جس عورت کا حیض دس دن یا اگر عادت مقرر ہوچکی ہو تو عادت کے موافق بند ہوا ہو، تو اس کو نماز کے مستحب وقت کے اخیر تک غسل کرنے میں تاخیر کرنا مستحب ہے۔

اور یہی حکم نفاس کا ہے کہ چالیس دن سے کم میں خون بند ہوا، اور عادت پہلے سے مقرر ہے، تو اگر عادت سے کم آکر خون بند ہو تو نماز کے مستحب وقت کے اخیر تک غسل میں تاخیر کرنا واجب ہے۔

اور پورے چالیس دن یا عادت مقرر ہو تو عادت کے موافق آکر خون بند ہوا تو نماز کے مستحب وقت کے اخیر تک غسل میں تاخیر کرنا مستحب ہے، واجب نہیں۔(۱)

ہاتھ ملانا

''مصافحہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۸۸)

(۱) وفی النهاية تأخير الغسل الى آخر الوقت المستحب مستحب فيما اذا انقطع لتمام عادتها ... وفيما اذا انقطع لاقلها واجب. (البحر الرائق :(۱/۲۰۲)، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد)

ويحل وطؤها اذا انقطع حيضها لاكثره بلا غسل وجوبا بل ندبا .قال الشامي :(قوله:اذا انقطع حيضها لاكثره) مثله النفاس.

ردالمحتار على الدر :(۱/۲۹۲)، كتاب الطهارة ، باب الحيض مطلب لو افتى مفت بشيء من ... ، ط:سعيد.

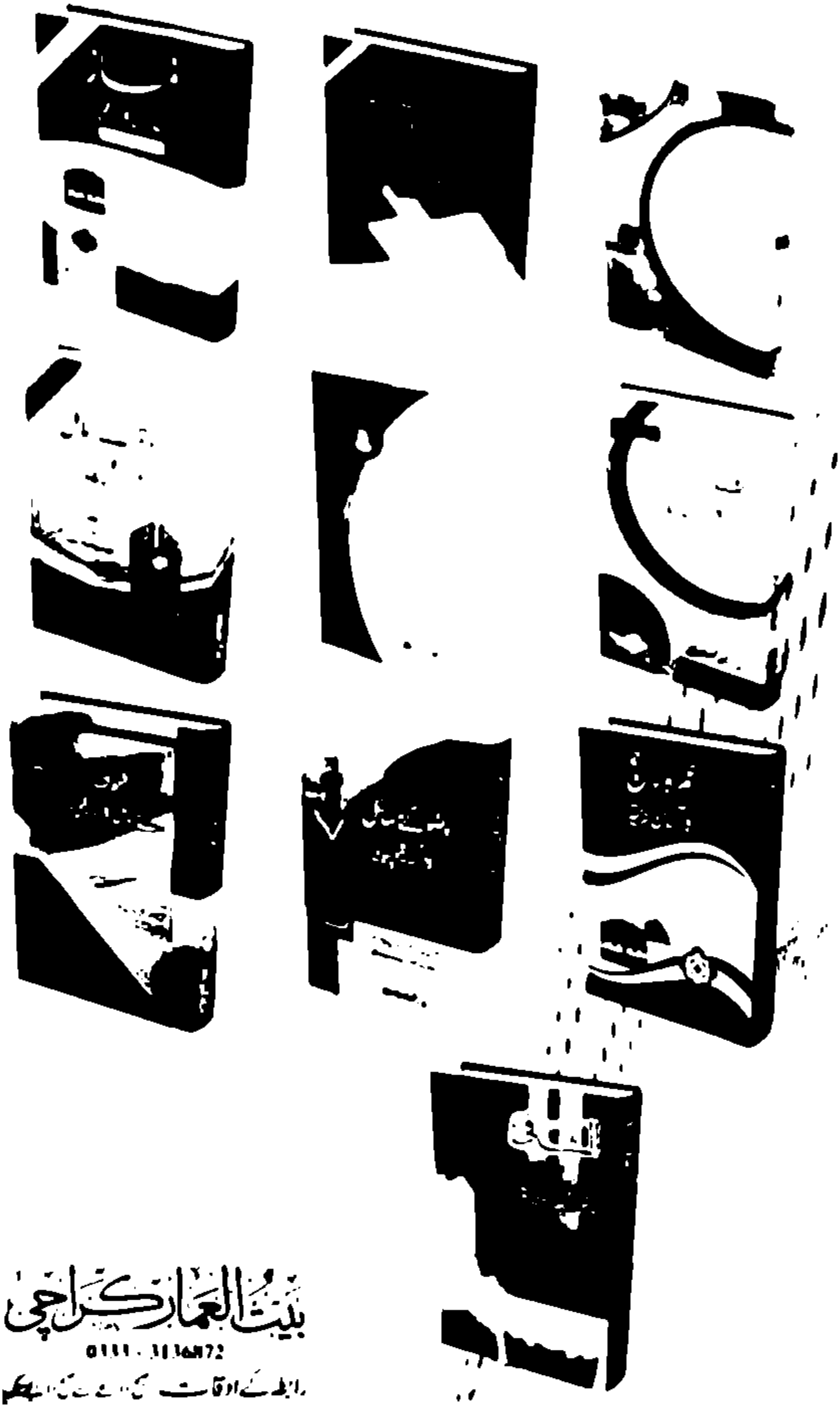

بیت العمار کراچی

0111 - 3136872

رابطے کے اوقات